من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين (الحديث)
المواهب الرضوية في الفتاوى الأزهرية
٢٠١٤ء
المعروف بـ
فتاوی تاج الشریعہ
جلد چہارم
تصنیف
فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند تاج الشریعہ
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا قادری رضوی برکاتی رحمتہ اللہ علیہ
ناشر
مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا
مرکز نگر، متھرا پور، بریلی شریف یو پی

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

الْمَوَاھِبُ الرَّضَوِیَّۃُ فِی الْفَتَاوَی الْاَزْھَرِیَّۃ

۲۰۱۴ ھ

المعروف ب

فتاویٰ تاج الشریعہ

جلد چہارم

تصنیف

فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الھند تاج الشریعہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا

مرکز نگر، متھرا پور، بریلی شریف یوپی

کتاب	:	المواھب الرضویۃ فی الفتاوی الازھریۃ ۱۴ ۲۰ المعروف بہ فتاوی تاج الشریعہ
تصنیف	:	فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مدظلہ العالی
تخریج، تصحیح و ترتیب	:	مفتی محمد مطیع الرحمٰن نظامی سیتا مڑھی، مفتی محمد شاعر رضا قادری دار جلنگوی، مفتی عبد الباقی کشنگنجوی، مفتی غلام مرتضی بنارسی، مفتی محمد فیصل رضا فرخ آبادی، مفتی بلال انور پلاموی جامعۃ الرضا مرکز نگر متھرا پور بریلی شریف
اہتمام	:	شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی ابو حسام محمد عسجد رضا قادری زید مجدہ ناظم اعلی جامعۃ الرضا بریلی شریف
کمپوزنگ	:	مولانا مولوی محمد افضل مرکزی مظفر پوری
سن اشاعت	:	۱۴۴۰ھ — ۲۰۱۸ء بموقع صد سالہ عرس رضوی
تعداد	:	
ناشر	:	مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا متھرا پور بریلی شریف

شرف انتساب

ہم شبیہ غوث اعظم مجدد ابن مجدد اعظم ابوالبرکات محی الدین

آل الرحمان سرکار مفتی اعظم حضرت العلام الشاہ

مصطفیٰ رضا نوری

قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

وشہزادہ حجۃ الاسلام مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد

ابراھیم رضاخاں

جیلانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان

کے نام!

تهدیه

(۱) سراج الائمہ کاشف الغمہ قطب زمانہ حضرت
امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ [م۱۵۰ھ]

(۲) غوث صمدانی محبوب سبحانی شہباز لامکانی سرکار غوث اعظم محی الدین
شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [م۵۶۱ھ]

(۳) عطائے رسول سلطان الہند خواجۂ خواجگان معین الملۃ والدین
خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ [م۶۲۷ھ]

(۴) امام اہل سنت مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [م۱۳۴۰/۱۹۲۱ء]

(۵) شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام حضرت العلام مفتی
محمد حامد رضا قادری علیہ الرحمۃ والرضوان [م۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء]

(۶) سید العلما حضرت مولانا شاہ اولاد حیدر سید میاں
سید آل مصطفیٰ حسینی برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ [م۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء]

(۷) احسن العلما حضرت مولانا شاہ
سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ [م۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء]

(۸) برہان ملت حضرت علامہ مفتی
عبدالباقی محمد برہان الحق قادری رضوی جبلپوری علیہ الرحمہ [م۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء]

کی خدمات عالیہ رفیعہ میں!

مسئلہ-۳۷۷

جو جامع شرائط نہیں اسے امام بنانا منع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک گاؤں میں ایک مسجد ہے اور ایک امام صاحب کو اس مسجد میں چند حضرات نے نماز پڑھانے کی اجازت دی ہے اور کچھ حضرات روکتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ امام صاحب بالکل پڑھے لکھے نہیں ہیں، تھوڑی ہندی، اُردو جانتے ہیں اور قرآن کی چند سورتیں جانتے ہیں اور صحیح بھی پڑھتے ہیں، کیا ان کی امامت صحیح ہے؟ اور گاؤں میں جو پڑھے لکھے ہیں، وہ امامت کرنا نہیں چاہتے ہیں۔فقط والسلام

المستفتی: شاہ محمد

مقام رودھولی کلاں، پوسٹ سپری، ضلع بریلی

الجواب

سنی صحیح العقیدہ صحیح خواں جامع شرائط امامت متقی غیر فاسق واقف احکام ضروریہ، طہارت ونماز کو امام بنانا چاہئے، امام مذکورہ میں اگر شرائط مذکورہ نہیں تو اسے امام بنانا منع ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۳۷۸

جس کی داڑھی ایک مشت سے کم ہو، اس کی اقتدا کیسی؟
لوگوں نے اگر فاسق کو امام بنایا گنہگار ہوئے! فاسق کی تقدیم مکروہ تحریمی ہے!
اس کے امور دینیہ سے بے پرواہ ہونے کی وجہ سے ممکن ہے کہ شرائط صلوٰۃ میں بھی بے پرواہ ہو جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جس امام کی داڑھی چھوٹی ہیں، جو کاٹ کر ایک مشت سے کم رکھتے ہیں یا بہت زیادہ باریک

رکھتے ہیں اس امام کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ حدیث وفقہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام

المستفتی: قربان حسین، ٹیلرولا/عابد حسین، پیشہ پور

الجواب

اس کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے اور اس کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے اور اسے امام بنانا گناہ ہے۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے:

"لوقدموا فاسقا یأثمون بناءً علی ان کراھة تقدیمه کراھة تحریم لعدم اعتنائه بامور دینه وتساهله فی الاتیان بلوازمه فلا یبعد منه الاخلال ببعض شروط الصلوٰة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی، فصل فی الامامة، ص۵۱۳، مطبع سهیل اکیڈمی لاهور، پاکستان]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۷۹

دیوبندی کافر ہیں، جو اُن کے کفر میں شک کرے، خود کافر ہے!
دیابنہ کے چند باطل عقائد! اپنے عقیدے میں شک سامی ایمان ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے یہاں بریلی اور دیوبندی کا جھگڑا پھیلا ہوا ہے، کوئی کہتا ہے کہ بریلی والے کے پیچھے نماز درست نہیں ہے اور بریلی والے کہتے ہیں کہ دیوبندی کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ ان دونوں جماعت میں کون حق پر ہے؟ اور اہل سنت والجماعت کی نماز دیوبندی کے پیچھے کیوں نہیں ہوتی ہے؟ دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیں۔ فقط والسلام مع الاکرام

المستفتی: فقیر محمد نعیم الدین
نئی مسجد، محلہ شاہ آباد، نیل گران، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

دیوبندی اپنے عقائد کفریہ ملعونہ کی وجہ سے ایسے کافر ومرتد ہیں کہ علمائے حرمین شریف ومصر وہند و سندھ وغیرہ نے ایسا بتایا کہ جو ان کے کفر وعذاب میں ان کے عقائد کفریہ جان کر شک کرے، وہ خود کافر ہے۔

[حسام الحرمين والصوارم الهنديه]

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ بول چکا، دیکھو فتاویٰ گنگوہی۔ اور معاذ اللہ شیطان کا علم زیادہ ہے علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

[براهين قاطعه رشيد احمد گنگوهی]

اوران کا عقیدہ ہے کہ حضور جیسا علم ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔

[حفظ الايمان، اشرف على تهانوى]

اور یہ کہ حضور کو خاتم الانبیاء جاننا عوامی خیال ہے، ختم زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں بلکہ حضور کے زمانے میں یا بعد زمانہ نبوی کوئی نبی مبعوث ہو، تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔

[تحذير الناس، قاسم نانوتوى]

لہٰذا ان کو امام بنانا ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہوتے ہوئے انہیں مقتدا و پیشوا جاننا بلکہ ان کی ادنیٰ تعظیم کفر ہے۔ درمختار میں ہے: "تبجيل الكافر كفر"

[الدر المختار، ج ۹، ص ۵۹۲، باب الاستبراء، دار الكتب العلمية، بيروت]

اور یہ سوال کہ بریلی اور دیوبندی میں کون حق پر ہے، اگر مزید اطمینان کے لئے ہے تو حرج نہیں ورنہ اپنے عقیدے میں صریح شک کی بو دیتا ہے اور شک سامی ایمان ہے جس سے توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح۔	الجواب صحیح والمجیب نجیح۔	الجواب صواب۔
تحسین رضا غفرلہٗ	قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی	غلام مجتبیٰ اشرفی غفرلہٗ

مسئلہ-۳۸۰

صرف رمضان میں نماز پڑھنے والا اور سینما دیکھنے والا، دونوں فاسق ہیں!
فاسق کی امامت کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہذا کے بارے میں کہ:

خالد وحامد دونوں حافظ قرآن ہیں، سال بھر نمازیں نہیں پڑھتے ہیں، رمضان سے پندرہ روز پیشتر نماز پڑھنا شروع کرتے ہیں، خالد صاحب سینما ومنڈلی بھی دیکھتے ہیں اور حامد صاحب اسمگلر کو روپیہ دے کر تجارت کے لئے نیپال سے کپڑا بھی منگواتے ہیں اور لوگوں کے کہنے پر مسجد میں توبہ بھی کرلیتے ہیں کہ آئندہ سے نمازیں پڑھوں گا، پھر سال بھر نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ ایسے حافظوں کے پیچھے ختم تراویح پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ جو لوگ ایسے حافظوں کو جان بوجھ کر امام بناتے ہیں، ان کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: اسرار احمد ومصلیان محلہ کھبا پور، ضلع پیلی بھیت

الجواب

یہ دونوں بر تقدیر صدق سوال سخت فاسق وفاجر فریب کار ہیں، انہیں بعد توبہ بھی اس وقت تک امام بنانا منع ہے جب تک کہ اتنی مدت نہ گزر جائے جس میں ان کا صلاح حال ظاہر ہو جائے۔ واقفان حال جو انہیں دانستہ امام بناتے ہیں، گناہ گار ہیں۔ توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳۸۱

بے وجہ شرعی ہوائے نفس سے امام شرعی کی اقتدا چھوڑنا گناہ ہے!
یہ کہنا کہ "میں تو اب نماز پڑھنا ہی چھوڑ دوں گا" سخت گناہ ہے، توبہ لازم!
امام کا احترام واجب ہے!
ناجائز کو جائز بتانے والے پر علماء نے توبہ وتجدید ایمان کا حکم فرمایا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) زید اور مولانا کی کسی بات میں حجت ہوگئی تو زید نے مولانا کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا، لوگوں نے زید کو سمجھایا کہ مولانا کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ تو زید کہنے لگا: میں مولانا کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا، اسی دوران زید نے یہ بھی کہہ دیا کہ اب تو میں نماز پڑھنا ہی چھوڑ دوں گا۔ اس میں زید پر شرع کی طرف سے کیا حکم ہے؟

(۲) زید کہتا ہے کہ ہر متولی کو یہ حق ہے کہ امام کو ہر جائز اور ناجائز باتوں میں ڈانٹ سکتا ہے، کیا یہ کہنا اس کا سہی ہے؟

المستفتی: محمد لقمان کوثر
محلہ برہم پورہ، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

(۱) برائے نفس بے وجہ شرعی امام شرعی کی اقتدا نہ کرنا گناہ ہے۔ زید ترک جماعت کا مرتکب ہو کر فاسق معلن ہوا، اس پر توبہ لازم ہے اور یہ جو بکا کہ ''اب تو میں نماز۔ الخ'' اور زیادہ گناہ در گناہ ہے، اس سے بھی توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ اس کی واہیات ہے، امام کا احترام اس پر واجب ہے اور اہانت بے وجہ شرعی منع ہے، ناجائز بات پر بھی امام کو ڈانٹنا حق بتاتا ہے تو صاف ناحق کو حق بتایا جو بہت سخت ہے، علماء نے اس پر توبہ و تجدید ایمان کا حکم فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۶ رر مضان المبارک ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ۔ ۳۸۲

بازار میں دکانداری کرنے والے کی امامت کا حکم! ایک ننکو والا امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں:

(۱) ایک امام ہیں جو حافظ ہیں اور دکانداری کرتے ہیں بازاروں میں، ایک آنکھ بھی نہیں ہے، ان کی امامت درست ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولانا ضمیر احمد

راجہ کا سہس پور، بلاری، مرادآباد

الجواب

(۱) اس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے جبکہ دوسرا اہل امامت موجود ہو، ورنہ بشرط اہلیت امام ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۸۳

نوافل جتنی پڑھیں، کار ثواب ہے! نوافل کے لئے لوگوں پر دباؤ ڈالنا جائز نہیں! کسی کی اقتدا سے بے وجہ شرعی لوگوں کو روکنا گناہ ہے! کسی کے خلاف بے وجہ لوگوں کو ورغلانے والا سخت گنہگار مستوجب نار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید جو امام مسجد ہے، جمعہ کے دن بیسوں سال سے چودہ رکعت نماز مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بتائے ہوئے طریقہ اور تربیت سے اب تک پڑھاتا ہے، اب کچھ عرصہ سے اس نے بلا کسی حکم شرع کے بدل کر اپنی مرضی سے چودہ رکعت کے بجائے اٹھارہ پڑھانا شروع کر دی ہیں، مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بتائے ہوئے اس طریقہ اور تربیت کو بلا وجہ شرعی بدلنے کے بارے میں عمرو جو حاجی ہے، پڑھا لکھا پنجوقتہ نمازی اور نماز کے مسائل وغیرہ سے واقف ہے، نے امام صاحب سے معلوم کیا تو انہوں نے جو وجہ بتائی اور جس کتاب کا حوالہ دیا، اب تک نہیں دکھا سکے اور اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہ کر وہی اٹھارہ رکعت نماز گاؤں میں جمعہ کے دن پڑھاتے ہیں۔ تو عمرو حاجی نے ایک سوال جو مفتی

اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بتایا ہوا طریقہ تھا لکھ کر امام صاحب کا نیا طریقہ اور ترتیب لکھ کر فتویٰ لیا تو مفتی شرع نے مفتی اعظم ہند کے طریقے پر چودہ رکعت پڑھانے کا حکم دیا جو امام صاحب نے نہیں مانا اور نہ اس پر کوئی عمل کیا اور نہ اس حکم کی کوئی وقعت جانی، اور وہ حاجی عمرو سے ناراض ہو گئے اور جمعہ کے دن مسجد میں حاجی کی عدم موجودگی میں یہ اعلان کیا کہ حاجی عمرو کے پیچھے کوئی نماز مت پڑھنا، یہ بلا کسی حکم شرع کے اعلان کے ساتھ کہا تو دریافت طلب امر یہ ہے:

(۱) جو امام مفتی شرع کے حکم کی تعمیل نہ کرے اس پر کوئی دھیان نہ دے اور اس کے حکم کی کوئی وقعت اور عظمت نہ کرے اس کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ ایسے امام کا ساتھ دیں اور اس کے شریک ہوں، ان کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) جو امام کسی شخص کے خلاف اس کی عدم موجودگی میں بلا کسی حکم شرع کے نافذ کر کے اپنی طرف سے جھوٹا اور فرضی اعلان مسجد میں عام لوگوں کے سامنے انہیں اعلان سنانے کے لئے روکے اور سنائے جس سے اس کی توہین ہوتی ہو، ایسے امام کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اور جو لوگ اس امام کے فرضی اعلان کی تعمیل کریں، ان کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: رفیق احمد

قصبہ جام بازار بہیڑی، ضلع بریلی

الجواب

(۱) اٹھارہ رکعت پڑھانے سے کیا مراد ہے، اگر امام تمام رکعت میں جماعت کرتا ہے تو نوافل میں تداعی لازم آتی ہے جو نہ چاہئے اور اگر جماعت نہیں کرتا بلکہ لوگ بخوشی امام کے دباؤ کے بغیر اٹھارہ رکعت تنہا تنہا پڑھتے ہیں تو امام پر الزام نہیں اور فی نفسہ اس فعل میں بھی حرج نہیں بلکہ بہتر و کار ثواب ہے جبکہ لازم وضروری نہ جانتے ہوں اور اگر وہ لوگوں پر دباؤ ڈالتا ہے تو بے شک گناہ گار ہے اور اگر اس نے حاجی عمرو کی اقتدا سے بے وجہ شرعی لوگوں کو منع کیا تو گناہ کا مرتکب ہوا، توبہ کرے اور عمرو سے معافی چاہے ورنہ لائق امامت نہیں۔ اور اگر امامت عمرو کو ممنوع بتانے کی کوئی وجہ شرعی ہے تو اس پر الزام نہیں۔ واللہ

تعالیٰ اعلم

(۲) وہ سخت گناہ گار، مستوجب نار، حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہے، اور اس کے شرکاء حال بھی مستوجب وبال، ان سب پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۳۸۴

نامرد یا جس کی قوت باہ ختم ہو چکی ہو، کیا وہ امامت کر سکتا ہے؟
قوم میں رخنہ ڈالنے والا قوم کا امام نہیں ہو سکتا!
بے وجہ شرعی کسی کو منافق کہنا حرام ہے! مسلم کے قتل کا حکم دینا حرام ہے!
دعائے ماثورہ اندرون نماز یا بیرون نماز پڑھنے سے نماز ہو جائیگی!
دعا کو حرام بتانا ناجائز وافترا ہے! دعا کو حرام بتانے والا لائق امامت نہیں!

بخدمت جناب قبلہ وکعبہ معظم ومکرم آقائی ومولائی حضور مفتی اعظم مدظلہ العالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام مسنون کے حضور کی خدمت میں یہ پرچہ پیش کر رہا ہوں اس پر توجہ فرماتے ہوئے اس ناچیز کیا بلکہ تمام حضرات اہل سنن کو مشرف فرمائیں، چنانچہ حضرت سے بے ادبی کی معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے میرے سوال کا جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔ حضور پہلا سوال تو یہ ہے:

(۱) اگر امام نامرد ہو یا قریب آٹھ دس سال سے اس کے اندر اتنی طاقت یا قوت نہ ہو کہ وہ صحبت کر سکے تو حضرت اس کو امام رکھنا یا اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) قوم میں رخنہ ڈالتا ہو یا اِدھر کی بات اُدھر کہتا ہو، تو اس کو امام بنانا یا اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ جواب عطا فرمائیں۔

(۳) کوئی اہل عقیدہ سنی یعنی بریلی شریف سے بیعت ہو، وہ کسی بنا پر جماعت کے بعد نماز مسجد میں پڑھنے جائے یا امام میں کوئی وجہ ہو اس کے ساتھ نہ پڑھے جماعت کے بعد پڑھے تو کیا امام کا یہ حق ہوتا

ہے کہ بعد میں نماز پڑھنے والے کو امام غصے میں منافق بنا دے یا اس کو قتل کا حکم دے یا اس کو کافر کہہ دے، ایسے امام کو کیا کرنا چاہئے؟ اسے امام رکھیں یا نہ رکھیں؟

(۴) اگر کوئی امام نماز کے بعد دعا "ربنا اغفرلی ولوالدی" یعنی دعائے ماثورہ پڑھے، نماز کے بعد یا نماز کے اندر تو نماز نہیں ہوگی یا ہو جائے گی؟ اس کا جواب عنایت فرمائیں اور اگر دعا کو عالم حرام قرار دے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اس کو خلاصہ کرکے ہمیں آگاہ کریں۔ فقط

المستفتی: محمد یونس رضوی، مدرسہ فرقانیہ دوکال پورہ بہارواڑہ، گجرات

الجواب

(۱) جائز ہے، بشرطیکہ امامت کا اہل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر اس کا جرم شرعاً ثابت ومشتہر ہے تو وہ امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے وجہ شرعی کسی کو منافق کہنا اور مسلم کے قتل کا حکم دینا حرام بدکام بدانجام ہے، جس پر یہ جرم شرعی طور پر ثابت ہو وہ امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نماز ہو جائے گی اور اسے حرام بتانا غلط وناجائز اور شرع پر افترا ہے اور قائل پر توبہ فرض ہے جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اور صلاح حال ظاہر نہ ہو تو اسے امام نہ بنایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ در سفر

مسئلہ-۳۸۵

نسبندی کے جواز وعدم جواز کا سوال اور اس کا سخت الزامی جواب!

جناب قبلہ محترم بزرگوار حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی بریلی شریف!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب عالی سے گزارش یہ ہے کہ نسبندی کرانا درست ہے کہ نہیں؟ جو شخص نسبندی کرا چکا ہو، امامت کرسکتا ہے کہ نہیں؟ صحیح مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔ عین نوازش وکرم ہوگا۔

المستفتی: شیخ محمد، صدر انجمن اسلامیہ اسکول

الجواب

ایسا سوال پوچھنا ایسا ہی ہے جیسے معاذ اللہ کوئی کہے شراب پینا درست ہے کہ نہیں؟ داڑھی منڈانا درست ہے کہ نہیں؟ ننگا ہونا درست ہے کہ نہیں؟ ناچنا درست ہے کہ نہیں؟ اور ایسے افعال کے مرتکب کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے کہ نہیں؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳۸۶

غیر مقلدین سخت گمراہ بلکہ بحکم اکثر فقہا کافر ہیں! غیر مقلدین کی نماز جنازہ پڑھنا سخت بدکام بدانجام ہے!

جو غیر مقلد کی اقتدا کرتا ہو وہ سنیوں کا امام نہیں بن سکتا جب تک توبہ نہ کرے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) زید جو کہ سنی امام ہے اگر دیدہ ودانستہ کسی غیر مقلد امام کی اقتدا میں غیر مقلد کی میت کی نماز جنازہ پڑھے تو کیا ایسے سنی امام کی اقتدا میں صحیح مسلک اہل سنت کا پیرو نماز پنجگانہ ادا کر سکتا ہے؟ اور اس طرح نماز پنجگانہ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ اگر نماز درست نہیں ہوگی تو بکر جو صحیح مسلک اہل سنت کا ماننے والا ہے، کیا طریقہ اختیار کرے؟

(۲) جو سنی امام صاحبان فریضۂ حج کی خاطر سعودی عرب جا کر مکہ معظمہ میں نماز پنجگانہ وہابی غیر مقلد کی اقتدا میں پڑھتے ہیں، ایسے اماموں کو سنی مسجدوں میں امام رکھنا یا ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

(۳) زید سنی امام جس نے دیدہ ودانستہ غیر مقلد میت کی نماز جنازہ غیر مقلد کے پیچھے ادا کی ہو، اب اسی سنی امام مذکور کے پیچھے اگر کچھ سنی امام صاحبان نماز عید پڑھیں تو کیا ایسے اماموں کے پیچھے بھی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

المستفتی: عامل حسین انصاری
پوسٹ راجہ کا سہوا، ضلع مراد آباد (یوپی)

الجواب

(۱) غیر مقلدین سخت گمراہ ہیں، بلکہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کے اقوال کفریہ ملعونہ کے معتقد ہو کر

تقلید کو شرک جان کر بحکم اکثر فقہا یہ غیر مقلد کافر ہیں، ان کی اقتدا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا ان کے عقائد کفریہ جان کر بہت سخت بدکام بدانجام ہے جس سے توبہ وتجدید ایمان کا حکم ہے، جب تک توبہ و تجدید ایمان وتجدید نکاح (اگر بیوی رکھتا ہو) نہ کرے، اسے امام بنانا روا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ان سب پر توبہ لازم ہے، توبہ کے بعد انہیں امام بنایا جاسکتا ہے، جب کوئی اور مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳۸۷

جو مایجوز بہ الصلوٰۃ تجوید نہیں جانتا نہ ہی تصحیح حروف پر قادر ہو، اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے! تصحیح حروف کی کوشش کرنا لازم ہے! حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ایک روایت اور اس کا جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

محمد رفیق عالم صاحب ایک بہت ہی غریب آدمی ہیں، مسجد سادھو محلہ بہاری پور میں امامت کرتے ہیں، مگر جناب محمد رفیق عالم نماز میں قرآن شریف بقدر مایجوز الصلوٰۃ نہیں پڑھ پاتے ہیں، سورۂ "تبت یدا" میں "سَیَصْلٰی" کو "سَیُصْلٰی" اور سورۂ ناس میں "یُوَسْوِسُ" کو "یُوسُوَیْس" غرض کہ بہت غلط پڑھتے ہیں۔ "یُوَسْوِسُ" کو پچیس منٹ تک مشق کرایا لیکن "یُوسُوَیْس" کے علاوہ "یُوَسْوِسُ" نہ کہہ سکے، یہ بات بھی نہیں کہ زبان میں فسلاہٹ ہو اور یہ بات بھی نہیں کہ بنگالی ہو، جس بنا پر زبان نہ ٹوٹ رہی ہو۔ حضور والا اگر اپنے کانوں سے ان کی قرأت سماعت فرمائیں گے تو بغیر لاحول پڑھے نہ رہ سکیں گے۔ کیا ایسی صورت میں ان کے پیچھے ان کی غریبی کو دیکھتے ہوئے نماز ہو جائیگی؟ نماز کے مسائل ضروریہ سے قطعاً بے خبر ہیں، اگر امام صاحب مذکور سے پوچھا جائے کہ بتایئے وضو میں کتنے فرائض ہیں اور نماز میں کتنے فرائض وواجبات ہیں، ہرگز نہ بتا پائیں گے پھر بھی اگر چاہیں تو انہیں امام بنانا، درست ہوگا یا نہیں؟ ان کے پیچھے اب تک جس جس نے جتنی نمازیں پڑھیں، ہوئیں یا نہیں؟ یہ جانتے ہوئے کہ یہ امام

صاحب نماز میں اس قدر قرآن شریف صحیح نہیں پڑھ پاتے ہیں کہ جس سے نماز درست ہو، پھر ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ از روئے شرع اقتدا کرنے والوں پر کیا حکم ہوگا؟ اس امام کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر قیاس کرنا کیسا ہے؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: حافظ سراج احمد، بریلی

الجواب

فی الواقع جب کہ وہ شخص بہ قدر مایجوز بہ الصلوٰۃ تجوید نہیں جانتا ہے، نہ ہی مقدار بھر تصحیح حروف پر قادر ہے تو اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے، پچھلی نمازوں کا اعادہ ضروری ہے، اسے لازم ہے کہ حتی الوسع تصحیح مخارج کی کوشش کرتا رہے، ورنہ اشد گناہ گار مستحق نار ہے، اسے امام نہ رکھا جائے اور حضرت بلال پر قیاس جس روایت کی بنا پر کیا وہ بے اصل ہے، صرح بہ السیوطی فی الدر المنثور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ر شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۳۸۸

نسبندی کرانا حرام ہے! نسبندی کرانے والا بے توبہ لائق امامت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

اگر کوئی شخص شیطان کے بہکانے سے یا غلطی سے مانع حمل آپریشن کا ارتکاب کرے اور پھر بعد میں اپنے اس فعل سے نادم ہو کر توبہ واستغفار اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ عالی میں کرے، روئے گریہ وزاری کرے تو اس شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا ناجائز؟ براہ کرم جواب سے نوازیں۔ فقط

خطیب جامع مسجد، بریلی شریف

الجواب

نسبندی کرانا بہ رضا ورغبت حرام ہے، بعد توبہ وہ شخص امامت کے لائق ہو جائے گا۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۳۸۹

بے وجہ شرعی جامع شرائط امام کو معزول کرنے کی کوشش امام کی ایذا رسانی ہے!
ایذائے مسلم حرام ہے!
بلا عذر صاحب وظیفہ کو معزول کرنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

امام مسجد نہایت شریف باشرع متقی و پرہیزگار ہیں اور جملہ نمازی جو جماعت سے نماز ادا کرتے ہیں وہ لوگ سب امام مسجد کے حق میں ہیں اور جو لوگ منتظمین مسجد متولی وغیرہ ہیں جو اتفاق سے کبھی جمعہ کی نماز ادا کر لیتے ہیں اور بے نمازی ہیں اور امام کی عزت ووقار سے ناواقف ہیں، بلکہ امام مسجد پر حکومت کرنا چاہتے ہیں اور خواہ مخواہ امام صاحب کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے ہٹانا چاہتے ہیں، ایسے لوگوں کو شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الطاف حسین مصطفوی،

شاہدانہ، بریلی

الجواب

بے وجہ شرعی امام جامع شرائط کو معزول کرنے کی کوشش خواہ مخواہ ایذا رسائی ہے اور ایذائے مسلم حرام حرام حرام ایذائے رب تعالیٰ وایذائے خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہے۔

حدیث میں ہے:

”من اذیٰ مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ومن اذی الله یوشك ان یهلکه“

[فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، ج۶، ص۲۵، حرف المیم، دار الکتب العلمیة، بیروت]

جس نے کسی مسلمان کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ناراض کیا اور جس نے خدا کو ناراض کیا قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے۔ اُن سب پر ایذائے امام سے توبہ لازم ہے، ان

کے معزول کرنے سے وہ معزول نہ ہوگا۔

درمختار میں ہے:

"لایصح عزل صاحب وظیفة بلا جنحة" واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص٥٨١، کتاب الوقف، دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۹۰

غیر صحیح خواں کی امامت کیسی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید جس کا تلفظ قطعی درست نہیں ہے، یعنی "س" کو "ش"، "ک" کو "ق"، "ہ" کو "ح" الف و ہمزہ کو "ع" اور "غ" کو "گ" کی طرح پڑھتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کی نماز جو قرآن شریف صحیح پڑھتے ہیں، زید کے پیچھے ہوگی یا نہیں؟

الجواب

صورت مسئولہ میں زید کی خود کی اپنی نماز نہیں ہوئی جبکہ کوئی سورۃ صحیح نہ پڑھ سکتا ہو، اوروں کی کیسے ہوجائے گی؟ اس پر لازم کہ جلد صحیح صحیح ادائیگی حروف کا طریقہ سیکھے ورنہ سخت گناہ گار رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۹۱

نماز میں قرآن شریف گانے کی طرز میں اس طرح پڑھنا کہ زبر زیر الف وغیرہ میں تبدیلی لازم آئے، اس سے فساد نماز کا اندیشہ ہے، ایسا شخص لائق امامت نہیں! میلہ دیکھنے والا، لہو ولعب کرنے والا اور لوگوں کے سامنے ستر کھولنے والا لائق امامت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اہل سنت والجماعت اس امر میں شرع مطہرہ کی رو سے کہ:

(۱)　زید امامت کرتا ہے، کلام پاک اس قدر بنا کر پڑھتا ہے کہ جیسے گانا، اور اس آواز کے بنانے میں کھڑا زبر، زیر، تشدید اور الف وغیرہ بہت سی چیزیں معدوم ہو جاتی ہیں۔ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

(۲)　زید امامت کرتا ہے اور میلہ وغیرہ جیسے رام لیلا مشرکین کا مذہبی میلہ ہے، ان کو بڑے شوق سے دیکھتا ہے، کھیل اور تفریح وغیرہ میں مشغول رہتا ہے اور تعزیہ کے موقع پر لغویات میں دلچسپی رکھتا ہے یہاں تک کہ میلوں وغیرہ میں تو نماز عصر مغرب ختم ہو جاتی ہے، دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگوں نے اس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دیا ہے، لوگ اس لئے اس سے کچھ نہیں کہتے کہ اس کے ساتھ میں جو لوگ ہیں، وہ تیز وتند جھگڑالو قسم کے ہیں، فتنہ کھڑا ہونے کی وجہ سے خاموش ہیں۔ کیا ایسا شخص نماز پڑھانے کا اہل ہے؟

(۳)　زید امامت کرتا ہے، ساتھ ساتھ پہلوانی بھی کرتا ہے بلکہ اکھاڑے میں جانگھیہ باندھ کر لوگوں کو جس میں ہندو مسلم ہیں، ان کو سکھاتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ حجرے میں بھی جانگھیہ باندھ کر زور کرتا ہے اور کثرت کراتا ہے، دیکھا گیا ہے کہ اکھاڑہ سے واپسی میں وہ لڑکے مسجد میں نہاتے ہیں اور مسجد کی بے حرمتی کرتے ہیں اور پہلوانوں کے ساتھ رہ کر لہو ولعب میں مشغول رہتا ہے۔ بازاروں گلیوں میں کھاتا پھرتا ہے، لوگوں نے ان سے منع کیا تو جو لوگ مقامی اس کے ساتھ کشتی وغیرہ سیکھتے ہیں، فساد پھیلاتے ہیں اور امام صاحب سے کہتے ہیں کہ حافظ صاحب تم خوب سکھاؤ، تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا، اس وجہ سے مسجد ویران ہوتی جارہی ہے۔ کیا زید امامت کے قابل ہے؟ حقیقت شرعیہ سے مطلع

فرمادیں۔

المستفتی: محمد اسلم
کچھارو‌ڈ، بدایوں (یوپی)

الجواب

پہلا شخص امامت کے لائق نہیں ہے، اس سے فسادِ نماز کا اندیشہ ہے، دوسرے اور تیسرے کے پیچھے بھی نماز ادا کرنا ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور انہیں امام بنانا گناہ کہ سخت فاسق ہیں اور نہایت فاجر، مشرکین کے میلوں میں جانا، نمازیں قضا کرنا، لہو ولعب میں منہمک رہنا، جانگھیہ پہن کر، گھٹنے، رانیں کھول کر کشتی وہ بھی مسجد میں نہایت بُرے کام بدانجام ہیں، ان سب پر توبہ لازم ہے اور ایسوں کو امام ہرگز نہ بنایا جاوے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۴؍شعبان المعظم ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۹۲

جس حافظ سے غلطی کے احتمالات زیادہ ہیں اسے امام نہ بنایا جائے! حافظ کے پیچھے سامع اچھا حافظ رکھنا چاہئے!

جناب مفتی اعظم صاحب، بریلی شریف! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

رمضان شریف کے مہینے میں امام کے پیچھے سامع رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر سامع رکھا جائے تو کس قابلیت کا حافظ ہونا چاہئے؟ آج کل لوگ اپنی مرضی سے سماعت کرنے والا اپنے پیچھے کھڑا کر لیتے ہیں جو خود مکمل حافظ نہیں، وہی سماعت کرتے ہیں، اس سلسلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟ صاف تحریر فرمائیں۔

سائل: انیس الحسن خاں، جامع مسجد کے قریب، تحصیل پورن پور، پیلی بھیت

الجواب

حافظ اگر نیا ہے جس سے غلطی کا احتمال زیادہ ہے تو اسے امام ہی نہ بنانا چاہئے اور اگر خوب پختہ یاد ہے تو سامع ضرور نہیں، البتہ مستحب ہے اور سامع اچھا حافظ ہونا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۹۳

درگاہ حضرت خواجہ محمد نجم الدین علیہ الرحمہ کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب!

بخدمت جناب اختر رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند! السلام علیکم

جناب کی خدمت میں دو تین مسئلہ تحریر کر رہا ہوں، برائے مہربانی ان کو دیکھتے ہوئے فتویٰ دینے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

(۱) یہاں فتح پور شیخاوٹی میں حضرت شاہ ولایت خواجہ حاجی محمد نجم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ واقع ہے۔ درگاہ کے متولی وسجادہ نشین جناب پیر نور الحسن صاحب مورخہ ۳ر اگست ۱۹۸۲ء کو وصال فرماگئے۔ حضرت پیر صاحب مرحوم کے والد جناب غلام سرور صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق سجادہ نشین و متولی درگاہ شریف کا ضابطہ تحریر فرمادیا تھا جس میں درگاہ کے قوانین تحریر کئے گئے ہیں، اس ضابطہ میں آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ اب درگاہ کے اندر کسی کو دفن نہ کیا جائے، خواہ وہ سجادہ ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اب درگاہ میں دفن کی جگہ نہیں ہے اور اب بھی دفن کرتے رہے تو یہ خانقاہ کی جگہ ایک قبرستان ہو جائے گا۔ اسی ضابطہ کی روشنی میں حضرت پیر نور الحسن صاحب نے ۱۹۷۹ء میں عرس کے موقع پر جبکہ وہ اپنی جانشینی کا اعلان فرمارہے تھے، یہ وصیت بھی کی کہ آپ کو درگاہ کے باہر کی زمین میں دفن کیا جائے، آپ نے اپنے نواسے جناب پیر غلام یٰسین صاحب (جو نابالغ ہیں) کو اپنا جانشین مقرر کیا جسے تمام مریدین نے بسر وچشم قبول فرمایا، لیکن آپ کے تین بھائی، محمد عارف، غلام جیلانی وغلام معین الدین کو یہ بات ناگوار گزری، یہ تینوں

بھائی حضرت نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوقریب دس پندرہ سال سے پریشان کرتے آرہے تھے، حضرت صاحب پر مار پیٹ وفوجداری کے جھوٹے مقدمات کرر کھے تھے، حضرت صاحب کو کبھی چین کی سانس نہیں لینے دیتے تھے، اگر کوئی معزز آدمی ان کو سمجھوتہ پر آمادہ کرے، ان سے تحریری سمجھوتہ نہ کرواتے تو یہ لوگ کچھ روپیہ پیسہ تحریر کے بموجب لے کر پانچ دس روز بعد اس معاہدے اور تحریر سے مکر جاتے اور وہی پرانے فعل شرع کردیتے۔ ایسا کئی مرتبہ ہوا، دوسرے کسی بھی معاہدے کو جو اُن کے خلاف جاتا ہو، قرآن پاک کی قسم کھا کر جھوٹ بول لینا آج جس بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے قرآن شریف اُٹھاتے ہیں، اسی بات کو جھوٹ بتانے کے لئے بھی اسی طرح قرآن پاک اُٹھالیتے ہیں۔ ان تینوں محمد عارف، غلام جیلانی وغلام معین الدین نے قبلہ پیر نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے خلاف آپ کو درگاہ کے اندر دفن کردیا، بغیر غسل، بنا کفن کے، گھر والوں کو آخری مرتبہ شکل تک دیکھنے نہیں دی۔

(۲) مرحوم سجادہ نشین ومتولی جناب پیر نورالحسن صاحب کی لاش مبارک کو یہی تینوں بھائی اپنے کچھ ساتھیوں اور پولیس کی مدد سے ان کے گھر میں گھس کر رات کو قریب ۱ ربجے مرحوم کی بیوی بچوں اور ان کے چند رشتہ داروں ومریدوں کو مار پیٹ کر لاش مبارک کو گھسیٹتے ہوئے، گالیاں دیتے ہوئے، دیواروں سے ٹکریں مارتے ہوئے، لاش کی بے حرمتی کرتے ہوئے گھر سے لے گئے، آخری رسومات ادا کئے بنا ہی بغیر غسل وکفن کے ان لوگوں نے مرحوم کو درگاہ شریف کے اندر (ان کی وصیت کے خلاف) دفنادیا، قریب ۱ ربجے لاش لے گئے تھے اور ۱ ربج کر ۳۵ ر منٹ پر دفن کردیا۔ جبکہ دفن کا وقت صبح ساڑھے نو بجے کا رکھا گیا تھا تاکہ مریدین وعزیز واقارب شامل ہوسکیں۔

(۳) غلام جیلانی نے دوران عرس درگاہ شریف کی جامع مسجد میں ایک اشتہار چسپاں کیا کہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی شخص جامع مسجد وچھوٹی مسجد میں امامت نہ کرے، جبکہ درگاہ کی ان دونوں مسجدوں میں امام کا تقرر سجادہ نشین ومتولی کرتا ہے، موجودہ سجادہ نشین جناب غلام نصیر صاحب سجادہ نشین ومتولی ابھی نابالغ ہیں اور ان کے سرپرست والد تمام انتظامات سنبھالتے ہیں، اس مرتبہ جن امام صاحب کا تقرر کیا، ان کو یہ نماز پڑھانے نہیں دیتے۔ جمعہ کے روز غلام جیلانی امامت کو کھڑا ہوجاتا ہے ودیگر روز غلام معین الدین، جبکہ مقتدی نہیں چاہتے کہ یہ لوگ امامت کریں کیوں کہ یہ لوگ ظلم وستم فریب ومکاری کے

پتلے ہیں، اپنے ذاتی مفاد کے لئے درگاہ کی وقف جائیداد کو سرکار کی بتانے لگتے ہیں، اسے خرد برد کر دیتے ہیں، زبردستی نماز پڑھانے کھڑے ہو جاتے ہیں، شرمندگی کی وجہ سے لوگ مسجد میں کچھ بول نہیں پاتے، برائے مہربانی فتویٰ دینے کی زحمت گوارہ کریں کہ ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی: سید علاؤ الدین عارف/معرفت پیر غلام نصیر
سجادہ نشین و متولی درگاہ حضرت خواجہ حاجی محمد نجم الدین صاحب

الجواب

برتقدیر صدق سوال یہ لوگ جن کے یہ افعل تحریر ہوئے، سخت گناہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہیں، ان میں سے کوئی شخص لائق امامت نہیں، ان سب پر توبہ لازم ہے اور جسے آزار پہنچایا، اس سے معافی چاہنا بھی ضرور ورنہ ہر واقف حال مسلم پر فرض ہے کہ انہیں چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۳۹۴

حساب دینا لازم! بے ثبوت شرعی کسی کو متہم کرنا حرام ہے! حساب میں ٹال مٹول کرنے والا امامت کے لائق نہیں! غیر شرعی دھندہ کرنے والے سے امام پر پرہیز لازم! کسی کو بے وجہ شرعی معزول کرنا ظلم ہے!

آفتاب شریعت، ماہتاب طریقت، تاجدار اہلسنت، حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ!

عالی اقدس میں حاضری کی سعادت بذریعہ نوشتۂ ہذا حاصل کرنے پر ہم طالبان فتویٰ نہایت سرور محسوس کرتے ہوئے عرض پرداز ہیں کہ ایک پیش امام صاحب جن سے کچھ باتیں خلاف شرع مطہرہ سرزد ہونے کی مقتدیوں کو شکایت ہے جس کی وجہ سے لوگ امام صاحب کی اقتدا کرنے میں تامل کر رہے ہیں۔ لہٰذا احکام شریعت کیا ہیں؟ جواب شافی سے مطلع فرمایا جائے۔ شکایت حسب ذیل فقرات پر مشتمل ہے:

(۱) یہ کہ پیش امام صاحب ایک انجمن کے صدر ہیں، اس انجمن کی بقاو سلامتی عوامی خیرات وعطیات وچندہ وزکوۃ سے ہے، جن مدداد سے چندہ جمع کیا جاتا ہے، ان میں زکوۃ، فطرہ، خیرات وغیرہ وغیرہ نیز انجمن کے زیر اہتمام چلنے والے ادارے، انتظام مسجد اور دینی تعلیمی مدرسہ انجمن کی ماہانہ آمدنی وخرچ کی حاجات تقریباً پانچ سال سے، باوجود عوام اور انجمن کو مالی امداد دینے والوں کے مطالبے کے آج تک صدر انجمن نے بتائے نہیں جس کی وجہ سے عامۃ المسلمین صدر انجمن کی اس جابرانہ روش سے ناراض ہیں۔لہٰذا اس مسئلہ میں حکم شرع کیا ہے؟ مطلع فرمایا جائے۔

(۲) یہ کہ آج سے پانچ سال پہلے امام صاحب مسجد کے صرف پیش امام تھے اور انجمن کے صدر نہیں تھے تو اس وقت سے مسجد کے قریب میں ایک شخص رہتا ہے اور وہ شراب کا غلط دھندہ کرتا ہے، اس زمانہ میں پیش امام صاحب کو اس کے غیر شرعی دھندہ کا علم ہوا تو اس کے گھر فاتحہ خوانی میں نہیں گئے اور اعتراض کئے کہ وہ شخص غیر شرعی دھندہ کرتا ہے، اس کے ہاں جانا اور فاتحہ پڑھنا اور کھانا وغیرہ کھانا غلط ہے۔اور چند دنوں کے بعد جب امام صاحب انجمن کی صدارت پر متمکن ہوئے تو اسی شراب پینے والے کو انجمن کا جنرل سکریٹری مقرر کئے اور اس کے ساتھ مل جل کر ہمنوالہ اور ہم پیالہ بن کر معہ اپنے احباب کے اسی غلط دھندے والے کے گھر دعوتیں کھانے لگے۔لہٰذا اس مسئلہ میں شرع شریف کے احکام کیا ہیں؟ جواب سے مطلع فرمایا جائے۔

(۳) یہ کہ پانچ سال قبل خود امام صاحب انجمن کے صدر بن کر ایک شخص لیاقت خاں جو سابق میں انجمن کا سرگرم جنرل سکریٹری تھا، جس نے مسجد کی توسیعی کاروائیوں میں بے لوث محنت ومشقت کر کے مسجد وانجمن کو مالی دشواری اور باہر کے قرض سے چھٹکارا دلا کر اپنے ساڑھے تین سالہ دور کارگزاری میں مسجد کو خود مکتفی اور مرفع حال بنا کر مسجد وانجمن کے نام بینک میں رقم بھی جمع کرایا۔ایسے مخلص خادم کو انجمن سے ہٹا کر امام صاحب خود اپنے ہاتھ میں صدر کی حیثیت سے تمام رقمی معاملات لے لئے اور دیگر باہر کے معاملات جیسے سیاسی تحریکوں میں حصہ لینا اور پیروکار کی حیثیت سے میونسپلٹی میں پیروی کرنا۔

المستفتی: لیاقت خاں

روم نمبر B-218-1/5 دھراوی کراس روڈ، داروا ڑ، ممبئی-۱۷

الجواب

(۱) امام مذکور پر حساب دینا لازم ہے اور بے ثبوت شرعی کسی کو متہم کرنا حرام ہے، بدکام بدانجام ہے، امام پر اس سے توبہ لازم ہے اور حساب میں ٹال مٹول سے باز رہ کر حساب دیں ورنہ لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام پر لازم ہے کہ اس شخص سے حسب سابق پرہیز کرے، ورنہ اشد گناہ گار مستوجب نار رہیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کسی کو اس کے منصب سے بے وجہ شرعی ہٹانا ظلم ہے، امام پر اس سے بھی توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۷ر شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۳۹۵

ایک آنکھ والے کے پیچھے نماز کا حکم!

مکرمی جناب اختر رضا خاں صاحب قبلہ! السلام علیکم

عرض خدمت عالیہ یہ ہے کہ ایک سوال ارسال کیا جا رہا ہے امید ہے کہ جواب جلد عنایت فرمائیں گے اور حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم کی خدمت میں عرض ہے، زید کی ایک آنکھ درست نہیں ہے اور وہ ایک گاؤں میں امامت کرنا چاہتا ہے، لیکن وہاں کے کچھ آدمی کہتے ہیں کہ ایک آنکھ زید کی خراب ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں، اس لئے ہم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے اور بکر کہتا ہے کہ صحیح ہے۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں؟ بینوا توجروا

المستفتی: عبدالمجید صدیقی

الجواب

اگر وہ شخص صحیح خواں اور جامع شرائط امامت ہے تو اس کے پیچھے نماز بے کراہت جائز ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۶ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۳۹۶

دھوکہ دے کر امام سے منکوحہ غیر کا نکاح پڑھوانے سے امام کی امامت میں کوئی خلل نہ ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید ایک مسجد کا امام ہے، اس نے ایک عورت کا نکاح ثانی پڑھایا، طلاق نامہ کی رو سے عورت عدت کے باہر ہوگئی تھی اور اس طلاق نامہ پر دستخط کرنے والے گواہوں کو معتبر جان کر زید نے نکاح ثانی پڑھا دیا، کچھ دنوں کے بعد یہ افواہ پھیلی کہ وہ طلاق نامہ صحیح نہیں تھا اور زوج اول نے بھی یہ اقرار کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے، اس معاملہ کی تحقیق زید نے کی تو پتہ چلا کہ فقیر قوم میں نکاح و طلاق کا کوئی مقام نہیں، قومی جرمانہ ادا کرنے کے بعد کسی کا کسی سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید نے مخالفت کے پیش نظر امامت چھوڑ دی ہے، خدا اور اس کے رسول کو حاضر و ناظر جان کر یہ اقرار کرتا ہے کہ اس نے نادانستہ طور پر بغیر کسی حرص وطمع کے نکاح پڑھایا، اب اگر لوگوں نے اسے دھوکہ دیا تو اس کا کیا قصور ہے؟ زید کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ امامت کرسکتا ہے؟ براہ کرم پہلی فرصت میں جواب مرحمت فرمائیں۔فقط!

المستفتی: غلام نبی، وارڈ نمبر ۷، محلہ سلاوٹ واڑی، اودے پور

الجواب

اگر واقعہ یہی ہے جو درج سوال ہوا تو زید پر الزام نہیں اور اس وجہ سے اس کی امامت ممنوع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۳۹۷

نامحرم کے ساتھ ہنسی ٹھٹھہ کرنے والا فاسق معلن نالائق امامت ہے!
نو سال یا اس سے زیادہ کی بچیوں سے ہاتھ پیر دبوانا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) ہمارے یہاں کے امام صاحب شادی شدہ تھے، کچھ نا اتفاقی کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دے رکھی ہے، ان شرائط پر کہ میرے سامان کو واپس کردیا تو تم پر دو طلاق، یہ طلاق ان کی بیوی نے ہی مانگی تھی۔ الغرض امام صاحب کو اپنی بیوی سے جدا ہوئے سات آٹھ سال گزر گئے ہیں، دوسری شادی اب تک نہیں کی ہے اور یہ کوئی بوڑھے بھی نہیں ہیں، جوان ہی ہیں۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ امام صاحب ایک جوان لڑکی کو رکھ کر کھانا پکوانے سے لے کر گھر کے سارے کام اس لڑکی کے ہاتھ سے کرواتے ہیں، اور کبھی کبھی خود چولہا کے پاس جا کر لڑکی کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ لڑکی کے ساتھ ہنسی مذاق ٹھٹھا بھی کرتے ہیں، یہ لڑکی نہ تو مذکور امام کی کوئی رشتے میں ہے نہ تو کوئی سماج پڑوس کے اعتبار سے ہوگی۔ اب اس مسئلہ میں امام صاحب کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ دلیل کے ساتھ قلمبند کریں۔

(نوٹ) مسجد کے مکتب یا کوئی بھی مکتب ہوں، ان میں اگر چھوٹی بچیوں سے لے کر بڑی بچیاں (لڑکیاں) پڑھنے کے لئے معلم کے پاس اگر آئیں تو کیا معلم کے لئے پیر، ہاتھ، سر، اُن لڑکیوں سے دبوانا جائز ہے یا نہیں؟ معلم اگر مرد ہو۔

المستفتی: محمد نورالدین، ساکن ضلع کٹیہار، (بہار)

الجواب

(۱) اگر یہ واقعہ ہے کہ امام مذکور اس نامحرم لڑکی کے ساتھ رہتا، اس سے ہنسی ٹھٹھہ کرتا ہے تو سخت فاسق معلن ہے جبکہ اس کا یہ جرم شرعاً ثابت و مشتہر ہو، اُسے امام بنانا گناہ اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ۹ رسال خواہ اس سے زیادہ عمر کی بچیوں سے ہاتھ پیر دبوانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ رشعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۹۸

تعصب کی بناپر اقتدا نہ کرنا ناجائز و گناہ ہے!
بے وجہ شرعی کسی کو بُرا کہنا گناہ، گالی دینا حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) موضع اودے پور میں دو حافظ قرآن سناتے ہیں، ایک صاحب دس رکعت میں ایک پارہ اور دوسرے صاحب اگلی دس رکعت میں ایک پارہ سناتے ہیں، سامعین کی تین چار صفیں ہوجاتی ہیں، ان میں چند ایسے ہیں جو ایک حافظ صاحب سے نجی رقابت رکھتے ہیں اور اس بنا پر وہ ایک حافظ صاحب کے پیچھے کھڑے ہوکر دس رکعت پڑھتے ہیں اور اگلی دس رکعت محض حافظ صاحب سے تعصب کی بنا پر ان کے پیچھے کھڑے ہوکر نہیں پڑھتے اور اس مسجد میں الگ اپنی دس رکعت پوری کر کے گھر چلے جاتے ہیں، کیا ایسی صورت میں یہ قرآن شریف کی بے ادبی نہیں ہے؟ اور جن کے دلوں میں تعصب ہے، ان کی نماز کیسی ہوگی؟

(۲) اس موضع میں ایک حافظ صاحب ہیں، وہ بچوں کو پڑھاتے ہیں اور انہوں نے کئی حافظ کرا دیئے، ان کے شاگردوں میں کچھ غریب خاندان کے لڑکے تھے جنکو حافظ صاحب نے قرآن شریف حفظ کرایا اس پر ایک حاجی صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ حافظ کہاں سے اس گاؤں میں آگئے، جوانہوں نے تمام نوعمر لڑکوں کو حافظ بنادیا۔

المستفتی: امیر احمد
موضع اودے پور، ڈاکخانہ پیلی بھیت

الجواب

(۱) براہِ تعصب اس حافظ کی اقتدا سے باز رہنا ناجائز و گناہ اور اپنا نقصان ہے، بے وجہ شرعی تعصب ہی کب جائز ہے؟ کہ اسے ترک اقتدا کی وجہ بنایا جاتا ہے، اس شخص پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بے وجہ شرعی کسی کو بُرا کہنا گناہ ہے اور گالی دینا حرام ہے، ان حاجی صاحب پر توبہ لازم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۳۹۹

نسبندی کرانے والا بعد توبہ وصلاح حال لائق امامت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) نسبندی کیا ہوا شخص توبہ کرے تو نماز اس کے پیچھے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

المستفتی: عبد الجلیل
مسجد شطرنجی پورہ، ناگپور

الجواب

(۱) ہاں جبکہ اس کا صلاح حال ظاہر ہو۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۹؍شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۰۰

نابینا جامع شرائطِ امامت لائق امامت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

پُرانے امام صاحب دوران تراویح بخار آنے کی وجہ سے قرآن پاک سنانے سے مجبور ہو گئے اور اسی دوران تین چار دن تراویح "الم تر" سے ہوئی، اس کے بعد ایک حافظ نابینا تلاش کیا گیا جب اس سے

بات چیت ہوئی، وہ تیار ہوگیا اور جو مقتدی جاننے والے تھے انہوں نے اس حافظ نابینا سے کہا کہ تمہارے پیچھے تراویح کون پڑھے گا؟ تم نے تو چار پانچ سال پہلے سینما دیکھا تھا تو اس کے پیچھے پڑھنے سے انکار کیا اور وہ حافظ ان تمام غلط باتوں سے توبہ کر چکا ہے اور ان باتوں سے علیحدہ ہوگیا ہے۔ اب اصل مقصد یہ ہے کہ اس نابینا حافظ کو کھڑا کیا گیا تو اس کے پیچھے قرآن پاک سن رہے ہیں، اس کے پیچھے قرآن پاک سن سکتے ہیں؟ اور نماز ہو جائے گی؟ از روئے شرع جواب فرمایا جاوے۔

سائل: خطیب احمد

قصبہ بہیڑی، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب

اگر وہ نابینا صحیح خواں و جامع شرائط امامت ہو تو اس کے پیچھے نماز بے کراہت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۴۰۱

قل ھو اللہ احد کے اللہ الصمد سے فصل اور وصل کی صورتیں اور تلفظ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید جو حافظ قرآن اور باشرع ہے، کہتا ہے کہ ''قل ھو اللہ احد، اللہ الصمد'' پڑھنا غلط ہے بلکہ حرام اور کفر ہے، بکر نے کہا کہ پھر کیا پڑھنا چاہئے؟ تو کہا کہ ''قل ھو اللہ احدنِ اللہ الصمد'' پڑھنا ضروری ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ ''قل ھو اللہ احد اللہ الصمد'' پڑھنا واقعی کفر ہے؟ خلاصہ کلام سے مطلع فرمائیں۔ کرم ہوگا

المستفتی: محمد ظفر الدین، محلہ سیف اللہ گنج، سہسوان

الجواب

دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، وقف والی صورت کو غلط بتانا غلط وحرام ہے اور کفر کہنا بہت سخت

بدانجام ہے، زید پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍صفر المظفر ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۰۲

بہتان تراشی گناہ کبیرہ ہے ابہتان تراش امامت کے لائق نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ہندہ وفرزانہ دونوں سہیلی ہیں اور دونوں معلّمہ بھی ہیں، دونوں نے مل کر ایک مکان کرایہ پر لیا اور اسی میں رہ کر بچوں کو اپنی تعلیم دیتی ہیں، مکان میں دو کمرے ہیں، ہندہ شادی شدہ ہے، ہندہ کا شوہر امامت کرتا ہے، زید شریعت مطہرہ کی پاسداری کرتے ہوئے ہندہ کی سہیلی سے ہمیشہ اجتناب کرتا ہے، کسی قسم کی بے پردگی نہیں ہوتی ہے اور نہ زید کا ہندہ کی سہیلی فرزانہ سے کسی قسم کا تعلق ہے، فرزانہ کا گھر بھی قریب ہی میں ہے، مگر کسی مجبوری کے سبب وہ اپنے لئے ہوئے کرایہ کے مکان میں رہتی ہے، زید اپنے بچوں کو لے کر پرانے گھر میں رہتا ہے اور تقریباً چار سال ہو چکے ہیں، فرزانہ سے زید کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا امر طلب یہ ہے کہ زید کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) بہتان تراشی کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ اور اس کی شہادت قابل قبول ہے کہ نہیں؟

المستفتی: فرزانہ پروین
قصبہ نواب گنج، بریلی شریف

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں زید کی امامت اس وجہ سے مکروہ نہیں ہے اور اس کی اقتدا جائز ہے جبکہ کوئی وجہ شرعی مانع امامت نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بہتان شدید کبیرہ عظیم گناہ ہے، اس کا مرتکب سخت گناہ گار مستحق نار ہے، اس کی اقتدا مکروہ تحریمی بشرطیکہ اس کا جرم شرعی طور پر ثابت ہو اور اس کی شہادت مردود۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۴۰۳

امام مقرر ہوتے ہوئے دوسرے کو امام بنانا مکروہ ہے!
غیر عربی میں خطبہ پڑھنا خلاف سنت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید مسجد کا مقرر شدہ امام ہے، بکر اگر زید کی موجودگی میں اس سے اجازت طلب کئے بغیر نماز پڑھا دے تو کیا عند الشرع بکر کی امامت صحیح ہے؟ اور کیا مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ بینوا توجروا

(۲) جمعہ وعیدین میں اگر امام عربی کے بجائے اُردو میں خطبہ پڑھے تو شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اُردو خطبہ پڑھنے والے خطیب کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: قاری محمد مزمل

حقی محلہ، ڈاکخانہ قطب، ضلع مالدہ (بنگال)

الجواب

(۱) جبکہ امام ماذون و مقرر ہے تو اس جگہ کی امامت کا حق اسی کو ہے، اس کے ہوتے ہوئے کسی کو اگرچہ اس سے زیادہ فاضل ہو، بے اجازت امام بننا مکروہ تنزیہی ہے۔

حدیث میں ہے:

"لا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ"

[الصحیح لمسلم، ج ۱، ص ۲۳۶، باب من احق بالامامۃ کتاب المسجد، مجلس برکات، مبارکپور]

مگر نماز ہو جائے گی جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے، اس میں کوئی اور زبان ملانا خلاف سنت ہے اور خالص

دوسری زبان میں پڑھنا تو اور زیادہ بُرا ہے، خطیب مذکور کو بتایا جائے، جب وہ نہ مانے تو امامت سے علیحدہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-٤٠٤

نابینا یا کانا اگر جامع شرائط ہے تو امامت کرسکتا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے جو کہ ایک آنکھ سے کانا ہے اور دوسری آنکھ سے بھی کمزور ہو؟ کرم فرما کر اس بات کا فیصلہ کرنے کی زحمت فرمائیں جتنا جلد ہوسکے، سوال کا جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: شیخ اسماعیل

الجواب

ایسا شخص جو کانا ہو اور دوسری آنکھ بھی اس کی کمزور ہو، اندھے کے حکم میں ہے اور اندھے کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے کما فی الغنیہ وغیرہا۔ مگر اس جماعت میں اگر وہی لائق امامت ہے تو وہی امامت کے لئے متعین ہے۔ کما صرحوا بہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم	صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
تحسین رضا غفرلہٗ	قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٠٥

جو صحیح القرأت نہیں، لائق امامت نہیں! غیر صحیح القرأت کے پیچھے اس جیسوں کی نماز ہوجائیگی مگر اسے امام بنانا گناہ ہے! صحیح القرأت کی نماز غیر صحیح القرأت کے پیچھے نہ ہوگی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

امام کی زبان پکی ہے اور حروف صحیح ادا کرنے کی قوت نہیں رکھتا ہے جیسے ذ، ج اور س، ص میں کوئی فرق نہیں کرتا تو اس کی امامت درست ہے یا نہیں؟

(الف) کچھ مقتدی بھی حروف کی ادائیگی کی قوت نہیں رکھتے ہیں، ان کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

(ب) کچھ مقتدی ادائیگی کی پوری قوت رکھتے ہیں یعنی از روئے قرأت درست پڑھتے ہیں، ان کی نماز ہو جائے گی اس امام کے پیچھے، اس بنا پر کہ امام کی زبان پکی ہے اور وہ ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر ادا کرنے سے معذور ہے۔ اگر یہ امام نماز پڑھاتا ہو تو؟ (الف) والے مقتدی اور (ب) والے مقتدی کیا رویہ اختیار کریں؟ جماعت سے پڑھنے کے بعد پھر سے اپنی نماز دوبارہ پڑھ لیں؟ یا کوئی دوسرا رویہ اختیار کریں؟

سائل: نمازی مسجد دادامیاں رحمۃ اللہ علیہ

محلہ گھیر شیخ مٹھو، ذخیرہ، بریلی شریف (اتر پردیش)

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں وہ شخص جب صحیح القرأت نہیں ہے تو ہرگز لائق امامت نہیں، اس کے سوا دوسرے شخص صحیح القرأت صحیح الطہارت صحیح العقیدہ متقی کو امام بنایا جائے۔

(۲) ان مقتدیوں کی نماز ان کے پیچھے ہو جائے گی مگر اسے امام بنانے سے گناہ گار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ان کی نماز اس کے پیچھے نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۴۰۶

خطبہ سے پہلے تقریر و بیان کرنا کیسا؟ خطبہ کے درمیان اردو اشعار پڑھنے کا حکم!

محترمی و مکرمی نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی اختر رضا خاں صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

چند استفتاء پیش خدمت ہیں لہٰذا مہربانی فرما کر جتنا ہو سکے جلد سے جلد جواب باصواب سے مطلع فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جمعہ کے روز خطبات (مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب) میں جو اُردو نظم میں مختصر بیان ہے اور یہ بیان ہم اذان خطبہ سے قبل پڑھتے ہیں۔ کیا یہ امر درست ہے؟ ہمارے یہاں کے سابق پیش امام جو سنی صحیح العقیدہ ہیں، اس امر کے مرتکب کو وہابیہ گردانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیان ملا کر تین خطبے ہوتے ہیں اس لئے وہ بیان سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قبل از خطبہ کسی قسم کی تقریر یا بیان دینا جائز نہیں۔ کیا ان کا یہ فرمانا درست ہے یا نہیں؟

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ (خطبات حرمین شریفین، مؤلفہ مولانا مولوی شاہ عبدالحی صاحب، جو نظم میں ہے) یہ خطبہ عربی سے شروع ہوتا ہے اور بیچ بیچ میں اُردو میں نظم ہے تو اس خطبہ کا ممبر پر پڑھنا کیسا ہے؟ براہ کرم مدلل حدیثوں کی روشنی میں جواب سے آگاہ کریں۔

(۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید امامت کرتا ہے اور وہ نماز میں قرأت کرتا ہے اور دوران قرأت اس کی سانس ٹوٹ جائے اور وہاں معنی پورے نہ ہوتے ہوں تو ایسی صورت میں زید آیت کو وصل کرکے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ یہاں کے سابق پیش امام صاحب اس سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آیت کو وصل کرنے سے نماز نہیں ہوتی ہے اور یہ بات وہ خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں تو کیا ان کا یہ قسم کھانا درست ہے؟ یا نہیں؟ لہٰذا علم تجوید کی روشنی میں اس مسئلہ کو مدلل طور پر حل فرمادیں۔

المستفتی: آپ کا محتاج کرم حافظ نور احمد خاں رضوی
چکھلی (ضلع بلڈانہ) مہاراشٹر

الجواب

(۱) سابق امام نے غلط کہا، ان پر توبہ لازم ہے، قبل خطبہ تقریر سے ممانعت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) خطبہ خالص عربی میں ہونا سنت متوارثہ ہے اور اس میں کوئی دوسری زبان ملانا مکروہ ہے۔ لہٰذا اُردو نظم قبل خطبہ پڑھ سکتے ہیں، بیچ میں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نماز ہو جائے گی، سابق امام کا کہنا باطل محض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۰۷

انگریزی بال رکھنا فساق کی وضع ہے لیکن امامت میں کراہت تحریمی نہیں!
نوٹوں کا ہار ڈالنا شرعاً منع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

(۱) بعض مساجد کے امام حجامت بنوانے میں کل سر کے بال بجائے ایک طرح کے بنوانے کے دو طرح کے بنواتے ہیں یعنی کانوں کے اردگرد بال زیادہ چھوٹے کرواتے ہیں اور سر کی چندیا کے بال بڑے رہتے ہیں جس سے مشابہت انگریزی بالوں سے ہو جاتی ہے، اس طرح بال بنوانا درست ہے یا نہیں؟ اور اس امام کی امامت میں نماز ہوگی یا نہیں؟

(۲) دوسرے آج کل یہ رواج ہو گیا ہے کہ دولہا کے گلے میں نوٹوں کا ہار ڈالتے ہیں جس میں ذی روح کی تصویریں ہوتی ہیں، یہ ہار ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟ اور دولہا کے گلے میں یہ ہار پڑا ہوا اور نکاح پڑھا دیا جائے تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

المستفتی: فیاض احمد، محلہ برہم پور

الجواب

(۱) انگریزی بال رکھنا فساق کی وضع ہے، امام کو اسلامی وضع چاہئے، اس سے احتراز چاہئے، امامت میں کراہت تحریمی نہیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نوٹوں کا ہار ڈالنا شرعاً منع ہے، کیونکہ اس میں جاندار کی تصویر کی تعظیم ہوتی ہے، نکاح ہو جائیگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم رجب المرجب ۱۳۹۷

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۰۸

امام کا بیچ میں کھڑا ہونا مسنون ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

مسجد چھوٹی ہے، اس کا محراب بیچ میں ہے اب ہم لوگ مسجد کو کشادہ کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا مسجد کی بائیں جانب مولانا کا حجرہ ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ حجرہ مسجد میں شامل کر دیا جائے تو محراب بیچ میں نہیں آتا ہے اتنا فرق ہے کہ امام صاحب کے داہنی جانب پانچ سات آدمی آتے ہیں اور بائیں جانب تیرہ آدمی آتے ہیں، اس سے زیادہ کیا عرض کروں؟ شریعت کے مطابق جواب دیں۔

الجواب

امام کا وسط میں کھڑا ہونا مسنون ہے، محراب کو بیچ میں لانے کی کوشش کریں، نہ بن سکے تو اس قدر ضرور ہے کہ مصلے بیچ میں بچھائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۰۹

دیوبندیوں سے میل جول حرام ہے!

دیوبندیوں سے میل جول رکھنے والا بعد توبہ تا صلاح حال امامت سے موقوف رکھا جائیگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مولوی محبوب عالم نام کے ہیں جو اپنے کو سنی کہلاتے ہیں اور دیوبندیوں کے ساتھ میل جول، اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا روا رکھتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ میں نوکری کرتا ہوں، سب سے ملنا اور کھانا پڑے گا۔ شریعت مانع نہیں ہے جبکہ وہ امامت کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے کو امام بنانا ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ مفصل ومدلل جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: غلام رسول فتح خلیفہ رفاعی قادری

الجواب

دیوبندیوں سے میل جول شرعاً حرام ہے۔ حدیث میں صاف فرمایا:

"لا تجالسوھم"

[مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابۃ، ج ۱۱، ص ۱۵۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ یہ ارشاد اُن بدمذہبوں کی بابت ہے جن کی بدمذہبی حدِ کفر تک نہ پہونچی ہو، تو دیوبندیوں کی بدمذہبی تو سرحدِ کفر تک پہونچ چکی ہے، ان کے لئے یہ حکم کیونکر نہ ہوگا؟ بے شک ضرور ہے اور یہ کہنا کہ "شریعت مانع نہیں ہے" جھوٹ ہے، توبہ فرض ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں اور بعد توبہ جب تک ان کا صلاحِ حال ظاہر نہ ہو، انہیں امام بنانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴؍ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ۔۔ ٤١٠

امام صحیح الطہارت، صحیح القرأۃ لائق امامت ہونا چاہئے!
جب تک کسی امر کا حکم شرعی معلوم نہ ہو، توقف کریں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین صورت ذیل میں کہ:

(۱) زید ایک مسجد کا امام ہے اور تقریر بھی کرتا ہے جس کی استعداد کمزور ہے کتاب سے صحیح مسئلہ بھی نہیں نکال سکتا، کلمۂ طیبہ بھی صحیح نہیں پڑھتا، محمد رسول اللہ کے لام کو مفتوح پڑھتا ہے، اذان میں اشھدان محمد رسول اللہ میں لام کو مفتوح پڑھتا ہے، نماز میں سورۂ قدر میں "تنزل الملائکۃ" کے "ۃ" کو مفتوح پڑھتا ہے۔ ارکان میں بھی سمع اللہ کے معاً اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جاتا ہے اور دونوں رکعتوں کے درمیان ایک تسبیح کے مقدار ٹھہرتا نہیں ہے، ایسے امام کی اقتدا جمعہ وعلاوہ نمازوں میں صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) زید نے ایک تقریر میں تارک نماز کو کافر کہا۔ بعد تقریر بکر نے اعتراض کیا تو زید نے پھر مکرر ایسا

ہی بیان کیا کہ نماز کا نہ پڑھنے والا یقینا کافر ہے، میں کتاب دکھا سکتا ہوں، زید کی اس تقریر کے سترہ گواہ ہیں، ان میں تین گواہ بیرونی تھے انہوں نے ایک عالم کے سامنے زید کی تقریر کے الفاظ ”نماز کا تارک کافر ہے“ تصدیق زبانی کردی، ان تین گواہوں میں دو متشرع اور ایک گواہ میں کلام ہے، بعد میں ان تینوں گواہوں نے زید کو ایک تحریر دی جس میں زید کی تائید کی گئی کہ زید نے حنفی مذہب کی وضاحت کردی تھی، مطلقاً بے نمازی کو کافر نہیں کہا تھا۔ اب ان تین بیرونی کا بیان ہے اور ان تینوں گواہوں کے عالم کے سامنے بیان دینے کے نو گواہ ہیں جس میں ایک متشرع اور ایک عالم اور سات غیر متشرع گواہ۔ تو اس صورت میں ان بیرونی تین گواہوں کو مانا جائے گا۔ دراں حالیکہ اس کے علاوہ مقامی چودہ گواہ جس میں دو ایک متشرع اور بقیہ غیر متشرع ہیں تو اس صورت میں زید پر توبہ لازم ہے یا نہیں؟ اور زید کی اقتدا جمعہ و دیگر نمازوں میں صحیح ہے یا نہیں؟

(۳) جن گواہوں نے خود سنا ہے اس میں سے مؤذن بھی ہے وہ اقامت نہیں پڑھتا، عام نمازوں میں زید کی اقتدا ایک دو کرتے ہیں۔ بعض وقت جماعت بھی نہیں ہوتی۔ جمعہ میں دیہاتوں کے کچھ لوگ آجاتے ہیں تاہم جماعت میں تعداد بہت کم ہوگئی تو اس صورت میں مؤذن کو مجبور کیا جاوے کہ اقامت کہے اور مقتدی جنہوں نے خود سنا ہے اور اقتدا نہیں کرتے، انہیں مجبور کیا جاوے کہ زید کی اقتداء کریں یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی: عنایت رضا احمد خاں غفرلہٗ

الجواب

(۱) امام صحیح الطہارۃ، صحیح القرأۃ، لائق امامت ہونا چاہئے اور یہ مسائل ضروریہ کے علم پر عادۃً موقوف ہے بے علم سے ایسی غلطی بہت متوقع جس سے نماز فاسد ہو جائے اور جبکہ وہ اذان وغیرہ میں اغلاط کرتا ہے تو اور بھی غلطی کا احتمال قوی ہے۔ لہٰذا کسی صحیح خواں، جامع شرائط کو امام بنایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید نے کس بنا پر تارک نماز کو کافر کہا؟ تفصیل لکھ کر معلوم کریں۔ یعنی پوری گفتگو نقل کی جائے، اگر اس نے کسی حدیث شریف کو پڑھ کر ترجمہ کیا یا کسی امام کا قول نقل کر کے ترجمہ کیا تو وہ صادق ہے، بعض احادیث میں تہدید کے لئے وارد ہوا ہے جس کی تفصیل آنے پر پیش کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جب تک اس کا حکم شرعی معلوم نہیں ہو جاتا، تب تک اسے موقوف رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹؍رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۴۱۱

مقتدیوں کی رضامندی سے اذان ونماز کے وقت میں تقدیم وتاخیر ہے!
یہ کہنا ”آج کل کے مولویوں کے گھر کا قرآن وحدیث ہے“ کیسا؟
غلط مسئلہ بتانے والا توبہ کرے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

پرانا شہر جھنڈا والی مسجد میں جمعہ کی اذان ایک بجے اور خطبہ ڈیڑھ بجے ہوتا ہے لیکن الوداع کی وجہ سے امام صاحب نے اکثر مقتدیوں کی رضامندی سے دس منٹ پہلے اذان پڑھ دی تاکہ فطرہ وغیرہ کے احکام بتانے کا موقع مل جائے، امام صاحب ابھی تقریر کے لئے تیار ہی ہوئے تھے کہ زید نے کہا بہار شریعت کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ایسا کرنا غلط ہے تو دوسری طرف بکر نے کہا کہ آج کل کے مولوی کے گھروں کا قرآن و حدیث ہے۔ اب دریافت یہ ہے کہ زید کا اس طرح بہار شریعت کا حوالہ دیتے ہوئے کہنا درست ہے یا غلط؟ اور بکر کا ایسا جملہ استعمال کرنے پر حکم شرعی کیا ہے؟ خلاصہ جواب تحریر فرما کر موقع تشکر عنایت فرمائیں۔

المستفتی: سعید اختر، مسجد جھنڈا والی، پرانا شہر، بریلی شریف

الجواب

مقتدیوں کی رضامندی سے تقدیم وتاخیر میں حرج نہیں۔ بہار شریعت کا حوالہ غلط ہے اور اس پر جس نے وہ جملہ کہا کہ ”آج کل کے مولوی-الخ“ اس پر توبہ لازم ہے اور جس نے غلط مسئلہ بتایا وہ بھی توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۱۲

جو شرعاً امام نہیں ہو سکتا اسے امام بنانا خلاف شرع ہے، اسے مسجد کی آمدنی سے تنخواہ دینا جائز نہیں نیز اس کی اقتدا میں پڑھی گئی نماز واجب الاعادہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جناب کی خدمت میں ایک سوال ارسال کیا تھا جس کا جواب نمبر ۳۳/۱۲۸-۹۲، ۸ر ذی قعدہ کو موصول ہوا۔ جب بعد نماز جمعہ یہ فتویٰ مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت جس میں انتظامیہ کمیٹی کے منتظمین بھی موجود تھے، ان کے سامنے امام مسجد کو بلایا گیا تو اس نے بے ساختہ برگشتہ ہو کر کہا کہ میں ایسے فتوے کو ہرگز ماننے کو تیار نہیں۔ امام کی اس نازیبا اور باغیانہ حرکت پر بعض لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دیا اور وہ ہنوز صحن مسجد میں کبوتر پالے ہوئے ہے اور غیر مسلم عورتیں اسی طرح اب بھی تعویذ وغیرہ لینے کے لئے اس کے پاس برابر آرہی ہیں۔ لیکن اس امام نے مشتعل ہو کر خود ہی اپنے استعفیٰ کی درخواست مؤرخہ ۱۱ر نومبر کو مسجد انتظامیہ کمیٹی کے صدر موصوف کو دیتے ہوئے یہ تحریر کی کہ مجھ کو ۱۰۰ ر روپیہ دیے جائیں۔ میں موجودہ خدمت انجام دینے پر ہرگز تیار نہیں ہوں، اگر میری تنخواہ میں اضافہ نہ کیا گیا تو تاریخ یکم دسمبر ۱۹۷۷ء سے میرا استعفیٰ منظور فرما کر دوسرے امام کا انتظام کرلیا جاوے۔ لہٰذا انتظامیہ کمیٹی نے مؤرخہ ۴ر دسمبر کو امام کا استعفیٰ منظور کرنے کا فیصلہ کر دیا مگر ۱۰ر دسمبر تک اس امام کو اسی جگہ پر مزید امامت کرنے کا بھی فیصلہ کر دیا۔ اس پر چند لوگوں نے اعتراض کیا کہ مزید توسیع کی ضرورت نہیں چونکہ جب ایسے امام کے پیچھے نماز درست نہیں تو پھر توسیع بھی خلاف شرع ہوگی، اس لئے اس کو ۵ر دسمبر سے علیحدہ کر دینا مناسب ہوگا۔ لیکن کمیٹی میں اکثریت نے اس تجویز کو ناپسند کرتے ہوئے یہی فیصلہ کیا کہ امام مذکور ۱۰ر دسمبر تک نماز پڑھاتا رہے۔ کیا ایسی صورت میں وہ امام ان ایام توسیع کی تنخواہ پانے کا ازروئے شریعت مستحق ہے؟ یا نہیں؟ جب کہ امام خود ہی اپنے استعفیٰ کے اندر یہ تحریر کر چکا ہو کہ میں یکم دسمبر سے کام کرنے کو تیار نہیں۔ انتظامیہ کمیٹی کا یہ فیصلہ کہ اس امام کو بلا وجہ ۱۰ر دسمبر تک نماز پڑھانے کا موقع دے دیا۔ خلاف شریعت معلوم ہوتا ہے ایسی صورت میں ان ایام توسیع کی تنخواہ ازروئے شریعت انتظامیہ کمیٹی کے کن حضرات کو اپنے پاس سے دینا مناسب ہوگا، کمیٹی کے سکریٹری صاحب جو صوم وصلاۃ

کے پابند ہیں، کبھی کبھی امامت کرتے ہیں، مذکورہ امام کی اس نازیبا حرکت سے آگاہ ہیں اس کے باوجود اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، اس طرح اور دیگر حضرات بھی نماز پڑھ رہے ہیں، اس لئے ازروئے شریعت ان حضرات کی نماز کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: بی۔اے۔انصاری

اپوزٹ تھاہی پور، گاندھی روڈ، گوالیر-۶ (ایم پی)

الجواب

صورت مسئولہ میں جبکہ شرعاً اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے تو یہ توسیع اس کی مدت امامت میں ضرور خلاف شرع ہے اور مسجد کی آمدنی سے اسے تنخواہ دینا ناجائز ہے۔ دینے والے پر رقم کا تاوان لازم اور جو واقف حال اس کی اقتداء کریں اور جنہوں نے اس کی حرکت غیر شرعی جان کر اقتداء کی، گناہ گار ہیں۔ ان پر ان نمازوں کا اعادہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۴۱۳

زنا کا مرتکب سخت گنہگار ہے، توبہ لازم اور فعل بد سے باز آنا فرض ہے! طمع نفسانی کی بنا پر بدکار سے ملنا حرام ہے، ایسا شخص بے توبہ و ظہور صلاح لائق امامت نہیں! فاسق کو آگے بڑھانے والے گنہگار ہیں! جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے واجب الاعادہ ہے! فاسق بعد توبہ بھی لائق شہادت نہیں جب تک کہ صلاح حال ظاہر نہ ہو جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ۔

ایک عورت ہے جس نے کہ کھلا ہوا زنا کروایا ہے، زنا سے دو بچے بھی پیدا ہوئے تھے جو کہ مر گئے اور ایک بچہ ابھی قریب ۳۵ رسال کا ہے اور اس کا شوہر پاکستان میں ہے گاؤں میں بھی یہ عورت تنہا گھر چھوڑ کر انہیں لوگوں کے گھر رہ رہی ہے جس کے ساتھ وہ ناجائز کام کراتی ہے۔ گاؤں کے لوگوں نے اس

عورت اور ان مردوں کو سمجھایا کہ تم لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو جاؤ اور عورت سے کہا کہ طلاق حاصل کر کے اور عدت گزار کے پھر نکاح کر لو۔ اس پر وہ رضامند نہیں ہوئی۔ گاؤں کے کچھ لوگوں نے ان سے میل جول ترک کر دیا اور گفتگو سب بند کر دی لیکن گروہ میں کچھ وہ ہیں جو ان سے میل جول اور لین دین، بات چیت ترک نہیں کرتے ہیں، گروہ میں ایک امام صاحب ہیں جو کہ اس گروہ کو نماز پڑھاتے ہیں، پیش امام صاحب کو بھی سب حقیقت معلوم ہے لیکن وہ طمع نفسانی کی وجہ سے مجبور ہیں، اسی گروہ میں سے ایک شخص کے یہاں نیاز گیارہویں ہوئی تو ان صاحب نے جائز کام کرنے والوں کو دعوت دی اور سب مسلمانوں کو جو کہ ان کے یہاں رہنے والے ہیں۔ لہٰذا ان جائز کام کرنے والوں اور ناجائز کام کرنے والوں اور ان کو دعوت دینے والوں اور پیش امام صاحب کے بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ جواب سے بہت جلد آگاہ کریں۔

المستفتی: محمد ظہور خاں

رہپورہ، ڈاکخانہ شاہی، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب

وہ دونوں مرد و عورت سخت حرام کار گناہ گار حق اللہ و حق العباد میں گرفتار ہیں، ان پر توبہ لازم اور اپنے فعل بد سے باز آنا فرض ہے، امام مذکور برائی سے روکے اور جو باز نہ آئے اس سے خود رُکے، طمع نفسانی کی بنا پر بدکار سے ملنا حرام حرام بدکام بدانجام ہے اور ایسا امام جب تک توبہ نہ کرے اور اس کا صلاح حال ایک مدت تک ظاہر نہ ہو جائے، امامت کے لائق نہیں، اسے امام بنانا گناہ ہے، اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے، کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔

غنیۃ میں ہے: "لو قدموا فاسقا یأثمون"

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۵۱۳، فصل فی الامامۃ، مطبع سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے: "کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا"

[الدر المختار، ج ۲، ص ۱۴۷، ۱۴۸، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، مطبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

عالمگیری میں ہے: "الفاسق اذا تاب لا تقبل شھادتہ مالم یمض علیہ زمان یظھر

علیه اثر التوبة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوی الھندیہ، ج۳، ص۴۰۲، کتاب الشھادات، باب فیمن لا تقبل شھادته لفسقه، دارالفکر، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۱۴

قرأت میں بے محل سانس ٹوٹ جانا نماز میں مخل نہیں!
جامع شرائط کی امامت پر اعتراض نادرست اور اس کی اقتدا چھوڑنا گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) زید حافظ ہے اور مسجد میں امامت کرتا ہے، حالت نماز میں سانس توڑ دیتا ہے، جس جگہ نہیں ٹھہرنا چاہئے وہاں ٹھہرتا ہے، بکر نے ۳ر مرتبہ کہا: حالت نماز میں قرأت ٹھیک سے کیا کریں، لیکن زید نے نہیں مانا۔ اب اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ شریعت کے تحت جواب دیں۔

(۲) عمرو جس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسی امام کی شکایت بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم پہلے امام کی صورت بنالو۔ تو ایسے شخص کی نماز اس امام کے پیچھے ہوگی یا نہیں؟ عمرو فاسق بھی ہے۔ شریعت کے تحت جواب دیں۔

المستفتی: چراغ عالم
مسجد قاضی ٹولہ، پرانہ شہر، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

(۱) زید اگر بہ عارض انقطاع نفس ایسا کرتا ہے تو اس پر الزام نہیں اور اگر عمداً غیر محل وقف میں سانس توڑ دیتا ہے تو ضرور ملزم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام اگر لائق امامت ہے تو سب کی نماز اس کے پیچھے بلا کراہت درست ہے اور اس پر اعتراض نادرست اور اس کی اقتدا چھوڑنا گناہ ہے اور اگر وہ امامت کے لائق نہیں ہے تو بعض صورتوں میں اقتدا

ہی باطل نماز غیر صحیح اور بعض میں مکروہ تحریمی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶؍ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤١٥

''نون'' کو ''لام'' پڑھنے والے کی امامت جائز نہیں، نیز اس کی اپنی نماز کا حکم! عیدین کے لئے عیدگاہ کو آباد رکھنا لازم اور اسے چھوڑ دینا ناجائز و گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک حافظ صاحب ہیں، کہ وہ قرآن شریف پڑھنے میں 'نون' کو 'لام' پڑھتے ہیں کسی مرض کی وجہ سے۔ کیا ان کو امامت کرنا جائز ہے؟ جبکہ ان سے اچھا قرآن کریم پڑھنے والا شخص موجود ہے اور حقیقتاً حافظ کسے کہتے ہیں؟ اور اسے کیا معلوم ہونا چاہئے؟

(۲) عیدگاہ شہید ہوتی جارہی ہے اس حال میں یہاں کے مسلمانوں نے ایک مسجد تعمیر کرلی ہے، اس میں پنجوقتہ نماز اور جمعہ و عیدین ادا کی جاتی ہے اور روز بروز عیدگاہ شہید ہوتی جارہی ہے اور اب جبکہ مسجد جامع میں عیدین ہونے لگی تو عیدگاہ کی طرف سے توجہ مسلمانوں کی ہٹ گئی ہے۔ ایسی نمازوں کا جو کہ جامع مسجد میں ادا کی جائیں، ان کا اور ایسے مسلمانوں کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: مولوی مجیر الدین صاحب

الجواب

(۱) ایسے شخص کی امامت ناجائز ہے، اس پر لازم ہے کہ قرآن صحیح پڑھے اور تصحیح حروف میں پوری کوشش کرے اور کسی حرف کی ادائیگی میں باوجود ادنیٰ امید کے کوشش سے نہ تھکے ورنہ اس کی اپنی بھی نہ ہوگی اور اس کے پیچھے کسی کی نہ ہوگی اور بہ صورت کوشش اس کے پیچھے اس جیسے لوگوں کی ہوجائے گی جبکہ جماعت میں کوئی صحیح خواں نہ ہو اور اگر صحیح خواں ہو تو اس کی اقتداء لازم ورنہ سب کی نماز فاسد ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) عیدین کے لئے عیدگاہ کو آباد رکھنا لازم ہے اور اسے چھوڑ دینا ناجائز و گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳؍شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤١٦

تیجہ، فاتحہ وغیرہ میں شامل نہ ہونے کی بنا پر وہابی کہنے والوں کا سخت حکم!

علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ:

میں اس محلہ کی مسجد کا امام ہوں، اس محلہ میں تیجہ ہو رہا تھا، میں تیجہ میں شامل نہ ہو سکا کسی نے مجھ سے کہا کہ مولانا ایک پارہ قرآن پڑھ دیجئے، تو میں اس وقت کسی کام میں تھا تو میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس قرآن پڑھا ہوا ہے، دے دوں گا، لوگ چپ ہو گئے، اب کلمہ خوانی ہو رہی تھی تو میں حجرہ میں بیٹھا تھا، مجھے کہیں جانا تھا پھر میں کسی کے یہاں سائیکل لینے گیا، وہاں سے لوٹ کر جب تک میں آیا فاتحہ ان لوگوں نے پڑھ لی۔ ان سب معاملہ میں ساتھ نہیں رہنے کی وجہ سے کچھ لوگوں نے مجھے وہابی کہہ دیا، پھر مجھے پڑھا ہوا چنا دینے لگے تو میں نے کہا کہ میں نہیں لوں گا، اس میں بھی لوگوں نے اعتراض کیا کہ کیوں نہیں لوگے؟ تو میں نے کہا کہ یہ میرے لئے نہیں بلکہ غریب و غربا کے لئے ہے، ان سب باتوں میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے وہابی کہا۔ ان لوگوں پر ان باتوں سے کیا ہونا چاہئے؟ اور ہمارے لئے وہ چنا کھانا کیسا ہے؟ قرآن و حدیث سے اس کا خلاصہ جواب دیں۔

نیاز مند: محمد رفیق
ساکن محلہ ملکمل، لائن پور

الجواب

آپ کا عذر معقول ہے جس کو قبول کرنا تھا، اس بنا پر وہابی کہنا درست نہیں جنہوں نے محض اس بنا

پر وہابی کہا، سخت مجرم وملزم ہیں، توبہ کریں اور اگر اسلام سے خارج سمجھ کر یہ کلمہ کہا تو تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی لازم ہے (بیوی والوں کو)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۱۷

چوری کی بجلی استعمال کرنے والے اور اس کی امامت کا حکم!

کیا حکم ہے اس مسئلہ میں کہ:

مقامی جامع مسجد کے امام جو مسجد کے احاطہ میں بنے کمرہ میں رہتے ہیں اور بغل سے گزرتی ہوئی بجلی لائن سے ناجائز اور غیر قانونی طور پر کھینچے ہوئے تار سے بلب جلاتے ہیں اور مستقل طور سے ان کے کمرہ میں اس ناجائز روشنی کا استعمال ہوتا ہے، یہاں تک کہ کلام پاک کی تلاوت بھی اسی روشنی میں عام طور سے کرتے ہیں۔ چونکہ بجلی محکمہ کے ایک آدمی ان کے بغل میں رہتے ہیں، اس لئے پکڑے جانے کا ڈر ان کو نہیں ہے۔ لوگوں کے اس اعتراض پر شریعت کا حوالہ دینے پر کہ یہ قطعی طور سے چوری ہے، غیر قانونی کام ہے اور ناجائز کام ہے۔ امام موصوف اس بلب یا تار کو اپنے کمرہ سے الگ کرنے کے لئے یا اس روشنی کا استعمال بند کر دینے کے لئے تیار نظر نہیں آتے، ایسے کردار اور مزاج والے امام کے پیچھے نماز پڑھنا یا ایسے امام کو مسجد کا امام بنائے رکھنا شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟

الجواب

فی الواقع اگر وہ امام اس طریقۂ غیر قانونی پر یا غیر شرعی طور پر مسجد کی بجلی استعمال کرتا ہے تو سخت گناہ گار کہ غیر قانونی طریقہ پر مسجد کی مالیت کو ضرر کا اندیشہ ہے جس کا سبب یہ امام بن رہا ہے اور غیر شرعی طور پر مسجد کی بجلی کا استعمال مطلقاً ناجائز ہے۔ ایسے امام کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے، جب تک توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۱۸

مسجد کی امانت میں خیانت کرنا، زنا کرنا حرام ہے! قرآن غلط پڑھنے والا امامت کا اہل نہیں! تعویذ پر اجرت لینا حرام نہیں ہے! نسبندی کرانے والا بعد توبہ لائق منصب امامت ہے!

(۱) جو آدمی مسجد کی امانت کھا گیا ہو۔ جس شخص نے اعلانیہ زنا کیا ہو اور پکڑا گیا ہو اور اس نے اعلانیہ توبہ بھی نہیں کی ہو۔ درزی کا کام کرتا ہے اور بچا ہوا کپڑا اپنے کام میں لیتا ہو۔ تعویذ گنڈے کرنے کا ہدیہ ۵۱ر روپیہ یا اس سے زیادہ لیتا ہو۔ کلام پاک بالکل غلط پڑھتا ہو، جیسے "بَاطِلَ" کو "بَاطِلًا"، "جَاهِلَ" کو "جَاهَل"، "عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ" کو "عَمَ يَتَسَاءَلُونَ"، ایسی کئی غلطیاں ہیں۔ نماز پنجوقتہ کا پابند نہیں، برسوں سے ظہر، عصر جماعت اکثر قصداً چھوڑ دیتا اور نماز پڑھنے کا شوق بہت زیادہ فطرہ، زکوۃ وغیرہم کی رقم بھی جو اپنے کام میں لے لیتے ہیں جبکہ خود صاحب نصاب ہیں۔ عورت پردے میں نہیں ہے۔ شادی بیاہ میں تو کئی وقت کی نماز غائب ہو جاتی ہے، ترتیب الصلوۃ کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ ان کے بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟ ان کی امامت درست ہے یا نہیں؟

(۲) اس کے برعکس ایک شخص ہمیشہ پنجوقتہ نماز باجماعت پڑھتا ہے، قصداً کبھی نماز قضا نہیں کرتا، اگر مجبوری میں آکر اس نے نسبندی گورنمنٹ کے دباؤ سے کرالی ہو، اور توبہ بھی کرلی ہو، تو یہ شخص مجبوری میں نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ ایسی حالت میں جبکہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا نماز پڑھانے والا نہیں ہے، اگر ہیں بھی تو غنڈے موالی یعنی کبھی پڑھ لی کبھی نہیں پڑھی، قضا ادا کا خیال نہیں، نہ کلام پاک صحیح پڑھ سکتے ہیں تو اس میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟

نیاز مند: عبدالقیوم کمپاؤنڈر
ساکن: کوٹہ، صوبہ راجستھان

الجواب

(۱) شخص مذکور کے افعال مذکورہ حرام بدکام بدانجام ہیں، وہ امامت کے لائق نہیں ہے اور جب وہ قرآن عظیم میں غلطی کا عادی ہے تو اسے ہرگز امام نہ بنایا جائے کہ ایسی خطا سے جس سے نماز فاسد ہو

جائے، وہ مامون نہیں ہے، اور تعویذ پر اجرت لینا حرام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) شخص مذکور جبکہ جامع شرائط امامت ہے اور دوسرا کوئی اہل امامت موجود نہیں ہے تو امامت اسی کا منصب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ رجب المرجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۴۱۹

بے پردہ رہنے والی عورت کا شوہر امامت کرسکتا ہے کہ نہیں؟
بے وجہ شرعی کسی سے بغض حلال نہیں! بغض رکھنے سے نماز میں خلل نہیں آتا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ:

زید پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہے، وضع قطع موافق شریعت ہے، پیشہ یا ذات کے اعتبار سے دھوبی ہے، اس کی بیوی اعلانیہ غیر سے کلام کرتی ہے اور بے پردہ گھوما کرتی ہے اور مسجد میں دوسرا امام مقرر ہے۔ ایسی حالت میں اس کا اذان دینا، امام کی موجودگی میں کیسا ہے؟ اور غیر موجودگی امام میں نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ اور امام اذان دینے سے منع کرے کہ اذان میں کہوں گا اور دوسرا آدمی یا مذکور شخص جبراً اذان کہہ دے اور یہ کہے کہ میں اذان ہی کی خاطر جلدی آتا ہوں اور امام پر اس کا قول شاق گزرے تو کیسا ہے؟ اور بغض رکھنے والے امام کے ساتھ، امام کی اقتدا کرے تو کیا حکم ہے؟ چونکہ بعد نماز فجر لوگ امام سے مصافحہ کرتے ہیں، اور وہ نہیں کرتا ہے اور دعا کے لئے کیا حکم ہے؟ کہ بعد سلام بلا وجہ شرعی از خود دعا مانگ کر چلا جاتا ہے جس سے امام کو تکلیف دلی ہوتی ہے اور لوگوں سے دعا کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے کہ دعا امام کے ساتھ مانگنا کچھ ضروری نہیں۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟

العارض بندہ رفعت حسین

محلہ روہیلی ٹولہ، عنایت گنج، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

شخص مذکور اگر اپنی بیوی کے ان افعال بد سے راضی ہے اور اسے ان سے اپنے مقدور بھر باز نہیں

رکھتا تو فاسق ہے اور فاسق کا اذان دینا مکروہ ہے اور اگر وہ اذان عالم کی غیر موجودگی میں دے گا تو اعادہ ضروری ہوگا اور اس کا امام بننا اور لوگوں کا اس کی اقتدا کرنا ناجائز ہے جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا پھیرنا واجب ہے اور بغض کسی سے بے وجہ شرعی حلال نہیں مگر اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس پر ان امور سے توبہ فرض ہے اور اگر وہ اپنی بیوی کو حتی المقدور منع کرتا ہے مگر وہ باز نہیں آتی تو وہ ملزم نہیں اور اس کی اذان وامامت میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کسی اور وجہ سے فاسق معلن نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۲۰

اقامت جمعہ کی اجازت!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مسجد جو عرصہ بیس سال سے ویران تھی اس کو دوبارہ آباد کیا، ہم اس میں جمعہ کی نماز بھی پڑھ رہے ہیں، مسجد اندرونی چوکور ہے اس مسجد میں جمعہ پہلے ہی کی طرح شروع کیا گیا ہے اس مسجد کا محل وقوع محلہ کانکر ٹولہ کمیلہ بڑا مذبح کے پاس ہے۔ حضور سے گزارش ہے کہ اجازت شرعیہ دی جائے۔

خاکسار عبد الغفار خان، محلہ جپائی، کانکر ٹولہ، بریلی شریف

الجواب

سنی صحیح العقیدہ جامع شرائط امامت مسائل ضروریہ سے آگاہ امام اگر ہے تو اجازت دی جاتی ہے، شرط یہ ہے کہ اذان ثانی مسجد کے باہر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۲۱

قعدہ اخیرہ میں بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟
بے علم مسئلہ بتانا سخت بے باکی ہے!

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

(۱) زید کہتا ہے کہ امام تراویح کی جماعت پڑھا رہا ہے اور دو رکعت کی نیت کی لہٰذا دو رکعت پڑھ کر

قعدہ اخیرہ میں نہ بیٹھا بلکہ تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا بھول کر، فوراً ہی پیچھے سے کسی نے آواز دی، بیٹھ گیا یا خود ہی فوراً یاد آنے پر بیٹھ گیا۔ امام نے سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کر لی۔

(۲) عمرو کہتا ہے کہ نماز ہرگز نہیں ہوئی جب تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا تو چوتھی رکعت اور پڑھنا چاہیے تھی۔

(۳) زید کہتا ہے کہ امام نے نیت دو رکعت پڑھنے کی کی ہے اور دو رکعت والی نماز میں قعدہ فرض تھا اس لئے اگر آواز دینے سے یا خود فوراً یاد آجانے سے بیٹھ گیا تو صحیح بیٹھا اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کی درست ہوگئی اور سجدہ سہو اس لئے ٹھیک کیا کہ فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی تھی۔ لہٰذا زید کا کہنا ہے کہ نماز ہوگئی اور عمرو کہتا ہے کہ ہرگز نماز نہ ہوئی۔ لہٰذا قول زید صحیح ہے یا قول عمرو صحیح ہے؟ بحوالہ کتب معتبرہ جواب مرحمت فرمایا جاوے۔ فقط۔

المستفتی: عبدالنبی

محلہ دسینگر، ضلع پیلی بھیت (یوپی)

الجواب

زید کا قول صحیح ہے، بلاشبہ نماز ہوگئی، عمرو کا قول محض باطل ہے، امام پر لازم نہ تھا کہ چوتھی ملاتا اگر ملاتا تو بے سود تھا کہ مذہب مفتی بہ پر دو ہی ہوتیں کذافی الفتاوی الرضویہ۔ مسائل شرعیہ میں بغیر علم کے محض اپنی رائے سے کچھ کہنا سخت بے باکی ہے۔ عمرو پر توبہ لازم۔ ھو الھادی وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۲۲

امام مقرر کے نہ ہونے پر مقتدیوں کے کہنے سے کوئی لائق امامت امام بن سکتا ہے / بے شہوت منی نکلنے سے غسل فرض نہیں / بے وجہ شرعی امام سے کراہت رکھنا نماز میں مخل نہیں البتہ کراہت رکھنے والا گنہگار ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) جو شخص نماز پڑھانے کا اہل ہو، وہ امام مسجد کے نہ ہونے پر مقتدیوں کے کہنے سے نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ شرعی حکم کیا ہے؟

(۲)　پاخانہ یا پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے منی کے بلاشہوت نکل گئے تو غسل ضروری ہے یا نہیں؟

(۳)　جس کا دل کراہت کرے، جس امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں بلا عذر شرعی تو کیا اس کی نماز نہ ہوگی؟ جو حکم شریعت مطہرہ ہو، اس سے آگاہ فرمایا جاوے۔

المستفتی: نیاز احمد قادری
ساکن محلہ نئی بستی، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

(۱)　وہی نماز پڑھائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)　نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳)　نماز بے کراہت ہوگی جبکہ امام سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق ہو، کراہت بے وجہ شرعی سے مقتدی گنہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۸ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۴۲۳

کم سننا مانع امامت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مسجد کا امام کچھ کم سنتا ہے یعنی بالکل آہستہ آواز امام کو سننے میں نہیں آتی، آیا اس امام کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یہ امام صاحب مسجد میں دو سال سے نماز پڑھا رہے ہیں۔ براہ کرم اس مسئلہ کو خلاصہ کے طور پر تفصیل سے بیان فرمائیں۔ فقط!

المستفتی: عبد الشکور

الجواب

نماز ہو جائے گی اور اسے امام بنانا جائز ہے جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۲۴

داڑھی منڈے کی امامت سے متعلق سوال اور اس کا جواب!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید اپنے گاؤں کا امام ہے اور ہر کار خیر پر عمل کرتا ہے لیکن داڑھی منڈاتا ہے اور گاؤں والے کوئی اعتراض بھی نہیں کرتے تو گاؤں والوں کی نماز زید کے پیچھے ہوتی ہے یا نہیں؟ اور زید کی بدنی یا مالی عبادت صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟ شریعت مطہرہ میں ان کا کیا حکم ہے؟ مدلل جواب تحریر کریں۔

المستفتی: محمد طیب، مقام گجوٹ، پوسٹ جھکتی، کٹیہار (بہار)

الجواب

وہ شخص فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے یعنی پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔ گاؤں والے کسی جامع شرائط امام غیر فاسق کی اقتدا کریں۔ شخص مذکور کی عبادت بدنی و مالی صحیح ہے جبکہ شرائط و ارکان کی رعایت کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۲۵

اذان خطبہ میں انگوٹھا چومنا منع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ:

جمعہ میں اذان ثانی میں انگوٹھا چومنا بالکل منع ہے "اذا صعد الامام المنبر فلا صلوٰۃ ولا کلام" لہٰذا اس صورت میں انگوٹھا نہ چوما جائے، نام اقدس پر درود شریف بھی دل ہی دل میں پڑھیں۔ بکر کا کہنا ہے کہ امام چوم سکتا ہے، ان میں کس کا قول صحیح ہے؟ کس کا غلط؟

المستفتی: تمیز الدین اشرفی

دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

الجواب

ہاں، امام کو اجازت ہے، سامعین خطبہ کو نہیں۔ بکر کا کہنا صحیح ہے مگر جب لوگ اس کی دیکھا دیکھی

کریں تو اسے بھی نہیں کرنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم	صح الجواب
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی	تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۴۲۶

زنا سرزد ہو جائے تو کیا کرے؟ داڑھی کی توہین کرنے والے پر توبہ اور تجدید ایمان و نکاح بھی ہے! عمدہ لباس اور خوشبو مباح ہیں بنیت خیر مستحسن ہیں! مفقود الخبر کی زوجہ کیا کرے؟ خالص سونے یا خالص چاندی کا نصاب ہو تو موجودہ نصاب ہی کا اعتبار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے متعلق:

(۱)　زید خود سے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ مجھ سے خطائے زنا سرزد ہوئی، اس کی تلافی کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ نیز قوم کے لوگ زید سے کیسا برتاؤ رکھیں جبکہ خود سے تائب ہونے پر تیار ہے۔

(۲)　بکر اور خالد آپس میں گالی گلوچ بک رہے تھے کہ اتنے میں بکر نے خالد سے کہا، یہ جو چہرے پر سور کا بال رکھے ہے اس کا لحاظ کر، اس طرح داڑھی کی توہین کرنے پر بکر کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ اور عامۃ المسلمین اس سے کیسا برتاؤ رکھیں؟

(۳)　زاہد ایک سنی صحیح العقیدہ عالم دین ہے، مذہبا حنفی اور مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کا متبع اور سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان سے بیعت ہے، ہمارے یہاں کی مسجد میں امامت کے مقام پر فائز ہے، مزاج نزہت پسند رکھتا ہے، عمدہ لباس اور خوشبو بیحد پسند کرتا ہے، اس بنا پر چند لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ پولسٹر کا کپڑا پہن کر امامت کریں گے تو کسی کی نماز نہ ہوگی اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہرا کپڑا نہ پہنیں، سفید میں کوئی قباحت نہیں۔ ایسے امام مقتدی کے لئے شرعی احکام کیا ہیں؟

(۴)　ہندہ کا عقد زید سے ہوا، ہندہ زید کے گھر دو تین بار گئی اور دونوں میں ازدواجی رسمیں ادا ہوئیں،

اس کے بعد زید باؤلا ہو کر دس دن تک گم رہا، واپس آنے پر پتہ چلا کہ ہندوانا گاؤں کے پاس رہ کر انہیں کا سا عمل بھی کرتا رہا، شراب نوشی اس کا عام طریقہ ہو گیا ہے، گھر آ کر چند ماہ تک باؤلا بن کر پھرتا رہا اور اب پھر اس کا سراغ نہیں چلتا کہ کہاں اور کس شغل میں ہے۔ اب ہندہ کیا کرے؟ کیا بغیر طلاق حاصل کئے کسی سے اپنا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(۵) ہمارے یہاں سونے اور چاندی کے بھاؤ میں بہت کچھ کمی بیشی ہے، زکوۃ کی ادائیگی کے لئے ساڑھے باون تولہ چاندی کا اعتبار کرے یا ساڑھے سات تولہ سونے کی قیمت کا اعتبار کریں؟ دونوں میں اولیٰ کیا ہے؟ اقویٰ دلائل کے ساتھ قلمبند فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

المستفتی: عبدالستار احمد القادری نوری، مقام رہوہ، پوسٹ پرساہلہری ضلع بستی (یوپی)

الجواب

(۱) توبہ صحیحہ کرے اور آئندہ پرہیزگاری کا عزم کرے، اور لوگ توبہ صحیحہ کے بعد اس سے اچھا برتاؤ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی ورنہ ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) عمدہ لباس اور خوشبو میں مضایقہ نہیں بلکہ مباح اور بہ نیت خیر مستحسن وخوب ہے۔ امام پر الزام نہیں، جو لوگ بے جا معترض ہیں، وہی ملزم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نہیں۔ اور اگر صورت ملجۂ ہو تو ہمارا فتویٰ بابت مفقود ہمراہ روانہ ہے اس پر عمل کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جس کے پاس سونے کا نصاب ہو وہ سونے کی قیمت کا اعتبار کرے اور جس کے پاس چاندی کا نصاب ہو وہ چاندی کی قیمت لگا کر زکوۃ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۲۷

جمعہ کہاں جائز کہاں ناجائز؟ مصر کی تعریف! دیہات میں نیا جمعہ قائم کرنا فتنہ کھڑا کرنا ہے! بے ثبوت شرعی گناہ کی نسبت کسی کی طرف جائز نہیں! امام سے بغض رکھنا اقتدا میں مخل نہیں! زمین غیر کو ہضم کرنا ہرگز جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) زید کے گاؤں میں ۲ر مسجدیں ہیں، ایک مسجد قدیم جس کو جامع مسجد کہتے ہیں، دوسری جدید مسجد۔ جب سے قدیم مسجد بنی ہے تب سے اسی مسجد میں برابر جمعہ ہوتا آرہا ہے، جدید مسجد جب سے تعمیر ہوئی، کبھی بھی جمعہ کی نماز نہ ہوئی۔ جمعہ کے متعلق مسائل برابر طلب کئے گئے مگر کسی نے نہ بتایا کہ جمعہ جاری کیا جاوے بلکہ بہار شریعت میں مسئلہ موجود ہے کہ دیہات میں جہاں مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو، جاری نہ کیا جاوے اور جہاں جمعہ ہوتا ہے بند نہ کیا جائے۔ اس کے باوجود جدید مسجد کے امام صاحب نے جمعہ جاری کردیا اور جمعہ پڑھانے لگے وہ امام جس کو مسئلہ معلوم ہو اور پھر مسئلہ پر عمل نہ کرے اور جمعہ پڑھائے تو کیا اس امام کے پڑھانے سے جمعہ پڑھنے والوں کا جمعہ ہو جائے گا؟ اور شرعی اصول سے وہ امام جس نے مسئلہ پر عمل نہ کرتے ہوئے اپنی عقل کو دخل دے کر گاؤں کا شیرازہ منتشر کر کے پارٹی بندی قائم کردی، ازروئے شرع امام کس سزا کا مستحق ہے؟ آپ مطلع فرمائیں۔

(۲) بکر نے جامع مسجد کے امام پر اتہام لگایا کہ امام نے زنا کیا، ثبوت طلب کرنے پر بکر کے پاس کوئی شرعی ثبوت یا دنیاوی ثبوت کچھ نہ تھا، صرف تنہا قسم کھا کر امام پر الزام عائد کر رہا تھا۔ اس سے قبل کئی بار امام سے متعلق فضا کو مکدر کرتا رہا۔ اس صورت میں بکر کی قسم پر عوام کو اطمینان کر کے امام پر زنا کا اتہام عائد ہو جائے گا؟ اگر عائد نہ ہوا تو اتہام لگانے والوں پر شرعی سزا کیا ہوگی؟ اور امام کی عزت پر حملہ کیا اور اس کی بدنامی عوام میں کی تو کرنے والوں پر کیا بدل ہونا چاہئے جس سے امام کی عزت برقرار رہ سکے از شرع مطلع فرمایئے گا۔

(۳) عمر واپنے بزرگوں سے قدیم مسجد کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے، گاؤں کے لوگ امام کی امداد غلہ عید بقرعید میں کچھ نذرانہ چرم قربانی اور نکاح خوانی سے کرتے چلے آئے جب امام عزت سے رہنے اور کھانے لگے ایسی حالت میں بعض لوگوں کو حسد پیدا ہو گیا اور تنقید کرنے پر آمادہ ہو گئے، کچھ زمین امام صاحب کو گزر

اوقات کے لئے بزرگوں نے دی ہوگی جو امام صاحب کے آباؤ اجداد سے برابر نام چلی آرہی ہے اور اب بھی برابر قابض ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب کو اب امداد دینے کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ ان کے پاس زمین ہے اور زمین ہی کے بدلے میں نماز پڑھاتے ہیں۔ اور برابر آئے دن اس بات کا الزام عائد کرتے ہیں کہ امام صاحب نے مسجد کی زمین اپنے نام کروا کر ہضم کر لی جبکہ قانوناً امام صاحب نے زمین اپنے نام نہیں کروائی اور برابر بزرگوں سے زمین امام صاحب ہی کے نام چلی آرہی ہے۔ امام صاحب اپنے کام کو برابر انجام دیتے چلے آرہے ہیں لیکن امام صاحب کی جو امداد بزرگوں سے چلی آرہی تھی اس میں کمی کردی گئی ہے۔ اگر امام صاحب اپنا ذریعہ معاش تلاش نہ کریں تو ان کا گزارا ہونا مشکل ہو جائے۔ اس حالت میں بھی امام صاحب اپنا کام برابر انجام دے رہے ہیں اور امداد کی کمی کردی گئی ہے۔ از روئے شرع مطلع فرمایئے گا کہ اس حالت میں نماز پڑھنے والوں کی نماز امام کے پیچھے ہو جاتی ہے؟ اور امام صاحب اس زمین کے ہضم کرنے کے مستحق ہوئے کہ نہیں؟ اور برابر طعنہ دینے والوں کی نماز امام صاحب کے پیچھے ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ اگر اس حالت میں امام صاحب امامت چھوڑ دیں تو وہ زمین کے مستحق رہیں گے کہ نہیں؟ جو کہ زمین بزرگوں کے نام سے اندراج چلی آرہی ہے۔ اگر کوئی امام بلا امداد کے مسجد کی امامت کرتا ہے اور اس کو کوئی امداد نہیں مل رہی ہے، وہ دیگر دھندے سے اپنا گزر اوقات کر رہا ہے اور پریشان بھی ہے۔ کیا ایسے امام کے پیچھے گاؤں والوں کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ جواب صاف صاف تحریر فرمانے کی زحمت گوارہ کریں۔

ماسٹر شبیر احمد صدیقی، خلیل آباد ضلع فرخ آباد (یوپی)

الجواب

(۱) جمعہ کی صحت کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے، مصر وہ جگہ ہے جہاں متعدد گلی کوچے، دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہوں جس کے تحت دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے ظالم سے مظلوم کا انصاف لے سکے۔ دیہات میں جمعہ صحیح نہیں۔ دیہات والوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگا بلکہ ذمہ پر رہے گا۔ مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہو وہاں عوام کو نہیں روکا جاتا لیکن دیہات میں جمعہ کی اجازت نہیں جس نے نیا جمعہ قائم کیا اس نے ضرور فتنہ کھڑا کیا، توبہ کرے ورنہ مسلمان اسے چھوڑ دیں اور نیا جمعہ بند کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کی طرف گناہ کی نسبت حلال نہیں اور دانستہ بہتان بہت سخت حکم رکھتا ہے۔ بکر پر توبہ لازم ہے ورنہ ہر مسلم واقف حال اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) امام سے بے وجہ شرعی بغض رکھنے والے سخت گناہ گار مستحق نار ہوئے اور جو لوگ امام کی امداد میں کمی کرانے کے مرتکب ہوئے اور جنہوں نے اس پر بے ثبوت شرعی زمین غیر کو ہضم کرنے کا الزام لگایا وہ بھی اشد گناہ گار مستحق نار ہیں۔ مگر اس سے ان کی اقتدا میں فرق نہ آئے گا اور یہ کیا لکھا کہ "امام صاحب اس زمین کے ہضم کرنے کے مستحق ہوئے"؟ زمین غیر کو ہضم کرنا ہرگز کبھی جائز نہیں اس جملہ سے ان لوگوں کی تائید ہوتی ہے جو امام کو الزام دیتے ہیں، اگر واقعہ یہی ہے تو الزام امامت پر ہے اور امام چھوڑ دینے کی صورت میں زمین کا مستحق رہنا نہ رہنا اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ زمین امام کو دے دی گئی ہے تو وہ بہر حال اس کا مالک ہے اور اگر عاریۃً دی گئی ہے یا اس کی آمدنی وغلہ بعوض امامت اس کے لئے مقرر کیا ہے تو امامت چھوڑنے سے اس کا مستحق نہ رہے گا اور جو جائز دھندے سے کسب معاش کرتا ہو، لائق امامت ہے جبکہ جامع شرائط امامت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۲۸

دیابنہ کے جلسہ میں شرکت، ان سے مصافحہ، معانقہ وغیرہ حرام ہے! دیوبندی کو امام بنانا حرام ہے! کافر کی تعظیم کفر ہے! بدمذہبوں سے دوری عوام پر بھی فرض ہے! مسجد کی چھت پر چڑھنے کی اجازت معتکف کو بھی نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک سنی مسجد کا امام جو اپنے آپ کو سنی کہتا ہو، قیام وسلام کرتا ہو، انگوٹھے چومتا ہو، بدعقیدہ دیوبندیوں کے اسٹیج کی زینت بنتا ہو، ان سے مصافحہ ومعانقہ کرتا ہو، ان کے ساتھ چائے پانی کرتا ہو، ان

کی اقتدا میں نماز پڑھتا ہو، بات بات پر جھوٹی قسمیں کھاتا ہو، علمائے اہلسنت کی تنقید کرتا ہو، ایسے امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور ایسے امام کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا ایک سنی امام اور ایک عام سنی مسلمان کے لئے بدعقیدہ لوگوں سے ملنے پر ایک ہی حکم صادر ہوتا ہے یا زیادہ احتیاط کس پر لازم ہے؟

(۲) مسجد کا وہ حصہ جس پر پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے، ٹھیک اس کے بالائی حصہ پر مدرسہ کے طلباء کا قیام وطعام، لیٹنا، بیٹھنا، سونا کیسا ہے؟ اگر طلباء کو اعتکاف کی نیت کرادی جائے تو کیا شریعت کا حکم بدل جاتا ہے؟ کیا رمضان کے معتکف اور ایسے کے لئے ایک ہی حکم ہے یا کوئی فرق ہے؟

المستفتی: (ڈاکٹر) سید سلطان احمد ہاشمی، 105/129 سعید آباد، چمن گنج، کانپور (یوپی)

الجواب

(۱) دیوبندیوں کے جلسہ میں شرکت، ان سے مصافحہ ومعانقہ، ان کے ساتھ خورد ونوش حرام حرام حرام بدکام، بدانجام اور دیوبندیوں کو دانستہ امام بنانا سب سے بڑھ کر حرام بلکہ کفر کہ یہ تعظیم کا غایت درجہ ہے اور دیابنہ حسب حکم علمائے حرمین شریفین ومصر ہند وسندھ ایسے کافر بے دین کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ [حسام الحرمین]

اور کافر کی تعظیم کفر۔ درمختار میں ہے: "تبجیل الکافر کفر"

[الدر المختار، ج ۹، ص ۵۹۲، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

جو فی الواقع ان امور کا مرتکب ہو، اسے امام کرنا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور زیادہ احتیاط عالم کو لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور عوام پر بھی بدمذہبوں سے دوری فرض۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مکروہ ہے اور اعتکاف سے بالائی حصہ پر چڑھنے کی اجازت نہ ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۱ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب ومثاب

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٢٩

صحیح القرأت کے پیچھے سب کی نماز ہوجائیگی، حافظ یا عالم ہونا شرط نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین:

زید ہماری مسجد میں چار سال سے پیش امام ہیں اور بچوں کو عربی تعلیم بھی دیتے ہیں اور ان کی علمی لیاقت معمولی ہے۔ ضروری مسئلوں کو کتاب سے دیکھ کر حل کرتے ہیں۔ بچوں کی زیادہ تعداد کی وجہ سے پوری طرح تعلیم نہیں دے سکتے ہیں۔ اس لئے بستی کے لوگ ایک حافظ بچوں کی تعلیم دینے کے لئے رکھ رہے ہیں اور امامت زید ہی کے ذمہ ہے تو اس صورت میں اس حافظ صاحب کی نماز زید کے پیچھے ہوسکتی ہے کہ نہیں؟ مستند حوالوں سے جواب دیں۔ زید امامت کرتے ہیں اور حافظ صاحب پڑھاتے ہیں تو کوئی حرج ہے کہ نہیں؟ جواب دیں۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد زکریا

موضع چاند پالی ڈاکخانہ کشن پور مصرولی، سیوان (بہار)

الجواب

زید اگر صحیح القرأۃ صحیح الطہارۃ ہے تو اس کے پیچھے سب کی نماز ہوجائے گی اور اگر غیر فاسق ہے تو اس کی اقتدا میں کراہت بھی نہیں۔ بصورت دیگر اس کے پیچھے کسی کی نماز نہ ہوگی اور صحیح القرأۃ و صحیح الطہارۃ ہے مگر فاسق معلن ہے تو اس کی اقتدا مکروہ تحریمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ١٧ ربیع الآخر ١٤٠١ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٣٠

ایک مشتبہ الحال امام کے متعلق سوال اور اس کا جواب!

علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

حاجی محمد نبیہ سے نذیر احمد کا جھگڑا ہوا، اس قصبہ سینتھل میں سنی شیعہ دونوں فرقے کے لوگ آباد تھے، نذیر احمد نے کچھ شیعہ حضرات کو اپنا معاون اور مددگار بنانے کی غرض سے کہا کہ ہمارے دادا بھی شیعہ ہو گئے تھے اور ہم بھی اسی خیال کے ہیں اور صحابہ کرام اور غوث پاک کی شان میں بہت زیادہ گستاخانہ الفاظ استعمال کئے اور حاجی لوگوں کو تو جتنا بُرا کہہ سکتے تھے، جگہ بجگہ کہا گیا ان کے ایک معاون دوست نے کہا کہ کعبہ کے چاروں طرف بھیڑ لگی ہوئی ہے، سرکار دو عالم نے پوچھا یہ کیسی بھیڑ ہے تو لوگوں نے کہا حضور یہ سب حاجی ہیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حاجی نہیں ہیں یہ کتے ہیں، سوّر ہیں اور شیطان ہیں اور اس پر دوسرے ان کا بھتیجہ شراب پیتا ہے، بزرگان دین کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرتا رہتا ہے، کھانا پینا ایک ہی جگہ ہے۔ روپیہ کو دوسروں کے ذریعہ سود پر اُٹھایا کرتا ہے، لم بھی گروی رکھے ہوئے ہے، امتحان ۸۰ء کے موقع پر لڑکوں نے جامع مسجد میں میلاد شریف کرایا مدح صحابہ پڑھنے کی فرمائش کی، اس پر نذیر احمد میلاد شریف چھوڑ کر گھر چلے گئے اور مولانا وزیر احمد صاحب نے لڑکوں کی فرمائش پوری کی، ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا نذیر احمد نماز پڑھانے کے لائق ہیں؟ منبر رسول پر بیٹھ کر میلاد شریف پڑھنے کے اہل ہیں؟ کیا مسجد میں تقریر کرنے یا اذان دینے کا حق رکھتے ہیں؟ مفصل طور پر جواب شرع سے لکھنے کی تکلیف فرمائی جاوے۔ نیز جو لوگ ان کے معاون اور مددگار ہیں یا جو آپ کے فتویٰ پر عمل نہ کریں، ان کے لئے بھی شرع کے حکم سے مطلع کرنے کی زحمت فرمائی جاوے۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد کوثر علی وحافظ عبد العزیز شاہ

پیش امام جامع مسجد، سینتھل، ڈاکخانہ خاص، بریلی شریف

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے جو نذیر احمد کی بابت سوال میں تحریر ہوا تو وہ امامت کے لائق نہیں اور اس کے پیچھے نماز باطل محض کہ وہ اقراری شیعہ ہے نہ اُسے منبر پر بٹھانا جائز نہ اذان دینے کا اہل نہ تقریر کرنے کے لائق اور جو لوگ اس کے اس ٹھٹھے میں یا دیگر کفریات میں شریک ہوں، وہ اسی کی طرح ہیں، ان سب پر توبہ وتجدید ایمان فرض اور بیوی رکھتے ہوں تو تجدید نکاح بھی لازم اور اس سے ملنے والوں پر بھی توبہ

لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۴۳۱

جو تقلید کا انکار کرے کھلا غیر مقلد نالائق امامت ہے! اعلیٰ حضرت نے دیوبند میں تعلیم حاصل نہیں کی! ایک مرتبہ طلاق دینے سے خواہ زبان سے خواہ تحریر سے، ایک طلاق رجعی واقع ہوگی!

بخدمت حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان، قائم مقام مرشدی حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہٗ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) چھوٹی مسجد، گونا کے پیش امام تکبیر کھڑے ہوکر سنتے ہیں اور ساتھ ہی گلے کے اوپر کا بٹن کھولے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے، اس بنا پر ہم نے معلوم کیا کہ کس مسلک کو مانتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں کسی مسلک کو نہیں مانتا، اسلام کو مانتا ہوں اور پوچھا کہ آپ کس سلسلہ سے بیعت ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں خود پیر ہوں، اور اس کے بعد ہی کہنے لگے کہ میں اپنے استاد سے بیعت ہوں۔ یعنی یہ الفاظ تب کہے تھے جب کہ کئی لوگوں نے کہا کہ اب آپ اس لائق نہیں کہ امامت کریں، اس کے بعد انہوں نے استاد کی بیعت بتائی اور انہوں نے یہ کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلی شریف نے دیوبند کے مدرسہ میں تعلیم پائی ہے اور میں اہل حدیث ہوں میں تقلید نہیں کرتا ہوں اور میں تبلیغ کرتا ہوں اور تبلیغیوں کے ساتھ آتا جاتا ہوں، دیوبند بریلی نہیں جانتا۔ لہٰذا حضرت سے توقع ہے کہ ان باتوں کا جواب ٹھوس اور جلدی عطا فرمائیں گے تاکہ وہاں کی عوام جو سنی ہے، ان کے خیالات نہ بدل سکیں۔

(۲) اور ایک شخص نے اپنی بیوی کو خط میں طلاق دی ہے، یہ لکھا ہے کہ طلاق دی گئی، ایک مرتبہ کہنے یا لکھنے سے طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟ فقط والسلام!

المستفتی: نبی بخش

الجواب

(۱) وہ شخص اقراری غیر مقلد ہے اور غیر مقلدین وہابیہ بے دین ہیں بلکہ دیوبندی نوازی اس کی ظاہر ہے جس سے اس کا دیوبندی ہونا عیاں ہے اور دیوبندی حسب حکم علمائے حرمین ایسے کافر بے دین ہیں کہ جو اُن کے کفر پر مطلع ہو کر اُن کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، اس کی اقتدا محض باطل ہے اور اس سے سخت پرہیز فرض ہے اور اعلیٰ حضرت نے دیوبند میں تعلیم نہیں پائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہاں ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے جس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دو پرہیزگار مردوں کے سامنے کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجعت کی، اسے اپنے نکاح میں لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۴۳۲

بے وجہ شرعی امام سے کراہت رکھنے کا وبال کراہت رکھنے والے کے سر ہے، مگر نماز ہو جائیگی!

علمائے دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ:

امام اور مقتدی میں کسی بنا پر دل میں کینہ ہے یا کم علمی ہے امام صاحب نماز جماعت سے پڑھا رہے ہیں اور کوئی شخص ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا، کوئی سے مراد یہ ہے کہ ایک یا دو، اور اگر جماعت کے وقت مسجد میں آ بھی گئے اور جماعت میں شامل ہو گئے تو بعد میں جماعت سے فارغ ہو کر مقتدی اپنی نماز دہرانے لگے اور نماز مکمل کر لی، لہٰذا مقتدی کو جماعت کا ثواب مل سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ امام کے پیچھے جس سے کہ دل میں شک ہے، نماز پڑھنا دل گوارہ نہیں کرتا۔ لہٰذا جو بھی شرع شریف کا حکم ہو، فرمادیجئے۔

بینوا توجروا

المستفتی: رئیس احمد (بقلم خود)
موضع موہن پور، تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی شریف

الجواب

اگر امام پابند شرع جامع شرائط امامت ہے تو اس سے کراہت محض بے وجہ شرعی ہے جس کا وبال اسی کے اوپر جو کراہت کرے۔ درمختار میں ہے:

"ولو ام قوماً وهم كارهون ان الكراهة لفساد فيه او لا نهم احق بالامامة منه كره له ذلك تحريماً وان هو احق لا والكراهة عليهم"

[الدر المختار، ج۲، ص ۲۹۷، ۲۹۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

ان لوگوں کو اس سے توبہ لازم ہے اور نمازیں دہرانا بیجا، اس سے بھی احتراز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ر صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-٤٣٣

وہابیہ کی طرح عقائد رکھنے والا بھی انہی میں سے ہے! وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنا اپنا دین کھونا ہے! وہابیہ سے میل جول، شادی بیاہ سب حرام ہیں! جنم اشٹمی وغیرہ تہواروں کی خوشی منانا حرام کفر انجام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

(۱) زید وہابی عقائد رکھتا ہے اور حافظ قرآن بھی ہے، محلّہ کی مسجد میں کبھی کبھی امامت کے فرائض بھی انجام دیتا ہے، میلاد وسلام ونیاز وفاتحہ کا سخت مخالف ہے۔ ایسی صورت میں زید کی اقتدا میں نماز پڑھنا، اسے مسلمان جاننا، اس سے رشتہ کرنا، اس کے ساتھ کھانا، پینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) زید کی دو بہنیں ایک غیر مسلم کے ساتھ فرار ہوگئیں، اس میں سے ایک لڑکی منکوحہ تھی اور ایک لڑکی غیر منکوحہ تھی، کچھ دنوں کے بعد ایک مسلمان سے عقد کرلیا اور منکوحہ کے شوہر کو پتہ چلا تو اس نے طلاق دے دی اور وہ آکر زید اور زید کے گھر والوں کے ساتھ کھا پی رہی ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(۳) کچھ مسلم خواتین جنم اشٹمی کی تقریب کی خوشی مناتے ہوئے، گیت گارہی تھیں، ایسی صورت میں ان کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: حافظ غلام مرسلین، دار العلوم گلشن مدینہ، پٹھان بازار، ضلع پرتاپ گڑھ

الجواب

(۱) فی الواقع زید بے قید اگر وہابیہ کے عقائد کفریہ رکھتا ہے یا اُن کے کفریات پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جانتا ہے تو انہیں کی طرح کافر بے دین ہے، اسے دانستہ مسلمان جانتا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ایمان کھونا بے دین بننا ہے اور اس سے شادی بیاہ، میل جول سب حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید اور اس کے گھر والے، اگر ان کے فعل بد سے راضی ہیں تو سخت گناہ گار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جنم اَشٹمی وغیرہ مشرکانہ تہواروں کی خوشی منانا حرام بدکام کفرانجام ہے، ان عورتوں پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ وہ اس ہندو سے علیحدہ ہو چکی ہو تو توبہ واستغفار کرے ورنہ فوراً اس سے علیحدہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۳۴

سلام کو فتنہ وفساد کہنا وہابیت کی علامت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے کہ جو یہ کہتا ہو کہ آج کل سلام پڑھنا تصنع اور دکھاوا ہے بلکہ سلام ہی فتنہ وفساد کی جڑ بنیاد ہے۔ کیا ایسا امام سنی ہے (جیسا کہ یہ امام صاحب سنی مشہور ہیں)۔

الجواب

اس سوال کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے، سلام کو فتنہ وفساد کہنا وہابی ہونے کی علامت ہے اور کفری بول ہے، ایسا امام سنی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷؍ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۳۵

ایک وظیفہ کا حکم! ایک چشم ہونا مطلقاً وجہ کراہت صلوٰۃ نہیں!

حبیب الاولیاء مرشدی ومولائی! السلام علیکم

(۱) بعد آداب کے بکمال ادب گزارش یہ ہے کہ میری زوجہ کا انتقال ہوگیا تھا، بچے چھوٹے تھے تو میں نے اپنا کارخانہ (چونہ فیکٹری) ایک میرے ملنے والے رام آسرے ولد پلو، قوم حجام ساکن ناکہ مظفرہ شہر فیض آباد کو کرایہ پر دے دیا اور اگریمنٹ کرالیا جب اگریمنٹ کا ٹائم ختم ہوگیا تو میں نے خالی کرنے کو کرایہ دار سے کہا، اس نے حیلہ حوالہ شروع کردیا، اور پولیس میں ایک درخواست دی کہ یہ لوگ بڑے سرکش ہیں اور میرے لئے جان ومال کا خطرہ ہے اور اس کے بعد ایک پیڑ لگا کر اس کے نیچے پتھر اور پھول رکھ دیا کیونکہ جہاں کارخانہ ہے وہاں آبادی اہل ہنود کی ہے اور جن سنگھی قوم کے لوگ ہیں، یہاں ایک مکان بھی مسلمان کا نہیں ہے کرایہ دار نے کچھ کواٹر جو کرایہ کے علاوہ ہیں، اس میں اس نے تالا لگالیا ہے۔ آپ سے فتویٰ چاہتا ہوں، ایک ہزار ایک مرتبہ آٹے کی گولی پر پڑھ کر "الوکیل" چڑیوں کو کھلادوں جس سے مجھ کو کرایہ دار سے نجات ملے، میں نے آستانہ رسالہ میں پڑھا تھا، ایک ولی نے یہ پڑھا تھا تو معتصم باللہ پر ہلاکو خاں نے حملہ کیا تھا۔ شرعی حکم سے مطلع کیجئے۔

(۲) ایک شخص جو پڑھا لکھا ہے مگر ایک چشم ہے اور حاجی بھی ہیں، جب کبھی پیش امام چھٹی پر جاتے ہیں تو مقتدی استدعا کرتے ہیں کہ آپ پڑھا دیجئے، کسی کو اعتراض نہیں اور مقتدی خوشی اور رضامندی سے جمعہ بھی پڑھانے کی استدعا کرتے ہیں، ایک مولوی صاحب جو دوسری مسجد کے امام ہوگئے ہیں، پہلے بڑھئی کا کام کرتے تھے، صرف ان کو اعتراض ہے کہ نماز مکروہ ہے، از روئے شرعی حکم سے مطلع کریں۔

المستفتی: عبدالحبیب خاں
ٹھیکہ دار محلہ حسو کٹرہ، مکان 790-A فیض آباد

الجواب

(۱) پڑھ سکتے ہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) اگر وہ شخص امامت کا اہل ہے تو اس کی اقتدا کریں اور معترض کا اعتراض بے جا ہے اور اگر اس میں کوئی بات علانیہ خلاف شرع ہے تو اسے امام بنانا گناہ اور معترض کا قول صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب یکم ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ یک چشم ہونے کے سبب اس کے پیچھے نماز مکروہ نہیں، جو اس بنا پر مکروہ بتائے، وہ خود خطا کار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٣٦

قرآن غلط پڑھنے والے کے پیچھے نماز درست نہیں!
غلط پڑھنے والے کی اقتدا نہ کرنے والا ملزم نہیں!
کسی کو بے وجہ شرعی بے عمل کہنے والا خود ہی بے عمل ہے!

قبلہ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید ایک گاؤں کا امام ہے جو نہایت ہی جاہل ہے، جس کو یہ بھی نہیں معلوم کہ نماز کی پہلی رکعت میں بڑی سورت پڑھنی چاہئے کہ دوسری رکعت میں چھوٹی یا بڑی پڑھنی چاہئے، کچھ بھی معلوم نہیں اور نماز میں سورتیں پڑھتا ہے، بہت غلط پڑھتا ہے، ایسی حالت میں ایسے کو امام بنانا صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) زید کے والد محترم پہلے امام تھے، پڑھے لکھے تھے، حاجی بھی تھے، گاؤں کے پردھان بھی تھے، حق اور ناحق بھی پہچانتے تھے، اس وجہ سے وہ امام تھے کہ اس وقت ان سے زیادہ پڑھا لکھا اس گاؤں میں کوئی نہیں تھا، اب زید کہتا ہے کہ والد صاحب کی وراثت ہے اس لئے میں امام رہوں گا۔ اس گاؤں میں ایک حافظ قرآن ہے اس کو نماز پڑھانے نہیں دیتا ہے۔ ایسی حالت میں زید کے پیچھے حافظ قرآن کی یا جو زید سے زیادہ پڑھا لکھا ہے، جو یہ جانتا ہے کہ زید نماز صحیح نہیں پڑھاتا ہے، تو اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) بکر جو حافظ قرآن ہے، زید کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہے اور مسجد میں گاہے بگاہے نماز پڑھنے آتا ہے اور جمعہ کی نماز بھی نہیں پڑھتا ہے، اس لئے کہ زید ہی جمعہ کی نماز پڑھاتا ہے اور آس پاس کے گاؤں میں امام نماز پڑھانے کے لئے رکھے گئے ہیں وہ بھی زید ہی کی قسموں میں سے ہیں اور ایک قصبہ قریب میں ہے تو وہاں کا امام اور مدرسہ سب کچھ دیوبندیوں کا ہے، بکر کہتا ہے کہ وہابی دیوبندی کے پیچھے نماز نہیں ہوگی وہابیوں دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنا، نہ پڑھنے کے برابر ہے، ایسی صورت میں بکر کے اوپر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے جبکہ گاؤں میں رہ کر نماز جمعہ نہیں پڑھتا ہے، جب کبھی شہر جاتا ہے سنی امام کے پیچھے پڑھتا ہے اگر گھر رہتا ہے تو ظہر کی نماز پڑھتا ہے۔

(۴) زید کا بھائی عمرو ہے وہ داڑھی منڈا ہے، نماز بھی نہیں پڑھتا ہے، اس کا کہنا ہے کہ حافظ صاحب میں کوئی قسم کی برائی نہیں ہے، اس بات پر پورا گاؤں خاموش رہا، پھر کہا کہ حافظ صاحب عمل کریں ان کے پیچھے نماز ہم لوگ پڑھیں گے۔ حافظ صاحب کا کہنا ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں، قرآن بھی پڑھتا ہوں اور جو عمل کر سکتا ہوں، کرتا ہوں، اب کون سا عمل کریں؟ اس کو عالم دین بتا سکتے ہیں۔ عمرو کا قول صحیح ہے یا غلط؟ جبکہ وہ خود ہی بے عمل ہے، اس کے اوپر شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔ فقط والسلام!

المستفتی: محمد صدیق

چھیلونی، پوسٹ مڑیاوی، ضلع بلیا

الجواب

(۱،۲) زید اگر غلط پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے کسی کی نماز درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بکر کا فعل درست ہے، اس پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) عمرو جبکہ حافظ مذکور کو بلاوجہ بے عمل سمجھتا ہے تو خود ہی ملزم ہے، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۳۷

جبراً نسبندی کیا جانے والا ملزم نہیں!
امام حسین نے عزیمت پر عمل کرتے ہوئے اپنی قربانی پیش کی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

بکر کی باتوں ہی باتوں میں پولیس سے کچھ حجت ہوگئی اور پولیس بکر کو گرفتار کر کے نسبندی اسپتال میں لے گئی اور ان سے کہا کہ نسبندی کرانی ہے اور کچھ دھمکایا، ڈر کے مارے بکر نے نسبندی کرالی۔ اب عوام بکر کو امام تسلیم کر کے ان کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہے۔ اور کچھ لوگ کہہ رہے ہیں، نسبندی کرانے والے کے پیچھے نماز نہیں ہوگی اس لئے کہ بکر اپنی جان کو پیاری جان کر شرع میں نقص ظاہر کیا، اگر شرع سے زیادہ پیاری جان ہوتی تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک لمحہ کے لئے یزید کو منظور کر لیتے، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ہم مسلمانوں کو سبق بتا کر گئے ہیں، بکر کے پیچھے نماز نہیں ہوگی اس لئے کہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف کام کیا۔ از روئے شرع کیا حکم ہے؟ کیا بکر کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اور اس کو امام تسلیم کر سکتے ہیں؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: عظیم الدین

مسکو سبدھرن، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب

صورت مسئولہ میں بکر اگر واقعی مجبور کیا گیا تو اس پر الزام نہیں اور اس کے پیچھے نماز میں اس وجہ سے کراہت نہ ہوگی اور بکر پر عوام کا اعتراض غلط ہے، بکر نے شرع کی رخصت پر عمل کیا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رخصت چھوڑ کر عزیمت پر عمل فرمایا جو اُن کے مقام رفیع کے مناسب تھا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

تنبیہ: ص، رض بنانا مکروہ وناجائز ہے، پورا درود اور رضی اللہ عنہ لکھنا چاہئے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ رذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ ۴۳۸

عرس، نیاز فاتحہ کا اعلان نہ کرنے والا نالائق امامت نہیں! وہابی کی شہادت قابل قبول نہیں! وہابی کی شہادت مسلمان سمجھتے ہوئے قبول کرنے والے پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے! حج کے لئے از خود چندہ کرنے والا گنہگار ہے مگر حج ہو جائیگا! اپنی تعریف کرنا حرام ہے! بے علم کو تقریر کرنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک امام صاحب جو اپنے آپ کو مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا کہتے ہیں، مگر جب مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی برسی منائی جا رہی تھی تو جماعت نوری کمیٹی والوں نے بڑی دھوم کے ساتھ نیاز وفاتحہ خوانی کی اور جامع مسجد کے امام صاحب کو مسجد میں اعلان کرنے کو کہا تو امام صاحب نے یہ کہہ کر اعلان نہیں کیا کہ میں مسجد کی کمیٹی سے پوچھے بغیر اعلان نہیں کروں گا اور آخری تک اعلان نہیں کیا۔ تو ایسے امام صاحب کو کیا سمجھنا چاہیے؟ اور مسجد میں امامت کے لئے رکھا جائے یا نہیں؟

(۲) بقر عید کے موقع پر چندر پور میں چاند نظر نہیں آیا اور امام صاحب نے شہادتیں لے کر عید کرنے کا اعلان کروا دیا، دو شہادتوں میں ایک وہابی مردود نے شہادت دی جبکہ امام صاحب اسے اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ وہابی ہے اور مسجد کا امام ہے، آیا امام صاحب کا یہ اعلان کروانا قرآن اور حدیث کی روشنی میں جائز ہوا یا نہیں؟ اور جن لوگوں نے عید منائی، اس کا گناہ کس پر عائد ہوا؟ جواب مرحمت فرمائیں۔ یہ وہی جامع مسجد کے امام ہیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

(۳) یہی امام صاحب اسی سال حج کعبہ کر کے تشریف لائے ہیں، مگر شہر والوں سے چندہ جمع کر کے انہیں حج کے لئے دیا گیا اور آپ حج کو جا کر آگئے جبکہ جانے سے قبل ایک تقریر میں مولانا انتخاب صاحب نے کہا تھا کہ چندہ سے حج نہیں بلکہ صرف تفریح کرنا ہے، معلوم ہونے کے بعد بھی یہی جامع مسجد کے امام صاحب حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ آیا کہ یہ حج ہوا یا تفریح؟ ہمیں فتویٰ دیجئے جبکہ امام صاحب نے اپنے بارے میں پہلے ہی سے ایک فتویٰ منگا کر رکھا ہے اور اوپر کے مضمون میں یہ لکھا ہے کہ مجھے علم ہے اور میرا حافظہ مضبوط ہے اور جمعہ میں تقریر بھی کرتے ہیں جبکہ عالم یعنی صرف حافظ قرآن ہے، تو ایسے شخص کے

پیچھے نماز پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ اور اُن امام کو کون سے مسلک کا سمجھنا چاہئے؟ عوام بہت پریشان ہیں۔
المستفتیین: مسلمانان چندر پور/معرفت شاکر علی
ہاشم بھائی کی چال، سوسیل نگر کالا، ضلع دھرابی، ممبئی 40001

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں محض اس وجہ سے امام مذکور پر کوئی الزام نہیں اور ان کی امامت ناجائز نہ ہوگی۔ جب تک کہ کوئی مانع شرعی محقق نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ہاں، اگر شرعی طور پر ثابت ہو جائے کہ اس نے اعلان میں تساہل بدعقیدگی کی وجہ سے کیا تو ضرور ملزم ہے اور اس کی امامت شرعاً ناجائز وحرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صورت مسئولہ میں وہابی کی شہادت قبول کرنا جائز نہ تھا اور اس پر عید کا حکم دینا گناہ اور اگر وہابی کو دانستہ لائق شہادت ومسلمان جانا تو امام مذکور سخت ملزم ہوا، اس پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی لازم اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی فرض اور بعد توبہ تا صلاح حال وہ امامت سے معزول کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حج کے لئے چندہ لوگوں نے اسے از خود کر کے دیا، یا اس نے سوال کیا، پہلی صورت میں الزام نہیں اور دوسری صورت میں وہ گنہگار رہا، اور حج بہر حال ہو گیا جبکہ وہ سنی صحیح العقیدہ ہو، اور بے وجہ شرعی اپنی تعریف آپ کرنا حرام ہے اور جھوٹی تعریف کرنا اور زیادہ موجب وبال ہے اور بے علم کو تقریر کرنا جائز نہیں۔ جس کے بابت یہ امور ثابت ومشتہر ہوں، وہ لائق امامت نہیں اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲/صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۳۹

مسجد کی امانت میں خرد برد کرنے والے کی امامت کیسی؟

فخر قوم، امیر اہل سنت، حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی

خادم محمد ریحان کی طرف سے قدم بوسی۔ بعد قدم بوسی عرض یہ ہے کہ آپ ہمیں فتویٰ دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں:

(۱) ہمارے نج سٹی میں قاضی گلزار الدین صاحب نے مسجد کے نام سے چندہ اکٹھا کر کے مسجد میں نہ دیتے ہوئے اپنے مصارف میں لے لیا، اس لئے نج کے لوگ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں قاضی گلزار الدین صاحب وصول کیا ہوا چندہ مسجد کو واپس کرنے کو تیار ہیں اور توبہ بھی کرلی ہے، قاضی صاحب اگر چندہ واپس کردیں اور مسلمانوں کے سامنے توبہ کرلیں تو ایسی صورت میں اُن کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یانہیں؟ یہ فتویٰ دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔

المستفتی: محمد ریحان، منصوری کمیٹی، تحصیل نج (ایم پی)

الجواب

(۱) ہاں، بعد توبہ وادائے امانت ان کی اقتدا جائز ہوگی جبکہ کوئی اور وجہ شرعی مانع امامت نہ ہو، اور ان پر اعتماد ہو کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳؍رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۴۰

ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہننا مکروہ تنزیہی ہے اور ازراہ تکبر مکروہ تحریمی! بدگمانی حرام ہے! کپڑا اگرس کر نماز پڑھنا موجب کراہت تحریمی ہے! تعزیہ بنانے والا لائق امامت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) امام ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہنتا ہے، منع کیا کہ تم ٹخنوں سے نیچا پائجامہ مت پہنا کرو، امام نے جواب دیا کہ تمہیں میرے پیچھے نماز پڑھنی ہو تو پڑھو، میں تو ایسا ہی پہنوں گا۔ تو کیا قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے؟

(۲) زید ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہنتا ہے لیکن نماز پڑھاتا ہے تو پائجامہ گھرس لیتا ہے، زید کے پیچھے نماز درست ہے؟

(۳) زید تعزیہ مرجہ بناتا ہے ہر سال، اور امام بھی ہے تو ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت کیجئے۔ عین نوازش ہوگی

المستفتی: احمد نبیہ، کرول، تحصیل صدر، ضلع رامپور (یوپی)

الجواب

(۱) ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا مکروہ تنزیہی ہے جبکہ از راہ تکبر نہ ہو ورنہ نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور قلب پر حکم لگانا ممکن نہیں اور بدگمانی حرام ہے اور امام کے قصد پر حکم کرنا دشوار ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسا پائجامہ نہ پہنے، اور اس وجہ سے اس کی اقتدا منع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی، کپڑا اسمیٹنا گھرسنا نماز میں ناجائز و گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تعزیہ مرجہ بنانا ناجائز و گناہ ہے، صورت مسئولہ میں وہ لائق امامت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ-۴۴۱

حرام کار بعد توبہ و ظہور صلاح حال لائق امامت ہے!
مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرو! محل بدکاری پر جانا مستلزم کراہت صلوٰۃ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ:

زید حافظ قرآن ہے مگر آغاز جوانی سے اختتام شباب تک زیادہ مدت العمر اغلام بازی کرتا رہا، زید فاعل اور بدھو مفعول ہے، اور دونوں کے اس فعل لواطت سے شہر کی اکثریت واقف ہے، یعنی بات از حد شہرت یافتہ ہو چکی ہے، کافی عرصہ اس فعل بد میں مبتلا رہنے کے بعد جب شباب رخصت ہو چکا اور بڑھاپے نے گلے میں باہیں ڈالنی شروع کی تو زید صاحب نمازی بن گئے اور اب کسی مسجد میں امامت بھی

کرتے ہیں اور اب بھی بدھو زید کے پاس آتا جاتا ہے اور اپنی کمائی سے زید کی ہمیشہ خاطر مدارات کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امور درج ذیل ہیں۔

(۱) زید نے مدت العمر لواطت کا ارتکاب کیا اس طرح فعل شہرت پا چکا ہے مگر توبہ کی، یا نہیں، اس کا پتہ نہیں چلتا۔ لہٰذا زید کو کسی مسجد کا امام مقرر کرنا کیسا ہے؟ اور زید کا کسی مسجد کا امام بننا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟ جن لوگوں نے ایسے شخص کو اپنا امام بنایا، ان پر مطلقاً شرعی حکم کیا ہے؟ اور ایسے شخص کا کسی مسجد کا امام بننے سے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتی ہے تو اب تک جو نمازیں اس کی اقتدا میں پڑھیں، سب واجب الاعادہ ہیں یا نہیں؟ برائے کرم مدلل و مفصل تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: افتخار عزیزی

الجواب

(۱) جبکہ اب اس کی صلاح حال ظاہر ہے تو ظاہر ہے کہ اس نے توبہ کر لی ہوگی، مسلمان کے ساتھ نیک گمان چاہئے۔

"ظنوا المومنین خیرا" [مفہوم حدیث]

لہٰذا ایسے کو امام بنانا جائز ہے جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو، اور مقتضائے احتیاط یہی تھا کہ پہلے تحقیق کر لیتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نماز بلا کراہت جائز ہے جبکہ کوئی اور امر قبیح مانع امامت نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ بدھو جو کہ اب بھی فعل قبیح سے ملوث ہے، اس سے علانیہ اختلاط موجب نقص ہے اور اس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی اور اس اثنا میں جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں، ان کا اعادہ واجب ہوگا، امام پر لازم ہے کہ اس سے اختلاط سے توبہ کرے اور اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٤٢

مسجد میں بدعقیدوں کے داخل ہونے کی وجہ سے مسجد کیوں دھوئیں؟ دیوبندی، تبلیغی کے پیچھے نماز پڑھنے والا بے توبہ لائق امامت نہیں! امام کسے بنایا جائے؟ وہابیہ کی تعریف کرنے والا انہی میں سے ہے!

علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) اگر تبلیغی جماعت کسی بھی مسجد میں آجائیں اور سنی مسلمان اس مسجد کو دھوئیں تو کیسا ہے؟ یا بلا دھوئے اس مسجد میں سنی مسلمان پڑھیں؟ یا دھوئیں؟ کیا ہے؟

(۲) اگر عمرو حافظ قرآن و امام سنی مسلمانوں کا ہے اور اس کو خوب جانکاری ہے کہ یہ تبلیغی آدمی ہیں بلکہ دس پندرہ کی تعداد میں ہیں تو عمرو حافظ صاحب نے نماز اُن کے پیچھے پڑھی ہے تو سنی مسلمان مقتدیوں کو ان کے (حافظ عمر) کے پیچھے نماز پڑھنا یا ان کو اپنا امام مقرر کرنا جبکہ حافظ صاحب نے نماز نہیں دہرائی ہے، کیسا ہے؟ صاف صاف لکھیں، تاکہ ایسے حافظ یا امام سے سنی لوگوں کو آگاہی ہو۔

(۳) امام کس کو بنایا جائے؟ صاف صاف تحریر کریں بلکہ گاؤں کا صحیح سنی امام ہوتے ہوئے دوسرے باہری جس کی نسل کا بھی پتہ نہ ہو، کیسا ہے؟

(۴) جو شخص وہابی یا دیوبندی یا تبلیغی جماعت کی تعریف کرے تو اس کو ہم لوگ کیسا تصور کریں؟ یا نماز پڑھنا اس کے پیچھے کیسا ہے؟ صاف تحریر کریں تاکہ ہم لوگوں کو چھٹکارا مل سکے۔

المستفتی: احمد حسین خاں

موضع کورھی، محلہ تردس، ضلع باندہ (یوپی)

الجواب

(۱) دھو دینا بہتر ہے تاکہ قلوب عوام میں بدعقیدوں سے نفرت زائد ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام مذکور نے دانستہ اگر دیوبندی تبلیغی کو اپنا امام بنایا تو سخت گناہ گار مستحق نار ہوا، اس پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی کرے اور تجدید نکاح بھی جبکہ شادی شدہ ہو۔ بے توبہ اسے امام نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سنی صحیح العقیدہ صحیح الطہارت صحیح القرأت غیر فاسق معلن کو امام بنایا جائے اور مشتبہ الحال کو امام نہ بنانا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) وہ انہیں میں سے ہے اور اسے امام بنانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ رمحرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-٤٤٣

نسبندی کرانے والا بعد توبہ امام ہو سکتا ہے!
نسبندی کرانے والے کی نماز جنازہ بہر صورت جائز ہے!
حد شرع سے کم داڑھی رکھنے والا نالائق امامت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید نے اپنی نسبندی کرالی ہے تو وہ امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور وہ مؤذنی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس کے جنازہ کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس کو قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور صف اول میں کھڑا ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر ہو تو کس طرف؟ اس کے بارے میں اشارہ فرمائیں۔

(۲) پیش امام صاحب ہی بستی کے قاضی صاحب ہیں، وہ اپنی داڑھی نیچے سے کتروایا کرتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اور عید وبقر عید کی نماز ان کے پیچھے پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) کچھ لوگ نماز کے پابند ہیں مگر جماعت میں اکثر دیر سے آتے ہیں۔ جب امام ایک یا دو رکعت پڑھا لیتے ہیں اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ان تمام کا جواب جلد روانہ فرمائیں۔

المستفتی: حبیب اللہ، ساکن پریم نگر، جھانسی

الجواب

(۱) بعد توبہ وہ امامت یا موذنی کر سکتا ہے جبکہ کسی اور وجہ سے اس میں فسق بقدر شہرت نہ ہو۔ نماز جنازہ اس کی بہر حال پڑھی جائے گی اور صف اول میں بھی وہ کھڑا ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) داڑھی حد شرع سے کہ یکمشت ہے، کم کرنا ناجائز ہے اور اس کے مرتکب کے پیچھے نماز پڑھنا

گناہ ہے اور پھیرنی واجب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(۳) سستی نہ چاہئے اور عذر کی بنا پر ایسا ہو تو حرج نہیں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۴۴

جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط ہو جاتا ہے! جمعہ بنیت ظہر بھی ہو جائیگا!
صدقہ لینے والے کی امامت کیسی؟ بے حاجت شرعی مانگنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) زید کہتا ہے کہ فرض جمعہ کے ادا کرنے سے ظہر ساقط ہو جاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ نماز ظہر ساقط ہونے کی کیا وجہ ہے؟ جبکہ اس میں جمعہ کی نیت ملحوظ ہوتی ہے اور اگر نماز جمعہ ادا کرنے سے ظہر بھی ادا ہو جاتی ہے تو کیا نماز جمعہ میں ظہر کی بھی نیت کی جاتی ہے؟ اگر نیت نہ کی جائے تو ظہر کیسے ادا ہو جائے گی؟ اس کا جواب اور وجہ سقوط ظہر تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

(۲) صدقہ فطرہ کھانے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ باوجودیکہ وہ مالک نصاب نہیں ہے۔

المستفتی: محمد کفیل الدین، نیاباری، پوسٹ بوڑھی جاگیروایا اسلام پور، مغربی دیناجپور (بنگال)

الجواب

(۱) جمعہ فرض ظہر کے قائم مقام ہے اسی لئے جمعہ پڑھنے سے فرض ظہر ساقط ہو جاتا ہے اور جمعہ اگر فوت ہو جائے تو ظہر پڑھنا لازم ہو جاتا ہے اور جمعہ بہ نیت ظہر بھی ہو جائے گا۔

(۲) اس کی اقتدا جائز ہے جبکہ بے سوال لیتا ہو، یونہی اگر بقدر کفایت کمانے پر قدرت نہ ہو تو ملزم نہیں۔ اور اگر یہ بقدر کفایت کر سکے تو سوال ناجائز ہے اور اس کی امامت مکروہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۴۵

نسبندی بے جبر و اکراہ حرام، بے توبہ ایسے کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی

آقائے نعمت دریائے رحمت سیدنا مفتی اعظم ہند! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید نے رضامندی سے نسبندی کرالی ہے تاکہ بچہ کی پیدائش نہ ہو کیونکہ کھلانے پلانے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ کیا یہ عمل درست ہے؟ چند لوگ کہتے ہیں کہ نسبندی کرانے والے کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی۔ دوسری پارٹی والے کا کہنا ہے کہ نماز درست ہے۔ اس مسئلہ پر خانہ جنگی کے آثار ہیں۔ مہربانی کر کے شرع کا حکم سنائیں، مطلع فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط!

المستفتی: قاضی عبدالصمد

الجواب

نسبندی بے جبر واکراہ حرام ہے، شخص مذکور پر توبہ لازم ہے اور نماز اس کے پیچھے پڑھنا گناہ ہے، مگر جبکہ توبہ کرلے تو حرج نہیں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٤٦

امام پر کسی کا انتظار لازم نہیں خواہ رئیس محلہ ہو!
امام پر بے جا اعتراض شرعاً غلط ہے، معافی مانگے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید امام ہے اور امام صاحب ٹھیک وقت پر نماز ادا کرتے ہیں اور عمرو مقتدی ہے، عمر کہتا ہے کہ مولانا صاحب کبھی بھی جماعت سے نماز نہیں ملتی ہے، امام صاحب نے کہا کہ ٹھیک وقت پر آؤ گے تو جماعت ضرور ملے گی اور ٹھیک وقت پر نہیں آؤ گے تو تمہارے لئے انتظار نہیں کیا جائے گا کیونکہ عمرو وقت گزار کر نماز ادا کرنے آتے ہیں، ٹائم کوئی مقرر نہیں اور امام صاحب کو اِدھر اُدھر کی باتیں سناتے ہیں اور نماز کے لئے انتظار کرنے کو کہتے ہیں۔ امام صاحب وقت کے پابند ہیں عمرو جو نماز ادا کرتے ہیں تو مغرب کا وقت ختم ہونے پر نماز ادا کرتے ہیں اور فجر میں سورج نکلنے کے وقت نماز ادا کرتے ہیں اور امام

صاحب کو کہتے ہیں کہ اتنی جلدی نماز پڑھی اور عمرو جب مسجد میں آتے ہیں تو تکبر اور غرور کے ساتھ آتے ہیں اور امام صاحب کے ساتھ تکبر اور غرور کے ساتھ حجت کرتے ہیں اور تکبر اور غرور کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور عمرو تنہا نماز پڑھتے ہیں، اتنی آواز سے پڑھتے ہیں کہ عمرو کی آواز دوسرے آدمی سن لیتے ہیں اور عمرو دوسرے آدمی کے پاس شکایت کرتے ہیں کہ امام صاحب میرے لئے انتظار نہیں کرتے ہیں اور امام صاحب کی بُرائی شکایت کرتے ہیں اور امام صاحب کے پیچھے عمرو نماز پڑھتے ہیں اور امام صاحب کو ملعون اور مکار کہتے ہیں اور امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، اِدھر امام صاحب کی شکایت لوگوں سے کہتے پھرتے ہیں اور پھر امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ مدلل جواب دیں۔ عین کرم ہوگا

المستفتی: محمد اسلام

موضع دوہنا، پوسٹ بھوجی پورہ، ضلع بریلی شریف

الجواب

امام پر کسی کا انتظار لازم نہیں، علمائے کرام نے یہاں تک تصریح فرمائی کہ امیر محلہ اگر شریر نہ ہو تو اس کا بھی انتظار نہ کیا جائے۔

درمختار میں ہے: ”رئیس المحلة لا ینتظر-الخ“

[الدر المختار، ج ۲، ص ۷۱، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، دار الکتب العلمیة بیروت]

عمرو کا اعتراض بیجا ہے اور امام کو ملعون کرنا بھی شرعاً غلط و فضیح ہے، عمرو پر لازم ہے کہ وقت کی پابندی کے ساتھ حاضر مسجد ہو، امام کی بدگوئی سے باز آئے اور اس سے معافی چاہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-٤٤٧

غلط حساب لکھنا حلال نہیں! جان بوجھ کر غلط حساب لکھنے والا امامت کرے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی! بے وجہ عہدیدار کا عہدہ ختم کرنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ:

ایک حافظ صاحب جو عرصۂ دراز سے ایک مسجد میں امام ہیں، چند سال سے مسجد کا حساب کمیٹی

کے عہدیداران سے لکھواتے اور وہ لکھتے تھے جب نئی کمیٹی کی تشکیل ہوئی اور اس نے حساب کی جانچ کی تو پتہ چلا کہ اس میں کئی ہزار روپیہ کی گڑبڑ ہے، اس پر پرانی کمیٹی اور نئی کمیٹی کے درمیان آپس میں اختلاف ہوگیا، جماعت میں بھی انتشار پھیلنے لگا چنانچہ زید کو اس کے فیصلہ کے لئے بلایا گیا، زید نے امام صاحب سے تنہائی میں گفتگو کی اور اُن سے دریافت کیا کہ حسابات آپ نے لکھے ہیں، انہوں نے کہا: ہاں، اس پر زید نے کہا کہ حساب لکھنے کی ذمہ داری نہیں اور لکھا تھا تو صحیح لکھتے، اگر کچھ خامی تھی تو صدر سے دریافت کرتے، ان کو روکتے پھر بھی وہ نہ مانتے تو جماعت میں اعلان کرتے۔ جس کا جواب حافظ صاحب نے یہ دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا، اس کی ذمہ داری صدر صاحب پر ہے، جو انہوں نے لکھوایا وہ میں نے لکھ دیا (بلفظہٖ) سوال یہ ہے کہ حافظ صاحب کا بیان کیا اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ حساب میں خامی ہو مگر اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ اگر کوئی خامی نہ ہوتی اس وقت کہتے کہ حساب میں کسی طرح کی گڑبڑ نہیں ہے، حساب صحیح ہے۔ اور کیا یہ اس بات کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ یا تو اپنی امامت بچانے کے لئے انہوں نے ایسا کیا، یا وہ خود بھی شریک تھے۔ ایسی صورت میں ان کی امامت درست ہے یا نہیں؟ جب حساب کی خامی حافظ مذکور کے علم میں تھی تو کیا یہ ان کی شرعی ذمہ داری نہ تھی کہ وہ ایسے صدر کو روکتے اور اگر وہ نہیں مانتے تو جماعت میں اعلان کرتے اور چونکہ انہوں نے ایسا نہ کیا تو کتمان حق کے مرتکب ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو اُن کے پیچھے نماز کا شرعی حکم کیا ہے؟ زید نے جس پر فیصلہ رکھا گیا تھا اس نے ایک غیر جانبدار حساب داں سے دو مرتبہ حساب کی جانچ کرائی انہوں نے بھی یہی کہا کہ حساب غلط ہے اور نئی کمیٹی نے جو رقم لگائی ہے وہ صحیح ہے لیکن امام صاحب اور اُن کا گروپ کسی طرح ماننے کو تیار نہ ہوا، جس کی وجہ سے اختلاف بڑھتا گیا، نئی کمیٹی اور ان کے گروپ نے امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی جس کی وجہ سے تقلیل جماعت ہوئی، اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اور کیا امام کو ایسی صورت میں جبکہ مسلمانوں میں آپس میں شدید اختلاف پیدا ہوگیا اور مار پیٹ تک ہوگئی، امامت پر ڈٹے رہنا، جائز ہے یا ناجائز؟ یا اسے خود ہی علیحدگی اختیار کرنا چاہئے؟ ایسی صورت میں ان کی اقتدا میں نماز ہوگی یا نہیں؟

(۲) نئی کمیٹی کی تشکیل پرانی کمیٹی اور بستی کے مسلمانوں کے باہمی مشورہ سے ہوتی تھی، لیکن مندرجہ بالا حالات پیدا ہونے کے بعد امام صاحب اور پرانی کمیٹی کے صدر اور ان کے ساتھیوں کا کہنا ہو کہ یہ

سب فاسق، فاجر، بدعمل، بدکردار، بے نمازی اور نااہل ہیں۔لہٰذا ان کی بات نہیں مانی جائے گی۔سوال یہ ہے کہ جب ان لوگوں کو چن لیا گیا اور کمیٹی کا انتخاب عمل میں آچکا ہے جو سب کے مشورے سے ہوا ہے، ایسی صورت میں ان کا حکم شرعاً نافذ ہے یا نہیں؟

المستفتی: مولانا سبطین رضا خاں صاحب
ساکن محلہ کانکر ٹولہ، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب

(۱) فی الواقع اگر امام مذکور حساب کی خامی پر مطلع تھا تو اُسے حلال نہ تھا کہ غلط حساب لکھے، اس طرح صدر کے ساتھ فریب دہی میں شریک ہوا، اگر یہی واقعہ ہے کہ امام نے غلط حساب برضا و رغبت بغیر کسی شرعی مجبوری کے لکھا اور یہ امر شرعاً ثابت و مشتہر ہے تو اس کی اقتداء مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے، اگرچہ پہلے نادانستہ غلط حساب لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں، بلکہ دوسری کمیٹی کے ارکان اپنے عہدوں پر بحال رہیں گے جبکہ کوئی وجہ شرعی مانع نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۴؍ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ-۴۴۸

امام و مقتدیان، سب ہنس پڑے تو نماز کا کیا حکم ہے!
جس ہڈی میں گوشت لگا ہو، اسے دفن کرنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) امام صاحب نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے، جیسے ہی الحمد شریف پڑھا کہ پیچھے سے ہنسی و قہقہہ ہوا تو امام صاحب بھی ہنسے اور سلام پھیر دیا کھڑے ہی ہو کر اور سب مقتدی کو کہا نیت توڑ دو، سب نے نیت توڑ دی، پھر دوبارہ بعینہٖ اسی طرح ہوا، تیسری بار امام صاحب نے ان مقتدیوں میں سے ایک کو کھڑا کیا، انہوں نے نماز پڑھائی، صرف سلام پھیرنے کو باقی تھا کہ مقتدی سب ہنس پڑے اور جو نماز

پڑھا رہے تھے وہ نہیں ہنسے۔ لہٰذا امام و مقتدی کے لئے کیا حکم ہے؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) بھینس کی قربانی ہوئی، امام صاحب نے گوشت کو صرف الگ کرلیا اور تقسیم کردیا اور باقی تمام ہڈی کو دفن کروادیا یعنی جس گوشت میں ہڈی شامل ہیں، وہ ہڈی دفن کروایا، ایسی صورت میں ایسا کرنا جائز ہے یا پھر ناجائز؟ تو امام کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ مدلل کتابوں سے جواب دیں۔

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں امام و مقتدی سب پر وضو و نماز کا اعادہ لازم ہے۔ جب کہ امام بھی بہ آواز ہنسا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہڈی دفن کرنا جائز نہ تھا کہ اضاعت مال ہے، بعد توبہ لائق امامت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-٤٤٩

امامت کا اہل کون اور نا اہل کون؟ سلام پڑھنا بے قید جائز و مستحسن ہے، اسے مقید کرنا شریعت پر افترا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اہل سنت مسائل ذیل میں کہ:

(۱) یہاں پر مسجد ہے، جاہل اَن پڑھ لوگ ہیں، ایسی جگہ پر امامت اذان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) فجر کی نماز کے بعد ہم لوگ سلام پڑھتے ہیں: "یا نبی سلام علیك" پورا اسلام اور قرآن میں بھی دکھایا ۲۲ ویں پارے میں تو وہ کہتے ہیں یہ تو التحیات میں پڑھا جاتا ہے، سلام کوئی فرض عین نہیں ہے اور یہ سال دو سال سے نئی بات کرنے لگے، لیکن دو تین لوگ اور ہم لوگوں نے کوئی بات پر توجہ نہیں کی، برابر پڑھتے رہے، اس کے متعلق بھی حکم کیا ہے؟ تحریر کریں۔

الجواب

(۱) امامت اس کی جائز و صحیح ہے جو سنی صحیح العقیدہ، صحیح الطہارت، صحیح القرأۃ، مسائل طہارت و نماز سے واقف اور باشرع ہو۔ جو ان اوصاف کا حامل نہ ہو، اسے امامت کرنا حلال نہیں اور اذان بھی باشرع

سے کہلوائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) سلام پڑھنا جائز و مستحسن ہے اور اللہ تعالیٰ نے صلاۃ و سلام کا حکم مطلق بلا قید وقت و تخصیص کیفیت دیا ہے، یہ کہنا کہ التحیات میں پڑھا جاتا ہے اور یہ مطلب نکالنا کہ التحیات کے علاوہ پڑھنا منع ہے، قرآن و شرع پر افتراء ہے۔ تو ان لوگوں کی بات قابل التفات نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۵۰

ایک جعلی حافظ اور مدرسہ کا فرضی چندہ کرنے والے کی امامت کا سوال!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید اپنے آپ کو حافظ قرآن بتاتا ہے مگر کسی کو آج تک سنایا نہیں اور نہ ہی کسی حافظ کا خود ہی سنا ہے، کہتا ہے کہ مجھ کو وقت نہیں ہے، پیش امام ہے، تراویح برابر پڑھاتا ہے اور اگر کوئی حافظ قرآن آ گیا تو یہ بیمار بن جاتا ہے، آنے والے حافظ سے کہتا ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں، دو ایک روز آپ پڑھائیے، میں پھر پڑھاؤں گا۔

(۲) زید کو دموہ میں آئے ہوئے تقریباً ۷-۸ رسال ہو گئے ہیں، الٰہ آباد کے رہنے والے ہیں، جب دموہ میں آئے تو لوگوں سے یہ کہا کہ ایک مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ دھومن گنج الٰہ آباد میں ہے، اور پریسیڈنٹ محمد حسین ہیں، اس مدرسہ کو امداد کی ضرورت ہے اور لگ بھگ پانچ سال سے اس مدرسہ کے نام پر کسی سے ۱۱، کسی سے ۲۱ رروپیہ اور کسی صاحب سے ۵۱ رروپیہ وصولتے رہتے ہیں اور سبھوں کو جعلی و فرضی رسیدیں اور شکریہ کے بطور پرچے دیتے ہیں، مقامی لوگوں کو شک ہوا اور یہاں کے خزانچی صاحب نے چھان بین کی تو قطعی جھوٹ اور غلط ثابت ہوا، اس مقام پر یعنی دھومن گنج اور اطراف میں اس نام کا کوئی مدرسہ اور ادارہ نہیں ہے، محمد حسین ضرور ہیں جو صرف موٹر ڈرائیور ہیں اور ان کے یعنی زید کے دوستوں میں ہیں، ان کے معمولات میں ان کا چندہ وصولنا قطعی نہیں ہے، انہیں کوئی علم بھی نہیں۔ جب زید یعنی حافظ اور

یہاں کا پیش امام کے یہاں کے مقامی لوگوں پر سب راز کھل گئے اور اب کسی طرح بچنے کی صورت نہیں ہے تو زید جو عمداً اور قصداً چندہ ادارے کے نام پر وصول کر کھاتا پیتا رہا، جمعہ کی نماز میں اپنے اس فعل کا اقرار کرتے ہوئے حقیقت کو توڑ کر مروڑ کر معافی مانگ لی اور نااہل لوگوں نے معاف بھی کر دیا تو کیا ایسے شخص کی غلطی جو عمداً ہوتی رہی، توڑ مروڑ کی معافی سے اسے معاف کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں؟ کچھ لوگ بہت ہی ان کے اس فعل سے برہم ہو چکے ہیں، انہیں پیش امام رکھنا اور ان کا رہنا پسند نہیں کرتے۔ تو ایسے حافظ اور پیش امام جو عمداً غلطی کرتے رہے ہوں، اور زکوٰۃ و فطرہ جو مسکینوں کے حق کو دھوکہ دے کر پامال کرتے رہے ہوں، شرع میں کیا حکم ہے؟ جلد از جلد فیصلہ کر کے روانہ کر دیجئے۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

المستفتی: شیخ محمد رمضان قادری
مؤذن قصائی منڈی، ضلع دموہ

الجواب

اس شخص پر توبہ صحیحہ فرض ہے، توبہ صحیحہ یہ ہے کہ باز رہنے کا پختہ عزم کرے اور جن کے روپے ہیں، انہیں واپس دے دے اور ان سے عذر خواہ ہو، یا ان سے وہ روپے معاف کرائے۔ پھر جب اس کا صلاح حال لوگوں پر ظاہر ہو جائے تو امامت کے لائق ہوگا، جب تک اسے امامت سے موقوف رکھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴ رصفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ مغلسرا ئے اسٹیشن

مسئلہ-٤٥١

سنن غیر مؤکدہ ونوافل پڑھنے والا امام بن سکتا ہے کہ نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ:

ایک حافظ قرآن مدرس ہے اور عمر ۷۷ رسال کی ہے، مگر عصر کی سنت اور عشا کی اول چار سنت اور مغرب میں دو نفل اور عشا کی نفل بالکل نہیں پڑھتے ہیں اور کبھی کبھار سنت مؤکدہ بھی چھوڑ دیتے ہیں تو کیا

جماعت کرا سکتے ہیں۔

المستفتی: خرادی حسین بخش، نور حسن
میلاڈ ٹو کا محلہ پرتاپ بازار، مقام و پوسٹ رانا، ضلع پالی (راجستھان)

الجواب

امامت کر سکتے ہیں جبکہ جامع شرائط امامت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/نزیل بنارس

مسئلہ-۴۵۲

نسبندی کا مرتکب بعد توبہ بشرط اہلیت امام ہو سکتا ہے!

جناب من قبلہ مفتی صاحب! السلام علیکم

ہمارے یہاں مسجد میں مولانا عبدالعزیز صاحب ہیں اور ان کا آپریشن (نسبندی) ہو چکا ہے ہمارے مسلمان بھائیوں میں خطرات چل رہے ہیں کہ ایسے پیش امام کے پیچھے نماز نہیں ہے اور ہم نے اس بارے میں بھوپال واندور سے فتویٰ منگایا تو اس میں ناجائز بتایا ہے۔ آپ بھی ہمیں اس راستے میں صحیح صحیح قرآن و حدیث کی روشنی سے آگاہ کریں۔ اگر ایسے امام صاحب توبہ کر لیتے ہیں تو کیا امامت کر سکتے ہیں؟

المستفتی: چنو شاہ بن کالو خاں
مقام و پوسٹ التواس، ضلع ریواس

الجواب

نسبندی حرام اور اس کا مرتکب گنہ گار ہے، توبہ کے بعد بشرط اہلیت اس کی امامت میں کراہت نہیں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
نزیل بنارس/۱۳؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۴۵۳

کسی کو ناحق قتل کرنے والے کے ساتھ میل جول، سلام کلام، دعوت وطعام اور اس کی امامت کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

حیدر کی ایک جائیداد تھی، اس پر دو حصے ہوئے ایک محمدی کا (جو بیٹا ہے حیدر کا) دوسرا من راج کا (جو بیٹا ہے حیدر کی عورت کا دوسرے مرد سے) من راج کے نام پوری جائیداد تھی لیکن برابر حصے تھے من راج نے اپنے حصے کی زمین کا مالک بنا دیا اپنے بچوں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے دواوین اور قادر حسین کو، دواوین اور اس کے بیٹے قادر حسین نے من راج کے حصے کے ساتھ ساتھ محمدی کا حصہ جو محمدی کے دونوں بچے شہاب الدین وامام الدین کو ملنا چاہئے تھا، دوسرے حصے کو بھی لینا چاہا، اس پر جھگڑا ہوا، قادر حسین وامام الدین کے جھگڑے کی نوبت یہاں تک پہونچی کہ امام الدین کے ہاتھ سے قادر حسین کی موت ہوگئی، تب امام الدین کو کچہری سے سزا ہوگئی، ۱۹/سال مسلسل سزا کے بعد امام الدین نے توبہ کی ہے، آئندہ ایسی حرکت سے باز رہنے کا عہد کر رکھا ہے، نماز کا بھی پابند ہے۔ کیا امام الدین سے سلام کلام، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا کیا جاسکتا ہے؟ کیا امام الدین اذان واقامت وامامت وغیرہ کرسکتا ہے؟ اگر جواب اثبات پر ہے تو معترضین کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

المستفتی: عبدالرحمٰن خاں.

امام جامع مسجد کچھی محلہ دھنپوری، ضلع شہڈول (ایم پی)

الجواب

اگر امام الدین توبہ صحیحہ کر چکا ہے اور اس کا صلاح حال ظاہر ہے تو اس کی امامت میں اس وجہ سے حرج نہیں اور اس کی اقتدا بشرط اہلیت جائز ہے اور اس سے میل جول بھی۔ اور معترضین کا اعتراض بے جا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور کفارہ اس پر کچھ لازم نہیں، صدقۂ نافلہ جس قدر چاہے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

نزیل بنارس/۱۳/صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۴۵۴

سولہ سال کے لڑکے کی امامت جائز یا ناجائز؟
جس کی بیوی بے پردہ باہر جائے اس کی امامت کیسی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) سولہ سال کے لڑکے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فتویٰ دیں

(۲) ایک مولانا صاحب کی بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نسبندی کرالی ہے، یعنی نقشی بندی کرالی ہے۔

الجواب

(۱) جائز ہے جبکہ جامع شرائط امامت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر وہ اپنی بیوی کے فعل بد سے راضی نہیں تو اُن کی اقتدا اس وجہ سے منع نہ ہوگی اور اگر وہ اس کے فعل سے راضی ہیں تو امامت ان کی مکروہ تحریمی جبکہ رضامندی شرعا ثابت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۵۵

غیر مقلد کا سنی لڑکا اگر اپنے باپ کی وراثت پر قابض ہے تو اس کی امامت کیسی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

اگر غیر مقلد کا لڑکا مانع ارث اختلاف دینین کی بنا پر ترکہ سے محروم ہوا پھر اس کی جائیداد پر قبضہ کئے ہوئے ہے، اس صورت میں اس پر شرعا کیا حکم ہے؟ اور اس کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ فقط والسلام!

المستفتی: سید عبدالمجید جیبی

نتھا محلہ، پوسٹ بھدرک، ضلع بالیسر (اڑیسہ)

الجواب

اس کا مال مباح ہے، اس پر استیلا سے اس کی امامت مکروہ نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۱ رشوال المکرم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٤٥٦

قرآن کے بعض الفاظ کو چھوڑ کر پڑھنے والا امام نہیں ہو سکتا! زوجہ کی بے پردگی پر راضی رہنے والا فاسق معلن ہے! بے پردہ غیر محارم کو پڑھانے والا، نماز کی پابندی نہ کرنے والا، سینما دیکھنے والا لائق امامت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع محمدی؟ حسب ذیل حالات میں امامت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱) آنکھوں سے بہت ہی کم نظر آتا ہے، جائے نماز کا رُخ بھی نہیں دیکھ سکتا۔
(۲) یادداشت میں بہت کمزوری ہے، چند سورتیں یاد ہیں، لفظ چھوڑ کر پڑھ جاتے ہیں، اگر کوئی بتائے تو حجت کرتے ہیں۔
(۳) گھر والی بے پردہ سرعام پھرتی ہیں۔
(۴) بوجہ کم روشنی آنکھوں سے پاکی ناپاکی کا بھی احتمال نہیں۔

دوسرے امام صاحب

(۱) ایک گھر میں بے پردہ پڑھاتے ہیں۔
(۲) نماز کے پابند نہیں، نہ پڑھنے کے عادی ہیں۔
(۳) کہنے کو اللہ کے کرم سے حافظ قرآن ہیں۔
(۴) سینما دیکھنے کے عادی ہے اور جوا بھی کبھی کبھی کھیلتے ہیں۔
(۵) اکثر ڈھول بجا کر گانا بھی ہوتا ہے ان کے گھر میں۔

جلد جواب دینے کی تکلیف گوارہ کریں، میں آپ کا بہت بہت شکرگزار رہوں گا۔ عین نوازش ہوگی!

المستفتی: عبدالجبار

تکریہ بازار، جامع مسجد، آگرہ

الجواب

دونوں لائق امامت نہیں، پہلا تو یوں کہ چھوڑ چھوڑ کر پڑھتا ہے، تو ایسی غلطی ممکن جو مفسد نماز ہو

اور بیوی کی بے پردگی سے اگر راضی ہے، حتی الوسع اسے باز نہیں رکھتا تو فاسق معلن ہے جبکہ یہ جرم شرعاً ثابت ہو اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ ہے اور دوسرے میں متعدد فجور کی باتیں ذکر ہوئیں، اگر یہ جرائم اس پر ثابت و مشتہر ہوں تو وہ بھی امامت کے لائق نہیں کسی اور سنی صحیح القراءۃ صحیح الطہارت غیر فاسق معلن کو امام بنائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۵۷

نابینا کی امامت سے متعلق سوال اور اس کا جواب!

بخدمت جناب قبلہ مفتی اعظم ہند صاحب سوداگران، محلہ بریلی شریف!　　السلام علیکم

اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

نگریا سادات میں ایک مسجد ہے جس میں امامت کے لئے ایک صاحب جناب الیاس علی ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، لوگ اس لئے راضی نہیں کہ ان میں وقت کی پابندی نہیں ہے، نہ ہی وہ پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں، دوسرے ایک عظیم الدین خاں صاحب ہیں جن کی نظر کمزور ہے، پڑھ نہیں سکتے، خطبہ زبانی یاد نہیں ہے لیکن دو ایک کو چھوڑ کر بھی ان کے پیچھے بڑے ذوق شوق سے نماز پڑھ لیا کرتے ہیں۔ میرا ایک حقیقی بھتیجہ محمد ہارون جس کی عمر ۲۰ رسال ہے، قطعاً نابینا ہے لیکن پانچوں وقت کا نماز گزار ہے، ۱۶ رسپارے حفظ ہیں، مسجد کے برابر والے میرے مکان میں بااحتیاط رہتا ہے گھر کے دروازہ اور مسجد کے دروازہ کا فاصلہ ۸ رگز ہے، اس درمیان کسی قسم کی ناپاکی دینے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہزاروں نعتیں و کلام زبانی حفظ ہیں جس کا بہت شوق ہے، خطبہ زبانی یاد نہیں ہے۔ ایسی صورت میں کیا وہ نماز پڑھائے تب جائز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مہربانی فرما کر مفصل تحریر فرمائیں، نوازش ہوگی۔ فقط!

راقم: سید ذاکر حسین

موضع نگریا سادات، پوسٹ آفس میرگنج، تحصیل و ضلع بریلی شریف

الجواب

آپ کا بھتیجہ اگر صحیح خواں ہے اور مسائل طہارت و نماز سے آگاہ اور متقی ہے تو وہی امامت کے

لئے متعین ہے، دوسرا جو ان اوصاف کا حامل نہ ہو، امام نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ر ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۴۵۸

نسبندی کرانے والا بے توبہ لائق امامت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک شخص نمازی ہے، داڑھی بھی رکھتا ہے، شرع کا پابند ہے لیکن نسبندی کرائے ہوا ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ امامت کا کام انجام دے سکتا ہے یا نہیں؟ جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

المستفتی: محمد ہاشم علی، نیر کانگریس آفس، ہیڈ روڈ، پوسٹ کرسیانگ، ضلع دارجلنگ

الجواب

جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے، وہ لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ زیل بنارس

مسئلہ-۴۵۹

بدمذہبوں کی تائید کرنے والا، انہیں اپنے یہاں بلانے والا، ان کی مجالس میں شرکت کرنے والا بھی انہی میں سے ہے! بدمذہب کی تعظیم حرام ہے اور اس کی اقتدا میں نماز باطل محض!

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ:

میرے استاذ کا نام ہے حافظ متین خاں عرف عابد خاں اور یہ چکر پور بھوڑ کی مسجد میں امامت کرتے ہیں اور لوگ انہیں حافظ صاحب کہتے ہیں، مگر انہیں قرآن آدھا بھی یاد نہیں ہے، ایسے کو حافظ کہنا کیسا ہے؟ چونکہ میرے استاذ ہیں اس لئے ان کے حقوق بہت ہیں مگر اُن کے چال چلن بہت غلط ہیں، وہ بدمذہبوں یعنی وہابی وغیرہم سے میل جول رکھتے ہیں اور اُن کے یہاں کا کھانا علانیہ طور پر کھاتے پیتے ہیں اور وہابی کے ساتھ رہتے ہیں، تبلیغی جماعت گاؤں میں بلاتے ہیں اور ان کے ساتھ رہتے ہیں اور اہل

سنت وجماعت کی کسی کتاب کو بھی ماننے سے انکار کرتے ہیں اور فلم وغیرہ بھی دیکھتے ہیں۔ حضور سے عرض ہے کہ ایسے استاذ کا مجھ پر کوئی حق باقی ہے یا نہیں؟ ان تمام خرابیوں کے ہوتے ہوئے بھی گاؤں کے لوگ اسے امام مسجد بنائے ہوئے ہیں اور اس کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں، میں اس کے پیچھے نہ ہی نماز پڑھتا ہوں نہ ہی اس سے کوئی تعلق رکھتا ہوں، اس پر گاؤں کے لوگ مجھ سے ناراض ہیں اور وہ امام مجھے مارنے کو کہتا ہے۔ حضور ایسے امام اور گاؤں والوں کے بارے میں کیا حکم شرع ہے؟ حضور دعا فرمادیجئے کہ میں ان لوگوں کے فسادوں سے دور رہوں۔

المستفتی: رحمت خاں، چکر پور دبھوڑ، تحصیل شاہ آباد، ضلع رام پور

الجواب

وہ شخص کھلا وہابی دیوبندی ہے، اس کی تعظیم حرام اور اس کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے اور اس کی صحبت سے شدید پرہیز ضروری ہے۔ مولائے کریم اس سے اور ہر بدمذہب سے ہر سنی کو محفوظ رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۸ رشوال المکرم ۱۴۰۳ھ

مسئلہ-۴۶۰

شرعی فیصلہ کو نہ ماننے والے گنہگار مستحق نار ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

مسجد کے منتظمین نے بغیر بستی والوں کے مشورے سے رمضان شریف کے مہینے میں مسجد کے امام کو مدرسے کا چندہ کرنے کے لئے باہر بھیج دیا، وہ عید کو بھی نہیں پہنچے، عید کے بعد بستی والوں نے یہ اعتراض کیا کہ ہر جگہ پر لوگ اپنی اپنی مسجدوں کو آباد کرتے ہیں، آپ نے امام ہوتے ہوئے بھی ہماری مسجد کو خالی کردیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ چودھری صاحب نے یہ جواب دیا کہ ہم امام صاحب کا حساب کر چکے، آپ لوگ امام کا انتظام کیجئے یہ برادری کے چودھری نے مسجد کے اندر کھڑے ہوکر کہا اور یہ مسجد کے متولی بھی ہیں، انہوں نے مسجد کی گولک اور چابی بھی وہیں رکھ دی اور یہ کہا: لیجئے، اُٹھا لیجئے اور وہ دس سے

الگ ہو گئے۔ دوسری برادری کے کچھ افراد وہاں پر موجود تھے، انہوں نے گولک اور چابی اُٹھالی اور امام کا بھی انتظام کرلیا اب مسجد کے سابقہ منتظم لوگوں نے خرافات کرنا شروع کردیا کہ ہم ان امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے، الزام اور بہتان لگانا شروع کردیا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا بھی چھوڑ دی، طرح طرح کے شر پیدا کرتے رہے، جھگڑا بڑھاتے رہے، اب موجودہ منتظمین نے مجبور ہو کر بستی میں چندہ کر کے علمائے کرام کو بلوایا، ان کے سامنے امام صاحب کے اوپر جو الزام بہتان لگائے تھے، وہ پیش کیے، شرعی طور پر ثبوت نہ ملنے سے علمائے کرام نے امام صاحب کو بہتان سے صاف بتایا اور آپس میں اتفاق کرادیا، یہ اتفاق مسجد میں بیٹھ کر کرایا تھا، علمائے کرام کے تشریف لے جانے کے بعد دوسرے دن صبح کو ان لوگوں نے پھر وہی پہلے والی خرافات شروع کردی اور علمائے کرام کے فیصلے کو نہ مانا، خدا و رسول کا واسطہ دے کر یہ بات طے ہوئی تھی، اب ان لوگوں نے خدا و رسول کے واسطے کو نہ مانا، مسجد میں بیٹھ کر یہ باتیں طے ہوئی تھیں، خدا کے گھر کا ان لوگوں نے ادب لحاظ نہ کیا، ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ حکم شریعت سے مطلع فرمائیے۔

المستفتی: محمد اشفاق (بقلم خود)، موضع بھکاری پور، ضلع پیلی بھیت (یوپی)

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے تو وہ لوگ جو شرعی فیصلہ کو نہیں مان رہے ہیں، سخت گناہ گار، مستحق نار ہیں، توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳؍ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-٤٦١

جھوٹی گواہی دینا اشد گناہ کبیرہ ہے! جھوٹی گواہی دینے والے کی امامت کا حکم!

علمائے دین و مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں جو حسب ذیل درج ہے کہ:

زید پیش امام صاحب ہیں، انہوں نے قبرستان کے درختوں کے معاملہ میں غلط گواہی دی اور اپنی جانب سے یہ شہادت دی کہ قبرستان کے درخت، کافروں کے ہیں۔ کسی نے ان کی گواہی کو تسلیم نہیں کی

اوران درختوں کو گورنمنٹی قرار دیا، اس غلط گواہی پر جماعت نے امام صاحب سے کہا کہ آپ کافر کے حق میں غلط گواہی نہ دو، اس کے برخلاف امام صاحب نے کافر کے حق میں گواہی دی۔ تو از روئے شرع امام صاحب کے اوپر کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: بابو بھائی

مقام وڈاکخانہ رہکبات، ضلع ستنا (ایم پی)

الجواب

جھوٹی گواہی دینا اشد گناہ کبیرہ شدید عظیم گناہ ہے، اگر شرعاً ثابت ہے کہ امام مذکور نے جھوٹی گواہی دی تو فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے، جب تک توبہ نہ کرے اور صلاح حال ظاہر نہ ہو، اسے امام نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷ ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-٤٦٢

تعدیل ارکان کی رعایت نہ کرنے والے کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے!
گانے سننے والے کی اقتدا سے بچیں! امریکن گائے کا دودھ پینا کیسا ہے؟
غلہ پر دو تین ماہ قبل روپیہ دینا اور اس پر فائدہ لینا جائز ہے کہ نہیں؟
ہنود کی زمین میں رہن رکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ہمارے یہاں امام حافظ صاحب جو کہ اپنی نماز اتنی سرعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں کہ واجب ترک ہوتے ہیں اور تہبند بھی ٹخنوں سے نیچا رکھتے ہیں، ریڈیو گانے کا شوق بھی کرتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) امریکن گائے کا دودھ پینا کیسا ہے؟ حکم شریعت بیان فرمائیں۔

(۳) دھان یا گندم پر دو تین ماہ قبل روپیہ فائدہ پر دینا کیسا ہے؟

(۴) عوام کا کہنا ہے کہ اہل ہنود کی زمین رہن روپیہ واپسی پر رکھنا جائز ہے۔
المستفتی: مولانا مقبول احمد، موضع رمنکو نہ ڈاکخانہ بھکاری پور ضلع پیلی بھیت

الجواب

(۱) اگر واقعی وہ امام تعدیل ارکان نہیں کرتا تو امامت اس کی مکروہ تحریمی ہے اور اس کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے، یونہی اگر ثابت ہو کہ وہ گانے سنتا ہے تو اس کی اقتدا سے پرہیز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ صورت بیع سلم کی ہے، اگر اس کے سب شرائط پائے گئے تو جائز ہوگی، بیع سلم کی شرائط کی تفصیل بہار شریعت ج ۱۱ رمیں دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ہاں، جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ ررجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٤٦٣

نسبندی کرانے والا اگر بعد توبہ نماز پڑھائے تو حرج نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید جو کہ نسبندی کرا چکا ہے، کیا اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ جبکہ اس نے شرعی طور پر توبہ کر کے اپنے آپ کو اس نازیبا حرکت سے رجوع کیا نیز اس فعل قبیح کے تحت اس نے تجدید بیعت بھی کی۔ عمرو خالد کا کہنا ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں، فاتحہ خوانی وقربانی بھی اس کی کی ہوئی درست نہیں اور محمود کا کہنا ہے کہ توبہ سے کفر وشرک جیسا گناہ عظیم معاف ہو سکتا ہے تو یہ نسبندی حرام اشد حرام صحیح مگر کفر نہیں، اس لئے اس کی توبہ کیونکر نہ ہو سکتی ہے؟ نماز اس کی اقتدا میں یقیناً اس وجہ سے درست ہے، یونہی قربانی اذان فاتحہ وغیرہ بھی کر سکتا ہے۔ اب عند الشرع حق پر کون ہے؟ بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بینوا توجروا

سید محمد کمال احمد قادری (گونڈوی)، خطیب امام مسجد .W.C.L کوریا، بلاسپور

الجواب

فی الواقع اگر زید نے توبہ صحیحہ کرلی ہے تو اس کی اقتدا میں اس وجہ سے حرج نہیں، بشرطیکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو اور عمرو کا قول محض غلط ہے، وہ توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٦٤

فجر کے وقت میں نفل پڑھنے والا امامت کا اہل ہے کہ نہیں؟

حضور قبلہ مفتی اعظم ہند! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حافظ صاحب نے قرآن حکیم تھوڑا حصہ نفل نماز میں وقت فجر شروع ہونے کے بعد پڑھا، شبینہ پورا ہونے پر فجر کی نماز ادا کی، کچھ یہ کہتے ہیں کہ یہ امامت نہیں کرسکتے۔

المستفتی: حافظ جمیل محمد، پیش امام عیدگانہ، پلیا نمبر ۹، جھانسی

الجواب

وہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹؍رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٤٦٥

بے وجہ قسم توڑنے والا، جھوٹ بولنے والا، وعدہ خلافی کرنے والا اور نمازوں کی پابندی نہ کرنے والا بوجوہ عدیدہ فاسق معلن ہے! فاسق معلن کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱)　ہمارے یہاں کی مسجد کے امام صاحب متعدد بار قسم کھا کر توڑ چکے ہیں، مثلاً ایک بار اسی مسجد کی

امامت سے ہٹنے پر قسم کھا کر یہ کہا تھا کہ یہاں کے علاوہ کہیں امامت نہ کروں گا، حالانکہ کچھ عرصے کے بعد دوسری جگہ امامت کرلی، ایسے ہی ایک بار میلاد شریف نہ پڑھنے کی قسم کھائی کہ اب کبھی میلاد شریف نہ پڑھوں گا اور پڑھی اور پڑھتے ہیں، اور ان کی کذب بیانی بہت دفعہ ثابت ہو چکی ہے اور اس سے توبہ بھی کی ہے اور دوبارہ پھر صریح جھوٹ کا ارتکاب کیا ہے اور کرتے رہتے ہیں اور نماز پنجگانہ کی پابندی تک پوری نہیں کرتے، گھر یا اور کہیں کسی کام سے جاتے ہیں تو اکثر و بیشتر وعدے پر واپس نہیں آتے۔ الغرض ان کا جھوٹ بولنا قسمیں کھا کھا کر توڑنا پھر ان دونوں فعلوں سے توبہ کرنا اور توبہ توڑنا ان کی عادت سی ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں ان کی امامت کی بابت کیا حکم ہے؟ واضح رہے، بہت سے نمازی ان کی ان حرکات کی وجہ سے جماعت چھوڑ چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ان کی توبہ کا کہاں تک اعتبار کریں؟ مطلب یہ ہے کہ ان کی امامت تقلیل جماعت کا باعث بنی ہے۔ اور امام موصوف لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھاتے ہیں، جبکہ جماعت بڑی نہیں ہے یعنی کم و بیش ۲۵، یا ۳۰/آدمی ہوتے ہیں۔ فقط!

المستفتی: اقبال احمد، موںڈیانصیر، پوسٹ موںڈیا نبی بخش، ضلع بریلی شریف

الجواب

فی الواقع اگر امام مذکور پر شرعاً ثابت و مشتہر ہے کہ وہ بے وجہ شرعی قسم توڑتا ہے اور جھوٹ بولنے اور بلا عذر شرعی وعدہ وفا نہ کرنے کا عادی ہے اور نمازوں کا پابند نہیں ہے تو سخت فاسق معلن بوجوہ متعددہ ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے اور نماز واجب الاعادہ ہے، جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اور صلاح حال ظاہر نہ ہو جائے، امامت کے لائق نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴/رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-٤٦٦

پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والا، غیر محارم پر نظر بد ڈالنے والا، سنیما دیکھنے والا، داڑھی بنوانے والا امامت نہیں کرسکتا! جو امام یہ کہے کہ ”امامت اپنی جگہ اور تفریح اپنی جگہ“ اس کا کیا حکم ہے؟

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں مسجد میں جو امام ہے، اس کے اندر یہ

علامات ہیں:

(۱) ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرتا ہے اور گالی بکتا ہے۔

(۲) دوسرے لوگوں کی بیوی بیٹی کو بدنظر سے دیکھتا ہے۔

(۳) سنیما زیادہ دیکھتا ہے۔

(۴) داڑھی بنواتا ہے۔

(۵) ہپی کٹ بال کٹے ہوئے ہیں۔

(۶) کہتا ہے کہ امامت اپنی جگہ ہے اور تفریح اپنی جگہ ہے۔ لہٰذا ایسے امام کے لئے کیا حکم ہے؟ اور ایسے امام کے پیچھے جو لوگ نماز پڑھیں، ان کے لئے کیا حکم ہے اور جو اُس سے بات کریں یا کھانا کھلائیں، پاس بٹھائیں، ان کے لئے شریعت کے قانون میں کیا کیا حکم ہے؟ جواب دیا جائے۔

المستفتی: سرتاج احمد عرف کڑھے میاں، موضع دپوسٹ رحیمہ، ضلع بدایوں (اتر پردیش)

الجواب

فی الواقع اگر شرعاً ثابت ومشتہر ہے کہ وہ شخص بے وجہ شرعی لوگوں کو بُرا کہتا ہے اور گالی بکتا ہے، حد شرع سے کم داڑھی رکھتا ہے، سنیما دیکھتا ہے تو سخت فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور ہپی کٹ بال بھی صلحا کی وضع کے خلاف ہے، اس کو اس سے بھی پرہیز چاہئے اور صلحا کی وضع اختیار کرنا چاہئے اور یہ جملہ کہ "امامت اپنی جگہ ہے" اس کی سخت جرأت وبے باکی پر دلیل ہے، جب تک توبہ نہ کرلے اور صلاح حال ظاہر نہ ہو، اس سے پرہیز ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۴۶۷

آپریشن کے ذریعہ بیوی کے رحم کو ناقابل تولید بنانے والے کی امامت کیسی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید مسلمان ہے اور اس کی بیوی بھی مسلمان ہے مگر زید مسجد کا امام بھی ہے اور بیوی کو ساتھ لے کر ڈاکٹر کے پاس گیا اور ڈاکٹر سے مشورہ کر کے کچھ روپیہ لے کر اپنی بیوی کا آپریشن کرا کے لایا ہے اور پھر وہ امام صاحب مسجد میں امامت بھی کرتے ہیں اور عید اور سارے اسلام کے معاملات بھی اس کی معرفت سے ہو رہے ہیں، عالم لوگوں کو اس بات کی فکر لگی ہے کہ اس امام کے پیچھے نماز ٹھیک نہیں ہوگی، یہ شک پیدا ہو گیا ہے اس لئے آپ حضرات کے دربار میں یہ لکھ بھیجا گیا ہے اور کیا بات ہے کہ امام صاحب کی اولاد زیادہ ہونے کی وجہ سے آپریشن کرایا ہے؟

المستفتی: نثار الدین احمد، ساکن کشن گنج، پوسٹ مالہ پور، تھانہ چانچل، ضلع مالدہ (بنگال)

الجواب

صورت مسئولہ میں بر تقدیر صدق سوال امام مذکور کا یہ جرم اگر شرعاً ثابت و مشتہر ہے تو وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اسے امام بنانا گناہ ہے، آپریشن کرانا جائز نہ تھا، نسبندی حرام بدکام بدانجام ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارا مطبوعہ فتویٰ ہمراہ روانہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

۸۲ر سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-٤٦٨

استعفیٰ دینے سے امامت میں خلل نہیں آتا! بے وجہ طنز جائز نہیں! عند الضرورۃ لقمہ دینا ضروری ہے! برمحل لقمہ لینے سے نماز میں کمی نہیں ہوتی! بے اصل افراط حرام ہے!

مکرمی و محترمی حضرت مولانا اختر رضا خاں صاحب قبلہ! السلام علیکم

(۱) بعدہٗ واضح ہو کہ ہمارے گاؤں کے امام صاحب جو کہ حافظ بھی ہیں، قریباً ۱۰ ربرس سے امامت

فرمار ہے ہیں، ان کو جو تنخواہ دی جاتی ہے وہ مسجد کی آمدنی میں سے دیتے ہیں، اور ۱۰۰ ار روپیہ مدرسہ کی جانب سے دیا جاتا ہے، آپ نے اس سال مسجد میں ممبر کے قریب کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ میں رمضان مہینہ کے بعد یہاں سے چلا جاؤں گا اور میں اپنی امامت سے استعفیٰ دیتا ہوں، ٹرسٹ صاحبان نے جو کہ مسجد کا کاروبار سنبھالتے ہیں، استعفیٰ پر ان کے لکھے ہوئے مضمون کے مطابق متفق رائے سے ان کا استعفیٰ قبول کر لیا اور انہیں کہہ دیا کہ آپ کا استعفیٰ منظور ہو گیا ہے، اس پر گاؤں کے لوگ ان کو سمجھا بجھا کر امامت پر بحال رکھا ہے، استعفیٰ دینے کے بعد کیا امام صاحب کے پیچھے مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی؟ جبکہ انہوں نے دو یا تین مرتبہ ناراضگی سے استعفیٰ دیا ہے۔

(۲) تنخواہ زبردستی بڑھانے پر امام صاحب نے ایک مرتبہ عیدگاہ میں ٹرسٹ صاحبان کو علانیہ کہا تھا کہ آپ میری تنخواہ نہ بڑھائے تو میرا استعفیٰ ورنہ اضافہ کرنا ہو تو مجھ کو تحریری جواب چاہئے، جب سے کچھ لوگ ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کر رہے ہیں۔ صحیح راستہ پر کون ہے؟ امام صاحب؟ یا وہ لوگ جو نماز اُن کے پیچھے ادا نہیں کرتے؟

(۳) امام صاحب نے رمضان میں تقریر کی تو میٹھے طنز کر رہے تھے کہ بھائیو زمانہ فتنہ فساد کا ہے، پیر سے مرید ہوشیار، استاذ سے شاگرد ہوشیار، اور امام سے مقتدی ہوشیار ہو گئے ہیں تو آپ ہی بتایئے ایسی باتیں کر کے عوام کی دل آزاری کر کے امام صاحب کی امامت درست ہے؟

(۴) رمضان شریف میں ایک سے دوسرا حافظ رکھنے سے بھی لوگ یہاں الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں اور اگر حافظ صاحب کو دوسرے حافظ نے لقمہ دے دیا تو ناراض ہو کر وہ یہ کہہ دے کہ آپ نماز پڑھایئے اور وہ ان کو دو تین لقمہ دے تو ایسا کرنا درست ہے؟ اور امام حافظ اگر بیچ بیچ غلط پڑھے تو کیا لقمہ لینے سے کوئی کمی ہو جاتی ہے؟ آپ ہی برائے کرم ان باتوں کا خلاصہ کریں۔

(۵) ہمارے یہاں مسجد کے زیر نگرانی عربی مدرسہ چلایا جاتا ہے وہ مدرسہ میں حافظ صاحب بچوں کو پڑھاتے ہیں، ٹرسٹی لوگ مدرسہ کی ترقی کے لئے ایک دوسرا عالم بلاتے ہیں مگر وہ عالم آیا کہ گاؤں میں شور مچ جاتا ہے کہ اب یہ لوگ امام صاحب کو رہنے نہیں دیں گے، حالانکہ بچوں کی تعلیم کے لئے عالم صاحب کو بلوایا جاتا ہے، مقصد نیک ہوتا ہے۔ آپ ہی بتایئے کیا کیا جائے؟ لوگوں کو سمجھانے کا کام امام صاحب کا

ہے یا نہیں؟

نوٹ: ہمارے یہاں صرف سنی لوگ ہیں، دوسری کوئی پارٹی نہیں ہے۔

نوجوانان دونڈا نچہ معرفت عبدالعزیز خاں، بھکن خاں

دونڈا نچہ چنگی کے قریب مینار محلہ دونڈا نچہ ضلع دھولیہ، مہاراشٹرا

الجواب

(۱،۲) استعفیٰ دینے سے امامت میں خلل نہیں آتا، اس وجہ سے امامت مکروہ نہ ہوئی اور اس وجہ سے اس کی اقتدا سے باز رہنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے وجہ شرعی طنز وطعن کرنا جائز نہیں، اگر ثابت ہو کہ امام نے بے وجہ شرعی طنز کیا اور مقتدیوں کی دل آزاری کی تو سخت مجرم ہے، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) عندالضرورت لقمہ دینا ضروری ہے اور امام کو لقمہ لینا بھی چاہئے، لقمہ برمحل لینے سے نماز میں کمی نہ ہوگی اور اس پر ناراضگی گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) بے سروپا افراط پھیلانا حرام ہے اور امام کو منع کرے تو موقع کی بات سمجھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۱۴ر ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٤٦٩

نابالغ کی اقتدا بالغین کے لئے جائز نہیں!

غوث اعظم نے شب معراج سرکار علیہ السلام کو اپنا دوش مبارک پیش فرمایا!

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ بخیریت ہوں، کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ

(۱) میرا بچہ جو کہ نابالغ ہے اور جو کہ ۱۲-۱۳/ پارے حفظ کر چکا ہے، کیا تراویح میں قرآن پڑھا سکتا ہے؟ یا نہیں؟ اور اگر نابالغ پورا قرآن حفظ ہے وہ سنا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھی گئی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ مہربانی فرما کر جواب جلد از جلد مرحمت فرمائیں۔

(۲) جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے رفرف یا براق پر سوار ہونے کے لئے کاندھا دیا، اس کا جواب مدلل مرحمت فرمایا جاوے، یہ بات صحیح ہے یا غلط؟

المستفتی: ریاض علی خیرآبادی
کوارٹر 52/5 فیکٹری اسٹریٹ، شاہجہانپور

الجواب

(۱) نابالغ کی امامت بالغین کو درست نہیں ہے، لہٰذا اسے امام کرنا جائز نہیں اور اس کے پیچھے بالغوں کی نماز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) تفریح الخاطر میں ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ السامی کی روح شب معراج میں حاضر ہوئی، حضور پُرنور علیہ الصلاۃ والسلام نے قدم اقدس غوث اعظم کے دوش پر رکھا اور سوار ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳؍رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ—۴۷۰

غیر درست خواں کو امام بنانا حلال نہیں! بوجہ شرعی اقتدا نہ کرنے والے پر طعن و تشنیع کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:
زید کی قرأت صحیح نہیں ہے اور زید ہی امامت کرتا ہے، بکر کی قرأت صحیح ہے بکر زید کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہے، گاؤں والے بہت اعتراض کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟ بکر زید کے پیچھے نماز پڑھے یا نہیں؟ اگر پڑھتا ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ اور نہیں پڑھتا ہے تو لوگ جو منہ میں آتا ہے بکواس کرتے ہیں، لہٰذا حکم شرع سے آگاہ فرمائیں تاکہ عوام کا منہ بند کیا جا سکے اور نماز بھی درست

ہو۔ بینوا توجروا

المستفتی: نوری احمد خاں
ڈنڈوہ بزرگ، ضلع فرخ آباد (یوپی)

الجواب

فی الواقع اگر زید صحیح خواں نہیں ہے تو اسے امام بنانا حلال نہیں اور اس کی اقتدا درست نہیں بکر زید کی اقتدا اس وجہ سے نہیں کرتا ہے تو مصیب و مثاب ہے اور اس پر طعن و تشنیع بہت سخت قبیح و باعث غضب وعذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۵ / جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-٤٧١

اجنبی عورتوں سے ملنے جلنے والا فاسق معلن ہے، بعد توبہ تا صلاح حال لائق امامت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک مولوی صاحب یہاں پر ہیں جو ہائی اسکول میں معلم ہیں، عربی تعلیم کے لئے ہیں وہ صبح کو بعد نماز فجر ایک جگہ ناشتہ کے لئے جاتے ہیں بعد ناشتہ فوراً وہ اسکول چلے جاتے ہیں تعلیم کے لئے جب وہ اسکول سے واپس آتے ہیں تو صرف اتنا وقت رہتا ہے کہ دوپہر کا کھانا کھا سکتے ہیں، اس کے فوراً بعد ظہر کا وقت ہو جاتا ہے، ظہر کی نماز کے فوراً بعد وہ اس شہر کے ایک محلّہ میں مکتب ہے، وہاں وہ بچوں کو قاعدہ اور قرآن عظیم پڑھانے جاتے ہیں، مکتب سے فارغ ہوتے ہی عصر کا وقت ہو جاتا ہے بعد نماز عصر وہ اکثر کتابوں کے مطالعہ میں رہتے ہیں، کبھی کبھی وہ اپنے احباب سے ملنے چلے جاتے ہیں، تھوڑی ہی دیر بعد مغرب کا وقت ہو جاتا ہے، بعد نماز مغرب ایک حافظ سننے آتا ہے، بچے کا سبق اور آموختہ سنتے سنتے عشاء کا وقت ہو جاتا ہے، بعد نماز عشاء مولوی صاحب کھانا کھانے وہیں جاتے ہیں جہاں صبح کا ناشتہ کرنے جاتے ہیں، غرض یہ ہے کہ مولوی صاحب ہمیشہ اس طرح مشغول رہتے ہیں، انہیں بالکل فرصت نہیں ملتی۔ اب اصل مقصد یہ ہے کہ مولوی صاحب جہاں ناشتہ کرنے یا کھانا کھانے جاتے ہیں، اس صاحب

خانہ اور مولوی صاحب کے درمیان بہت گہرا تعلق ہوگیا ہے، یہاں تک کہ صاحب خانہ مولوی صاحب کو اپنے بچہ جیسا مانتے ہیں، یہاں تک کہ صاحب خانہ کی اہلیہ مولوی صاحب کو اپنے سگے بھائی کی طرح چاہتی ہیں، یہاں تک کہ مولوی صاحب کے ہر آرام و تکلیف کا پورا خیال رکھتے ہیں، سب گھر والے خوش ہیں اس وجہ سے مولوی صاحب کو کھانے اور پکانے کی بالکل فکر نہیں ہے، اگر وہ لوگ مولوی صاحب کا ساتھ نہ دیتے تو مولوی صاحب ان مصروفیات کی وجہ سے اپنی ضروریات کو پوری نہ کرسکتے۔ اب مسئلہ کی بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا صاحب خانہ نے مولوی صاحب سے کہہ دیا کہ آپ جس طرح اپنے بہن بہنوئی کے یہاں آتے ہیں ویسے ہی یہاں بے جھجک آیا کیجئے کیونکہ یہ سب آپ ہی کے بہن بھانجہ اور بھانجیاں ہیں۔ اب اس وجہ سے مولوی صاحب بوقت ضرورت روزانہ آتے جاتے ہیں صاحب خانہ کے گھر، ان باتوں کو بھی شہر کے مسلمان قریب قریب جانتے ہیں، اب یہی مولوی صاحب یہاں ایک مسجد میں امامت کرتے ہیں، آیا ان کے پیچھے نماز از روئے شریعت مطہرہ جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ مولوی صاحب اس طرح جاتے ہیں جیسے اپنے بہن کے گھر جاتے ہیں، گھر والے سب اپنے کام میں لگے رہتے ہیں، آیا مولوی صاحب کا آنا جانا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: عبدالباری

غازی پور، حال مقیم: پور بندر، گجرات

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے کہ امام مذکور ان اجنبی عورتوں کے سامنے آتا ہے اور یہ شرعاً ثابت ہے تو وہ فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے۔ اس پر توبہ لازم ہے بعد توبہ جب صلاح حال ظاہر ہوجائے تو امامت کے قابل ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ / جمادی الآخرہ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والے امام اور اس کی امامت کا حکم!

مسئلہ-۴۷۲

بگرامی خدمت شریف جناب قبلہ وکعبہ مفتی اعظم ہند بریلی شریف! السلام علیکم

ہمارے یہاں دو مدرسین ہیں اور دونوں امامت بھی کرتے ہیں لیکن ایک امام صاحب ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں، اس لئے چند نمازیوں نے انؔ سے پوچھا آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ امام صاحب کی داڑھی اور لباس شرع کے خلاف ہے، اس لئے میں نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتا۔ ایک روز مغرب کے وقت دونوں امام صاحب کے درمیان گفت وشنید ہوئی، اس پر ایک امام صاحب کتاب بہار شریعت لاکر دوسرے امام صاحب کو بتایا تو امام صاحب نے کہا کہ یہ کتاب بہت پرانی ہوگئی ہے، اس کو میں نہیں مانتا اور میں شراب بھی پیتا ہوں اور زنا بھی کرتا ہوں، آپ لوگوں کو میرے پیچھے نماز پڑھنا ہو تو پڑھو ورنہ دوسرا امام ڈھونڈ لو، اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ فتویٰ عنایت فرمائیں۔ فقط۔

المستفتی: شہر علی راج پور، جامع مسجد

الجواب

برتقدیر صدق سوال وہ امام اقراری فاسق معلن ہے اور اس کا خط کشیدہ جملہ علانیہ دو شدید کبیرہ گناہوں کا اقرار ہے اور اگر بالفرض وہ اقرار میں سچا نہیں تو یہ علانیہ دروغ گوئی ہے اور حکم شرع دیکھ کر نہ ماننا اور بھی سخت ہے اور یہ وہ کہہ چکا کہ دوسرا امام ڈھونڈ لو تو اب پوچھنا کیا ہے؟ اسے امام نہ بنائیں اور کسی لائق امامت کو مقرر کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۴۷۳

غوث اعظم کی طرف منسوب ایک واقعہ کے متعلق سوال!

بخدمت عالی جناب علامہ مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری، مفتی اعظم ہند بریلی شریف

واقعہ ذیل بغرض دریافت حکم شریعت بطور استفتاء پیش کیا جارہا ہے، بغور ملاحظہ فرمایا جائے بشکل فتویٰ مرحمت فرمایا جائے۔

ماہ ربیع الآخر ایک جمعہ میں قبل نماز جمعہ ہمارے محلہ کی مسجد کے امام صاحب نے فضائل وکرامات غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے یہ بیان کیا کہ: حضور غوث الاعظم اپنے بچپن میں بچوں کے ساتھ مل کر ایک کھیل کھیلا کرتے تھے، وہ کھیل عام بچوں کے کھیل سے جدا ہوتا تھا یعنی وہ بچوں کو زمین پر لٹادیا کرتے تھے اور ان کو مردہ بتلا کر لفظ قم باذن اللہ فرما کر بچے کو ٹھوکر مارتے کہ وہ اٹھ جاتا جس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہوجا اور بچے ترتیب سے اٹھ کھڑے ہوجاتے تھے۔ انہیں ایام میں ایک ضعیفہ کا ایک بچہ وفات اصلی کی زد میں آگیا جس کے سبب وہ ضعیفہ رورہی تھی کسی نے اسے روتا دیکھ کر کہا کہ اس شہر بغداد میں عبد القادر نام کا ایک بچہ ہے وہ ٹھوکر مار کر زندہ کردیتا ہے تم اسے وہاں لے جاؤ، اس پر وہ ضعیفہ اپنے مردہ بچے کو لے کر وہاں پہونچی، آپ نے مردہ بچے کو دوسرے زندہ بچوں کی صف میں لٹادیا، کھیل شروع ہوا اور ہمیشہ کی طرح غوث الاعظم قم باذن اللہ کہتے ہوئے بچوں کو ٹھوکر مارتے رہے اور بچے اٹھ اٹھ کر کھڑے ہوتے رہے لیکن وہ بچہ جو مردہ تھا نہیں اٹھا آپ نے جب دیکھا کہ یہ بچہ کیوں نہیں اٹھا تو فرمایا قم باذنی یہ فرمانا تھا کہ بچہ فوراً اٹھ گیا۔ مقرر کی اس تقریر سے حاضرین نے غوث الاعظم کی شان میں اچھے الفاظ سے مدح سرائی کی، اس کے بعد تقریر ختم ہوگئی لیکن نماز ختم ہوجانے پر نمازیوں میں سے ایک صاحب نے امام صاحب سے کہا، ایسا واقعہ آج تک نہ تو کبھی علماء کے ذریعہ سننے میں آیا اور نہ کتابوں میں دیکھنے کو ملا، آپ نے یہ واقعہ کیسے بیان فرمایا؟ تو امام صاحب نے جواب میں کہا کہ میں نے یہ واقعہ علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی کی تصنیف کردہ کتاب میں پڑھا ہے، اور اس کے حوالے سے بیان کیا، ان صاحب نے اعظمی صاحب کی قریب قریب کتابوں کا مطالعہ کیا جو اسی شہر میں موجود ہیں مگر اس واقعہ کو نہیں پایا تو امام صاحب سے مکرر کہا تو امام صاحب نے بھی مکرر یہی کہا کہ میں نے اعظمی صاحب کی کتاب کے حوالے سے بیان کیا ہے، ان صاحب نے کچھ اور کتابیں اعظمی صاحب کی تلاش کیں اور مطالعہ کیا مگر یہ واقعہ نہیں پایا اور امام صاحب نے مکرر فرمایا کہ یہ واقعہ ہے اور میں نے اعظمی صاحب کی ہی تصنیف کردہ کتابوں میں پڑھا ہے اور پڑھنے کے بعد ہی واقعہ بیان کیا جو صحیح ہے اس کے بعد اس واقعہ پر چہ

میگوئیاں اور نکتہ چینیاں ہو ہی رہی تھیں کہ امام صاحب نے قریب ڈیڑھ ماہ بعد انہیں صاحب سے جو معترض تھے کہا کہ یہ واقعہ جو میں نے بیان کیا تھا دراصل غوث اعظم کا نہ ہوکر شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

امر دریافت واقعہ مذکورہ میں یہ ہے کہ امام صاحب کے دوران تقریر اس غلط واقعہ کے بیان کرنے سے شریعت کا حکم کیا عائد ہوتا ہے اور اس کے وبال سے بچنے کے لئے امام صاحب کے لئے اور مدح سرائی کرنے والے سامعین کے لئے کیا ہونا چاہئے؟ یعنی یہ لوگ کیا عمل کریں کہ اس غلط بیانی کے سبب جو تقصیر لازم آتی ہے اس سے بچاؤ ہو سکے۔

نیز یہ کہ اس صورت میں ان امام صاحب کی نماز میں اقتدا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس امر سے بھی مطلع فرمائیں کہ جو واقعہ امام صاحب نے بیان کیا وہ صحیح ہے یا غلط؟ کیونکہ عام طور پر کبھی بھی ایسا واقعہ نہ تو علماء کے ذریعہ سننے میں آیا اور نہ کبھی کہیں کسی کتاب میں پڑھنے کو ملا۔

المستفتی: محمد ظفر خاں، سکریٹری انتظامیہ کمیٹی، مسجد و محلہ کلے سات، اودے پور (راجستھان)

الجواب

واقعہ کی نسبت غوث پاک کی طرف ہو یا شمس تبریز کی جانب، امام پر بہر حال ثبوت دینا لازم، اگر ثبوت دے تو خیر ورنہ بے توبہ و رجوع اسے امام بنانا گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٧٤

"سیدہ فاطمہ نے اپنی موت کی دعا کی" بجا یا بے جا؟ "سرکار نے حضرت ابو درداء کے قدم کا بوسہ دیا" یہ جملہ شرعاً کیسا؟ جو شخص دیابنہ وہابیہ کو برا کہنے سے منع کرے، اس کا حکم! چھوٹے برتن میں ہاتھ ڈبو کر وضو کرنے سے وضو نہ ہوگا! بغیر داڑھی والے کی اذان ممنوع و مکروہ ہے! امام کے لئے زکوٰۃ لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت اس مسئلہ میں کہ:

(۱) امام صاحب اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آخری وقت میں اپنی موت کی دعا کی۔ دیگر اینکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابودرداء کے قدم کا بوسہ دیا تھا۔ چند افراد نے جب ان جملوں کی تحقیق کے لئے پوچھا تو امام صاحب نے کہا کہ میں نے سہواً نہیں کہا بلکہ یہ حق ہے۔ دیگر اینکہ امام صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ جب تک خود سنت رسول پر پورا پورا عمل نہ کرے تب تک کسی کو بُرا نہیں کہہ سکتے، بلکہ بُرا کہنے کا کوئی حق حاصل نہیں، جیسے دیگر فرقہ دیوبندی وہابی وغیرہ کو۔ لہٰذا اب ایسے امام کو کس فرقہ کا پیرو سمجھا جائے؟ اور ایسے شخص کو امامت سے معزول کیا جائے یا نہیں؟

(۲) خود امام صاحب کا یہ فعل ہے کہ ایک چھوٹے سے برتن میں ہاتھ ڈبو کر وضو کرتے ہیں، یہ درست ہے یا نہیں؟

(۳) جبکہ داڑھی والے موجود ہوں تو بغیر داڑھی والے سے اذان پڑھوانا کیسا ہے؟

(۴) امام کو زکوٰۃ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور زکوٰۃ لینے والے کی امامت درست ہے یا نہیں؟ جواب جلد مرحمت فرمائیں۔ فقط والسلام!

المستفتی: عبدالمجید حبیبی
راجہ کھریاد ضلع کالاہیڈی، اڑیسہ

الجواب

(۱) برتقدیر صدق سوال امام مذکور پر لازم ہے کہ جو اس نے کہا وہ اس کا ثبوت فراہم کرے، ورنہ اشد گناہ گار سخت جری بے باک مفتری کذاب گستاخ رسول ہے اور فرق باطلہ کے لئے جو اس نے کہا اس سے اس کی حمایت وتائید فرق باطلہ بلکہ ان کے کفر سے اس کا راضی رہنا خوب ظاہر ہے، اسے امامت سے معزول کرنا لازم ہے، اس پر توبہ وتجدید ایمان اور تمام بدمذہبوں اور ان کی ضلالت ومعتقدات کفریہ سے بیزاری فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نہیں، اور وضو نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مکروہ وممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر وہ صاحب نصاب ہے تو اسے زکوٰۃ لینا حرام اور اسے زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اور اس کی امامت مکروہ وممنوع۔ اور اگر صاحب نصاب نہیں تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۷؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۴۷۵

کوئی عورت اگر امام پر جھوٹا الزام لگائے تو اس سے امامت میں کوئی قباحت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

زید وبکر دو پڑوسی ہیں، بکر کی بیوی زید کو بڑا بھائی مانتی ہے، زید بھی اسے تسلیم کرتا ہے، ناگہانی مصیبت بکر پر آ پڑی جس سے وہ ہر طرح سے بے کار ہو گیا، ایسے وقت میں زید نے اپنے طور پر ہر ممکن مدد کی اور قرض کی صورت میں بھی روپیہ پیسے دیتا رہا، جس کی تعداد کافی ہو گئی، بکر کے حالات سنبھلنے پر زید نے روپیہ جو بھی بطور قرض دیا تھا، اسے طلب کیا، جس سے بکر کو اعتراض ہوا کہ اتنا روپیہ کیسے ہو گیا؟ زوجہ بکر نے کہا پانچ سو، کبھی تین سو، اور کبھی کہتی ڈیڑھ سو۔ ان متضاد باتوں سے بات بڑھ گئی، یہاں تک کہ ہاتھا پائی ہو گئی، زوجہ بکر نے بھی بکر کا ساتھ دیا اور زید سے الجھ پڑی، یہاں تک کہ زید پر الزام لگایا کہ زید نے میرا بلاؤز چاک کر دیا، لوگوں نے جھگڑے کو دفع کر دیا، کچھ دنوں کے بعد زوجہ بکر پڑوس کی بوڑھی عورت کو پکڑ لے آئی اور زید سے رورو کر اپنی اور اپنے شوہر کی غلطی اور گستاخی کی معافی مانگی، چونکہ جمعہ کا وقت ہو رہا تھا اور مصلی مسجد کے ان تمام شی کو دیکھ رہے تھے لہٰذا زید نے اسے سمجھا کر بتایا اور مسجد کو چلا گیا، ایسی صورت میں زید کی امامت پر کوئی ضرر آسکتا ہے؟ نیز اس کی امامت درست ہوگی یا نہیں؟

الجواب

صورت مسئولہ سے ظاہر ہے کہ زوجہ بکر نے زید پر غلط الزام لگایا تھا، اگر واقعہ یہی ہے تو زوجہ بکر

ملزم ہے اور زید پر الزام نہیں اور زید کی امامت جائز ہے، بشرطیکہ جامع شرائط امامت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

داڑھی کی مقدار شرعی! ازخسار پر بڑھے بالوں کو کاٹنا جائز ہے! تہبند گھٹنوں سے نیچے ٹخنوں کے اوپر نصف ساق تک ہونا مسنون ہے!

مسئلہ-٤٧٦

جناب بریلی سنی مدرسہ کے مولانا صاحب!

ہم آپ سے کچھ اسلام کی باتیں پوچھ رہے ہیں، سو ان نیچے لکھے سوالوں کا جواب جلدی سے جلدی دینا، قرآن شریف پاس رکھا ہو اور پاس میں چلم پیتے ہوں تو ان کا جواب دینا۔

(۱) امام کا، داڑھی کم کرانا جائز ہے یا نہیں؟ کم کراتا ہو تو اس کا کیا کرنا چاہئے؟

(۲) امام کو گھٹنوں سے نیچے لنگی یا پاجامہ پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ لنگی گھٹنوں سے نیچے پہننا سنت رسول ہے اور داڑھی کم کرانا بھی سنت رسول ہے، ان امام کا کیا کرنا چاہئے؟ اور مسجد ہوتے ہوئے بھی مدرسہ کے اندر پانچ وقت کی نماز پڑھی جاتی ہے اور نماز و جمعہ پڑھاتے ہیں تو ان کا جواب جلدی دینا۔

(۳) جب امام نماز پڑھاتے ہوتے ہیں اور نیت باندھ کر اللہ اکبر کرتے ہوں تو ہاتھ کانوں کو لگانا چاہئے یا نہیں؟ جو کانوں کو لگاتا ہو ان کا کیا کرنا چاہئے؟

المستفتی: حنیف محمد

جسونت گورہ ضلع ناگپور (راجستھان)

الجواب

(۱) داڑھی کو حد شرع کہ یک مشت ہے سے کم کرنا یا منڈانا حرام و گناہ ہے اور یکمشت سے زیادہ کو کاٹنا اور رخساروں پر بڑھے ہوئے بال کو کاٹنا جائز بلکہ سنت سے ثابت اور تہ بند گھٹنوں سے نیچا اور ٹخنوں سے اوپر نصف ساق تک ہونا مسنون ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) امام اگر سنی صحیح العقیدہ جامع شرائط امامت ہے تو مسجد کی حاضری اور جماعت کا التزام لازم ہے اور اگر امام جامع شرائط امامت نہیں اور مسجد میں دوسری جماعت مظنہ فتنہ ہے تو مدرسہ میں پڑھنا جائز ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۳) کانوں کی لو تک تکبیر تحریمہ میں ہاتھ رکھنا مسنون ہے اور جو ایسا نہ کرے تارک سنت ہے اور اس کا عادی گناہ گار۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۷ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۴۷۷

چند لوگ ہوں تو امام کسے بنایا جائے؟

محترم المقام جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک گاؤں میں پارٹی بندی ہونے کی وجہ سے کوئی امام قائم نہیں ہے اور وہاں چار شخص اس لائق ہیں کہ جو نماز پڑھا سکتے ہیں، مگر ان میں کوئی نہ کوئی کمی ضرور ہے اور ایک کے اوپر ایک عیب نکالتے ہیں۔ ایک شخص جس کی عمر قریب ۷۵ر سال کی ہوگی اس کے گھر میں بیوی کا انتقال ہوگیا ہے وہ نماز پڑھا بھی سکتا ہے اور پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ دوسرا شخص جس کی عمر ۴۰ر سال کی ہوگی وہ بھی پکا نمازی ہے اور اتنا علم بھی رکھتا ہے کہ نماز پڑھا سکتا ہے مگر اس کے ایک پیر میں کچھ ایسی تکلیف ہے کہ قعدے میں صحیح حالت میں اُٹھا بیٹھا نہیں جاتا، اس کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اور ایک شخص ہے جو حافظ قرآن ہے اور نماز بھی پابندی سے پڑھتا ہے مگر داڑھی منڈا ہے، اس کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ ایک اور شخص ہے جو حافظ ہے مگر نماز غنڈے دار پڑھتا ہے یعنی پابند

نماز نہیں ہے اور وہ بھی داڑھی منڈا ہے۔ ان چاروں میں سے کسی کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا کسی کے پیچھے نہیں ہو سکتی؟ شریعت کی روشنی میں صحیح اور صاف مفصل طور پر از روئے حدیث اور قرآن کے جواب دیا جائے تاکہ وہاں کا یہ فساد مٹ سکے اور آپ فتویٰ اس طور پر تحریر فرمادیں تو عین مہربانی ہوگی۔ فقط والسلام!

المستفتی: مولانا سخاوت حسین، خادم مسجد ستار پور

الجواب

پہلے دونوں اگر صحیح القرأت، صحیح الطہارت اور مسائل نماز و طہارت سے واقف ہیں تو انہیں دو میں سے کوئی ہو سکتا ہے اور جو علم زیادہ رکھتا ہے اسے مقدم کرنا افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۴۷۸

جس پر حکم کفر ثابت ہو اس سے ملنے جلنے والا لائق امامت نہیں، ایسے کے پیچھے پڑھی گئی نمازیں مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہیں!

حضور مفتی اعظم ہند! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حسب ذیل مسئلہ کا شرعی جواب دے کر ممنون فرمائیں، کرم ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ:

زید نے فتویٰ گلی گلی بانٹنے کو یزید کا کام کہا، امام صاحب نے اس کا حلفیہ بیان کر دیا اس پر بریلی شریف سے ۳ر رمضان ۱۴۰۳ھ کو اقراری کفر کا فتویٰ دے کر توبہ، کلمہ، نکاح کا حکم ہوا وہ فتویٰ جبلپور میں پیش ہوا تو حضور مفتی اعظم مدھیہ پردیش برہان الحق صاحب نے تصدیق فرمائی، بعد میں وہ فتویٰ مشتہر کر دیا گیا۔ مگر ابھی تک امام صاحب اور کچھ دیگر مولوی زید مذکور کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں، فتویٰ پر توجہ نہیں دیتے ہیں جبکہ الزام کی تحریر خود امام صاحب نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہیں، اس صورت میں ایسے امام کی اقتدا میں نماز کا کیا حکم ہے؟ اور جو نمازیں پڑھی گئیں، اور جو پڑھی جائیں گی ان کا کیا ہوگا؟ جب تک زید مذکور فتویٰ پر عمل نہ کرے تب تک عام مسلمانوں کو اس کا بائیکاٹ ضروری ہے یا نہیں؟ چونکہ فتویٰ گلی گلی بانٹنے والوں کے کام کو یزیدی کام کا بیان خود امام صاحب نے لکھا ہے اور یہی بیان حضور مفتی اعظم کے

سامنے جبلپور میں زید مذکور نے دیا۔لہٰذا کسی تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی اس لئے بریلی شریف کے فتویٰ اقراری کفر پر مفتی صاحب جبلپوری نے تصدیق فرمائی ہے۔لہٰذا سوال مذکور کے متعلق حکم شرع فرماکر کرم فرمائیں۔نوازش ہوگی۔

المستفتی: مولوی نثار احمد قادری رضوی
شواجی وارڈ، کٹنی، ضلع جبلپور(مدھیہ پردیش)

الجواب

برتقدیر صدق سوال اگر امام مذکور کے بابت شرعی طور پر ثابت ہے کہ وہ اس شخص سے جس پر حکم کفر ہے، ملتا جلتا ہے تو وہ فاسق معلن ہے، جب تک توبہ صحیحہ کے بعد اس کا صلاح حال اور اس شخص سے ترک تعلق ظاہر نہ ہوجائے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور دوسرے لوگ بھی جو اس کے ساتھی ہیں، گناہ گار ہیں، ان پر بھی توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۴۷۹

گالی دینے والا امامت کے بے توبہ لائق امامت نہیں!

میرے محترم محدث صاحب! السلام علیکم

گزارش یہ ہے کہ امام مسجد کے علاوہ دوسرے شخص نے میلاد پڑھا تو امام نے میلاد پڑھنے والے سے یہ کہا کہ تم اور تمہارے ساتھ جو مولوی ہے، آپ دونوں حرامی ہیں۔تو ایسے امام کے پیچھے نماز ہے؟ اس میں حضرت علامہ کیا فرماتے ہیں؟ فقط۔

المستفتی: عبداللطیف
امام مسجد، ضلع مرادآباد(یوپی)

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے جو درج سوال ہوا تو وہ شخص لائق امامت نہیں ہے، جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اور

ان لوگوں سے جنہیں گالی دی ہے، معافی نہ چاہ لے، اس کی اقتدا سے پرہیز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۸۰

بے وجہ شرعی امام بدلنے کا مطالبہ کرنے والے گنہ گار ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

(۱) ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب کی اقتدا میں چالیس فیصدی لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں، جماعت ہو جانے کے بعد اپنی اپنی نمازیں پڑھتے ہیں، ایسی صورت میں محلّہ میں ایک مدرسہ ہے تو کیا وہاں ہم نماز پنجگانہ، نماز تراویح پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) امام صاحب صحیح العقیدہ ہونے کے باوجود ان کی اقتدا نہیں کرتے کافی عرصے سے اختلاف چلا آرہا ہے، مسجد کے جو ٹرسٹی ومتولی وغیرہ ہیں، ان سے بارہا کہا گیا کہ امام صاحب کی تبدیلی کردی جائے لیکن آج تک کوئی غور خوض نہیں کیا گیا۔ اس مسئلہ کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ جواب سے مطلع فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی، وقت کم ہے، جواب جلد عطا فرمانے کی زحمت کریں۔

المستفتی: عبداللطیف حاجی، احمد آباد

الجواب

وہ لوگ اقتدا نہیں کرتے اور امام کو بدلنے کا مطالبہ کیوں کر رہے ہیں؟ اس کی وجہ اگر دنیوی رنجش ہے اور امام میں کوئی شرعی وجہ مانع امامت نہیں ہے تو یہ لوگ ملزم وگنہ گار ہیں ورنہ بصورت دیگر وہ امام ملزم ہے۔ تفصیل سے سوال کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱ر شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

مروجہ قوالی اور اس میں بیٹھنے والے کا حکم!
قسم توڑنے والے پر کفارہ دینا لازم ہے! قسم کا کفارہ کیا ہے؟

مسئلہ-۴۸۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱)　زید سنی قادری اور مسلک اعلیٰ حضرت کا قائل ہے اور مسجد کی امامت بھی کرتا ہے، ایک عرس بھی اس کی سرپرستی میں ہوتا ہے جس میں قوالی بھی ہوتی ہے۔ زید قوالی کا دل سے قائل بھی نہیں ہے مگر کسی وقت تھوڑی دیر کے لئے قوالی میں بیٹھ بھی جاتا ہے، اس عرس کے علاوہ کسی قوالی میں نہیں بیٹھتا ہے۔ اب زید کے پیچھے امامت درست ہے کہ نہیں؟ زید پر شرعی حکم کیا ہے؟

(۲)　زید نے کچھ لوگوں کے سامنے ایک بار یہ عہد کیا ہے کہ میں خود امامت سے انکار نہ کروں گا، اب کچھ لوگ زید کی امامت پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں جس کی بنا پر زید امامت سے علیٰحدگی چاہتا ہے کیا خود سے امامت سے انکار کردے تو زید پر کفارہ لازم ہوتا ہے؟ اور کس طرح کفارہ ادا کرے؟ شریعت زید کی طرف ہے اور وہ امامت سے علیٰحدہ ہونے سے روکتی ہے۔ شرعی حکم سے مطلع فرمایا جائے۔

احقر امجد علی

الجواب

(۱)　مروجہ قوالی ناجائز وحرام ہے، اس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہوسکتی اور امام مذکور پر توبہ لازم ہے ورنہ لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)　اگر بقسم عہد مذکور کیا تو خود انکار کرنے کی صورت میں کفارہ ضرور لازم ہوگا اور کفارہ قسم میں مسکینوں کو کھانا یا پوشاک دینا ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

امامت پر اجرت لینا جائز ہے، اس کی وجہ سے امام پر کوئی الزام نہیں!

مسئلہ-۴۸۲

میرے محترم محدث!　　السلام علیکم

گزارش یہ ہے کہ امام مسجد نے اپنے مقتدیوں سے کہا کہ آپ لوگ اجرت نماز کی دیں گے تو میرے پیچھے آپ کی نماز ہوگی، اگر مجھ کو اجرت نہ دو گے تو میں نہ تمہارا امام نہ تم میرے مقتدی۔ تو اس میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟ فقط!

المستفتی: عبداللطیف، امام مسجد، ضلع مرادآباد (یوپی)

الجواب

اجرت مقررہ پر امامت کرنا جائز ہے، اور اس اجرت کا مطالبہ امام کو جائز ہے۔ اس پر اس وجہ سے الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۸۳

حالت مخمصہ میں دیابنہ سے مدد لینا کیسا؟ دیوبندی کی لڑکی کا نکاح کب سنی سے ہوگا اور کب نہیں؟ دیابنہ سے ملنا جلنا حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید سنی صحیح العقیدہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے، خود ہی نہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد سب سنی ہی ہیں، زید اپنے محلہ میں ایک سنی مسجد کا امام بھی ہے، زید کی مسجد میں کچھ دیوبندی بھی نماز پڑھنے آتے ہیں لیکن زید کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہے، اچانک زید کی طبیعت خراب ہونے پر کچھ دیوبندی نے اس کی بیماری میں مدد کی روپوں پیسوں سے، وہ ساری رقم بیماری میں صرف ہوگئی جب ہی سے محلہ کے کچھ حضرات نہ تو زید کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور نہ اس کے یعنی زید کے سلام وکلام کا جواب ہی دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ان کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور صحیح سنی ماننے کے لئے تیار نہیں، مدد جو کی گئی تو ایسی صورت میں تھی کہ بیماری اس قدر بڑھ چلی تھی کہ سوائے مرنے کے اور کوئی صورت نہیں تھی اور ساتھ ہی ایسے وقت میں زید کے پاس کسی قسم کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ ایسی صورت میں زید پر کیا حکم ہوتا ہے؟ ساتھ ہی جو لوگ سنی تصور نہیں کر رہے ہیں ان پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر دل کو مطمئن فرما کر خدمت کا موقع عنایت کریں۔ فقط والسلام!

نوٹ: زید امام صاحب کی شادی ہوئی تھی جس وقت، اس وقت ان کے سسرال والے کا یا خسر کا عقیدہ کچھ اور تھا اور اس وقت کچھ اور ہے یعنی وہابی نکلا جہاں وہ امام صاحب جاتے ہیں بہت کم اور کھانا پینا بالکل بند لیکن امام صاحب کے بال بچے وہاں کھانا پینا آرام سے کرتے ہیں اس کی بھی تشریح فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

خادم محمد ہاشم چمن رضوی، کانپور (یوپی)

الجواب

فی الواقع اگر حالت مخمصہ تھی کہ مرض نہایت شدید ہوگیا تھا اوران دیوبندیوں کے سوا اسے کسی سنی صحیح العقیدہ سے مدد نہ ملنے کا یقین تھا اور یہ بہت بعید ہے تو اس پر الزام نہیں، ملزم وہی لوگ ہیں جنہوں نے باوصف قدرت امام کی امداد نہ کی اور اسے دیابنہ کا مرعون منت ہونا گوارا کیا۔ امام کی بیوی اگر دیوبندیوں کے عقائد کفریہ رکھتی ہے یا دیوبندیوں کے عقائد کو جان کر انہیں مسلمان جانتی ہے تو اس کا نکاح فسخ ہوگیا بلکہ ہمیشہ سے ایسی ہے تو سرے سے نکاح ہی نہ ہوا، فوراً علیحدگی فرض ہے اور توبہ لازم ہے اور اگر نہ خود وہ دیوبندیہ ہے نہ انہیں مسلمان جانتی ہے تو نکاح قائم ہے مگر اسے وہابیہ سے ملنے دینا حرام ہے اور امام جب تک اس سے سچی توبہ نہ کرے، امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷؍شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۸۴

مشترکہ زمین کو اپنے لئے خاص کرنا حلال نہیں!
غیر کی زمین پر قابض ہونے والا لائق اقتدا نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک شخص حافظ قرآن ہیں اور نماز بھی پڑھا دیتے ہیں، ان کے مکان کی چھت کے پیچھے جو زمین مشترکہ راہ داری ہے، اس زمین کو دوسرے لوگوں کو نظر انداز کر کے زبردستی اپنے مکان میں شامل کرنا چاہتے ہیں، یہ گلی مشترکہ راہ داری پچھم رخ کو پار نہیں ہے پورب رخ کو اپنے مکان کے میل سے اس راہ داری کو چن کر بند کر دیا۔ محلہ والوں نے ان کو منع کیا کہ تم حافظ قرآن ہو، نماز بھی پڑھاتے ہو، جب یہ چیز کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے تو تمہارے واسطے کیسے جائز ہو جاویگی؟ ایک صاحب نے حافظ صاحب کی حمایت میں یہ کہا کہ یہ گلی اگر اپنے مکان میں نہیں ڈالیں گے تو مٹھیا بنے گی، یہ آبادی پورب

پچھم اتر دکھن کل کی کل مسلمانوں کی ہے، اس مشترکہ راہ داری کو مکان کے اندر ڈالنے کی وجہ سے فتنہ پیدا ہو رہا ہے، ایسی صورت میں ان صاحبان کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے؟
المستفتی: عبدالوحید، محلہ صوفی ٹولہ، بریلی (یوپی)

الجواب

فی الواقع بر تقدیر صدق سوال اگر وہ زمین مشترکہ ہے تو اسے اپنے مکان میں شامل کر لینا امام کو حلال نہیں۔ امام مذکور پر اور ان کے ہمنواؤں پر توبہ لازم ہے اور اس زمین پر سے اپنا قبضہ اٹھا لینا امام کو ضرور ورنہ اشد گناہ گار، مستحق نار، حق اللہ وحق العباد میں گرفتار ہے، اور امامت اس کی مکروہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۴۸۵

جماعت میں بے وجہ شرعی امام کی ایسی تاخیر جو شاق ہو، جائز نہیں! جماعت چھوڑنے کا عادی امامت کے لائق نہیں! بدعقیدوں کا حمایتی امام نہیں ہو سکتا! دیوبندیوں کو مسلمانوں سے اچھا بتانا دیوبندیت کی دلیل ہے! ابوجہل کو مسلمانوں سے اچھا کہنا بہت شنیع وقبیح ہے! جماعت کے وقت صرف ایک مقتدی ہو تو بھی جماعت کریں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید پنجگانہ نماز پڑھاتے ہیں، وہ کچھ نمازوں میں جماعت کے وقت سے تاخیر کر کے آتے ہیں تو مقتدیوں کے کہنے سے ایک مقتدی نے کہا کہ آپ جماعت کے وقت کیوں تاخیر کرتے ہو؟ تو زید نے کہا: میری مرضی کی بات ہے، تم مجھ کو کہنے والے کون ہو؟ آج بھی عشاء کی نماز میں نہیں آؤں گا اور تم سے جو ہو وہ کر لینا، اور زید عشاء کی نماز میں آیا بھی نہیں، جماعت ترک کر دی۔ دوسرے آدمی نے عشاء کی نماز پڑھائی تو زید کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور زید کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا

(۲) ایک آدمی سنی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور دیو بندیوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے، دیو بندیوں کے ساتھ کھانا بھی کھاتا ہے اور اپنے گھر پر بلاتا بھی ہے اور دیو بندیوں کے پیچھے نماز بھی پڑھتا ہے، ایسے آدمی نے نماز پڑھائی تو ایک مقتدی نے کہا کہ نماز لوٹانی چاہئے کیونکہ اس کے عقیدے میں شک ہے، یہ سن کر امام نے کہا، نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے تو آدمیوں کو الٹا راستہ دکھاتا ہے اور تو منافق ہے۔ تو نماز پڑھانے والے واعتراض کرنے والے امام کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

(۳) ایک امام صاحب سنی ہیں اور کبھی کبھی دیو بندیوں کی چرچا چلتی ہے تو کہتے ہیں کہ دیو بندی آج کے سنیوں سے اچھے ہیں اور مسلمان جوا کھیلتے ہیں شراب پیتے ہیں مسلمانوں کے اخلاق اچھے نہیں ہیں اور امام صاحب کہتے ہیں زمانہ حال کے مسلمانوں سے ابو جہل بھی اچھا تھا تو ایسی باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) ایک امام صاحب فجر کی نماز میں، اگر ایک آدمی آتا ہے تو جماعت نہیں کرتے ہیں اور اپنی اپنی پڑھ لیتے ہیں اور اگر آدمی کہتا بھی ہے تو امام صاحب کہتے ہیں کہ آپ اپنی نماز پڑھ لو۔ وہ امام جانتے ہیں کہ ایک آدمی سے جماعت ہو جاتی ہے پھر بھی جماعت کرتے نہیں ہیں تو ایسے امام کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: محمد ہارون بن عثمان
جنتا کوئن ورکس، سورج کراڑی، میٹھاپور، ضلع جامنگر، گجرات

الجواب

(۱) فی الواقع اگر امام مذکور غیر معمولی تاخیر کرتا ہے جس کی وجہ سے مقتدیوں کو انتظار شاق گزرتا ہے تو ایسا کرنا اسے بے عذر شرعی جائز نہیں اور عذر شرعی ہو تو اسے پوچھنے پر بتانا لازم اور بے وجہ تلخ گوئی سے احتراز لازم اور اگر جماعت اس نے بے عذر شرعی چھوڑی تو گناہ کا مرتکب ہوا اور اگر اس کا عادی ہے تو لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اعتراض اس شخص کا درست ہے، فی الواقع ایسا شخص لائق امامت نہ تھا اور نماز کا اعادہ لازم تھا اور امام اس کی بے جا حمایت اور معترض کو ناحق سب وشتم کر کے سخت گنہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں

گرفتار ہوا، اس کی اقتدا سے سخت پرہیز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) دیوبندیوں کو مسلمانوں سے اچھا بتانا دیوبندیت نوازی ہے اور یہ بہت سخت ہے اور ابوجہل کو مسلمانوں سے اچھا کہنا بھی بہت شنیع وقبیح ہے، اس شخص پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) صورت مسئولہ میں وہ امام تارک جماعت ہو کر نالائق امامت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-٤٨٦

مفاد ذاتی کے لئے مسئلہ بتانے والے کی امامت کیسی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید ایک مستند عالم ہے اور حال اس کا یہ ہے کہ وہ اپنے فائدہ ونقصان کو تو خوب سمجھتا ہے اور دوسرے کے نفع ونقصان کا اس کو قطعاً احساس نہیں، اپنے خانگی معاملات میں اور بیرون خانہ مسائل میں بھی جہاں اس کا ذاتی مفاد ہوتا ہے وہاں تو وہ اپنے فائدہ کی خاطر دینی مسئلے بھی خوب بتاتا ہے اور شرعی فتویٰ بھی استعمال کرتا ہے، جیسے وراثت کے موقع پر باپ دادا کے گھر میں سے اپنا حصہ لینے کا مسئلہ ہے، اس کے لئے وہ لوگوں کو خوب مسائل سمجھاتا ہے اور شرعی فتویٰ دکھا کر اپنا حق لینے کی بے حد کوشش کرتا ہے، لیکن ایسا ہی معاملہ جب کسی دوسرے کا اس کے سامنے آتا ہے اور اس دوسرے کو کسی کی وراثت میں حصہ ملنے والا ہوتا ہے اور زید عالم کو اس سے کچھ مخالفت ہوتی ہے تو زید عالم ہوتے ہوئے دوسروں کے لئے نہ تو لوگوں کو دینی مسائل بتاتا ہے اور نہ شرعی فتووں کو ہی تسلیم کرتا ہے اور مسئلہ نہ بتا کر اور شرعی فتووں کو تسلیم نہ کرکے دوسرے کو اس کے حق وراثت سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ سب کچھ صرف مخالفت کی بنیاد پر کرتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر گاہے گاہے نماز پڑھا دے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ وہ اگر کسی مسجد میں جمعہ اور پنجوقتہ نمازوں کا مستقل امام ہو تو اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟ اور امام کے یہ مذکورہ حالات معلوم ہوتے ہوئے جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھیں ان کے بارے میں شرعی فیصلہ کیا ہے؟ دریافت طلب امور کا جواب باصواب عام فہم الفاظ میں کسی قدر

وضاحت کے ساتھ عنایت فرمائیں۔نوازش ہوگی!

المستفتی: جمیل احمد، ہلدوانی لائن-۱۳

الجواب

اگر یہ سب جو درج سوال ہوا، شرعی طور پر زید پر ثابت ہیں تو وہ فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ رشعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۸۷

درمیان نماز اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے!
امام صاحب کسی کے گھر نیاز دیں مگر اس میں سے نہ کھائیں تو کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) پیش امام رکعت ختم کر کے اُٹھتے وقت داہنی طرف منہ پھیر کر دیکھتے ہیں کہ مقتدی اُٹھے ہیں یا بیٹھے ہیں اگر وہ اٹھے ہیں تو خود بھی اٹھ جاتے ہیں اور مقتدی بیٹھے ہوں تو خود بھی بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ ایسے امام کے پیچھے نماز صحیح ہوگی یا نہیں اور ایسے امام کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) پیش امام کہیں کسی کے مکان پر نیاز وغیرہ دینے جائیں تو پھل، مٹھائی یا کھانا کچھ نہیں کھاتے اور اگر صاحب خانہ کھانا وغیرہ باندھ کر دے دیں تو لے آتے ہیں جب ان سے وجہ معلوم کی تو پیش امام کہتے ہیں کہ میں کچھ پڑھ رہا ہوں جس کی وجہ سے کسی کے گھر کا نہیں کھاتا، جب کہ امام صاحب ہوٹل سے چائے اور کھانا منگا کر پیتے اور کھاتے ہیں، گو کہ ہوٹل ایسے لوگوں کے ہیں جو بے نمازی اور فاسق ہیں اور اس کے برعکس نیاز دلانے والوں کی کمائی بھی نیک اور نمازی باشرع بھی ہیں، ایسے امام کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: سرور جمال، بازار صندل خاں، ضلع بریلی شریف

الجواب

(۱) نماز میں منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، ایسے امام کی اقتدا ممنوع ہے اور نماز ہو جائے گی مگر بکراہت اور اعادہ واجب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صورت مسئولہ میں امام کو بہتر یہ ہے کہ لوگوں کی طیب خاطر کے لئے کھالیا کرے اور اگر واقعی کوئی عذر مانع ہے تو خلاف اولیٰ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳؍ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

گلے کا بٹن کھول کر نماز پڑھنا کیسا؟

عذر شرعی ہو تو بھی جمعہ وعیدین کے لئے امام ماذون باقامت جمعہ وعیدین ہونا چاہئے!

مسئلہ-۴۸۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) گلے کا بٹن کھول کر نماز پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟

(۲) اگر کوئی امام جان بوجھ کر گلے کا بٹن کھول کر نماز پڑھاتا ہے تو نماز میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟

(۳) عیدین کا موقع ہو یا الوداع، اگر بارش ہو رہی ہے اور عیدگاہ میں نماز پڑھنا دشوار ہو تو مسجد میں نماز عید یا الوداع پڑھی گئی لیکن لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ ایک جماعت میں نہیں سما رہے ہیں، تین دفع نماز پڑھی جائے گی تو سب آدمی پڑھ سکتے ہیں، تو ایسی صورت میں امام بدل بدل کر دو یا تین مرتبہ نماز پڑھی جا سکتی ہے کہ نہیں بوجہ مجبوری؟ از روئے شرع مندرجہ بالا سوالات کے جوابات مرحمت فرمائیں، کرم ہوگا، ہم ممنون ومشکور ہوں گے۔ فقط والسلام!

المستفتی: حافظ اخلاق، احمد حسین/معرفت سلیم
فلور کواس۔جی روڈ، گوپی گنج، ضلع وارانسی (یوپی)

الجواب

(۱) بہتر نہیں، اور اگر سینہ بھی کھل جائے تو کراہت تحریمی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کراہت تنزیہی ہے جبکہ سینہ نہ کھلے ورنہ تحریمی اور نماز سینہ بند کر کے لوٹانا واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تینوں امام اگر ماذون با قامت جمعہ یا عیدین ہوں تو تینوں جماعت والوں کی نماز درست ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۴ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٤٨٩

رشوت، سود، جوا اور شراب افحش حرام ہیں، ان کا ارتکاب فسق ہے! فسق سے مومن ایمان سے خارج نہیں ہوتا جب تک حرام کو حلال یا بالعکس نہ جانے! معتزلیوں کے نزدیک مرتکب کبائر اسلام سے خارج ہے! مرتکب حرام کی اولاد کا حرامی ہونا کیوں کر ثابت ہوگا؟ حرام نقد دکھا کر اگر کوئی سامان اسی کے بدلے خریدا تو وہ بھی حرام ہے! جس کی حرام کاری منکشف ہو، ایسے کے گھر جانا ہی جائز نہیں! کافر، فاسق، بدعتی اور ان کے ساتھ بیٹھنے والے سب ظالم ہیں!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں؟

زید کچہری میں کام کرتا ہے، رشوت سے گھر بھرتا ہے اور روزہ نماز کا پابند بھی نہیں، گل خاں سرحدی پٹھان ہے سود کا لین دین کرتا ہے اور روزہ نماز کا بھی پابند نہیں، سجاد میاں کلب چلاتے ہیں، جوا کھیلتے اور کھلاتے ہیں اور روزہ نماز کے بھی پابند نہیں، فخر عالم شراب کی بھٹی پکاتے ہیں، شراب پیتے اور پلاتے ہیں، روزہ نماز کے بھی پابند نہیں۔ ظاہر ہے یہ چار فعل حرام قطعی ہیں، ان کے نزدیک جانا مسلمانوں کے لئے درست نہیں، ان لوگوں کا روزہ نماز بھی قابل قبول ہونا مرضی ہی پر منحصر ہے، اس سے بھی ہمیں بحث نہیں، دریافت طلب مسئلے صرف تین باتوں پر ہیں۔ یہ کہ عالم دین سے یہ سننے میں آیا ہے کہ ایسے لوگوں کے نطفے میں فرق پڑ جاتا ہے بلکہ نطفہ اولاد حرامی کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا یہ حدیث

کی روشنی میں بالکل صحیح ہے؟ دوسری بات غور طلب یہ ہے کہ یہ چاروں کبھی کبھار نماز بھی پڑھاتے ہیں، کیا ان کے پیچھے مقتدی کی نمازیں درست ہو جائیں گی؟ تیسری بات یہ ہے کہ ان کی دعوت وغیرہ میں شرکت کر کے کھانا کھایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

بلا شبہ یہ چاروں افعال مذکورہ فی السوال افحش کبائر سے ہیں، ایسا کرنے والے سخت گنہ گار مستوجب عذاب نار ہیں، ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے مگر ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک کبائر کا مرتکب اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ خلافا للخوارج والمعتزلة فالخوارج كفروه والمنزلة بين المنزلتين نزلوه، بلکہ جب تک ان کبائر کو حلال نہ جانے وہ عنداللہ وعند الناس مسلمان ہی ہے، اس کا نکاح بدستور قائم ہے تو اس کی اولاد حرامی کیوں کر ہوگی؟ ایسی کوئی روایت میری نظر سے نہیں گزری کہ ایسے لوگوں کے نطفہ میں فرق پڑ جاتا ہے اور اولاد حرامی کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے، اگر دعوت کے کھانے میں کوئی حرام رقم صرف کی گئی اس طرح کے سامان خورد و نوش کے خریدنے میں عقد و نقد جمع ہوئی یعنی وہی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا تو وہ کھانا بھی حرام ہے اور اگر وہ سامان ادھار خریدا یا کسی پاک آمدنی والے سے قرض لے کر سامان خریدا تو وہ کھانا حلال ہے۔ یہ تو کھانے کا حکم ہے مگر ایسوں کے یہاں جانا ہی جائز نہیں۔ قال تعالیٰ:

﴿وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾

[سورۂ انعام—۶۸]

شیطان اگر تجھ کو بھلادے تو ظالموں کے ساتھ یاد آنے پر نہ بیٹھ۔

تفسیرات احمدیہ میں ہے:

"الظالمين يعم الكافر والفاسق والمبتدع والقعود مع كلهم ممتنع"

[تفسیر احمدی، پارہ ۷، ص ۲۵۵، مکتبہ رحیمیہ، دیوبند]

کسی کا نام استفتاء میں نہ لکھنا چاہئے بلکہ زید و عمر و لکھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۹۰

فتنہ انگیز امام نہیں ہوسکتا! فاسق کو امامت کے لئے بڑھانے والا گنہ گار ہے!
جو نماز کراہت تحریمی پر مشتمل ہو، اس کا اعادہ واجب ہے!
معذور فقہی کے پیچھے صحیح کی نماز نہ ہوگی!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ:

زید ایک مرض میں مبتلا ہے یعنی معذور ہے اور ساتھ ہی فتنہ انگیز ہے، کئی امام اس کی فتنہ انگیزی اور نکتہ چینی کی وجہ سے امامت سے علیٰحدہ ہوگئے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

فی الواقع اگر وہ فتنہ انگیز ہے تو اسے امام بنانا گناہ ہے۔

غنیۃ میں ہے:

"لو قدموا فاسقا یاثمون"

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص۵۱۳، فصل فی الامامۃ، مطبع سہیل اکیڈمی]

اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

درمختار میں ہے:

"کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا"

[الدر المختار، ج۲، ص۱۴۷، ۱۴۸، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، مطبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور معذور سے کیا مراد ہے؟ اگر وہ معذور فقہی ہے تو اس کے پیچھے صحیح کی نماز نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

پولیس والوں نے جبراً امام کی نسبندی کرادی تو کیا حکم ہے؟

مسئلہ-۴۹۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک شخص جو کہ ایک مسجد کا پیش امام اور میلاد خواں اور نکاح خواں گویا کہ شریعت کے ہر کام کو

انجام دے رہا تھا، اب پولیس والوں نے دھوکہ سے پکڑ کر اس کی نسبندی جبراً کردی ہے۔ اب عوام اس کے پیچھے نماز اور شریعت کے تمام کاموں میں شریک کرنے سے گریز کرتے ہیں، ان تمام امور میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں۔

آپ کا خدمت گزار: احمد یار خاں
ساکن بہان پور، تحصیل فرید پور، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب

گریز بے جا ہے، مجبور معذور ہے، اس پر الزام نہیں، جو خوشی سے کرائے وہ ملزم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۴۹۲

بینک سے جو رقم بڑھ کر ملتی ہے، مباح ہے! ظہر کی سنت قبلیہ کو بعد میں پڑھنا کیسا؟ مقتدیوں کے مابین فاصلہ ہو تو کیا حکم ہے؟ قرأت سری کس قدر ہونی چاہئے؟ بے وجہ امام کی توہین حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) بینک میں روپے جمع کرنے پر جو روپے زائد ملتے ہیں یہ سود ہے یا نہیں؟ جواز وغیر جواز میں کیا فیصلہ ہے؟

(۲) نماز کے مقررہ وقت گزرنے پر اس خوف سے کہ نمازی کو تاخیر گراں گزرے گی اور نمازی کم ہو جائیں گے، ظہر کی سنت جماعت کے بعد پڑھنا کیسا ہے؟ جو امام کبھی ایسا کرلے، اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) امام کے پیچھے مقتدی کھڑے ہوتے ہیں مگر اتنا قریب کہ داہنے جانب ممبر کا فاصلہ، مقتدیوں کے درمیان اس خلا سے کچھ حرج ہے یا نہیں؟

(۴) زید ہر نماز کو خواہ وہ نفل ہوں یا سنت، اس قدر آواز سے پڑھتا ہے کہ قریب کے لوگ بخوبی سن لیتے ہیں، شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۵) امام کی توہین سے اقتدا صحیح ہوگی یا نہیں؟

سراپا منتظر: انظار
جامع مسجد بھیکن گاؤں، ضلع کھرگون، (ایم پی)

الجواب

(۱) وہ سود نہیں، خالص مباح ہے، ہر جائز مصرف میں خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بے عذر شرعی سنت مؤکدہ قبلیہ کو مؤخر کرنا شرعاً برا ہے اور اس کی عادت ڈالنا گناہ ہے اور بہ عذر شرعی گاہے مؤخر کردے تو حرج نہیں اور صورت مسئولہ میں اگر یہ واقعی ہے تو امام پر ملامت نہیں اور نماز ہو جائے گی جبکہ امام جامع شرائط امامت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جگہ میں اگر وسعت نہ ہو تو حرج نہیں ورنہ قطع صف ہوگا جو ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) آہستہ اس قدر آواز سے پڑھے کہ خود سنے اور قریب کے لوگ گاہے گاہے کچھ سن لیں تو اس میں حرج نہیں کہ اس سے تحرز دشوار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) بے وجہ شرعی امام کی اہانت حرام بدکام بدانجام ہے مگر اس سے اس کی اقتدا نادرست نہ ہوگی، البتہ توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۷ر صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۴۹۳

دنیوی رنجش کی بنا پر اقتدا نہ کرنا جائز نہیں!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:
زید اور بکر میں شادی کی دعوتوں کے معاملہ میں بہت زیادہ دل شکنی ہوگئی ہے، بول چال بند ہے،

زید امام ہے، اب بکر اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی یا وہ اپنی الگ پڑھے تو اس کی نماز میں کوئی حرج تو نہیں؟

المستفتی: مولانا مختار احمد
پدارتھ پور، ضلع بریلی شریف

الجواب

دنیوی رنجش کی بنا پر امام کی اقتدا چھوڑنا جائز نہیں ہے لہٰذا امام میں اگر کوئی مانع شرعی نہ ہو تو اس کی اقتدا کرے ورنہ تارک جماعت مستوجب عذاب وملامت ہے جبکہ بے وجہ شرعی اس کی اقتدا سے باز رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۳۰ر شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۹۶

شریعت کا حکم ہے کہ لائق امامت غیر فاسق معلن کی اقتدا کی جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
زید نے امام کو غلط فعل کرتے ہوئے دیکھا اور اب زید کا دل گواہی نہیں دیتا ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھے، اس پر گاؤں والے زبردستی زید کو امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو مجبور کر رہے ہیں۔ شرع کا اس میں کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد نبیہ خاں
فاضل پور، پوسٹ سیتھل، ضلع بریلی شریف

الجواب

مسلمان کو حکم شرع کا پابند ہونا لازم ہے، شریعت کا حکم ہے کہ لائق امامت غیر فاسق معلن کی

اقتدا کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۹۵

قرآن صحیح نہ پڑھنے والا نالائق امامت ہے، اس کی اقتدا باطل!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

میرے یہاں مسجد میں امام صاحب سنی صحیح العقیدہ ہیں اور وہ اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ میں عالم ہوں، لیکن ان میں علمی صلاحیت کچھ بھی نہیں ہے، کسی قصبہ میں جا کر آدھا گھنٹہ تقریر بھی کر لیتے ہیں لیکن تقریر کے دوران مذکر، مؤنث کی کوئی تمیز نہیں اور سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ قرآن بھی بہت غلط پڑھتے ہیں، حروف کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی ہے جیسے چھوٹی س کی جگہ بڑی ش پڑھتے ہیں اور زیر زبر کی غلطی بہت ہے یہاں تک کہ کہیں کہیں حروف کاٹ کاٹ کر پڑھتے ہیں، میرے والد صاحب کتنی بار ان کی غلطی کی اصلاح کر چکے ہیں لیکن ان کی اصلاح کے باوجود بھی قرآن پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں کہ نہیں؟ جواب جلد از جلد عطا فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

المستفتی: حافظ شمیم احمد/معرفت عبدالغفار ٹیلر، دھان ہٹی روڈ، ضلع جلپائی گوڑی، (مغربی بنگال)

الجواب

فی الواقع اگر وہ شخص صحیح خواں نہیں ہے تو اسے امام بنانا جائز نہیں ہے اور اس کی اقتدا میں نماز باطل ہوگی۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸/ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٩٦

ایک آنکھ والا بھی لائق امامت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

موضع بنڈیا کی مسجد میں پیش امام جن کو ایک آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا ہے اور بآسانی چلتے پھرتے ہیں جن کو پاکی اور ناپاکی کا بھی امتیاز ہے اور اردو بھی جاننے والے ہیں اور مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہیں، قرآن پاک بھی بآسانی پڑھتے ہیں اور عربی کے اچھے جاننے والے ہیں۔ایسی حالت میں نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

المستفتی: نبیہ احمد بن بھورے
محلہ بنڈیا، پوسٹ تلیاپور، ضلع بریلی شریف

الجواب

ان کی اقتدا بلا کراہت درست ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٤٩٧

"مائک سے نماز پڑھانا جائز نہیں": ایک مسئلہ اور اس کی تائید!

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ:

ایک مولوی صاحب بروز جمعہ مسجد میں تقریر کر رہے تھے اور وہاں مائک سے نماز پڑھائی گئی، مولوی صاحب نے تقریر کے دوران یہ مسئلہ بتایا کہ مائک سے نماز پڑھانا ناجائز ہے، ہاں اگر زیادہ لوگ ہوں تو مکبر بنا دیا جائے۔اتنا مولوی صاحب نے بتایا تو ایک صاحب نے مسجد میں اعتراض کیا کہ یہ کیسے آپ نے کہہ دیا کہ مائک سے نماز نہیں پڑھانا چاہئے؟ مائک سے نماز بہرائچ درگاہ میں ہوتی ہے تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ بہرائچ اور درگاہ میں اگر چوری ہو یا زنا ہو یا اگر اور کوئی بُرا کام ہو تو کیا آپ

بُرائی کریں گے؟ آپ اس کو جائز سمجھیں گے؟ جو شریعت کا مسئلہ ہے اس کو ہم ضرور بتائیں گے، بتانا ہمارا کام ہے، ماننا یا نہ ماننا آپ کا کام ہے، اتنے میں ایک صاحب مسجد سے خفا ہو کر چلے گئے، آٹھ ماہ ہو گئے مسجد کو نماز پڑھنے نہیں آئے یہاں تک کہ جمعہ کی نماز بھی پڑھنے نہیں آتے ہیں اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نماز پڑھنے نہیں آئیں گے۔ کیا ایسا مسئلہ بتانا، ایسی تقریر کرنا جرم ہے؟ اگر جرم ہو تو تقریر کرنے والے کے بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟ اور جنہوں نے مسجد میں آنا جانا بند کر دیا اور کہہ دیا کہ ہم مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آئیں گے ان کے بارے میں عمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟ فقط!

المستفتی: طارق القادری

مدرسہ مسعود العلوم، چھوٹی تکیہ، بہرائچ شریف (یوپی)

الجواب

مولوی صاحب نے صحیح مسئلہ بتایا، ان پر الزام نہیں، جو صاحب خفا ہو کر چلے گئے وہی ملزم ہیں، انہیں جائز نہیں کہ شرعی مسئلہ کو ترک اقتدا کی بنیاد بنائیں، ان پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۹۸

کب روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟ وجہ شرعی کی بنا پر روزہ نہ رکھنے والا لائق امامت ہے! غیر فاسق کی اقتدا ممکن ہوتے ہوئے فاسق کی اقتدا گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

ہمارے یہاں مسجد میں پیش امام عرصہ قریب دس سال سے امامت کر رہے ہیں، اب کچھ عرصہ سے امام صاحب کو قلبی امراض کی شکایت ہو گئی ہے جس کی بنا پر رمضان المبارک کے روزہ رکھنے سے معذور ہیں، عمر اُن کی اس وقت ساٹھ سال ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ امام کی امامت درست ہے یا

نہیں؟ بالفرض اگر ایسے شخص کی امامت درست نہیں ہے تو بوقت ضرورت جبکہ امام معین کا مسجد میں انتظام نہیں ہے اور حاضرین میں سے قابل امامت نہیں ہے تو عام اوقات جمعہ وعیدین وتراویح میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ مسائل کی رو سے کوئی صورت شریعت مطہرہ میں ایسی ہے کہ امام صاحب کو امامت پر قائم رکھا جائے؟ یا علیحدہ کر دیا جائے؟ جو حکم شرع مطہر کا ہو، مطلع فرمایا جائے۔ بینوا توجروا!

از طرف: مصلیان وساکنان موضع پٹی
ڈاکخانہ امریا، ضلع پیلی بھیت شریف (اتر پردیش)

الجواب

فی الواقع اگر مرض اتنا شدید ہے کہ روزہ رکھنے کی صورت میں ہلاک یا زیادتی مرض کا صحیح اندیشہ ہے تو امام مذکور پر روزہ فرض نہیں، اور اس وجہ سے اس کی امامت مکروہ نہ ہوگی جبکہ ہر روزہ کا فدیہ ادا کرتا ہو، اور اگر یہ صورت نہیں تو روزہ فرض ہے اور ترک فرض شدید عظیم گناہ جس کا مرتکب لائق امامت نہیں ور جمعہ وعیدین میں بھی اس کی اقتدا گناہ جبکہ غیر فاسق کے پیچھے اقتدا ممکن ہو، اگر چہ دوسری ہی مسجد میں اقتدا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۴۹۹

امام پر بہتان لگانے والا سخت گنہگار ہے، اس پر توبہ فرض ہے!

کیا کہتے ہیں علمائے دین اس تحریر میں؟ فتویٰ سے مطلع کریں کہ:

ہمارے گاؤں میں امام کا کواڑ مسجد سے لگا ہوا ہے، ایک دروازہ باہر کی طرف اور ایک اندر کی طرف ہے، گرمی کے موسم میں بعد مغرب شام سات بجے ایک عورت اپنی لڑکی کو دم کروانے امام صاحب کے پاس لائی اور امام صاحب سے دم کرنے کو کہہ کر وہ عورت قریبی دکان سے کچھ سامان لانے گئی، جب

تک امام صاحب اس لڑکی کو دم کر کے باہر کا دروازہ لگا کر اندر دروازے سے پاخانہ کرنے کو نکل پڑے، اس وقت مسجد کے صحن میں تین چار آدمی نماز و کتاب پڑھ رہے تھے عین وقت پر ایک شخص ایک آدمی کو ساتھ لے کر مسجد کے اندر آیا اور اس شخص سے کہا کہ تم یہیں کھڑے رہو، اور امام صاحب کے گھر کے اندر ایک لڑکی ہے جو دروازے سے بند ہے اور لائٹ بھی آف ہے، یہ کہہ کر وہ شخص امام صاحب کے گھر میں داخل ہوا، امام صاحب جو پاخانہ جا رہے تھے اس شخص کو اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ بھی اس کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گئے مگر گھر میں کوئی نہیں تھا، وہ شخص جو باہر کا دروازہ بند تھا اس کو کھول کر چپ چاپ باہر نکل گیا، اس کے دس پندرہ دن کے بعد وہ شخص لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے فلاں دن فلاں تاریخ شام سات بجے امام صاحب کے گھر میں امام صاحب کے ساتھ ایک لڑکی کو دیکھا ہے۔ لہٰذا جو گواہ کے طور پر تھا جب اس سے پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں نے صرف امام صاحب کے گھر میں تین آدمی کا پاؤں دیکھا ہے اس کے علاوہ اور کچھ میں نہیں جانتا ہوں اور امام صاحب قرآن ہاتھ میں لے کر قسم کھاتے ہیں یہ سب باتیں جھوٹی ہیں اور وہ شخص بھی قرآن ہاتھوں میں لے کر قسم کھاتا ہے یہ سب جو میں نے کہا ہے، سچ ہے، فی الحال گاؤں کے قریب پچاس پنجوقتہ نمازیوں میں صرف تین چار آدمیوں نے امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے باقی سب پڑھتے ہیں اور خود گواہ بھی پڑھ رہا ہے۔ اب اس حالت میں اس امام صاحب کے پیچھے ہم لوگوں کی نماز پڑھنا درست ہوگی یا نہیں؟ براہ کرم بہت جلدی ہم لوگوں کو آگاہ کریں تاکہ ہم لوگ اس پر عمل کریں۔ فقط والسلام!

مسجد کمیٹی کی طرف سے جناب عبدالقادر صاحب

الجواب

صورت سوال سے ظاہر ہے اس شخص نے امام مذکور پر بہتان لگایا ہے اور اگر یہ واقعہ ہے تو وہ شخص سخت گناہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہے، اس پر توبہ فرض ہے اور وہ لوگ بھی توبہ کریں جنہوں نے بے ثبوت شرعی امام کو ملزم جان کر اس کی اقتدا چھوڑی اور امام پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ--۵۰۰

نماز چھوڑنا، مالک نصاب ہوتے ہوئے زکوٰۃ وغیرہ لینا، سنیما دیکھنا خلاف شرع وگناہ ہے! بت پر چڑھائے ہوئے گوشت کا کھانا جائز نہیں!

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ذیل کے مسائل میں کہ:

(۱) جو امام تندرست وتوانا ہو، نماز ایک یا دو وقت کی قضا کر دیتا ہو۔

(۲) زکوٰۃ وفطرہ وخیرات لینا اور محرم شریف میں چھری لے کر مرثیہ یا نوحہ پڑھ کر گداگی کرنا، مردے کو نہلانے کی اُجرت وغیرہ لینا۔

(۳) امام کی بیوی کا بے پردہ رہنا اور سنیما کا دیکھنا۔

(۴) ایسے امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا اور امام بنانا درست ہے یا نہیں؟ اور مذکورہ بالا باتوں کو جان کر امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟ جو جان کر کے شرعی حکم نہ مانے اس کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ فقط والسلام!

(۵) میران نام جو سنا گیا ہے زنا کار تھا، ناپاکی کی حالت میں مر گیا، ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق مرد وعورتوں پر آسیب آتا ہے تو ہندو لوگ اس کے نام کا بکرا کسی مسلمان سے ذبح کراتے ہیں اور اس کا خون میران کے بت پر چڑھاتے ہیں، مسلمان کو اس میران کے نام کا گوشت کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

مستفتی: علی حسن

احمد گڑھ، ضلع بلند شہر (یوپی)

الجواب

(۱،۲،۳،۴) افعال مذکورہ خلاف شرع وگناہ ہیں اور مردہ نہلانے کی اجرت میں تفصیل ہے، وہ یہ کہ اگر اس جگہ کوئی دوسرا نہلانے والا نہ ہو تو اُجرت حرام ہے ورنہ لے سکتا ہے، اس شخص پر اگر یہ افعال شرعاً ثابت ہیں تو وہ فاسق معلن ہے، اس کی امامت گناہ، بعد توبہ جب صلاح حال ظاہر ہو، اسے امام بنا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰؍رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۰۱

امام کیسا ہونا چاہئے؟ جس کی داڑھی نہ نکلی ہو، اس کی اقتدا ممنوع نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

نماز کے امام کے لئے کتنی چیزیں شرط ہیں؟ اور وہ کیا کیا ہیں؟ اور کون امام ہو سکتا ہے؟ اگر امام کی داڑھی نہیں نکلی ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ حالانکہ وہ امام متعلم ہے۔

مستفتی: محمد کاظم رضا حبیبی القادری، مقام براون، پوسٹ اترام پور، الہ آباد (یوپی)

الجواب

امام سنی صحیح العقیدہ، صحیح الطہارت، صحیح القرأت، متقی پرہیز گار، واقف مسائل نماز وطہارت ہونا چاہئے اور جس کی داڑھی نہیں نکلی اقتدا اس وجہ سے ممنوع نہیں بلکہ بشرط اہلیت جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍شوال المکرم ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۰۲

نابینا کی اقتدا جائز ہے، دوسرا اہل امامت ہو تو مکروہ تنزیہی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے یہاں ایک امام صاحب ہیں جو تقریباً ۲۳ رسال سے نابینا ہیں، پیدائشی نہیں، اپنے

ساتھ ایک لڑکا اپنے آمد و رفت کے لئے رکھتے ہیں، ہوش و حواس بھی درست ہیں، ان کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ اور اکثر نکاح بھی پڑھاتے ہیں، رجسٹر خانہ پُری کوئی بھی کر دیتا ہے، کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ نابینا کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ازراہ کرم بحوالۂ کتب جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد سعود علی خان مصطفوی قادری، موضع وڈاکخانہ محمد آباد، ضلع آگرہ (یوپی)

الجواب

نابینا کی اقتدا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے جبکہ دوسرا اہل امامت موجود ہو، اور اگر کوئی اہل نہ ہو تو وہی امام کیا جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۰۳

داڑھی کتروانا، منکوحہ کا غیر سے نکاح پڑھانا گناہ عظیم ہے، ان کا مرتکب بے توبہ امامت کے لائق نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) زید سید ہیں اور یہ امامت کرتے ہیں اور قاضی بھی ہیں، مگر داڑھی کترواتے ہیں اور بغیر طلاق شدہ عورت کا دوسرے سے نکاح پڑھا دیتے ہیں، جبکہ زید کو معلوم ہے کہ طلاق نہیں ہوئی ہے۔ بکر نے کہا کہ جناب سید صاحب آپ بغیر طلاق شدہ عورت کا نکاح دوسرے سے کیوں پڑھاتے ہیں؟ تو زید نے جواب دیا کہ ہمیں پیسوں سے مطلب ہے۔لہٰذا ایسے قاضی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ حدیث و قرآن کی رو سے جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) اگر کوئی جان بوجھ کر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھے اور ایسے قاضی سے نکاح پڑھوائے، سید ہونے کے ناطے، کہ آل رسول ہیں، تو ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حدیث و قرآن کی رو سے جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد منصور عالم نوری

موضع بمن پورہ، پوسٹ کھنڈسہ، رامپور

الجواب

زید کے متعلق جو باتیں درج سوال ہوئیں، وہ اگر شرعی طور پر ثابت و مشتہر ہیں تو زید کو امام بنانا حلال نہیں اور ان کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے۔ زید جب تک توبہ نہ کریں، لائق امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۷؍صفر المظفر ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۵۰۴

داڑھی منڈے کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے، لیکن فرض ادا ہو جاتا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کا کہنا ہے کہ فاسق یعنی داڑھی منڈے کی نماز بالکل ہی نہیں ہوتی ہے، مزید زید نے یہ کہہ دیا کہ داڑھی منڈا جب داڑھی رکھے گا تو پچھلی نمازیں جتنی پڑھی ہیں، سب کو دہرانا پڑے گا، نیز زید امامت بھی کرتا ہے۔ یہ مسئلہ جو بتاتے ہیں ان پر کوئی شرعی جرم عائد ہوتا ہے یا نہیں؟ مفصل جواب تحریر فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

مستفتی: رحمت حسین، صدر مسجد کینٹ والی، قاضی ٹولہ، شہر کہنہ، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب

داڑھی منڈے کی نماز مکروہ تحریمی ہے کہ بعد توبہ اعادہ چاہئے، اس کی نماز ہو جاتی ہے بایں معنیٰ کہ فرض ادا ہو جاتا ہے مگر نماز میں فسق کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا اعادہ واجب ہے۔ زید نے غلط کہا کہ اس کی نماز بالکل ہی نہیں ہوتی، اس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۰؍جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۰۵

جو لوگوں کی داڑھی بناتا (کاٹتا) ہے، اس کی امامت کیسی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک شخص قرآن عظیم پڑھا ہوا ہے، داڑھی بھی ہے، نماز پنجگانہ بھی ادا کرتا ہے، اس کا کاروبار بالوری (ہیر کٹنگ سیلون)، شیونگ کرنا، داڑھی مونڈھنا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟ اور اس کی کہی ہوئی اذان دہرانے کے لائق ہے یا نہیں؟ علاوہ اس کے اگر اس شخص کی طرفداری کچھ مقتدی کریں تو یہ فعل صحیح ہے یا نہیں؟ اگر امام صاحب یہ سب کچھ دیکھ کر بھی آنکھ بچائیں یا طرفداری کریں، صحیح ہے؟ جبکہ فاسق کی اذان دہرانے کے لائق ہے، نماز تو اول وافضل فریضہ ہے۔ صاف صاف تحریر فرما کر بدگمانی کو دور فرمائیں اور مہر ثبت فرمادیں۔ عنایت وکرم ہوگا!

مستفتی: عبداللطیف قادری نوری، محلہ ربڑی ٹولہ، پرانہ شہر، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

برتقدیر صدق سوال وہ شخص فاسق معلن ہے، اس کی امامت مکروہ تحریمی اور اس کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے، اور اس کی اذان بھی مکروہ اور قابل اعادہ، جو لوگ اس کے حامی ہیں، سخت گنہ گار ہیں، ان سب پر مع اس شخص کے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳ رربیع الاول ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۵۰۶

نسبندی ناجائز وحرام ہے! نسبندی کرانے والے کی اپنی نماز کا حکم! نسبندی کرانے والے کی امامت کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) اسلام میں نسبندی کرانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جس شخص نے نسبندی کرائی، اس کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) نسبندی کرائے امام کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟
(۴) جس عورت نے نسبندی کرائی ہو، اس کی نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) ناجائز وحرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۲،۴) اس کی نماز صحیح ہے۔ جبکہ ارکان وشرائط کی رعایت کرے۔ نسبندی کرانے کا گناہ ہوا توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) جب تک توبہ نہ کرے، اسکے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے اور اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۷؍ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ

مسئلہ۔ ۵۰۷

جس کا جھوٹ بولنا اور غیبت کرنا مشہور ہو، وہ فاسق معلن ہے، اس کو امام بنانا گناہ ہے! کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا اعادہ واجب ہے!

کیا فرماتے ہیں مفتیان اہلسنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ:
ایک حافظ قرآن ہے، اُردو بازار میں سلائی کی دکان بھی ہے اور جھوٹ اور غیبت بھی زیادہ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کو امام بنانا کیسا ہے؟ اس بارے میں باحوالہ حدیث یا قرآن سے آگاہ فرمائیں، آپ کی بڑی مہربانی اور عنایت ہوگی۔ فقط والسلام
مستفتی: فقیر محمد مومن، نیشوال، ضلع بدایوں، راجستھان

الجواب

جھوٹ اور غیبت کبیرہ گناہ ہیں۔ شخص مذکور اگر معائب مذکورہ سے مشہور بین الناس ہے تو فاسق معلن ہے، اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے اور اُسے امام کرنا گناہ ہے۔
غنیّہ میں ہے: ''لو قدموا فاسقا یاثمون''

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۵۱۳، فصل فی الامامۃ، مطبع سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے:

"کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۲، ص۱٤٧، ١٤٨، کتاب الصلوۃ، باب صفة الصلوۃ، مطبع دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۰۸

چین والی گھڑی پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے! لوہے، تانبے، پیتل اور شیشہ کی انگوٹھی مردوں کے لئے مکروہ ہے! بیرون نماز بھی چین دار گھڑی پہننا ممنوع ہے! چین باندھنے کا عادی امامت نہیں کرسکتا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

(۱) دھات کی چین والی گھڑی باندھے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) نماز کے باہر ہاتھ میں چین دار گھڑی باندھنا جائز ہے یا ممنوع؟

(۳) جو شخص چین دار گھڑی استعمال کرنے کا عادی ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا مکروہ تحریمی؟

مستفتی: عبدالحمید قادری رضوی، مدرسہ غوثیہ، بڑھیا، ضلع بستی (یوپی)

الجواب

(۱) مکروہ تحریمی ہے۔ جوہرہ نیرہ میں خجندی سے ہے:

"التختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء"

[الجوہرۃ النیرۃ، جلد ۲، کتاب الحظر والاباحۃ مطلب فی التحلی بالذھب والفضۃ، ص٦١٦، دارالکتب العلمیۃ بیروت]

درمختار میں ہے: "کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا"

[الدر المختار، ج۲، ص۱٤٧، ١٤٨، کتاب الصلوۃ، باب صفة الصلوۃ، مطبع دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

(۲) ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) چین باندھنے کا عادی فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز واجب الاعادہ ہے۔

غنیۃ میں ہے:

"لو قدموا فاسقا یاثمون بناءً علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص۵۱۳، فصل فی الامامۃ، مطبع سہیل اکیڈمی، لاہور]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ربیع الآخر ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۵۰۹

مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اخیر میں سجدۂ سہو کیا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مقتدی نماز عصر میں دو رکعت گزر جانے کے بعد امام کے پیچھے جماعت میں شریک ہوا، پیش امام صاحب نے چار رکعت فرض پڑھا کر سلام پھیرا، اب اس مقتدی نے غلطی سے امام صاحب کے ساتھ سلام پھیرا اور بعد میں اسے خیال آیا کہ میں نے جماعت کے ساتھ دو رکعت پڑھی ہے، دو رکعت ابھی میرے ذمہ باقی ہے۔ بعد میں دو رکعت کھڑے ہو کر پڑھنے کے بعد اس مقتدی نے سجدۂ سہو کر لیا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں اس مقتدی کی نماز عصر ادا ہو گئی یا پھر سے دوہرا کر چار رکعت اسے پڑھنی پڑے گی؟ براہ مہربانی جواب بالتفصیل تحریر فرمائیے۔ عین نوازش ہوگی

الجواب

نماز ہو گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۱۰

"نَوَیْتُ" کا ترجمہ "نَوَیْتُ" اور "نیت کی میں نے" کا ایک ہی مفاد ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

نیت میں (نَوَیْتُ) کا کیا مطلب ہے؟ یعنی نویت کا مطلب "نیت کی میں نے" ہوتا ہے یا "نیت کرتا ہوں" ہوتا ہے؟ نیت میں تلفظ ماضی ہونا چاہئے یا حال؟ اگر ماضی ہو تو بعض اشتہارات عید الاضحی وعید

الفظ کے چھپتے ہیں اس میں حال کی تحریر ہے "نیت کرتا ہوں میں" جبکہ بہار شریعت حصہ سوم ص ۴۰ پر صاف لکھا ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ "نیت کی میں نے" کہنا چاہئے۔صحیح جواب سے آگاہ کیجئے گا۔

مستفتی: منشی عبدالحکیم خاں، جہاں آباد ضلع پیلی بھیت (یوپی)

الجواب

"نَوَیْتُ" کا لفظی ترجمہ "نیت کی میں نے" اور "نَوَیْتُ" اور "نیت کی میں نے" کا مفاد وہی ہے کہ "نیت کرتا ہوں میں"۔اس لئے کہ یہاں ماضی بمعنی حال ہے کہ یہ محل انشاء کا ہے یہاں سے ظاہر کہ "نیت کرتا ہوں میں" اور "نیت کی میں نے" دونوں کا مفاد برابر ہے اور دونوں طرح کہہ سکتے ہیں۔ وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۶ر صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۵۱۱

حالت جنابت میں نماز پڑھنے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید جو مسجد کے امام ہیں انہوں نے حالت جنابت میں یعنی اس کے کپڑے میں منی کا گیلا داغ تھا اور جسم میں بھی نجاست تھی انہوں نے بغیر غسل کے صرف کپڑا بدل کر وضو کر کے نماز پڑھادی کیا ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ از روئے شرع جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد عبدالوہاب، محلہ مراد پورہ گڑھی بریلی شریف

الجواب

نماز نہ ہوئی اور ایسا امام سخت فاسق نالائق امامت ہے۔فتاویٰ خانیہ میں ہے:

"اما اذا صلی بغیر الطهارة متعمدا فانه يصير كافراً وقال شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالیٰ يكون زنديقا لان احدا لم يجوز الصلاة بغير طهارة فيكون استخفافا بالله تعالی"

[فتاوی قاضی خان، ج۱، ص۴۷، کتاب الصلوة،باب الاذان،دارالفکر بیروت]

لہٰذا امام پر ضروری ہے کہ توبہ واستغفار کرے اور احتیاطاً تجدید ایمان بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۱۲

شادی کرنا گناہ سے بچاؤ کی تدبیر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید ایک نوجوان کنوارا عالم وحکیم ہے اور اپنے ہی موضع میں پیش امام بھی ہے۔ پچھلے چند ماہ ہوئے زید نے ایک کنواری لڑکی ثریا کا علاج کیا جو کافی عرصہ چلا، اسی دوران میں زید اور ثریا کا آپس میں رومان بھی چلنے لگا اور کافی پرواز کر گیا بلکہ محلہ وگاؤں میں کچھ افواہیں بھی نازیبا (جھوٹ وسچ) اڑنے لگیں۔ زید نے ثریا کے ساتھ اپنی شادی کرنے کا اعلان کر دیا، زید کے والدین اس رشتہ کے خلاف تھے۔ ایک روز زید نے والدین کی مرضی کے خلاف ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خود تاریخ شادی بھی متعین کر لی اور شادی وقت پر کر لی۔ محلّہ کے لوگوں نے زید کے والد کو جیوں تیوں نکاح کے وقت شریک بھی کر دیا جو دل پر پتھر رکھ کر شریک ہوئے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں زید کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہم لوگوں کی نماز ہوگی یا نہیں؟ اور کیا زید کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی: یعقوب بیگ امرھا، بلاک کینٹ، ضلع شاہجہانپور

الجواب

شادی کرنا گناہ نہیں بلکہ گناہ سے بچاؤ کی تدبیر ہے لہٰذا امام کی امامت اس وجہ سے مکروہ وممنوع نہ ہوگی اور اس کی اقتداء جائز ہے جبکہ شرائط امامت کا جامع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

سنت مؤکدہ کے ترک کی عادت گناہ ہے! جمعہ سے پیشتر بھی سنت مؤکدہ ہے! سنت مؤکدہ بارہا چھوڑنے والا فاسق نالائق امامت ہے!

مسئلہ-۵۱۳

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید سنت مؤکدہ کا قصداً تارک ہے اور امامت کے مصلے پر کھڑا ہوتا ہے۔ سوال اینکہ زید کے پیچھے نماز پڑھنا اور زید کو نماز پڑھانا جائز ہے کہ نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں تحریر کریں۔

(۲) بکر متواتر بروز جمعہ وہ سنت جو جمعہ سے پیشتر ہے، اس کو ترک کر کے تقریر کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں بعدہٗ منبر پر بیٹھ کر خطبہ پڑھتے ہیں بعدہٗ نماز جمعہ فرض ادا کرتے ہیں اور تمام مقتدیوں کو ادا کراتے ہیں۔ عمرو نے یہ حرکت دیکھ کر بعد سلام کے ان سے کہا کہ نماز نہیں ہوئی کہ آپ نے فرض سے قبل جو سنت ہے، ادا نہیں کی ہے تو اس پر بکر نے جواب دیا کہ نماز ہوگئی۔ سوال اینکہ بکر صاحب کا یہ جواب دینا درست ہے یا نہیں؟

مستفتی: محمد خیر حبیبی کیراف مورس لائن، کٹک

الجواب

(۱،۲) سنت مؤکدہ کا ترک موجب اساءت وملامت ہے اور اس کے ترک کی عادت گناہ ہے اور جمعہ سے پیشتر بھی نماز سنت مؤکدہ ہے جس کے متعلق شرعی طور پر ثابت ومشتہر ہو کہ وہ ترک سنت مؤکدہ کا عادی ہے وہ فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے جمعہ میں بھی ایسے شخص کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے جبکہ کسی لائق امامت کے پیچھے اقتدا ممکن ہو ورنہ نماز بلاکراہت ہوجائے گی اور فاسق کے پیچھے بکراہت نماز درست ہے لہٰذا جمعہ کی نماز ہوگئی، بکر کا قول درست ہے لیکن اگر دوسرے امام غیر فاسق کے پیچھے جمعہ مل سکتا تھا تو فاسق کی اقتدا حلال نہ تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ: ۵۱۴

بے وجہ شرعی کسی کو عہدے سے برخاست کرنا جائز نہیں!

غیر جامع شرائط امامت کو امام بنانا گناہ ہے!

کسی کام کے لئے کمیٹی ہو تو کمیٹی والوں سے مشورہ لازم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

مسجد کے متولی کو کیا یہ حق ہے کہ جس امام کو چاہے برخواست کرے جسکو چاہے تقرر؟ بغیر مشورہ مصلیان جائز یا ناجائز مندرجہ بالا سوالوں کا مفصل جواب بحوالہ کتب اہل سنت (مسلک حنفیہ) دیکر ممنون فرمائیں۔

محمد یار خاں عرف بھورے خاں رائے پور

الجواب

بے وجہ شرعی اسے کسی کو برخواست کرنے کا حق نہیں، نہ اسکے بے وجہ شرعی معزول کرنے سے وہ معزول ہو۔ ردالمحتار میں ہے:

لا یصح عزل صاحب وظیفة بلا جنحة او عدم اهلیته

[ردالمحتار، ج٦، ص٥٨١، كتاب الوقف، دار الكتب العلمية بيروت]

نہ کسی ایسے کو رکھنے کا حق جو جامع شرائط امامت نہ ہو اگر بے وجہ شرعی کسی کو نکالتا اور بلا لحاظ شرائط محض اپنی خواہش سے کسی کو مقرر کرتا ہے تو ضرور ملزم ہے اور اہل محلہ کا اعتراض بجا ہے اور مشورہ کر لینا بہتر ہے۔ بلکہ اگر وہاں یہ طے ہے یا یہ عرف ہے اور کمیٹی سے یہی متبادر ہے کہ کمیٹی مشورہ کیلئے ہوتی ہے لہذا مشورہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ: ۵۱۵

غیر مقلد سے برضا و رغبت اقامت کہلانے والا لائق امامت نہیں جبکہ منع پر قدرت ہو!

مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

غیر مقلد کی اقامت سے اہل سنت و جماعت کے امام صاحب نے نماز پڑھائی تو اب اس امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔؟

مستفتی: عطاء الرحمن، موضع دھورا ٹانڈہ ضلع بریلی شریف

الجواب

امام مذکور کو اگر یہ علم تھا کہ اقامت کہنے والا غیر مقلد ہے اور اسے منع کرنے پر قادر تھا پھر بھی منع نہ

کیا تو گناہ گار ہوا توبہ کرے ورنہ لائق امامت نہیں اور اگر اسے علم نہ تھا کہ وہ شخص غیر مقلد ہے یا جانتا تھا مگر اسے منع پر قدرت نہ تھی تو اس پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۳۰؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ: ۵۱۶

منکوحہ غیر کا دانستہ دوسرے سے نکاح پڑھانے والا فاسق معلن ہے، بے توبہ اس کی امامت جائز نہیں! ایسا نکاح پڑھا کر جو پیسہ لیا وہ بھی واپس کرے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک امام صاحب نے ایک منکوحہ عورت کا بنا طلاق وعدت ایک شخص سے نکاح پڑھا دیا اور کافی روپیہ لے لیا۔ ایسے امام کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں اور وہ امامت کے لائق ہے شریعت مطہرہ کا اس امام کیلئے کیا حکم ہے از روئے شریعت جواب مرحمت فرمائیں۔

مستفتی: صفدر پردھان، ہجرہ تحصیل سوار ضلع بلرامپور

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے کہ اس شخص نے دانستہ منکوحہ کا نکاح دوسرے مرد سے پڑھا دیا تو وہ شخص سخت گنہگار ومستوجب نار اس پر جو روپیہ اس نے لیا حرام ہے۔ اس پر فرض ہے کہ روپیہ واپس کرے اور توبہ صیحہ کرے جب اس کا صلاح حال ظاہر ہوجائے گا وہ لائق امامت ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ القوی

۱۱؍ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

مسئلہ: ۵۱۷

عناداً کسی کی اقتدا نہ کرنا حرام ہے!

زید کی بکر سے حجت ہوگئی تو زید بکر کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہے بلکہ جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھتا ہے۔ لھٰذا گزارش ہے کہ جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع دیں زید کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب

بکر اگر لائق امامت ہے تو زید کو اسکی اقتدا محض عناداً چھوڑنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ درمختار میں ہے:

(ولو ام قوما وهم له كارهون) ان الكرهة (لفساد فيه اولا نهم احق بالامامة منه كره) له ذلك تحريما لحديث ابى داؤد (ولا يقبل الله صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون) (ان هو احق لا) الكراهة عليهم

[الدر المختار ج،۲، ص ۲۸۷-۲۸۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، دار الكتب العلميه بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ: ۵۱۸

فاسق معلن کی اقتدا گناہ ہے! اگر کوئی لائق امامت نہیں تو الگ الگ اپنی نماز پڑھیں!

(۱) مغرب کی نماز میں پانچ چھ آدمی موجود ہیں امام نہیں ان آدمیوں میں جو نماز پڑھا سکتا ہے وہ فاسق ہے جس کے پیچھے نماز مکروہ ہے تو اب نماز اپنی اپنی پڑھی جائے یا کہ فاسق کے پیچھے پڑھ سکتے ہیں؟

(۲) زید امام ہے مگر اس کے اندر وہ خرابی ہے جس سے نماز واجب الاعادہ ہے پڑھنی گناہ اگر پڑھی جائے تو دہرانا واجب۔ اب بکر اپنی نماز گھر پڑھ لیتا ہے اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

مستفتی: مولانا شمشاد احمد پدارتھپور ضلع بریلی شریف

الجواب

(۱،۲) فاسق معلن کی اقتدا ممنوع و گناہ ہے غنیہ میں فتاویٰ حجہ سے ہے:

"لو قدموا فاسقا يأثمون"

[غنية المستملى شرح منية المصلى، ص۵۱۳، فصل فى الامامة، سهيل اكيڈمى]

لہٰذا وہ لوگ اپنی اپنی نماز بے جماعت پڑھیں اور اگر کوئی جامع شرائط امامت پائیں تو اس کو امام بنائیں اور مسجد کی حاضری نہ چھوڑیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۳۰ رشوال ۱۴۰۲ھ

مسئلہ: ۵۱۹

دیہاتی اور نابینا کے پیچھے نماز جائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک امام صاحب پینتیس چھتیس سال سے نماز پڑھا رہے ہیں اب تقریباً پانچ ماہ سے آنکھوں سے معذور ہیں علاج ہو رہا ہے مسجد میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو امامت کر سکے اب اس حالت میں ہم لوگ امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

مستفتی: فقیر احمد پدارتھ پور ضلع بریلی شریف

الجواب

پڑھ سکتے ہیں جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"وتجوز امامة الاعرابی والاعمی۔" واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوی الهندية، جلد ١، كتاب الصلوة، الباب الخامس فی الامامة، ص ١٤٣، دار الفكر بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۵۲۰

"ضالین" کو "ظالین" یا "ذالین" پڑھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں!
فاتحہ عمل خیر ہے! فاتحہ کو برا جاننے والے کی امامت درست نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

وہ پیش امام ہے جو "ضالین" کی بجائے "ظالین، ذالین" کہتا ہے۔ اس شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ یہ شخص فاتحہ کا قائل نہیں ہے اور برا جانتا ہے۔

المستفتی: سید فخر الحسین صاحب
از-خیر آباد، ضلع سیتاپور (یوپی)

الجواب

ظالین، ذالین پڑھنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں، فاتحہ عمل خیر ہے، سنت سے ثابت ہے،

اسے بُرا جاننے والا گمراہ بددین ہے، اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہوگی۔ وھو تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۳ رمضان المبارک/۱۳ نومبر ۱۹۷۱ء

مسئلہ: ۵۲۱

امام پر بے جا اعتراض کرنا سخت گناہ ہے! امام پر الزام لگانے والا توبہ کرے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید عرصۂ دراز تک ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرتا رہا۔ اس کے بعد امام پر کچھ اعتراض کیا جس کی اصل اس کے پاس نہیں۔ اس کے اعتراض پر کسی بھی نمازی نے یقین نہیں کیا اور وہ بغیر ثبوت دیئے امام کے پیچھے نماز ادا کرنا چھوڑ دیا۔ اس پر کسی نے اس سے پوچھا کہ آپ امام صاحب کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو وہ جواب دیا میری بات انہوں نے نہیں چلنے دی اسلئے میں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا اب وہ ایسا کرتا ہے کہ جماعت ہوتی ہے اگر وہ آجاتا ہے تو امام کے سلام پھیرنے کا انتظار کرتا رہتا ہے جب امام صاحب سلام پھیرتے ہیں تو وہ نیت کرلیتا ہے۔ اب اس شخص کے اوپر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہوگا؟

المستفتی: محمد توحید الحق اشرفی، پورنیہ بہار

الجواب

صورت مسئولہ سے صاف ظاہر ہے کہ زید اس امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے بے وجہ شرعی باز رہتا ہے اگر یہ واقعہ ہے تو زید تارک جماعت ہے اور سخت گنہگار مستوجب نار ہے اور امام پر بے ثبوت شرعی الزام لگانا بھی اسے روا نہیں توبہ کرے ورنہ ہر واقف حال مسلم اسے چھوڑ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ: ۵۲۲

مرد کو داڑھی کاٹنا حرام ہے! قبضہ بھر داڑھی مسنون ہے!
ترکِ سنت کے عادی کی اقتدا گناہ ہے!
کراہت تحریمی پر مشتمل نماز کا اعادہ واجب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

یہاں کے اماموں کو دیکھا گیا ہے کہ ان کی داڑھی ایک مشت سے کم ہے تو ان لوگوں کو داڑھی ایک مشت سے کم رکھنا جائز ہے؟ اکثر شافعی اور دیگر حنبلی اور مالکی کا بھی امکان ہے ان کی امامت میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے اگر ایسے امام کے پیچھے آخری قاعدہ میں شامل ہو تو نماز پوری کرنے کے بعد دہرانا ضروری ہے؟ بہت جلد جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: محمد یوسف، دبئی

الجواب

داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا منع ہے۔ درمختار میں ہے:"یحرم علیٰ الرجل قطع لحیته"

[الدر المختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور قدر قبضہ ایک مشت مسنون ہے اسی میں ہے: "والسنة فیها القبضة"

[الدر المختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور سنت کے ترک کی عادت گناہ ہے اور اسکے مرتکب کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔ غنیہ میں ہے:"لو قدموا فاسقا یاثمون"

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی، ص۵۱۳، فصل فی الامامة، مطبع سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے:

"کل صلاۃ ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها" واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۲، ص۱۴۷، ۱۴۸، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، مطبع دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ: ۵۲۳

مسلمانوں کو گالی دینا سخت کبیرہ گناہ ہے اور مسلمان سے بے وجہ لڑنا کفر کا شیوہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید اپنے امام (عمرو) کے حق میں ناحق و بے جا گالی بکا اور ماں بہن کی بری سے بری بدکلامی کی تو زید کی نماز عمرو کے پیچھے صحیح ہو جائیگی یا نہیں؟ یا اسے پھر سے لوٹانی پڑیگی جبکہ مسجد میں موذن متعین نہیں

ہے زید صرف فجر کی اذان کبھی دیا کرتا تھا اور کبھی نہیں تو ایک دن فجر کی اذان زید کے آنے سے پہلے عمرو نے پڑھ دی کیونکہ وقت ہو گیا تھا تو زید نے یہ اعتراض کیا کہ آپ نے اذان کیوں دی؟ میں ہی پڑھتا، تو زید نے عمرو کے پیچھے نماز ترک کردی اور دو دن تک نماز پڑھنی چھوڑ دی اور ساتھ ساتھ عمرو کی شان میں بد الفاظ سے گالی دی اور کہا کہ تمہیں اذان پڑھنا نہیں آتا ہے اور غلط اذان وقرآن پڑھتے ہو جبکہ عمرو فارغ شدہ قاری ہیں تو کیا زید کو حق حاصل ہے کہ اذان وہی پڑھے؟ کیا عمرو کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟ اور زید شرع کے لحاظ سے فاسق ہے داڑھی کترواتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ فلم بھی دیکھتا ہے تو زید کی نماز عمرو کے پیچھے کب اور کس حالت میں ہوگی؟ صحیح جواب سے مطلع فرمائیں۔ بینوا توجروا!

الجواب

بے وجہ شرعی مسلمان کو گالی دینا سخت کبیرہ وشدیدہ گناہ ہے۔ حدیث میں ہے:

"سباب المسلم فسوق وقتاله كفر"

[ترمذی شریف، ج۲، ص۸۸، باب ماجاء فی سباب المسلم فسوق مجلس برکات مبارکپور]

مسلمان کو گالی دینا فسق وفجور ہے اور ان سے لڑنا کفر کا شیوہ ہے زید نے امام کو بے وجہ شرعی گالی دی پھر بے وجہ شرعی اس کے پیچھے نماز چھوڑ دی یہ گناہ در گناہ ہوا توبہ کرے اور امام سے معافی مانگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۸ر شوال المکرم ۱۳۹۶ھ

مسئلہ: ۵۲٤

امام کا مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہونا کیسا؟ بادشاہ اسلام یا قاضی شرع کے علاوہ امام مقرر پر کسی کو تقدم حاصل نہیں! امامت میں کسے کس پر تقدم حاصل ہے! خطیب کی اجازت کے بغیر دوسرے کو خطابت کا حق نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) امام کا امامت کرتے ہوئے مقتدیوں سے تقریباً چار یا پانچ انچ بلند جگہ پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

(۲) بغیر امام کی اجازت کے کوئی شخص نماز پڑھا سکتا ہے یا وعظ وتقریر کرسکتا ہے (جبکہ امام وہیں موجود ہو) یا نہیں؟ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اسکے لئے کیا وعید ہے؟

الجواب

(۱) بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے کہ امام کا مقتدیوں سے اتنی بلندی پر کھڑا ہونا جس سے اس کا مکان ممتاز وجدا معلوم ہو، ناپسندیدہ ہے۔ درمختار میں ہے:

''انفرادالامام علی الدکان للنهی وقدرالارتفاع بذراع ولا بأس بمادونه وقیل ما یقع به الامتیازوهو الاوجه ذکره الکمال وغیره''

[الدرالمختار، ج۲، ص۴۱۵، کتاب الصلوٰۃ، باب مایفسد الصلوٰۃ ومایکره فیها، دارالکتب العلمیة بیروت]

(۲) مقتدیوں میں اگر کوئی ایسا نہ ہو جسے امامت کیلئے حق تقدم ہو جیسے سلطان اسلام یا والی یا قاضی شرع تو امام ماذون دوسرے سے مطلقا افضل ہے اور اسی کو حق تقدم ہے اسکی اجازت کے بغیر امامت نہ چاہئے خصوصاً جبکہ اسے ایذا ہو تو غیر کا تقدم ناجائز ہے درمختار میں ہے:

''امام المسجد الراتب اولیٰ بالامامة من غیره مطلقا''

[الدرالمختار، ج۲، ص۲۹۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، دارالکتب العلمیة بیروت]

ردالمحتار میں ہے: ''واما اذا اجتمعوا فالسلطان مقدم ثم الامیر ثم القاضی ثم صاحب المنزل ولو مستأجرا وکذا یقدم القاضی علی امام المسجد''

[رد المحتار ج۲، ص۲۹۷، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامة، دارالکتب العلمیة بیروت]

اور خطیب کی اجازت کے بغیر دوسرے کو تقریر کرنا بھی نہ چاہئے جبکہ وہ خطابت کیلئے مقرر ہو کہ اس جگہ پر خطابت اسکا حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ: ۵۲۵

غیر حافظ صحیح خواں کے پیچھے حافظ کی نماز بھی ہوجائے گی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

عمرو متعلم مدرسہ مظہر اسلام اور منظر اسلام ہے اور عمر پٹی خائصہ میں امام معین ہے حافظ نہیں ہے رمضان شریف میں قرآن سننے کیلئے حافظ کو مسجد میں بلایا ہے۔ اب یہاں پر کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے پیچھے اب نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ تم حافظ نہیں ہو تمہارے پیچھے حافظ کی نماز نہ ہوگی نماز مت پڑھاؤ لہٰذا گزارش ہے کہ عمرو قرآن کو صحیح پڑھتا ہو تو حافظ کی نماز ہونے میں کیا خطرہ ہے؟ صحیح مسئلہ سے مطلع فرمائیں۔ بینوا توجروا

افتخار حسین رضوی موضع تخت پور

پوسٹ دینگر پور ضلع مراد آباد

الجواب

لوگوں کا کہنا غلط ہے جب وہ شخص صحیح خواں ہے تو حافظ کی نماز اس کے پیچھے درست ہے جبکہ کوئی اور مانع شرعی نہ ہو۔ غلط مسئلہ بتانے والے توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۰ رشوال ۹۵ھ

مسئلہ-۵۲٦

ہوٹل میں کھانا کیسا ہے؟ بے تحقیق کسی کو غیر مقلد کہنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) کیا کسی پیش امام کا کسی مسلم ہوٹل میں کھانا کھانا ممنوعات میں سے ہے؟ جبکہ پیش امام کے اہل و عیال اس شہر میں اس کے ہمراہ نہ ہوں۔

(۲) کوئی پیش امام جبکہ عربی صرف ونحو و فارسی صرف ونحو پر عبور ہو اور حدیثی معلومات ہو و تفسیری مطالعہ بھی کئے ہوئے ہو اور فقہ میں بھی امامت کیلئے کافی معلومات ہو اور میلاد خواں بھی ہو اور سلام محمد تعظیم کے پڑھتا ہو اور جملہ سنی اصول کا مقرر اور عامل ہو اور تجدید میں مستند و ماہر قاری سے مشق کئے ہو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کیا جاسکتا ہے؟ یا اس کے عقائد پر غیر مقلدی کا شبہ کیا جاسکتا ہے؟

المستفتی: عباس علی، جامع مسجد اشوک نگر ضلع گنا

الجواب

(۱) نہیں اور اگر بچ سکتا ہو تو بہتر ہے کہ بچے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر وہ شخص وہابیہ دیابنہ وغیر مقلدین کے خیالات باطلہ سے بری و بیزار ہے اور انہیں کافر و گمراہ جانتا مانتا کہتا ہے تو وہ غیر مقلد نہیں اور اسے غیر مقلد گمان کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۴ رذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۵۲۷

بے وجہ شرعی کسی کو طلاق پر مجبور کرنا سخت ظلم ہے، ایسے شخص کو امام نہ بنایا جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید امامت کرتا ہے اور اپنی ہمشیرہ کا طلاق اپنے بہنوئی سے زبردستی لے لیا ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ براہِ کرم جواب قرآن وحدیث کے ذریعہ مطلع فرمائیں۔ جوابی لفافہ حاضر خدمت ہے۔

المستفتی: قادر بخش، بلاسپور

الجواب

بے وجہ شرعی اگر امام مذکور نے اپنے بہنوئی کو طلاق پر مجبور کیا تو سخت ظالم جفا کار مستحق غضب جبار وعذاب نار ہے۔ اس پر توبہ لازم ہے۔ بے توبہ اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ غنیۃ میں ہے:

"لو قدموا فاسقا یاثمون"

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۵۱۳، فصل فی الامامۃ، مطبع سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے:

"کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا"

[الدر المختار، ج ۲، ص ۱۴۷، ۱۴۸، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، مطبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

امام صاحب اپنی داڑھی ایک مشت سے کم رکھتے ہیں اور باقی کو کتروا دیتے ہیں، ان کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں مجاہد ہوں جبکہ ان کا کام امامت اور تقریر ہے۔ ایسے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ناچیز صوفی عبدالسلام قادری، امام جامع مسجد، شاہ پور پٹوری

الجواب

داڑھی یکشت سے کم کرنا حرام ہے۔

درمختار میں ہے:

"یحرم علیٰ الرجل قطع لحیته"

[الدرالمختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، دارالکتب العلمیة، بیروت]

اسی میں ہے: "والسنة فیها القبضة"

[الدرالمختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، دارالکتب العلمیة، بیروت]

ایسے شخص کی امامت گناہ اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ غنیہ میں ہے:

"لو قدموا فاسقا یاثمون بناءً علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم"

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی، ص۵۱۳، فصل فی الامامة، مطبع سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے:

"کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها"

[الدرالمختار، ج۲، ص۱۴۷، ۱۴۸، کتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، مطبع دارالکتب العلمیة، بیروت]

اس کا یہ کہنا کہ میں مجاہد ہوں، جھوٹ ہے اور اس کی سند بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے۔ اپنی تعریف کرنے والا بڑا جھوٹا ہے۔ اس طرح کون یہ کہہ کر گناہ کو حلال نہ کرلے گا۔ واللہ تعالیٰ ھوالھادی وھوتعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

مسئلہ--۵۳۰

غیر خدا کو سجدہ حرام ہے، بعض نے سجدۂ تعظیمی کو کفر فرمایا! سجدۂ تعظیمی کو جائز بتانے والے پر حکم شرع کیا ہے؟ کندھوں سے نیچے بال رکھنا حرام ہے! حکم شرع کو مولویوں کا جھگڑا بتانا شریعت کی توہین اور کفر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) ایک امام مسجد جو اپنے آپ کو ایک طرف سنی صحیح العقیدہ کہتے ہیں، دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ قبروں کو تعظیما سجدہ کرنا جائز ہے۔

(۲) عورتوں کی طرح زلفیں گردن کے نیچے پشت پر لٹکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسی طرح زلف رکھتے تھے۔

(۳) بیک وقت چار انگوٹھیاں پہن رکھی ہیں، جب ان کو یہ بتایا گیا کہ ایک انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو، پہننا جائز ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ مولویوں کا جھگڑا ہے، ورنہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۴) خطبہ کے پہلے ایک تقریر میں کہا کہ رسول اللہ ایک سیاست باز اور سیاسی لیڈر تھے۔

(۵) قبروں کے بارے میں جب بات چل رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ منکرین سجدہ غلط کہتے ہیں، سجدہ بالکل جائز ہے۔ جواباً کسی نے کہا کہ ترمذی شریف میں ہے کہ اگر خدا کے سوا سجدہ کسی پر جائز ہوتا تو میں عورتوں کو اجازت دیتا کہ وہ اپنے اپنے شوہروں کو سجدہ کریں، تو امام مسجد نے کہا کہ ترمذی شریف کی حدیث غلط ہے۔

(۶) ایک مرتبہ انہوں نے ایک شاگرد کو قرآن کی تعلیم خود پلنگ پر بیٹھ کر شاگرد کو قرآن سمیت نیچے بٹھا کر دے رہے تھے، جب کسی نے کہا حضرت یہ قرآن کی بے حرمتی ہے تو انہوں نے کہا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لہٰذا شافی جواب دیں کہ ایسے امام مسجد کی اقتدا کی جائے یا نہیں؟ یا یہ بہکا ہوا کوئی شیطان ہے جو لوگوں کو ورغلا رہا ہے؟

المستفتی: اصغر علی، کیراف محمد حسین پان شاپ
کالا بازار، باور محلہ، بی ایل نمبر ۲۳، پوسٹ جگت تال، ضلع ۲۴ پرگنہ

الجواب

سجدہ غیر خدا کو مطلقاً حرام بلکہ بکثرت فقہاء نے سجدہ تعظیمی کو کفر فرمایا ہے جس کی تفصیل الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ مصنفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ میں ہے لہٰذا سجدہ تعظیمی کو جائز بتانا بحکم فقہاء کفر ہے۔ اس شخص پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی کرے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے اور کندھوں سے نیچے بال رکھنا تشبہ بزناں ہے جو بحکم حدیث حرام اور کندھوں تک رکھنا جائز اور درست ہے، اگر وہ پہلی صورت کا مدعی ہے تو مطلقاً مفتری ہے قرآن پر، اس سے توبہ فرض ہے جس طرح خلاف شرع وضع کو چھوڑنا اسے لازم اور حکم شرع کو مولویوں کا جھگڑا بتانا شرع اور علمائے شرع کی توہین ہے جو کفر ہے، اس شخص پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور اس کی اقتدا نادرست جب تک توبہ وتجدید ایمان نہ کرلے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اسے چھوڑے رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۳۱

جو بدعقیدگی کی باتیں کرے، لائق امامت نہیں!
جس نے اعمال بد سے توبہ کرلی، اس کی امامت درست ہے!

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) ہمارے محلہ میں جو پیش امام امامت کرتے ہیں ان کے خیالات ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں اور کوئی سند سے سوال کیا جائے تو جواب دینے کے بجائے گرم گرم بحث پر اتر آتے ہیں۔ ایسے امام کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں

(۲) ایسے پیش امام جو کہ امامت کے دوران برے اعمال (گناہ کبیرہ) میں گرفتار رہتے ہیں مگر اب چند سال سے یہ باتیں نہیں ہیں تو کیا اب ان کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب

(۱) امام مذکور اگر بدعقیدگی کی باتیں کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں، دوسرا امام سنی صحیح العقیدہ مقرر کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) فی الواقع اگر امام مذکور نے اعمال بد کو چھوڑ دیا ہے اور توبہ کرلی ہے تو ان کی امامت میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹؍رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

مسئلہ: ۵۳۲

اگر امام پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟ مرتدین کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا؟ کافر کے لئے دعائے مغفرت کفر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) زید کو امام بنایا گیا اور زید نے امامت بھی کی، چار رکعت والی نماز کی دو رکعت کے بعد چوتھی رکعت پہ کھڑے ہوگئے، حالانکہ زید کے ذہن میں تیسری رکعت کا اغلب گمان ہے، تشہد کے بعد سجدۂ سہو بھی کرلیا، مقتدیوں نے بھی کرلیا، مقتدیوں میں سے کسی نے کہا پانچ رکعت ہوگئی، حالانکہ زید کو پورا پورا خیال ہے کہ چار رکعت ہوئی اور دوسرے مقتدی چار اور پانچ کا ذکر نہ کر کے کہنے لگے کہ سجدۂ سہو تو کرلیا گیا، نماز ہوگئی۔ اس پر زید کو اطمینان ہوگیا۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ایسی صورت میں نماز ہوئی کہ نہیں؟ اگر نہیں ہوئی تو اب کیا کرنا ہوگا؟ بہت ہی آسان اور سہل جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں۔ اس لئے کہ کچھ مخالف لوگ زید کے خلاف عوام میں بہت پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

(۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک سنی امام کابلی پٹھان سود خور وہابی دیوبندی غیر مقلد رافضی وغیرہ اس جماعت میں بھی بدعقیدے والے ہیں، ان لوگوں کی نماز جنازہ ایک سنی صحیح العقیدہ امام کرسکتا ہے؟ مدلل جواب سے نوازیں۔

المستفتی: بسم اللہ، کیراف بڑی مسجد، ہوگلی-7121

الجواب

(۱) اگر امام نے چوتھی رکعت کا قعدہ نہ کیا تو اس کی فرض نماز نفل کی طرف منتقل ہوگئی، لہٰذا ایک رکعت اور ملا کر سلام پھیرنا چاہئے تھا اور فرض کا اعادہ لازم تھا۔

ہدایہ میں ہے:

"وان سهى عن القعدة الاخيرة حتى قام الى الخامسة رجع الى القعدة ما لم يسجد والغى الخامسة وسجد للسهو وان قيد الخامسة بسجدة بطل فرضه عندنا خلافا للشافعي وتحولت صلاته نفلا" واللہ تعالیٰ اعلم۔

[هدايه اولين، ص۱۵۹، كتاب الصلوة، باب سجدة السهو، كتب خانه رحيميه، ديوبند]

(۲) نہیں کہ طوائف مذکورہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب کافر بے دین ہیں اور کافر کے لئے دعاء مغفرت حرام، بدکام، کفرانجام ہے۔ درمختار و بحر وغیرہ میں ہے: "واللفظ للدر"۔

"والحق حرمة الدعاء للكافر"

[الدر المختار، ج۲، ص۲۳۶، مطلب فى الدعاء المحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

اسی میں ہے:

"الدعاء بالمغفرة للكافر كفر" واللہ تعالیٰ اعلم

[ردالمحتار، ج۲، ص۲۳۶، مطلب فى الدعاء لمحرم، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۳۳

قربانی کی کھال سے مسجد کا راستہ بنانا کیسا؟ نسبندی کرانے والے کی امامت کیسی؟ گاؤں میں عیدین مکروہ ہے۔ نئی جگہ جمعہ وعیدین قائم کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ہمارے گاؤں کی مسجد کا جو راستہ ہے، بارش کے دن میں پانی سے بھر جاتا ہے، نمازیوں کو جانے آنے میں تکلیف ہوتی ہے، اس گاؤں کا کوئی فنڈ نہیں ہے اور نہ کوئی چندہ دینے کو راضی ہے۔ ایک پڑھے

لکھے انگریزی داں سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے قربانی کے چرم کے پیسہ سے راستہ بنانے کا مشورہ دیا کیا چمڑے (قربانی کے) پیسہ سے راستہ کی مرمت کی جاسکتی ہے؟

(۲) خصی یعنی نس بندی کئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز جائز ہوگی یا نہیں؟ اس کا ذبیحہ حلال اور جائز ہوگا یا نہیں؟

(۳) ہمارے گاؤں میں جو مسجد ہے وہاں عیدین کی نماز گزشتہ ساٹھ ستر سال سے پڑھی جاتی تھی۔ آس پاس کے چار چھ گاؤں کے نمازی شرکت کرتے تھے۔ دس پندرہ سال سے عیدین کی نمازیں تین جگہ ہونے لگی۔ نوجوان لوگ ایک ہی جگہ نماز پڑھنا چاہتے تھے اور اس واسطے ایک اراضی ہماری مسجد کے متصل فراہم کئے اور اس میں چار گاؤں کے نمازی عیدین ادا کرتے تھے تین سال قبل عید کے موقع پر رات کو بارش ہوگئی جس سے عیدگاہ مرطوب ہوگیا۔ ایک گاؤں کے میاں لوگ اعتراض کئے کہ کپڑے خراب ہوجائیں گے ہم عیدگاہ میں نہیں پڑھیں گے اور اڑ بیٹھے کہ عید مسجد میں پڑھی جائے لیکن اکثریت اس پر راضی نہ ہوئے اور عیدگاہ میں نماز ادا کئے اور میاں لوگ مسجد میں۔ اس دن سے آج تک شاید تین چار سال کا عرصہ ہوتا ہے وہ لوگ مسجد میں عیدین ادا کرتے ہیں اور اکثر عیدگاہ میں کیا میاں لوگوں کا یہ عمل ٹھیک ہے۔

خاکسار شیخ محمد حنیف اڑیسہ

الجواب

(۱) جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نسبندی کرانے والا حرام کا مرتکب ہوا، اس پر توبہ لازم ہے بعد توبہ اسے امام بنا سکتے ہیں جبکہ لائق امامت ہو اور کوئی مانع شرعی نہ ہو اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی جائز ہے جبکہ شرعی طور پر ذبح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) گاؤں میں عیدین و جمعہ صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے: ”صلاۃ العید فی القری تکرہ تحریما: أی لأنه اشتغال بما لا یصح لأن المصر شرط الصحة“

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، ص۴٦، دار الکتب العلمیة بیروت]

مگر جہاں پہلے سے جمعہ و عیدین عوام پڑھتے آئے ہوں وہاں انہیں منع نہیں کیا جاتا کہ آخر خدا کا

نام لیتے ہیں جو کسی مذہب پر صحیح آتا ہے اور نئی جگہ جمعہ وعیدین قائم کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا عیدگاہ ہی میں عیدین پڑھیں اور اختلاف سے بچیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۵ر محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۵۳۴

بے طلاق نکاح ثانی حلال نہیں! نسبندی کرانے والے کی امامت کیسی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ناہدہ آج بیس سال سے میکہ میں پڑی ہے اس کا شوہر نان نفقہ بھی نہیں دیتا اور نہ کبھی پوچھتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ ایسی صورت میں ناہدہ کیا کرے ذریعۂ معاش کا بغیر نکاح کے حل ہونا دشوار ہے ایسی حالت میں نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(۲) حامد نے اپنی مرضی سے نسبندی کرایا ہے اور وہ امامت کرتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی: عبدالحفیظ، خابر گڑھ، ضلع سنبھل پور

الجواب

(۱) نہیں اس سے جس صورت بنے طلاق لیں خواہ کچھ دیکر یا مہر معاف کر کے یا حاکم کے جبر وکراہ سے زبانی طلاق کہلوالیں پھر بعد انقضائے عدت دوسرے سے نکاح حلال ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جب تک توبہ نہ کرلے اسے امام بنانا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۵۳۵

پارٹی بندی کی صورت میں دوسری پارٹی والوں سے نہیں ملتا جلتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

پیش امام صاحب دو پارٹی گاؤں میں پڑ جانے سے ایک پارٹی کی طرف لگ گئے وہ پارٹی قاضی صاحب کو ہم دوسری پارٹی والوں سے مصافحہ تک نہیں کرنے دیتے ہیں اس واسطے کیا ہم ایسی صورت میں ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں کرم فرما کر شرع شریف کی روشنی میں جواب عنایت فرمایئے۔ پارٹی نمبر ا کی طرف سے قاضی صاحب پارٹی نمبر ۲ میں اگر موت ہو جاوے تو بھی وہ نماز پڑھانے نہیں جاتے ہیں۔ اس کا جوب عنایت فرمایئے۔

المستفتی: کریم بخش، عزیز محمد، چاندی وارا بھد سوڑا چتور گڑھ راجستھان

الجواب

اگر قاضی صاحب بے وجہ شرعی محض بر بنائے عناد دوسری پارٹی سے مصافحہ اور اسکی میت کی نماز جنازہ پڑھانے سے باز رہتے ہیں تو سخت گناہ گار ہیں توبہ کریں اور جب تک توبہ صحیحہ نہ کریں انکی اقتدا ممنوع ہے اور اگر کوئی وجہ شرعی ہے تو ان پر الزام نہیں یونہی اگر ایک پارٹی ان پر جبر و اکراہ سے کام لیتی ہے اور انہیں اسکی مخالفت پر قدرت نہیں اور فتنہ و ضرر کا صحیح اندیشہ ہے تو ان پر الزام نہیں بلکہ ملزم وہی ہیں جو مانع ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہٗ

۱۳؍ شوال ۱۴۰۳ھ

مسئلہ-۵۳۶

فوٹوگرافی جائز ہے یا حرام؟ جس کی بیوی بے پردہ ہو اس کی امامت کیسی؟
ڈاڑھی منڈانے والا اور ماں کو گالی دینے والا امام نہیں ہو سکتا!

محترم المقام قبلہ مفتی صاحب! السلام علیکم

التماس خدمت اقدس میں ہے کہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ:

(۱) میرا ایک بھائی فوٹوگرافر ہے، شادی شدہ ہے، وہ فوٹو بناتا ہے کیمرے سے، اب میں کچھ دین سے واقف ہو گیا ہوں، میں اُن سے منع کرتا ہوں کہ آپ یہ کام ختم کر دو، یہ کام حرام ہے تو وہ کہتے ہیں کہ

میں کیسے مان لوں کہ فوٹو گرافی حرام ہے؟ اس لئے آپ ثبوت کے ساتھ جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں کہ یہ کام جائز ہے یا حرام ہے؟

(۲) زید امامت کرتا ہے لیکن اس کی بیوی بے پردہ ہے، ایسے امام کی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) بکر امامت کرتا ہے داڑھی منڈاتا ہے، ماں کی شان میں گندے الفاظ بکتا ہے، کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟ جواب جلد عنایت فرمائیں، بڑا کرم ہوگا۔ فقط۔

المستفتی: منور خاں قادری

الجواب

(۱) فوٹو گرافی بلاشبہ حرام ہے جبکہ جاندار کی تصویر کھینچے۔ حضور فرماتے ہیں:

"ان اشد الناس عذابا عند الله المصورون"

[صحیح البخاری، ج۲، باب عذاب المصورین یوم القیامة، ص۸۸۱، مجلس برکات مبارکفور]

قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہوگا، رواہ الائمة والشیخان عن عبد الله بن مسعود عن ام المومنین عائشة الصدیقة۔ نیز حدیث میں ہے:

"ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیامة یقال لهم احیوا ما خلقتم"

[صحیح البخاری، ج۲، باب من کره القعود، علی الصور، ص۸۸۱، مجلس برکات مبارکفور]

مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا زندہ کرو اپنی ساختہ تصویریں۔ وھو اعلم

(۲) زید اگر حتی المقدور اپنی بیوی کو باز نہیں رکھتا تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(۳) ایسا شخص سخت گنہگار ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ر ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ/ ۱۵ر فروری ۱۹۷۲ء

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۳۷

بے علم مسئلہ بتانا جائز نہیں! جھوٹے کو امام بنانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) جو شخص ان پڑھ ہو کر لوگوں کو مسائل بتائے اور کسی حق اور جائز مسئلہ کو اپنی ذلت ورسوائی ہونے کی وجہ سے تسلیم نہ کرے وہ شخص کیسا ہے؟

(۲) جو شخص کثرت سے جھوٹ بولے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کو امام بنانا کیسا ہے؟ جواب بالتفصیل عنایت فرمائیں۔ فقط۔ والسلام

المستفتی: محمد زاہد الرحمٰن، محلّہ گڑھیہ، متصل پنجابیان اسکول، بریلی

الجواب

(۱) ان پڑھ بے علم کو بغیر جانے مسئلہ شرعیہ بتانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے: ایسے پر زمین وآسمان کے فرشتوں کی لعنت ہے۔ ہاں، جو مسئلہ شرعیہ صحیح صحیح بتا سکتا ہے، اس کے بتانے میں کوئی حرج نہیں اور مسئلہ شرعیہ پر ضد کرنا حرام ہے، توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) گناہ ہے اور نماز کا اعادہ واجب۔ غنیۃ میں ہے:

"لو قدموا فاسقا یأثمون"

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، کتاب الصلوٰۃ فصل فی الامامۃ، ص۵۱۳ سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے:

"کل صلوٰۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۲، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، ص۱۴۷، ۱۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/شوال المکرم ۱۳۹۶ھ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۳۸

امام جب میت چھوڑ کر نکاح پڑھانے چلے جائے تو کیا حکم ہے؟
غریبوں کے یہاں میلاد پڑھنے نہ جائے تو ایسے کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟
امام کو خیرات لینا کیسا ہے؟ صلوٰۃ سے روکنے والا کیسا ہے؟
بے جنازہ پڑھے دفن کر دیا تو کیا حکم ہے؟
وقت سے پہلے اذان و نماز حرام ہے! نماز نہ پڑھنے والے گنہگار ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

میرے گاؤں میں ایک مولوی صاحب امامت کرتے ہیں، ہم لوگ علمائے دین سے کچھ دین کی باتیں معلوم کرنا چاہتے ہیں:

(۱) مولوی صاحب میت کی نماز کے لئے غریبوں سے کہتے ہیں کہ مجھے فرصت نہیں ہے اور دوسری جگہ نکاح پڑھانے چلے جاتے ہیں میت کو چھوڑ کر، پچاس روپیہ لیتے ہیں، نکاح پڑھاتے ہیں۔

(۲) اور غریب لوگ اپنی محنت ومشقت کر کے میلاد کے لئے کچھ کرتا ہے تو میلاد پڑھنے نہیں جاتے ہیں کہ مجھ کو فرصت نہیں ہے۔

(۳) اور مولوی صاحب کو خیرات لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) سب کو جوڑا دیتے ہیں وہ بھی لے لیتے ہیں۔ یہ بھی حدیث کی روشنی میں بتائیں۔

(۵) مسجد میں صلوٰۃ کے لئے منع کرتا ہے، یہ بھی بتائیں۔

(۷) میت بغیر نماز جنازہ دفن کر دی گئی اور مولانا نے نماز نہیں پڑھائی، دوسرے دن مولانا سے نماز جنازہ پڑھوائی۔

(۸) ایک روز کی بات کہ مغرب وعصر کے درمیان کا وقت تھا، آپ نے مغرب کی اذان پڑھ دی بادل کا کہیں نام نہیں یہ بھی بتائیں اور نماز پڑھ دی اور ایک گاؤں میں اسی مولانا کو روکا اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

(۹) گاؤں میں ۱۰۰/آدمیوں میں ۷۵/آدمی نماز نہیں پڑھتے ہیں، اس کے بارے میں کیا خیال

ہے؟ مندرجہ بالا کا جواب مدلل و مفصل عنایات فرمائیں۔ عین کرم ہوگا

المستفتیان: فیاض خاں، نبی احمد، سکندر، اقرار علی،
محمد حسین، بھورا، جمیل احمد، انور علی، موضع گوگھاٹ، ضلع نینی تال

الجواب

(۱) امام مذکور کو ایسا نہ کرنا چاہئے بلکہ نماز جنازہ کے لئے وقت نکال کر اس میں شرکت کرنا چاہئے اور نماز پڑھانا چاہئے اور اگر عدیم الفرصتی کا عذر جھوٹا ہونا ثابت ہو تو امام سخت ملزم ہے اور امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر واقعی فرصت نہیں تو الزام نہیں ورنہ سخت گنہ گار ہے کہ جھوٹ کا مرتکب ہوتا ہے اور اگر یہ بہانہ بر بنائے فساد عقیدہ وہابیت ہو تو اس کی اقتدا اور اس کی صحبت سے شدید احتراز فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر وہ صاحب نصاب ہے تو اسے زکوٰۃ وفطرہ وعشر وغیرہ صدقات واجبہ لینا حلال نہیں بلکہ اسے زکوٰۃ فطرہ ادا کرنا واجب ہے اور صدقات نافلہ بے مانگے لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور اگر صاحب نصاب نہیں مگر بقدر کفایت کما سکتا ہے تو اسے سوال جائز نہیں، بے مانگے جو کچھ ملے، اسے حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر لوگ بخوشی دیتے ہیں تو حرج نہیں اور اگر وہ سوال کرتا ہے تو ملزم ہے جبکہ بقدر کفایت کما سکتا ہو اور وہ جوڑا وغیرہ اسے حلال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) صلاۃ جائز و مستحسن ہے، اس سے منع نہ کرے گا مگر وہابی بے دین۔ امام مذکور کی وہابیت اس سے ظاہر مزید اس کے عقائد کی تحقیق کی جائے اور بر تقدیر ثبوت وہابیت اس کی اقتدا میں نماز باطل محض ہے اور اس کی اقتدا سے شدید پرہیز کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) میت کو بے جنازہ پڑھے دفن کرنا نہ چاہئے تھا، عوام میں جو شخص لائق امامت تھا اسے امام کرتے اور ضرور ضرور پڑھ لیتے، اس میں تاخیر جائز نہ تھی کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے جس میں تاخیر کی وجہ سے سب گنہ گار ہوئے، توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) وقت سے پہلے اذان دینا اور نماز پڑھنا حرام ہے اور فرض اس طرح سر سے نہ اترا، اس نماز کا

اعادہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) وہ لوگ اشد گنہ گار مستوجب نار ہیں، توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور جتنی نمازیں قضا ہوئیں، جلد ادا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۹؍ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

باب الوتر والنوافل

مسئلہ:۵۳۹

خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی کا ورد کرنے میں حرج نہیں!
بہتر یہ ہے کہ ہر چار رکعت پر سبحان ذی العزۃ والعظمۃ کا ورد کرے

گزارش کی جاتی ہے کہ خادم ایک چھوٹے سے گاؤں کا رہنے والا ہے، عمل سے کورہ اور علم سے کوتاہ ہے۔ ایک مسئلہ ہمارے یہاں کی مسجد میں اُٹھایا گیا ہے جو حسب ذیل تحریر کر رہا ہوں، امید کہ عالیجناب اہلسنت وجماعت کی روشنی میں اس کا تفصیلی جواب مع ہجری اور ائمہ کے احکام کے ساتھ تحریر فرمائیں گے کیونکہ یہ مسئلہ ہمارے لئے جھگڑے کی نوبت پیدا کر دیا ہے۔

سوال: ہمارے یہاں پر ماہ رمضان میں تراویح چار رکعت ختم دعا کے بعد خلفائے راشدین کے نام لیے جاتے ہیں اس طرح بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے ہیں، چار رکعت کے چار خلفاء راشدین کے نام بڑے احترام کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ یہ عمل برسوں سے ہو رہا ہے، اس سال ہماری مسجد میں ایک مدرس صاحب نے ایک خطبے میں کہا کہ نماز تراویح میں چاروں خلفائے راشدین کے نام نہ لیے جائیں، کیا امام صاحب کی بات صحیح ہے؟ اگر ہے تو مجھے مع حوالہ بتلائیں، ان کی ضد ہے ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہونے کی وجہ سے تراویح میں خلفائے راشدین کے نام روک دیے گئے ہیں۔ جناب عالی سے گزارش کرتا ہوں کہ مع حوالہ اور ثبوت اس کا تفصیلی جواب دیں تو آپ کا احسان عظیم ہوگا۔ شدت سے انتظار کرتا ہوں، اہلسنت وجماعت کا ایک رسالہ میرے نام سے ہر ماہ روانہ کریں تو مہربانی ہوگی۔

الجواب

خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی کا ورد کرنے میں حرج نہیں، منع کرنا بیجا ہے، حوالہ اسی سے پوچھا جائے کہ ممانعت کہاں آئی ہے؟ دکھائے اور بہتر یہ ہے کہ ہر چار رکعت پر سبحان ذی العزۃ والعظمۃ

پڑھی جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۲ر شوال المکرم ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-۵٤٠

صبح صادق کے طلوع سے پہلے اور بعد کی نفل نمازوں کا حکم! چھ روزہ بعد رمضان رکھ کر عید پڑھنے کا کیا معنی؟ خطبۂ جمعہ میں دیگر زبانوں کی آمیزش کا حکم! نماز تہجد کے احکام! اذان خطبہ خارج مسجد خطیب کے سامنے ہو! خاص موضع صلاۃ میں اذان کا حکم! عمامہ کے اندر ٹوپی کا ہونا کیسا؟ ساڑی پہننا کیسا؟ آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ کرنے کے مسائل!

مکرمی ومحترمی حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ! سلام مسنون

بعد سلام کے واضح ہو کہ اس بندۂ ناچیز کو چند مسائل کی ضرورت ہے، لہٰذا آپ جیسے حضرات کی نظر عنایت کا خواستگار ہوں اس کو حسب ذیل تحریر کر رہا ہوں، آپ برائے مہربانی عنایت فرمائیں اور بندۂ ناچیز کو نوازیں۔فقط۔والسلام

(۱) نماز وتر کے بعد کوئی شخص سنت ونفل نماز فجر کے پہلے پڑھ سکتا ہے؟

(۲) رمضان کے پورے روزے رکھنے اور عید پڑھنے کے بعد کوئی شخص سنت کے چھ روزے رکھے تو کیا وہ پھر نماز عید ادا کرے؟

(۳) جمعہ یا عیدین کے عربی خطبے کے اندر جو اردو اشعار ہیں ان کو اس کے ساتھ پڑھ سکتا ہے یا عربی خطبہ پڑھنے کے بعد یا اول پڑھ کر پڑھے یا اول وثانی دونوں کے بعد؟

(۴) نماز تہجد سنت ہے یا نفل؟ اور کتنی ہے؟

(۵) جمعہ میں خطبہ کی جو اذان دی جاتی ہے وہ اندر ہو یا باہر؟

(۶) عمامہ کے اندر ٹوپی کا ہونا کیسا ہے؟

(۷) عورت کے لئے ساڑی کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۸) کوئی شخص نماز عصر یا نماز فجر پڑھنے کے بعد تلاوت قرآن کرنے لگا، آیت سجدہ پڑھی گئی، سجدہ کریگا؟
(۹) کوئی شخص تہبند کے اندر بے لنگوٹ یا بے چڈی کے پہنے نماز پڑھ سکتا ہے؟ فقط۔
المستفتی: برکت علی گلاب پوروی (امام مسجد حنفیہ)
مقام وپوسٹ گلاب پورہ، محلہ تیلی پاڑہ، ضلع بھیلواڑہ (راجستھان)

الجواب

(۱) صبح صادق کے طلوع سے پہلے نوافل پڑھ سکتا ہے اور جب صبح صادق طلوع ہو جائے تو سنت فجر کے سوا کوئی نفل پڑھنا مکروہ تحریمی وخلاف سنت ہے اور حضور اقدس علیہ السلام نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ تبیین شرح کنز میں ہے:

”یکرہ ان یتطوع بعد ما طلع الفجر قبل الفرض باکثر من سنۃ الفجر لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام لیبلّغ شاھدکم غائبکم الا لا صلاۃ بعد الصبح الا رکعتین رواہ احمد وابو داؤد وقال علیہ الصلاۃ والسلام اذا طلع الفجر لا صلاۃ الا رکعتین رواہ الطبرانی وقالت حفصۃ رضی اللہ عنھا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین رواہ مسلم وعن ابن عمر (رضی اللہ عنھما) انہ علیہ الصلاۃ والسلام قال اذا طلع الفجر فلا تصلوا الا رکعتی الفجر رواہ الطبرانی بصیغۃ النھی“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۲۳٤، کتاب الصلوۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۲) چھ روزہ بعد رمضان رکھ کر عید پڑھنے کا کیا معنیٰ؟ اور نماز عید کا اعادہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) خطبہ سے پہلے کہ خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے اور خطبہ میں دوسری زبان ملانا مکروہ، خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) سنت ہے مگر غیر مؤکدہ اور اس پر نفل کا بھی اطلاق ہوتا ہے اور کوئی تعداد معین نہیں۔ البتہ دو رکعت سے کم نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ چار رکعت ایک سلام سے پڑھے، یہ ہمارے امام اعظم کا مذہب ہے کنز وزیلعی میں ہے:

”والافضل فیھا رباع ای الافضل فی اللیل والنھار اربع اربع وھذا عند ابی

حنفیۃ۔۔۔الخ"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق،ج۱،ص۴۳۰،کتاب الصلوۃ،باب الاذان،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۵) خارج مسجد خطیب کے سامنے،خاص موضع صلاۃ میں کوئی اذان ہو،مکروہ ہے۔خانیہ میں ہے:

"لا یوذن فی المسجد"

[فتاوی قاضی خان،ج۱،ص۵۱،کتاب الصلوۃ،باب الاذان،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

طحطاوی میں ہے:"یکرہ ان یوذن فی المسجد"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[طحطاوی علی مراقی الفلاح،کتاب الصلوۃ،باب الاذان،ص۱۹۷،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۶) مسلمانوں کی عادت قدیمہ زمان نبوت سے ہے۔حدیث میں ہے:

"فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس"

[سنن ابی داؤد،ج۲،ص۵٦٤،کتاب اللباس،باب فی العمائم،مطبع اصح المطابع]

ہمارے اور بت پرستوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) جہاں خاص مشرکہ عورتوں کا لباس نہ ہو وہاں اجازت ہے اور جہاں خاص لباس مشرکات ہو وہاں منع۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) ہاں،کنز میں ہے:"وعن التنفل بعد صلاۃ الفجر والعصر لا عن قضاء فائتۃ وسجدۃ تلاوۃ وصلاۃ جنازۃ"

[کنز الدقائق فی فقہ السادات الاحناف،کتاب الصلوۃ،ص۹،المکتبۃ الازھریۃ للتراث]

اس کی شرح زیلعی میں ہے:

"ای نھی عن التنفل فی ھذین الوقتین ولم یمنع عن اداء الواجبات التی ذکرھا"

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق،ج۱،ص۲۳۲،کتاب الصلوۃ،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

حاشیہ شلبی میں ہے:

"قولہ (ولم یمنع عن اداء الواجبات) وفی المجتبی: الاصل ان ما یتوقف وجوبہ

علی فعله کالمنذور وقضاء التطوع الذی افسده ورکعتی الطوف وسجدة السهو ونحوها لا یجوز ومالا یتوقف علیه کسجدة التلاوة وصلاة الجنازة یجوز—اھ"۔

[حاشیہ شلبی علی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۲۳۲، کتاب الصلوۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

مگر جب کہ طلوع وغروب سے پہلے آیت سجدہ پڑھی تو ضرور ہے کہ طلوع وغروب سے پہلے سجدہ کرے، ورنہ سجدہ ادا نہ ہوگا۔ زیلعی میں ہے۔

"لانها وجبت کاملة فلا تتأدی بالناقص"

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۲۲۹، کتاب الصلوۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اور اگر طلوع وغروب کے وقت آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ تلاوت ادا کیا تو ہوگیا مگر افضل یہ ہے کہ ان دونوں وقتوں کے بعد سجدہ کرے، اسی میں ہے:

"اما اذا تلاها فیها جاز اداؤها فیها من غیر کراهة، لکن الافضل تاخیرها لیؤدیها فی الوقت المستحب لانها لا تفوت بالتاخیر بخلاف العصر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۲۲۹، کتاب الصلوۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ر شوال المکرم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ: ۵٤۱

معصیت کا اظہار معصیت ہے اور اس کا حکم دینا گناہ!
امام کی قرأت بحکم حدیث مقتدی کی قرأت کے قائم مقام ہے!
طلوع وغروب کے وقت سجدۂ تلاوت کرنے سے ادا ہوجائیگا، دوبارہ ادا کرنا افضل ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) ایک مولانا صاحب نے جمعۃ الوداع میں کہا کہ بھائیو! دیکھو میں شعبان میں بیان کرچکا ہوں کہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر ماہ میں ہمارے تمہارے لئے کھانا حلال کیا اور اس ماہ میں دن میں کھانا حرام کیا۔ مولانا صاحب نے جو کچھ بھی سنایا وہ سنایا، پھر انہوں نے کہا کہ بھائیو! ہم اور آپ کس جگہ بیٹھے ہوئے ہیں؟ اللہ کے گھر میں! یہ وہ جگہ ہے کہ یہاں امیر وغریب، رئیس ونواب، سب ایک ہیں کیونکہ مجھے امید ہے کہ اللہ کے گھر میں جھوٹ نہیں بولیں گے۔ مولانا صاحب نے کہا کہ بھائیو! میں آپ سے ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ صاحبان ناراض نہ ہوں تو۔ لوگوں نے کہا: کہئے۔ مولانا صاحب نے کہا کہ آپ لوگ جو روزہ دار ہوں وہ اپنے ہاتھ اُٹھائیں اور بغیر روزہ دار نہ اُٹھائیں، جب ہاتھ اُٹھائے تو رونے لگے، اٹھانے والے روزہ دار تھے، مولانا نے کہا: دیکھئے! میں سنا چکا ہوں کہ اللہ نے اس ماہ میں کھانا حرام فرمایا تو میرے بھائیو! کھانا حلال کھاؤ، حرام مت کھاؤ، اللہ سے ڈرو، نماز پڑھو، روزہ رکھو، زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو بھی کرو نیک کام کرو۔ تو لوگوں نے عرض کیا کہ مولانا صاحب کو یہ بات نہیں چاہئے تھا کہ بغیر روزہ داروں کی توہین کی، کسی کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہئے تھا۔

(۲) کیا امام ٹرالین کی قمیص پہن کر نماز پڑھا سکتا ہے؟

(۳) غیر مقلد کہتے ہیں کہ تم جب وتر پڑھتے ہو تو دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم پہلے پڑھتے ہیں۔ پوچھا مقتدی بھی پڑھتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ ہاں وہ بھی پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ جب تمہارا امام ہی پڑھ لیتا ہے تو مقتدی کو کیا ضرورت؟

الجواب

(۱) بے شک امام کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا کہ معصیت کا اظہار معصیت ہے اور اس کا حکم دینا گناہ۔ قال تعالیٰ: ”تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[سورۃ المائدہ۔آیت۔۲]

(۲) پڑھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) یہ غیر مقلدوں کی جاہلانہ بکواس ہے، امام کی قرأت بحکم حدیث مقتدی کی قرأت کے قائم مقام ہے۔

”من کان له امام فقراءة الامام له قرأة“

[سنن ابن ماجه، کتاب الصلوۃ، باب اذا قرأ الامام فانصتوا، مکتبۃ تھانوی]

ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ ظاہر قرآن سے بھی قرأت خلف الامام ثابت۔ قال تعالیٰ:

"واذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون"

[سورۃ الاعراف۔ آیت۔ ۲۰۴]

جب قرآن پڑھا جاوے تو سنو اور چپ رہو کہ تم پر رحمت ہو۔ اللہ نے چپ رہنے کا حکم مطلق دیا اور مطلق اپنے اطلاق پر رہے گا تقید اس کی خبر واحد سے جائز نہیں۔ علاوہ ازیں تائید اس اطلاق کی ابو ہریرہ کی حدیث سے ہوتی ہے کہ حضور نے فرمایا:

"انما جعل الامام ليؤتم به فاذا اكبر فكبروا واذا قراء فانصتوا"

[سنن ابن ماجہ ۔ص ٦١، باب اذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا، مکتبہ تھانوی]

اس کے قنوت کو قرأت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے، اس سے غیر مقلدین کی لاعلمی ظاہر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵ر شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

مسئلہ-۵۴۲

نماز کسوف سنت مؤکدہ ہے اور نفل کی طرح پڑھی جائے!
اوقات مکروہہ میں تلاوت خلاف اولیٰ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ:

(۱) قدوری میں کنز الدقائق میں نماز کسوف نماز وتر نفل کی طرح پڑھنے کا ذکر ہے اور ابھی ابھی میرے پیر و مرشد کا فتاویٰ مصطفویہ چھپا ہے جس میں حصہ دوم پہ اس نماز کو سنت کے مطابق پڑھنے کا ذکر ہے اور بہار شریعت وغیرہ میں اصل کیا ہے؟ اور اس میں اور اس میں حقیقت کیا ہے؟ جلد جواب دیں۔

(۲) اور دوسرا مسئلہ یعنی اوقات مکروہ میں کلام مجید کی تلاوت کے بارے میں فتاویٰ رضویہ میں ان اوقات میں تلاوت مکروہ نہیں ہے۔ اصل کیا ہے؟ مطلع فرمائیں اور مفتی اعظم ہند کو میری طرف سے سلام عرض کریں اور آپ کی طبیعت کا حال لکھیں۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: ولی محمد (مؤذن) جامع مسجد، باسنی، ناگور (راجستھان)

الجواب

(۱) نماز کسوف سنت مؤکدہ ہے اور نفل کی طرح پڑھی جائے، فرمانے کا معنی یہ ہے کہ جس طرح اور سنن و نوافل پڑھے جاتے ہیں، ہمارے مذہب میں نماز کسوف بھی اسی طرح پڑھی جائے گی برخلاف امام شافعی کے چنانچہ کنز و تبیین میں ہے:

"یصلی رکعتین کالنفل امام الجمعة واحترز بقوله کالنفل عن قول الشافعی فان عنده فی کل رکعة رکوعین"

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلوة، باب الکسوف، ص۵٤۷، دار الکتب العلمیة بیروت]

(۲) اوقات مکروہہ میں تلاوت خلاف اولیٰ ہے، مکروہ و ممنوع نہیں بلکہ ردالمحتار میں بغیہ سے وہ نقل کیا جس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اصلاً کراہت نہیں۔

"(فالاولیٰ) ای فالافضل لیوافق کلام البغیة فان مفاده انه لا کراهة اصلا لان ترك الفاضل لا کراهة فیه"

[ردالمحتار، ج۲، ص۳٦، کتاب الصلوٰة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، دار الکتب العلمیة بیروت]

فتاویٰ رضویہ میں بھی مکروہ نہ لکھا ہوگا۔ آپ فتاویٰ رضویہ کی عبارت تحریر کر کے بھیجیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵٤۳

تراویح کی اجرت طے کرنا ناجائز و حرام ہے! تراویح پڑھانے کے لئے حافظ اگر خالصاً لوجہ اللہ پڑھانے والا نہ ملے تو اسے اتنے وقت کے لئے ملازم رکھ لیں کہ اس میں جو چاہیں کام لیں گے! جھگڑنا اور بداخلاقی سے پیش آنا حرام در حرام! "ایک آیت کی قیمت نہیں دے سکتا" یہ جملہ سخت ملعون ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

رمضان المبارک میں تراویح کے سلسلے میں ایک حافظ صاحب جو اسی مسجد کے امام ہیں اور وہیں

رہتے بھی ہیں، ان کی رمضان شریف سے ایک ہفتہ قبل ہمارے یہاں ایک حافظ صاحب جن کا نام امانت حسین ہے، میلاد خواں بھی ہیں، ان سے بات چیت ہوئی کہ آپ کی مسجد میں کوئی حافظ ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں ہوا ہے، بولے اگر آپ لوگ چاہیں تو پندرہ دن میں پڑھائی ہو جائے گی اور نذرانہ کیا ملتا ہے؟ حافظ صاحب بولے: ۱۰۰ر روپے سے زائد ہوتا ہے، منظور ہو تو بھیج دینا۔ حافظ امانت حسین صاحب نے خادم سے کہا اور میں ان کے پاس منگل وقت عشاء گیا اور میں سلام کر کے حافظ صاحب سے بولا کہ آپ کی حافظ امانت حسین صاحب سے بات چیت ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ابھی نہیں ہوئی ہے۔ بولے کہ میاں اندر آجاؤ، میں مسجد میں گیا، بولے آپ مسجد کے متولی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمانے لگے کہ دیکھو بھئی! ہم ۱۴ر رمضان کو ختم کر دیں گے، منظور ہے؟ میں نے کہا: منظور ہے، مگر ایک عرض ہے کہ رسم جو ہے وہ ۲۷ر کو ہو جاوے تو ٹھیک ہے، انہوں نے کہا ٹھیک ہے اب پیسوں کی بھی بات ہو جائے، آپ کو ۱۲۵ر روپے دینے ہوں گے۔ ہمیں حافظ امانت حسین سے معلوم ہوا ہے، مجھے یہ چیز ناگوار ہو رہی ہے۔ میں نے بات کو کاٹتے ہوئے عرض کیا کہ بات کرنے کا معاملہ ٹھیک نہیں ہے اس سے زائد بھی ہو سکتے ہیں اور اس سے کم بھی ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ بات بھی طے کرنے کی ضمن میں آتی ہے مگر اس بات پر وہ تیز رفتار سے بات کرنے لگے، بولے: کم کی بات نہیں مانوں گا، زائد کی بات ٹھیک ہے، ڈیڑھ دو سو کر دینا، مہربانی ہوگی۔ میں نے پھر عرض کیا کہ میں نہیں کرنا چاہتا، آپ یہ بات چھوڑیں، اس کے لئے زائد بھی ہو جائیں، اس سے کم بھی یا اتنے ہی ہوں، یہ وقت کی بات ہے، آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہنے لگے: یہ بات کبھی نہیں مانوں گا کہ آپ بات نہ کریں اور یہاں طے کرنا ہو تو اسی وقت طے کرنا ہوگا۔ میں نے کہا کہ جب طے کرنے کا معاملہ ہے تو کل مشورہ لے کر جواب دوں گا۔ بولے بات اسی وقت کی ہے، آپ کو اسی وقت طے کرنا ہوگا۔ ورنہ میں خود نہیں مانوں گا، ایک لڑکے کو بھیج دوں گا۔ میں نے پھر عرض کیا: یہ بار بار طے کرنے کی بات نہ کریں، حضور مفتی اعظم ہند کے پرچے میں طے کر کے پڑھانے اور سننے کو منع فرمایا ہے۔ بولے: کون کہتا ہے؟ اجرت وقت کی طے کر سکتے ہیں، ان کے شاگرد نے جلد سے پرچہ نکالا، بولا: یہ دیکھو! کہا دیکھو! حافظ صاحب نے کہا: ہمارے پاس وقت نہیں ہے، میلاد شریف پڑھنے جا رہے ہیں، پھر بولے: طے کرنا ہے تو بات کریں ورنہ فوراً تشریف لے جائیں۔ مجھ سے پڑھوانے آئے تھے، میں تو ڈھائی سو روپیہ پر طے ہو گیا ہوں اور دونوں طرف سے رکشا کا کرایہ۔ مجھ سے

پڑھوالوگے سوروپے نہیں دے سکتے؟ اچھا فوراً مسجد سے نکل جاؤ، کبھی ہمارے پاس مت آنا، میں نے کہا: آپ کچھ بھی کہیں، طے نہیں کروں گا۔ آپ جیسے لوگوں نے پیشہ بنالیا ہے، ہم ایسوں سے خود پڑھوانا نہیں چاہتے تو بولے تو پھر آئے کیوں تھے؟ فوراً نکل جائیے، کبھی بھی یہاں مت آنا۔ وہ ان کے ساتھ ہی بہت برہم ہوگئے اور میرے اوپر سید ھے ہوگئے اور جو بھی کچھ سمجھ میں آتا، کہنے لگا، ایک لڑکا بولا: قرآن کی ایک آیت کی قیمت نہیں دے سکتے ہو، میں نے کہا: آپ لوگ طے کر کے لیتے ہیں، بولے اچھا جائیے، بڑے قرآن پڑھوانے والے آئے، آپ مسجد سے نکل جائیے اور کبھی صورت مت دِکھانا۔ میں نے کہا: میں خود تم لوگوں کی صورت کو دیکھنا گوارا نہیں کروں گا، بلکہ تھوکنا بھی گوارا نہیں۔ اب حضور مفتی اعظم ہند سے گزارش ہے کہ اس صورت سے طے کر کے پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ ایک حافظ قرآن، میلاد خواں، مدرس کو بداخلاقی سے پیش آنا کیسا ہے؟ وقت کی اجرت طے کرنا کیا جائز ہے؟ ہمیں سمجھایئے گا تاکہ کسی صورت سے طے کیا جائے، بغیر طے کیے اس وقت گزارہ نہیں۔ دوسرے حافظ صاحبان پر تراویح ونماز فرض وسنت ہیں یا نہیں؟ ان کا کون سا وقت برباد ہوتا؟ جس کی وہ اجرت طلب کرتے ہیں، نماز تو انہیں بھی پڑھنا ہے، اپنی مسجد میں پڑھیں یا دوسری میں براہ کرم ایسے شخص پر شریعت کا کیا حکم صادر ہو رہا ہے جواب سے مطلع فرمائیں تاکہ لینے والوں کو آگاہی ہو۔

المستفتی: رئیس احمد بشیرک
محلہ قانون گویان بریلی ۳۰ رشعبان ۱۳۹۷ھ

الجواب

تراویح کی اجرت طے کرنا ناجائز وحرام ہے اس پر جھگڑنا اور بداخلاقی سے پیش آنا حرام درحرام ہے اور اس لڑکے کا یہ کلمہ کہ تم ایک آیت کی قیمت نہیں دے سکتے ہو، بہت سخت ملعون ہے، اس پر اور سب پر جنہوں نے اس کلمہ کو بُرا نہ کہا، توبہ لازم ہے۔ تراویح پڑھانے والا حافظ اگر خالصاً لوجہ اللہ پڑھانے والا نہ ملے تو چارۂ کار یہ ہے کہ اسے اتنے وقت کے لئے ملازم رکھ لیں کہ اس میں جو چاہیں گے کام لیں گے یا پہلے سے کہہ دیں کہ کچھ نہ دیں گے پھر حافظ کی خدمت کرتے ہیں تو اس میں حرج نہیں ہے۔ حاشیہ درمختار میں ہے:

''الصریح یفوق الدلالة''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج ٤، کتاب النکاح، باب المهر، ص ٢٩١، دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵؍رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٥٤٤

سنت مؤکدہ کے پہلے قعدہ کا وہی حکم ہے، جو فرض و وتر کے قعدۂ اولیٰ کا ہے!
مقتدی جن رکعتوں میں لاحق ہوا، ان میں قرأت نہ کرے!

علمائے دین و مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں:

(۱) نفل و سنت غیر مؤکدہ کا ہر قعدہ فرض ہے اور فرض و وتر کا پہلا قعدہ واجب ہے، تو سنت مؤکدہ کے پہلے قعدہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) چار رکعتی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہوگیا، دوسری رکعت پڑھنے کے بعد تیسری رکعت میں لاحق ہوگیا، چوتھی رکعت اور باقی نماز کس طرح ادا کرے؟ جواب عطا کریں۔

الجواب

(۱) وہی حکم ہے جو فرض و وتر کے قعدہ اولیٰ میں ہے، بدلیل آنکہ سنت مؤکدہ کے پہلے قعدہ میں درود شریف پڑھنا بعد التحیات کے منع ہے۔ ہندیہ و در مختار میں ہے:

''ولا یصلی علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فی القصدة الاولیٰ فی الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها ولا یستفتح اذا قام الی الثلثة منها لا نها لتأ کدها اشبهت الفریضة الخ''۔

[تنویر الابصار مع الدر المختار، ج ٢، ص ٤٥٦، ٤٥٧، کتاب الصلوة باب الوتر والنوافل، دار الکتب العلمیة بیروت]

اور اگر بھولے سے پڑھے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

اسی میں ہے: ''لو صلی ناسیا فعلیه السهو و قیل لا شمنی''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج ٢، ص ٤٥٦، کتاب الصلوة باب الوتر والنوافل، دار الکتب العلمیة بیروت]

(۲) جن رکعتوں میں وہ لاحق ہوا، ان میں قرأت نہ کرے، امام کے ساتھ قعدہ میں بیٹھے پھر ایک رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے اور بیٹھ کر نماز پوری کرے، ہندیہ میں ہے:

"رجل سبق بر کعة فی صلاة هی من ذوات الاربع ونام خلف الامام فی الثلاثة الباقية ثم انتبه ياتی بما عليه فی حال نومه ولا يقرأ فيها ثم يقعد متابعة للامام ثم يقوم و يصلی ر كعتا بقرائة ويقعد ويتم صلاته"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوی الهندية ،ج۱،ص ۱۵۱ ، كتاب الصلوة ،الباب السابع ،فصل فی المسبوق واللاحق،دار الفكر بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۴۵

اگر فرض جماعت سے نہ پڑھے تو وتر میں شریک نہ ہو!
بے علم کے امور شرعیہ میں بولنا سخت گناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کا کہنا ہے کہ اگر فرض جماعت سے نہیں پڑھے ہیں تو وتر جماعت سے پڑھ سکتے ہیں؟ اس پر کچھ لوگوں نے اعتراض کیا تو زید نے کہا کہ کون سی حدیث میں لکھا ہے۔ کیا دلائل ہیں کہ اگر فرض جماعت سے پڑھے ہیں تو وتر بھی باجماعت پڑھنا چاہئے؟ زید کہتا ہے کہ یہ تو ایک عام بات ہے، اگر پڑھ لو جماعت سے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ مہربانی کر کے مفصل جواب عنایت فرمائیں کہ کیا پڑھنے میں حرج ہے یا نہیں؟ ایسے شخص پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: قمر علی صدیقی
بازار واسگنج، قصبہ سہسوان، بدایوں

الجواب

بعون الملك الوهاب:

اگر فرض جماعت سے نہ پڑھے تو وتر میں شریک نہ ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے:

"ثم رأيت القهستانی ذكر تصحيح ما ذكره المصنف ثم قال لكنه اذا لم يصل

الفرض معه يتبعه فى الوتر"۔

[ردالمحتار ج۲،ص۴۹۹،۵۰۰، کتاب الصلوة باب الوتر والنوافل ،دار الكتب العلمية بيروت]

وتر با جماعت پڑھنے میں ہمارے علمائے کرام کا اختلاف ہے، ایک قول میں با جماعت پڑھنا افضل ہے۔ درمختار میں ہے:

"هل الافضل فى الوتر الجماعة ام المنزل تصحيحان—الخ"

[الدر المختار ،ج۲،ص۵۰۱، كتاب الصلوة ،باب الوتر والنوافل،دار الكتب العلمية بيروت]

علامہ کمال الدین ابن الہمام نے پہلے قول (یعنی باجماعت وتر پڑھنا افضل ہے) کی ترجیح کی۔ ردالمحتار میں ہے:

"رجح الكمال الجماعة بانه صلى الله عليه وسلم كان أوتر بهم ثم بين العذر فى تأخره مثل ماصنع فى التراويح فالوتر كالتراويح فكماأن الجماعة فيها سنة فكذالك الوتر الخ"۔

[ردالمحتار ،ج۲،ص۵۰۱،۵۰۲، كتاب الصلوة ،باب الوتر والنوافل،دار الكتب العلمية بيروت]

عام مسلمین کا یہی عمل ہے کہ وتر باجماعت پڑھتے ہیں۔ بالجملہ اپنے وقت اور اپنی حالت یا اپنی قوم کی موافقت سے جسے بہتر جانے، اس کا اختیار رکھتا ہے، بے علم کے یونہی امور شرعیہ میں بولنا سخت گناہ ہے، شریعت مطہرہ پر افتراء ہے، زید پر توبہ لازم ہے، آئندہ باز رہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

مسئلہ-۵۴۶

امرد جبکہ خوبصورت ہو، اس کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہوگی! مطلقاً مکروہ سے مکروہ تحریمی مراد ہے! بے ٹوپی کے نماز پڑھنے کا حکم! مسجد میں دنیوی کلام مکروہ تحریمی!

جناب قبلہ علامہ حضرت مولانا مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری! السلام علیکم

خدمت میں عرض یہ ہے کہ امرد کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا مکروہ ہے اور ہمارے یہاں کے

علمائے کرام نے اسے تحریمی ٹھہرایا ہے اور بولتے ہیں جو مطلقاً مکروہ ہے وہ مکروہ تحریمی ہے۔ کیا جن مسائل کو شریعت نے مکروہ کہا ہے اور جن میں مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی کی قید نہیں ہے کیا ان تمام مسائل کو مکروہ تحریمی ہی کہا جائے گا؟ جیسے بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا، کھلے سر پیشاب خانے میں جانا، مسجد میں میں کوئی بات کرنا، اس جیسے کئی مسائل، کیا یہ تمام مکروہ تحریمی ہیں؟ برائے کرم آپ ہمیں ان مکروہات کا کتابوں کے حوالہ از جلد سے جلد جواب دیں۔ فقط۔

المستفتی: ولی محمد (موذن جامع مسجد)
ساکن ضلع باسنی، ضلع ناگور (راجستھان)

الجواب

امرد جبکہ خوبصورت ہو، اس کے پیچھے نماز میں کراہت تنزیہیہ ہوگی۔ درمختار میں ہے:

”وکذا تکره خلف امرد —الخ“۔

[الدر المختار، ج ۲، کتاب الصلوٰة، باب الامامة، ص ۳۰۱، ۳۰۲، دار الکتب العلمیة بیروت]

ردالمحتار میں ہے:

”الظاهر أنها تنزيهية ايضا والظاهر ايضا كما قال الرحمتی أن المراد به الصبيح الوجه لانه محل الفتنة —الخ“

[ردالمحتار، ج ۲، کتاب الصلوة، باب الامامة، مطلب فی امامة الامرد، ص ۳۰۱، دار الکتب العلمیة بیروت]

اور یہ اس صورت میں ہے کہ وہ بالغ ہو ورنہ نماز اس کے پیچھے نہ ہوگی اور یہ صحیح ہے کہ مکروہ جب مطلق بولتے ہیں تو مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے مگر یہ حکم اکثری ہے کبھی تنزیہی کو بھی مطلق مکروہ کہہ دیتے ہیں اور شرح یا حاشیہ میں تنبیہ کر دیتے ہیں جیسا کہ اس مسئلہ میں درمختار میں مطلق کہا اور شامی نے تنبیہ کردی اور بے ٹوپی کے نماز پڑھنا جبکہ سستی کے طور پر ہو، خلاف اولیٰ ہے اور اگر تواضع سے ہو تو بہتر ہے اور اگر نماز کو ہلکا جان کر ہو تو کفر ہے اور کھلے سر جانا پیشاب کو، خلاف اولیٰ ہے اور مسجد میں دنیوی کلام مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۴۷

سنت غیر مؤکدہ کے دوسری رکعت میں التحیات کے بعد درود، تیسری کے شروع میں ثنا وتعوذ پڑھنا مستحب ہے! سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں اگر بھول کر التحیات کے بعد درود پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

سنت غیر مؤکدہ اور نوافل جو بیک سلام چار رکعتیں ادا کی جائیں اس کے قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود پاک اور دعائے ماثورہ پڑھنا اور تیسری رکعت میں الحمد سے پہلے ثناء وتعوذ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ بہار شریعت میں یہ مسئلہ دو طرح منقول ہے، پہلے کی طباعت میں پڑھنا چاہیے لکھا ہے جبکہ بعد کی طباعتوں میں نہ پڑھنا لکھا ہے، اس میں صحیح کیا ہے؟ بینوا بالدلیل وتوجروا عند الجلیل

المستفتی: دین محمد (ہالینڈ)

الجواب

سنن غیر مؤکدہ میں دوسری رکعت میں التحیات کے بعد درود اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء وتعوذ پڑھنا مستحب ہے۔ درمختار میں ہے:

"وفی البواقی من ذوات الاربع یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویستفتح ویتعوذ ولو نذراً لأن کل شفع صلاۃ وقیل لا یاتی فی الکل وصححه فی القنیة"

[الدر المختار، ج۲، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، ص۴۵۷، دار الکتب العلمیة بیروت]

ردالمحتار میں ہے:

"قوله (وقیل لا الخ) قال فی البحر ولا یخفی ما فیه والظاهر الأول زاد فی المنح ومن ثم عولنا علیه و حکینا ما فی القنیة بقیل"

[ردالمحتار، ج۲، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، ص۴۵۶، دار الکتب العلمیة بیروت]

بہار شریعت میں یوں ہے:

"جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے"

اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوتو سبحانک اور تعوذ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسرے رکعت میں سبحانک اور اعوذ بھی پڑھے بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سبحانک اور اعوذ کافی ہے، سنت کی نماز کے قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھے اور تیسری میں ثناء تعوذ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱؍رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۵۴۸

مزار کی چھت پر نماز تراویح ادا کرنے کی اجازت!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اہلسنت و جماعت کہ:

محلہ سلہو کادہ ٹانڈہ روڈ پر ایک مزار حضرت منان شاہ میاں کا واقع ہے۔ یہاں پر ہر سال عرس ہوتا ہے کہ اس مزار کے اوپر ایک چھت مع زینہ کے بنی ہوئی ہے اس پر رمضان المبارک میں نماز تراویح کرانے کا ارادہ ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی سے ذرا وضاحت وتفصیل فرمائیے۔ مہربانی ہوگی۔ فقط۔ والسلام

ہارون خاں۔ سابق چیئرمین (پردھان)

الجواب

اجازت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴؍جمادی الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵۴۹

عزل کرنا جائز ہے! صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ!
حالت نماز چادر سر پر اوڑھنے کا حکم! بعد اذان اعلان جماعت درست ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے وقت بوقت خروج منی زید اپنے عضو تناسل کو اندام نہانی سے

نکال کر باہر خارج کرتا ہے اس لئے کہ کثرت اولاد نہ ہو، تاکہ اولاد کی اچھی طرح پرورش کرسکوں اور بہت آرام سے رکھوں اس وجہ کر ایسی حرکت کرتا ہے تو شریعت مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ خلاصہ تحریر کریں تاکہ تشفی ہو جائے۔

(۲) نماز صلوٰۃ التسبیح میں کس کس رکن میں تسبیح پڑھی جاتی ہے؟ خلاصہ لکھ دیں۔

(۳) زید نماز پڑھتے وقت چادر گلے سے اوڑھ کر اور ایک طرف پلٹ دیتے ہیں اور نماز پڑھ لیتے ہیں اور بکر کا کہنا ہے کہ نہیں، بلکہ چادر سر سے اوڑھ کر ایک طرف پلٹ کر پڑھنا درست ہے۔

(۴) جماعت سے پیشتر اذان کے بعد یہ اعلان کرنا کہ اب جماعت میں دس منٹ باقی ہے یا پندرہ بیس منٹ باقی ہے، یہ کہنا درست ہے یا غلط؟ معلوم کرائیں

المستفتی: ڈاکٹر شبیر علی، قصبہ پلیا کلا، لکھیم پور

الجواب

(۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) پندرہ مرتبہ سبحانک اللھم کے بعد اور دس مرتبہ الحمد اور سورت پڑھ کر اور دس مرتبہ رکوع میں پھر دس مرتبہ سمع اللہ لمن حمدہ و ربنا لک الحمد کے بعد اور دس مرتبہ سجدہ میں پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر پھر دوسرے سجدہ میں دس بار۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بکر صحیح کہتا ہے چادر سر سے اوڑھنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ / محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۵۵۱

بر تداعی نفلوں کی جماعت مکروہ ہے!
طلوع فجر کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ کوئی نفل جائز نہیں!

جناب عالی! مزاج اقدس۔

شرعی طور پر یہ دریافت کرنا ہے کہ یہاں ایک مسجد میں شبینہ ہوا تھا، قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

رات چھوٹی ہونے کی وجہ سے یہ اختیار کیا گیا تھا کہ بعد مغرب ساڑھے سات بجے جبکہ عشاء کا وقت شروع نہیں ہوا تھا، نفل نماز میں قرآن پاک شروع کر دیا گیا تھا۔ ۵ سپارے پڑھنے کے بعد عشاء کی اذان کہہ کر نماز ادا کی گئی اور پھر تراویح کی ۲۰؍رکعت چھوٹی چھوٹی آیتوں کے ساتھ پوری کر لی گئیں۔ بعدہٗ پھر قرآن شریف نفل نماز میں پڑھا گیا اور فجر کی نماز کا وقت ہونے کے بعد ۲ سپارے پڑھ کر فجر کی اذان کہی گئی، نماز ادا کی گئی اور پھر ایک سپارہ باقی رہ گیا تھا۔ حافظ صاحب نے تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیے اور آخری سپارہ پڑھ کر کھڑے کھڑے سلام پھیر دیا، رکوع وسجدہ اور سجدہ تلاوت اس لئے نہیں کیے گئے کہ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی سجدہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہی دریافت کرنا ہے کہ اس طرح قرآن پڑھنا درست تھا یا نہیں؟ جواب باصواب سے جلد مطلع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: اے اے انصاری

محلہ چھپٹی، پوسٹ ترواگنج، ضلع فرخ آباد (یوپی)

الجواب

عشاء سے پہلے جو نفلوں کی جماعت کی گئی وہ جماعت مکروہ ہوئی کہ نفل کی جماعت بر تداعی مشروع نہیں ہوئی ہے یوں ہی بعد تراویح نفل کی جماعت کراہت سے خالی نہیں۔ طلوع فجر کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ کوئی نفل جائز نہیں تو یہاں دو قباحتیں ہوئیں، ایک تو نفل بر تداعی پھر نفس نفل اس وقت ناجائز اور بعد فرض فجر بھی نفل نا مشروع۔ غرض اس طور پر وہ شبینہ جائز نہ تھا۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰؍شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ اور نفل کی نیت کر کے نماز شروع کی اور رکوع سجدہ وغیرہ نہ کیا تو نماز فاسد ہوئی اور دوبارہ پڑھنی واجب کہ نوافل شروع کرنے سے لازم ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یہ طریقہ ناپسندیدہ اور کئی خرابیوں پر مشتمل ہے، اس سے احتراز لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۵۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

نماز استسقاء باران رحمت کے لئے جنگل میں ننگے سر اور ننگے پیر جا کر نماز پڑھیں، شبہہ یہ ہے کہ ننگے سر جائیں نہ کہ ننگے سر نماز بھی پڑھیں۔ فقط

المستفتی: محمد شاہد
موضع اودے پور ضلع پیلی بھیت

الجواب

ننگے سر اور ننگے پیر جانے کا حکم اسلئے ہے کہ اظہار عاجزی ہو اور نماز زیادہ عاجزی کا محل ہے لہٰذا ننگے سر نماز پڑھ لینا مستحب ہے اور یہ حکم استحبابی ہر نماز میں باقی ہے مگر عام اوقات میں ننگے سر نماز پڑھنا سستی و بے پروائی کی تہمت اور بے پرواہیوں کی جرأت کا سبب رہے گا۔ لہٰذا لوگوں کے سامنے عام نماز میں ادب یہ ہے کہ بے ٹوپی کے نہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۳ر شوال المکرم ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۵۵۳

بدگمانی حرام ہے! بے تحقیق کسی کی طرف گناہ کی نسبت جائز نہیں!
تارک سنت مؤکدہ گنہگار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کا مکان مسجد سے قریب ہے لیکن مسجد میں فجر کی اذان وصلاۃ ہو جانے پر آتا ہے اور نماز جماعت میں شریک ہو کر یعنی نماز سے مکمل فارغ ہو کر چلا جاتا ہے، سنت نہیں پڑھتا ہے۔ لہٰذا زید کے لئے کیا حکم شرع ہے؟ جواب عنایت فرمایا جاوے۔

المستفتی: سخاوت حسین
محلہ ملوکپور بریلی شریف

الجواب

یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ سنت نہیں پڑھتا ہے ممکن کہ وہ گھر میں پڑھ کے آتا ہو اگر اس کی منشا محض گمان ہے تو بدگمانی حرام ہے۔ اور از روئے گمان بے تحقیق کسی کی طرف کسی گناہ کی نسبت جائز نہیں

"لاتجوز نسبة مسلم الیٰ کبیرة من غیر تحقیق" کذا فی الاحیاء للامام الغزالی"

[احیاء علوم الدین، ج ٥، ص ٤٤٨، کتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن، دار المنهاج، مملكة السعوديه، جلد٥/منح الروض الازهر شرح الفقه الاکبر، ص ٨٧]

اور اگر بہ ثبوت شرعی ثابت کہ وہ سنت فجر نہیں پڑھتا ہے تو البتہ گناہ گار ہے کہ سنت کے ترک کی عادت گناہ ہے اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ترقی درجات سے محرومی کی وعید وارد ہے۔

حدیث میں ہے:

"من ترکها لم تنله شفاعتی"

[الدر المختار، ج ٢، کتاب الصلوٰة، باب الوتر والنوافل، ص ٤٥٤، دار الکتب العلمية بیروت]

جو میری سنت کو چھوڑے، میری شفاعت نہ پائے۔ علمائے کرام نے فرمایا کہ حدیث فضیلت شفاعت سے محرومی پر محمول ہے بدلیل آنکہ دوسری حدیث میں ہے:

"شفاعتی لأهل الکبائر من امتی"

[مشکوة المصابيح، باب الحوض والشفاعة، الفصل الثانی، ص ٤٩٤، مجلس برکات، مبارکپور]

میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے والوں کیلئے ہے اور یہ بھی اس وقت ہے جب کہ سنت کو معاذ اللہ ہلکا نہ جانتا ہو ورنہ حقیقۃً تارکِ سنت محروم عن الشفاعۃ ہے اور اب وہ مرتکب کبیرہ سے بھی بدتر ہے کہ ترک بنیت استخفاف کفر ہے۔ والعیاذ باللہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ شوال المکرم ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۵۴

اگر وقت ہو تو مسجد میں داخل ہوتے ہی بلا توقف سنت ادا کرے!

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم۔

بحضور فیض گنجور پیر طریقت جناب قبلہ جانشین مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و مفتی اعظم ثانی، مولانا مولوی علامہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت برکاتہم! السلام علیکم

بحمد اللہ! بعد سلام و خیر و عافیت کے واضح ہو کہ میں غلام مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تحت جناب کو کچھ تکلیف دینا چاہتا ہوں جس کے جواب دینے کی جناب تکلیف گوارہ فرمائیں۔

اس میں علمائے کرام اہلسنت و جماعت کیا فرماتے ہیں کہ:

مسجد میں وضو کر کے بغیر سنتیں ادا کیے بیٹھ جانا اور پھر سنتیں ادا کرنا یہ قرآن سے اور احادیث نبویہ سے کہاں تک درست ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ قرآن و احادیث کے ثبوت سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

وضو کر کے سنت پڑھنے کا وقت ہو تو بہتر یہ ہے کہ بلا توقف سنت پڑھ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۵۵

امام جلدی جلدی نماز پڑھائے تو مقتدیوں کی نماز ہو جائیگی!
کسی کی صورت میں امام ضامن ہے! اگر وقت ختم ہو چکا تو روزہ کی قضا ہے!

علمائے دین کی رائے کیا ہے؟ برائے مہربانی جلد از جلد جواب دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

(۱) میرے یہاں مسجد میں حافظ جی تراویح پڑھاتے ہیں تو سلام جلدی پھیر دیتے ہیں۔ کبھی کبھی آخری درود شریف آدھی پڑھنی رہ جاتی ہے، میں نے کہا: حافظ جی! تھوڑی دیر میں سلام پھیرا کیجئے تو حافظ جی نے کہا کہ میری نماز ہو جاتی ہے، تمہاری ہو جائے گی۔

(۲) سحری جگانے والے نے سحری ختم کا اعلان کیا تھا میں اٹھ کر فوراً دودھ پی لیا۔ اب آپ یہ بتائیں کہ عید بعد روزہ قضا رکھنا ہوگا یا نہیں؟ فقط۔ والسلام

الجواب

(۱) امام کو اتنی جلدی نہ کرنی چاہئے اگر چہ یہ صحیح ہے کہ مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی اور اس میں جو کمی رہ جائے، امام اس کا ضامن ہے۔ حدیث میں ہے: ''الامام ضامن''۔ وھوتعالیٰ اعلم

[سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۷۷، کتاب الصلوۃ، باب ما یجب علی المؤذن من تعاھد الوقت، اصح المطابع]

(۲) فی الواقع اگر وقت ختم ہو چکا تھا تو روزہ نہ ہوا، بعد رمضان ایک روزہ کی قضا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۷ ؍ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵۵۶

تراویح میں سامع کا ہونا بہتر ہے! سجدۂ تلاوت واجب ہے!
''وتب ما اغنیٰ''-''وتبا ما اغنیٰ'' دونوں طرح پڑھنا روا ہے!
رقم جب بقدر نصاب ہو تو زکوٰۃ واجب ہے!
بینک سے نفع حاصل کرنا جائز ہے! ملکیت بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان چند مسئلوں پر جن کو ذیل میں درج کر رہا ہوں امید ہے کہ شرعی جواب سے نواز کر سکون قلب بخشیں گے۔ شکر گزار رہوں گا۔ فقط۔ والسلام

(۱) رمضان شریف میں قرآن پاک تراویح میں بغیر سامع کے سنانا یا سننا کیسا ہے؟ جبکہ جامع مسجد ہے اور چندہ بھی ہر سال اٹھارہ سو انیس سو روپیہ سنانے والے کو چندہ کر کے دیا جاتا ہے۔

(۲) اب کی مرتبہ قاری حافظ صاحب جو سنا رہے تھے انہوں نے سورہ اقرا میں جو آیت سجدہ پڑھی، سجدہ نہیں کیا۔ میں نے ان سے سجدہ کے متعلق کہا۔ کہنے لگے: جو سجدہ آخر میں آتا ہے اس میں سجدہ کی ضرورت نہیں۔

(۳) یہی امام صاحب ہمیشہ سے سورۂ تبت کو وتب ما اغنا کے بجائے وتبا ما اغنا پڑھتے ہیں۔ نماز میں کیا دونوں طرح ہے؟

(۴) اس سے چند سال قبل زکوٰۃ کا فتویٰ منگایا، اس میں درج تھا جس کے پاس ساڑھے سات تولہ کی بجائے سات تولہ پانچ ماشہ سونا ہونے پر یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی بجائے باون تولہ پانچ ماشہ ہوگی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اب کی مرتبہ لکھا تھا تو جواب ملا اگر سونا اتنا ہے کہ چاندی کی مقدار کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے تو یہ ساتھ تولہ پانچ ماشہ اور باون تولہ پانچ ماشہ کس جگہ پر موضوع ہوتا ہے؟ اور اگر کسی کے پاس سونا چاندی نہ ہو تو کم از کم کتنی رقم پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

(۵) اگر کوئی شخص اپنے روپیہ کو بینک میں اس سلسلے میں جمع کرتا ہے کہ یہ رقم بھی سیف رہے جس سے آگے بچوں کے کام آئے اور سالانہ جو نفع بینک سے ملتا ہے اس پر اپنی گزر کرتا یا کرتی رہے گی، ایسا کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

(۶) جس کے یہاں زکوٰۃ دی جاتی ہے، کیا اس کے یہاں خود اس کے کھانے پینے میں کوئی ممانعت تو نہیں ہے؟ جبکہ یہ معلوم ہے کہ زکوٰۃ اس کو دیتا ہوں اور یہ ان پیسوں سے بھی اپنے خرچ کی چیز منگاتے ہیں۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: ایم یونس شمسی، پورن پور، ضلع پیلی بھیت

الجواب

(۱) سامع ہونا بہتر ہے اور نہ ہو تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) انہوں نے غلط کہا، توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) دونوں طرح پڑھنا روا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) رقم جبکہ نصاب کی قیمت کے برابر ہو تو زکوٰۃ واجب ہوگی بشرطیکہ فاضل حاجت اصلیہ اور دین سے ہو پچھلے فتویٰ کی نقل بھیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ممانعت نہیں کہ ملک بدل گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴/ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۵۵۷

نماز تہجد کب ادا کرے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

نماز تہجد کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟ اور تہجد کی نماز ادا کرنے والا شخص کیسا ہونا چاہئے؟

المستفتی: محمد ہاشم خاں

الجواب

بعد نماز عشاء کچھ دیر سونے کے بعد تہجد پڑھے اور تہجد جو چاہے پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹/ ذی الحجہ شریف

مسئلہ-۵۵۸

تیسری رکعت میں ثنا و تعوذ پڑھنا نوافل وسنن غیر مؤکدہ میں جائز ومستحسن ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسئلوں میں کہ:

عصر اور عشاء کی اول سنتیں پڑھنے کا طریقہ کیا یہ صحیح ہے کہ قعدہ اولیٰ میں بعد تشہد کے درود شریف پڑھے، پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو سبحان اللہ اور اعوذ بھی پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ کئی شخصوں کو یہ طریقہ بتایا گیا مگر انہوں نے صحیح نہیں مانا۔ کیا حکم ہے؟

المستفتی: حسینی، فیروز پور

الجواب

ہاں، یہ طریقہ نوافل وسنن غیر مؤکدہ میں جائز ومستحسن ہے۔ ہندیہ وغیرہا میں ہے:

"واللفظ للهندية وفى الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها لا يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم فى القعدة الاولىٰ ولا يستفتح اذا قام الى الثالثة بخلاف سائر ذوات الاربع

من النوافل كذا في الزاهدي"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوى الهندية، ج۱، كتاب الصلوٰة، الباب التاسع فى النوافل، ص۱۷۲، دار الفكر بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۵۵۹

بعد طلوع صبح صادق سنت فجر کے علاوہ کوئی نفل پڑھنا کیسا؟

مکرمی ومحترمی حضرت علامہ مفتی ریحان رضا خاں صاحب قبلہ! سلام مسنون

بعد سلام کے واضح ہو کہ اس بندۂ ناچیز کو چند مسائل کی ضرورت ہے لہٰذا آپ جیسے حضرات کی نظر عنایت کا خواستگار ہوں، اس کو حسب ذیل تحریر کر رہا ہوں، آپ برائے مہربانی جواب عنایت فرمائیں اور بندہ ناچیز کو نوازیں۔فقط۔والسلام۔

نماز وتر کے بعد کوئی شخص سنت ونفل نماز فجر کے پہلے پڑھ سکتا ہے؟

الجواب

صبح صادق کے طلوع سے پہلے نوافل پڑھ سکتا ہے اور جب صبح صادق طلوع ہو جائے تو سنت فجر کے سوا کوئی نفل پڑھنا مکروہ تحریمی وخلاف سنت ہے اور حضور اقدس علیہ السلام نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔تبیین شرح کنز میں ہے:

"يكره ان يتطوع بعد ما طلع الفجر قبل الفرض باكثر من سنة الفجر لقوله عليه الصلاة والسلام ليبلغ شاهدكم غائبكم ألا لا صلاة بعد الصبح الا ركعتين۔ رواه احمد وابوداؤد وقال عليه الصلاة والسلام اذا طلع الفجر لاصلاة الا ركعتين رواه الطبراني وقالت حفصة رضى الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا

یصلی الا رکعتین خفیفتین رواہ مسلم وعن ابن عمر (رضی اللہ عنہما) انہ علیہ الصلاۃ والسلام قال اذا طلع الفجر فلا تصلوا الا رکعتی الفجر رواہ الطبرانی بصیغۃ النہی"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ،ج۱،ص۲۳٤، کتاب الصلوۃ ،دارالکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵٦٠

تراویح میں ایک بار ختم قرآن سنت مؤکدہ ہے!
تراویح میں ختم قرآن کا انکار ضلالت وگمراہی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہماری مسجد کا متولی تراویح میں ختم قرآن کریم کا منکر ہے جبکہ مسجد کے ننانوے فیصد مصلیان ختم قرآن کے خواہشمند ہیں۔اس سلسلہ میں متولی سے بہت جھگڑا ہوا یہاں تک کہ کیس وغیرہ کی نوبت آگئی،متولی فاسق معلن ہے،نماز پنجگانہ نہیں پڑھتا ہے اور مسجد کا امام بھی متولی کے دوش بدوش ہے اور یہ امام روزہ بھی نہیں رکھتا ہے۔لہٰذا ایسا شخص مسجد کی تولیت کا اہل ہے یا نہیں؟اور ایسا امام لائق امامت ہے یا نہیں؟ازروئے شرع جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: ذاکر بھائی وجملہ مصلیان نگینہ مسجد
ایچ اے ڈانگ تاروالی گلی،جیت پور،مہاراشٹر

الجواب

ایک بار ختم قرآن تراویح میں سنت مؤکدہ ہے جسے لوگوں کی سستی کی وجہ سے چھوڑنا منع ہے۔

ہندیہ وعامۃ الکتب میں ہے:"واللفظ للہندیۃ السنۃ فی التراویح انما ہو الختم مرۃ فلا یترک لکسل القوم کذا فی الکافی"

[الفتاوی الہندیۃ،ج۱،ص۱۷۷، کتاب الصلوۃ ،فصل فی التراویح ،دارالفکر بیروت]

اور اس کا انکار ضلالت وگمراہی ہے،جو شخص اس کا منکر ہے وہ شرعاً متولی رہنے کا مستحق نہیں بلکہ

اسے معزول کرنا اہل قدرت پر واجب ہے۔ درمختار میں ہے:

"وینزع وجوبا لو الواقف فغیرہ بالاولیٰ درر وغیرہ مامون او ظھر بہ فسق الخ۔ ملخصا"

[الدر المحتار، ج٦، ص٥٧٨، تا ٥٨٠، کتاب الوقف، دار الکتب العلمیة بیروت]

اور وہ امام بھی جو کہ اس کے شریک حال ہے برتقدیر صدق سوال وثبوت جرم فاسق معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ اور اس کی اقتدا مکروہ تحریمی اور نماز اس کے پیچھے واجب الاعادہ ہے۔ غنیۃ میں ہے:

"لو قدموا فاسقا یاثمون"

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی فصل فی الامامة، ص٥١٣، سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے: "کل صلاة ادیت مع کراھة التحریم تجب اعادتھا"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدالمختار، ج٧، ص١٤٧، کتاب الصلوة باب مایفسد الصلوة ومایکرہ فیھا، دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶؍رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٥٦١

عصر کے بعد نوافل پڑھنا منع ہے! نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے!

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں:

(۱) زید عصر و مغرب کے درمیان نوافل پڑھتا ہے، بکر نے منع فرمایا تو زید نے کہا کہ عبادت کسی وقت منع نہیں۔ آیا زید کا قول صحیح ہے یا نہیں؟

(۲) وقت نماز کے علاوہ دیگر نوافل بیٹھ کر پڑھنا سنت ہے یا کھڑے ہو کر؟ اگر بیٹھ کر پڑھے درست، جائز ہوں گے یا نہیں؟ اور عشاء، ظہر، مغرب، کے نوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ زید کا قول ہے

بیٹھ کر پڑھنے سے نہیں ہوں گے کیونکہ قیام فرض ہے۔

المستفتی: رحمت اللہ، پیلی بھیت

الجواب

(۱) عصر کے بعد نوافل منع ہے۔ زید کا قول غلط ہے، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نوافل بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں، کھڑے ہو کر افضل ہے، زید کا نوافل میں قیام کو فرض بتانا غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث میں ہے:

"ان صلی قائما فھو افضل الحدیث"

[بخاری شریف، ج۱، ص۱۵۰، ابواب تقصیر الصلوۃ، باب صلوۃ القاعد، مجلس برکات]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ رشوال المکرم ۱۳۹۷ھ

لقد اصاب من اجاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۵۶۲

تراویح میں سورۂ اخلاص تین بار پڑھنا کیسا؟
تراویح میں سورۂ رحمٰن وغیرہ سورتوں کا پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسائل میں کہ:

(۱) تراویح میں قرآن عظیم ختم ہونے کے بعد ائمہ مساجد جو تراویح الم ترکیف سے پڑھتے ہیں، جب سورۂ اخلاص پڑھیں تو تین دفعہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور وتر میں رمضان شریف بھر سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ کافروں، تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) اور تراویح میں قرآن عظیم ختم ہونے کے بعد جو تراویح پڑھتے ہیں اس میں پہلی رکعت میں سورۂ

رحمٰن کی کچھ آیتیں، دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: محمد حنیف/معرفت مفتی عبدالعزیز خاں صاحب
متصل لالہ کی بازار، محلہ چھوٹی بازار، فتح پور (اتر پردیش)

الجواب

(۱) پڑھ سکتے ہیں مگر یہ طریقہ مروجہ نہیں لہٰذا جہاں عوام کے لئے مفسدہ میں واقع ہونا متوقع ہو وہاں اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور وتر میں وہ طریقہ جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ سورتوں میں فصل نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲/ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ-۵۶۳

ظہر کی نماز میں فرض سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہے!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ:

حضور حدیث سے دیکھ کر جواب دیں کہ ظہر کی نماز میں فرض ظہر سے پہلے کی چار سنت مؤکدہ ہیں یا غیر مؤکدہ ہیں، جواب سے آگاہی فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط۔ والسلام۔

آپ کا خادم: محمد رضا خاں، علی گنج

الجواب

مؤکدہ ہیں، نور الایضاح و مراقی الفلاح میں ہے:

’’سن سنة موكدة اربع قبل الظهر لقوله صلى الله عليه وسلم من ترك الاربع قبل الظهر لم تنله شفاعتى كذا فى الاختيار‘‘۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[مراقی الفلاح علی نور الایضاح، کتاب الصلوٰۃ، فی فصل النوافل ملخصا، ص ۱۴٦، المکتبۃ الاسلامی]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ: ٥٦٤

تکبیرات ودعا وغیرہ مسجد میں باواز بلند پڑھنا جائز جبکہ کسی کو تشویش یا خلل نہ ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ھذا میں کہ

ہمارے یہاں نماز تراویح میں تکبیرات باآواز بلند پوری جماعت ایک ساتھ پڑھتے ہیں جسکے الفاظ بالترتیب یہ ہیں۔ پہلی دو رکعت کے بعد باواز بلند یہ الفاظ پڑھتے ہیں فضل من الله نعمة ومغفرة ورحمة لا اله الا الله ولله اكبر ولله الحمد پھر چوتھی رکعت ختم ہونے کے بعد سبحان ذى الملك والملكوت الخ باواز بلند پڑھتے ہیں امام صاحب کے دعا مانگنے کے بعد پہلی چوتھی رکعت میں نبينا محمد ن البدر صلوا عليه صلى الله عليه وسلم لا اله الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد دوسری چوتھی رکعت میں سبحان و دعا کے بعد خليفة رسول الله بالتصديق والتحقيق قاتل الكفرة والزناديق امير المؤمنين وامام المتقين سيدنا ابو بكر ن الصديق رضى الله تعالىٰ عنه لا اله اله الله الخ ۔ اسی طرح خلفاء اربعہ کو شامل کرکے سبحان ذى الملك والملكوت اور امام کی دعا کے بعد سب پڑھتے ہیں پہلی چوتھی رکعت میں جیسا کہ اوپر یہاں ہے حضور کے بارے میں باواز بلند پڑھتے ہیں دوسری چوتھی رکعت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں پڑھتے ہیں تیسری چوتھی رکعت میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں چوتھی چار رکعت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں پانچویں چار رکعت کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا پڑھنا تراویح کے درمیان کہاں تک درست ہے اور مسجد میں بلند آواز سے ان تمام تسبیحات کا پڑھنا کہاں تک درست ہے جواب سے نوازیں بینوا توجروا۔

نوٹ:۔ ان تمام تسبیحات وخلفائے اربعہ کے قصیدے کو لوگ باآواز بلند پڑھتے ہیں۔

المستفتی: مولانا عبد الرحمن قادری امام مسجد ہرسول متعلقہ پیٹھ ضلع ناسک مہاراشٹر

الجواب

تکبیرات مذکورہ بہ کیفیات مذکورہ میں حرج نہیں اور بہ آواز بلند پڑھنا بھی درست ہے کہ

ہمارے علمائے کرام بلکہ جملہ علما کا اتفاق ہے کہ مسجد میں ذکر جہر جبکہ نمازی یا سوتے آدمی یا تلاوت کرنے والے کے لئے تشویش کا باعث نہ ہو جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

اجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المسجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قاری۔ اھ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[ردالمحتار، ج۲، ص ٤٣٤، کتاب الصلوٰة، با مایفسد الصلوة وما یکره فیها، دار الکتب العلمیه بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۷ رمضان ۹۶ھ

باب الجمعۃ والعیدین

مسئلہ-۵۶۵

دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر فرض ہے، مگر جہاں عوام پہلے سے پڑھتے آئے ہوں، وہاں انہیں منع نہیں کیا جائے گا!
جمعہ وتشریق وعید الفطر وعید الاضحیٰ شہر کے سوا کہیں درست نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

چندروز سے موضع بلئی، پوسٹ اترولہ، ضلع گونڈہ میں بعد نماز جمعہ چار رکعت نماز ظہر با جماعت لوگ ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہی فتویٰ ہے لہٰذا گزارش ہے کہ حکم شرع سے آگاہ فرمائیں کہ ان کا یہ طریقہ جائز ہے یا ناجائز؟ اور اعلیٰ حضرت کا ایسا کوئی فتویٰ ہے یا نہیں؟ حکم شرع سے آگاہ فرمائیں اور ایسا کرنے والے لوگ شریعت کے نزدیک کیسے ہیں؟ ان پر شریعت مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے؟ بینوا توجروا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مستفتی: شوکت علی کیراف حاجی محمد بیگ

شاہی مسجد، آگرہ روڈ، کرلا، بمبئی 400070

الجواب

فی الواقع ہمارے ائمہ مذہب حنفی کے نزدیک دیہات میں جمعہ وعیدین صحیح نہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

”لا جمعة ولا تشريق ولاصلوٰة فطر ولا أضحى الا فى مصر جامع او مدينة عظيمة“

[عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج۶،ص۲۷۱، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، دار الکتب العلمیة بیروت/ کنز العمال، ج۸، ص۱۷۴، حدیث۲۳۳۰۵، حرف اللام، دار الکتب العلمیة بیروت]

جمعہ وتشریق وعید الفطر وعید الاضحیٰ شہر کے سوا کہیں درست نہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ دیکھو فتاویٰ افریقہ و فتاویٰ رضویہ۔ (ج ۳، ص ۷۳۸، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ، رضا اکیڈمی، ممبئی)

لہٰذا دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ادا نہ ہوگا مگر جہاں عوام پہلے سے پڑھتے آئے ہوں، ہاں انہیں منع نہیں کیا جائیگا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں، منع کرنے میں اندیشہ ہے کہ وہ پنجگانہ بھی چھوڑ بیٹھیں گے۔ ہاں بعد جمعہ چار رکعت فرض ظہر با جماعت پڑھنے کا انہیں حکم ہے۔ یہاں سے ظاہر کہ وہ لوگ صحیح کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٥٦٦

دیہات میں پہلے سے نماز جمعہ نہیں ہوتی تو اب بھی اجازت جمعہ قائم کرنے کی نہ ہوگی! جمعہ وعیدین شہر کے علاوہ کہیں صحیح نہیں! منہدم مسجد کی زمین پر درخت سبزی لگا کر باغ یا کھیت بنانا جائز نہیں، وہ قیامت تک مسجد ہی رہے گی!

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام وفقہائے کرام اس مسئلہ میں:

گزارش ضروری یہ ہے کہ موضع بازید پور ضلع گیا، تھانہ کرپی میں نماز جمعہ ادا نہیں کی جاتی ہے حالانکہ یہاں کی مسلم آبادی تقریباً ۴۰، ۴۵ ر گھر ہے، اس کے علاوہ متفرق قومیں جیسے کمہار، تیلی، چمار وغیرہ بھی آباد ہیں۔ یہاں چھوٹی چھوٹی دکانیں نمک، تیل، دھان، مرچ کی ہیں، اس کے علاوہ یہاں ہفتہ واری میلہ بھی لگتا ہے جس میں بیل، بکری، مرغی، سبزی، کپڑا، یہ سب چیزیں فروخت ہونے کو آتی ہیں، یہاں نماز پنجگانہ باجماعت ادا کی جاتی ہے، اذان کے لئے موذن بھی مقرر ہیں تاکہ وقت مقررہ پر اذان ہو اور نماز باجماعت ادا کی جائے مگر نماز جمعہ نہیں ہوتی اس بستی سے تقریباً دو میل دوری پر امام گنج بازار ہے، وہاں نماز جمعہ ہوتی ہے، کچھ لوگ وہیں نماز جمعہ پڑھنے جاتے ہیں، دوری کی وجہ سے کم لوگ

جاتے ہیں اس لئے علمائے دین سے دریافت کرتا ہوں کہ اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ نماز جمعہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جیسا حکم ہو، مطلع کریں۔ ایک اور بات قابل دریافت ہے، وہ یہ کہ اس گاؤں میں تقریباً ۴۰ رسال پہلے مقامی مسجد چھوٹی سی بنی ہوئی تھی، جب وہ گرگئی تو دوسری جگہ مسجد بنائی گئی جو پختہ ہے مگر جو مسجد پرانی تھی وہ گرکر میدان ہو گیا اور اس میں بیل، بکری چرتے ہیں، گویا اس کی بے حرمتی ہوتی ہے اس لئے لوگوں کا خیال ہے اس کی بونڈری کرا کر اس میں پھلدار درخت لگا دیے جائیں اور سبزی وغیرہ بھی، اور اس کی آمدنی دوسری مسجد جو بنی ہے، اس میں صرف کی جائے۔ لہٰذا اس کے بارے میں بھی مطلع کریں کہ شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ ایسا اس زمین میں کر سکتے ہیں یا نہیں؟ فقط۔

مستفتی: محمد یوسف صاحب کلاں، بمقام بازید پور، ضلع گیا

الجواب

ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں دیہات میں جمعہ صحیح نہیں۔ حضرت علی سے حدیث مروی ہے:

"لاجمعة ولاتشريق ولاصلوٰة فطرولا اضحىٰ الا فى مصر جامع او مدينة عظيمة"

[عمدة القارى شرح صحيح البخارى، ج٦، ص٢٧١، كتاب الجمعة، باب الجمعة فى القرى والمدن، دارالكتب العلمية بيروت/ كنز العمال، ج٨، ص١٧٤، حديث–٢٣٣٠٥، حرف اللام، دارالكتب لعلمية بيروت]

یعنی جمعہ وعیدین شہر کے علاوہ کہیں صحیح نہیں۔ لہٰذا ہمارے مذہب میں جمعہ کی صحت کے لئے شہر یا فنائے شہر ہونا شرط ہے۔ بنابریں جبکہ اس دیہات میں پہلے سے نماز جمعہ نہیں ہوتی تو اب بھی اجازت جمعہ قائم کرنے کی نہ ہوگی اور اس جگہ پر درخت وسبزی لگا کر اسے باغ یا کھیت بنانا جائز نہیں بلکہ وہ تاقیامت مسجد ہی رہے گی۔ درمختار میں ہے:

"لوخرب ما حوله واستغنىٰ عنه يبقى مسجدا ابدا الىٰ قيام الساعة به يفتى"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص٥٤٨، كتاب الوقف، دار الكتب العمية بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۳ر رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۵٦۷

ہمارے مذہب حنفی کے مطابق دیہات میں جمعہ صحیح نہیں، جمعہ کے دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے!

علمائے دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ:

موضع سیجے پور، تحصیل فرید پور، ضلع بریلی شریف کی مسجد میں جمعہ پہلے سے ہوتا آیا ہے، جمعہ کے دوفرض پڑھنے کے بعد چار سنتیں ادا کرتے تھے۔ اب کچھ دن سے جمعہ کے دوفرض پڑھ کر چار فرض ادا کیے جاتے ہیں اور گاؤں میں جمعہ فرض ہے یا نہیں؟ یہ معلوم ہونا ضروری ہے۔

(۱) لوگ اس طرح پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بات ہو وہ صحیح معلوم ہونی چاہئے اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ نیا طریقہ ہے، کہاں پر لکھا ہوا ہے؟ ہم کو اس کی صحیح سے خبر دینا چاہئے اور مفتی اعظم ہند صاحب کی مہر ہونا ضروری اور جو آپ لکھ دیں گے وہ بات ہم کو منظور ہے۔

(۲) اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بعد کو فرض نہ پڑھنا چاہئے فرض کے لئے ایک وقت مقرر کرلو۔ اگر جمعہ کے بعد فرض پڑھتے رہو گے تو گناہ ہے۔ فقط۔

مستفتی: رحمت حسین موضع سیجا پور، ضلع بریلی شریف

الجواب

ہمارے مذہب حنفی میں دیہات میں جمعہ صحیح نہیں، ہمارے یہاں صحت جمعہ کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے۔

حدیث میں ہے:

"لاجمعة ولاتشریق ولاصلوٰة فطرولا اضحیٰ الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة"

[عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج٦، ص ۲۷۱، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، دار الکتب العلمية بیروت/ کنز العمال، ج۸، ص۱۷٤، حدیث-۵، ۲۳۳، حرف اللام، دار الکتب العلمية بیروت]

اس دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے، جو جمعہ پڑھ لینے سے سر سے نہ اترے گا مگر جہاں پہلے

جمعہ قائم ہو وہاں منع کرنا مناسب نہیں کہ خدا کا نام لیتے ہیں، منع کرنے سے کہیں چھوڑ نہ بیٹھیں، البتہ انہیں حکم ہے کہ بعد جمعہ چار رکعت بہ نیت فرض ظہر با جماعت پڑھ لیا کریں،" کچھ دن سے جو فرض ظہر پڑھنے کا معمول ہو گیا ہے" صحیح ہے، اسے غلط بتانا غلط ہے اور جو غلط کہتے ہیں، گناہ گار ہیں ان پر توبہ لازم کہ تائب ہوں اور رجوع کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹؍ شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٥٦٨

جمعہ پڑھنے کے کیا کیا شرائط ہیں؟ اس دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے! نماز پنجگانہ فرض ہے اور جماعت واجب، ان دونوں میں سے کسی کا تارک اشد گنہ گار و مستوجب نار ہے! اندوی مولانا جو کہ عقائد کفریہ رکھتا ہو، یا دیوبندی وغیرہ کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان بے دینوں کو مسلمان جانتا ہو، انہی کی طرح کافر بے دین ہے۔ ایسوں کو امام بنانا ہرگز جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین حسب ذیل مسائل میں کہ:

(۱) جمعہ پڑھنے کے کیا کیا شرائط ہیں؟

(۲) جن دیہاتوں میں جمعہ قائم ہو چکا ہے اور شرائط نہیں پائے جاتے ہیں وہ لوگ اپنی کم علمی کی بنا پر چالیس پچاس سال گزر گئے اور جمعہ پڑھ رہے ہیں، وہ لوگ جمعہ کے فرض پڑھنے کے بعد جو چار سنتیں پڑھتے ہیں، اگر ظہر کی چار رکعت فرض کی نیت سے پڑھیں تو کیسا ہے؟ یہ لوگ جمعہ کے سوا پنجوقتی نمازوں میں سے کوئی نماز نہیں پڑھتے، صرف جمعہ اور عیدین اور نماز جنازہ پڑھتے ہیں، شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

(۳) ایک دیہات میں، بہت چھوٹا بازار ہے، اس میں پانچ یا چھ کپڑے کی دکانیں ہیں وہ بھی دوسرے

گاؤں سے کپڑا لے کر آتے ہیں اور مغرب کے بعد چلے جاتے ہیں، اسی طرح سبزی فروش، دس پندرہ دکاندار آتے ہیں، دوپہر یا سہ پہر ۳ ربجے دن میں یا مغرب کے بعد چلے جاتے ہیں، ایک مسلمان کمہار مٹی کے برتن بنا کر لاتا ہے، ایک احاطہ ہے جس میں پچاس ساٹھ دکانیں ہیں، کچھ دکانیں خالی بھی رہتی ہیں اور ایک پوسٹ آفس بھی ہے، بہت جلد قائم ہوا ہے اور بازار سے کچھ فاصلے پر ایک بہت بڑا زمیندار یا قلعدار رہتا ہے اس کی کوٹھی بنی ہوئی ہے اسی بازار کے باہر ایک مولانا رہتے ہیں جو ندوہ سے فارغ ہیں جب فارغ ہو کر آئے تھے اس وقت سے قریب دو سال تک یا کچھ زیادہ دنوں تک جمعہ پڑھنے کے واسطے دوسری جگہ جاتے تھے، ان کے والد اور ایک حافظ انہی کے ہم خیال مولانا کو جمعہ پڑھانے کے لئے لوگوں نے اجازت نہیں دی تو وہاں جانا بند کر دیا اور اپنے گھر کے سامنے جمعہ قائم کر دیا، روزانہ اسی جگہ پر بھینس باندھی جاتی ہے، صرف اس جگہ پر جمعہ پڑھتے ہیں، پنجوقتی نماز ایک بھی نہیں پڑھی جاتی سوائے جمعہ کے۔ کیا یہ جمعہ قائم کرنا صحیح ہے؟ اور نہ وہاں پر کوئی چبوترہ ہے نہ دیواریں، کچی زمین ہے، مولانا مقرر بھی ہیں لیکن مولانا کا عقیدہ مسلمانوں کو پسند نہیں اس لئے ان سے دور رہتے ہیں، مجبوراً مولانا کو اپنی تقریر سنی عقائد کے مطابق کرنا پڑتی ہے، لوگ شادی بیاہ یا میلاد شریف میں اب انہیں مدعو کر لیتے ہیں، مولانا اب صلاۃ وسلام بھی پڑھتے ہیں۔ جواب مدلل عنایت کیجئے گا۔

مستفتی: محمد حنیف کیراف پیر بخش ملکند انگر، ڈامر کمپنی کے پاس، دھراوی روڈ، بمبئی

الجواب

(۱،۲،۳) دیہات میں جمعہ وعیدین صحیح نہیں کہ ان کی صحت کے لئے مصر (شہر) یا فنائے مصر (شہر) شرط ہے۔ حدیث میں ہے:

"لاجمعة ولاتشريق ولاصلوٰة فطرولا اضحیٰ الا فی مصر جامع او مدينة عظيمة"

[عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج۶،ص ۲۷۱، کتاب الجمعة ،باب الجمعة فی القری والمدن ،دار الکتب العلمیة بیروت/ کنز العمال، ج۸،ص ۱۷۴، حدیث-۲۳۲۰۵، حرف اللام، دار الکتب العلمیة بیروت]

مگر جہاں عوام پہلے سے پڑھتے آئے ہوں، انہیں منع نہ کیا جائے کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں اور اس دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے سر سے نہ اترے گا لہٰذا بعد جمعہ چار رکعت باجماعت بہ نیت فرض ظہر پڑھ لیں تو بری الذمہ ہو جائیں گے اور نماز پنجگانہ فرض ہے اور جماعت واجب

اوران دونوں میں سے کسی کا تارک اشد گناہ گار مستوجب نار ہے۔ اور ندوی مولانا جو کہ عقائد کفریہ رکھتا ہے یا دیوبندی وغیرہ کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر ان بے دینوں کو مسلمان جانتا ہے، کافر بے دین انہی کی طرح ہے، اسے امام بنانا کسی نماز میں ہر گز جائز نہیں کہ اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔ فتح القدیر میں امام محمد علیہ الرحمہ سے ہے: "ان الصلاۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[فتح القدیر، ج ۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، ص ۳۶۰، برکات رضا، پوربندر، گجرات]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۶۹

سے روکنے والا گنہ گار ہے، توبہ کرے! جہاں لوگ جمعہ پہلے سے پڑھتے آئے ہوں، وہاں منع نہ کیا جائے ورنہ اللہ کا نام لینا چھوڑ دیں گے! جمعہ کے دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ ادا کرنے سے ساقط نہ ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان اسلام اس مسئلہ میں کہ:

زید کے گاؤں میں مسجد نہیں، قریب پانچ میل کے فاصلے پر ایک مسجد ہے، عرصہ قدیم سے جمعہ بھی ہوتا ہے، وہاں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے اکثر جاتا تھا گزشتہ جمعہ کو نماز پڑھنے کی نیت سے مسجد تک پہنچا، اذان میں تھوڑی دیر تھی، عمرو جو مسجد کے قریب رہتے ہیں اور دینی مسائل سے بھی واقف ہیں، زید کے ان سے تعلقات تھے، اس بنا پر عمرو کے گھر بغرض سلام ودعا پہنچا، ملاقات کے بعد عمرو نے اپنے ذاتی کام کی غرض سے پاٹن جو قریب پندرہ میل کے فاصلے پر ہے، جانے کو کہا، زید نے کہا کہ میں جمعہ پڑھنے آیا ہوں، نماز کا وقت بھی قریب ہے، جمعہ پڑھ کر چلا جاؤں گا، یہاں مسجد میں ایک بجے اذان اور ڈیڑھ بجے خطبہ ہوتا ہے، زید کا عذر کہ نماز پڑھ کر جاؤں گا، نہ مانتے ہوئے عمرو نے زور دے کر زید سے کہا کہ نہیں، ابھی ایک بجے کی موٹر سے پاٹن چلے جاؤ اور وہاں پہنچ کر ظہر پڑھ لینا، زید مسائل سے ناواقف عمرو

کے حکم سے مجبور ہو کر ایک بجے کی موٹر سے پاٹن روانہ ہو گیا اور تین بجے کے بعد پہنچا، پاٹن میں نماز جمعہ تین بجے سے پیشتر ہر مسجد میں ہو جاتی ہے، زید کا جمعہ تو فوت ہو ہی گیا مگر ظہر بھی نہ پڑھ سکا۔ عمرو کا یہ حکم کہ ابھی اسی وقت موٹر سے چلے جاؤ، زید کو دانستہ نماز سے روکنا صاف ظاہر اور ثابت ہے یا نہیں؟ یہ تو ہر مسلمان جانتا اور سمجھتا ہے کہ نماز سے انکار کرنا کفر ہے، ایسی صورت میں زید اور عمرو پر شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فرمان ہے؟ برائے مہربانی تحریری جواب مرحمت فرمایا جائے۔

مستفتی: رحمت چالیا، ضلع سانہ، گجرات

الجواب

زید کو جائز نہ تھا کہ عمرو کو جمعہ سے روکتا، وہ اس وجہ سے گناہ گار ہوا، توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مگر یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ وہ جگہ ایسی ہو کہ جہاں جمعہ صحیح ہو یعنی مصر یا فنائے مصر ہو، دیہات میں جمعہ صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے: "لان المصر شرط الصحۃ"

[الدر المختار، ج۳، ص٤٦، کتاب الصلوۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اس دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے، جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگا۔ مگر مصلحتاً جہاں پہلے سے لوگ جمعہ پڑھتے ہیں، وہاں منع نہ کیا جائے کہ اللہ کا نام لینا چھوڑ دیں گے۔ درمختار میں ہے:

"اما العوام فلا یمنعون من تکبیر ولا تنفل اصلا لقلۃ رغبتھم فی الخیرات"

[الدر المختار، ج۳، ص٥٢، کتاب الصلوۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

تو اگر وہ جگہ دیہات تھی، ایسی صورت میں زید پر جمعہ چھڑانے کا الزام نہیں، البتہ عمرو نے نماز قضا کی تو وہ گنہ گار ہوا، نماز ادا کرے اور توبہ کرے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍ صفر المظفر ۱۳۸۱ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-- ۵۷۰

دیہات میں ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے سر سے نہ اُترے گا! نیا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں! جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے، وہاں عوام کو مصلحتاً نہیں روکا جائے گا! صحت جمعہ کے شرائط کیا ہیں؟ شہر وہ جگہ ہے جہاں متعدد گلی کوچے، دوامی بازار ہوں اور وہ جگہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ضلع پرتاپ گڑھ میں ایک گاؤں ہے جو شہر سے تین میل کے فاصلے پر ہے، وہاں ایک مولانا پٹنہ سے ہر سال آیا کرتے تھے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت سنایا کرتے تھے۔ وہاں ایک مسجد تھی، لوگوں نے مولانا صاحب سے سوال کیا کہ یہاں جمعہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو مولانا صاحب نے فرمایا کہ اگر قرب وجوار کے لوگوں کے اکٹھا ہونے پر دو صفیں ہو جاتی ہوں تو جمعہ ہو سکتا ہے۔ ان کے حکم کے مطابق وہاں جمعہ قائم کر دیا گیا جس کو آج تقریباً ۴۵ رسال سے زائد ہو گئے۔ پھر انہی ۴۵ رسالوں کے درمیان اور مسجدیں تعمیر کی گئیں جن میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تھی۔ وہاں کے لوگوں میں کسی بنا پر تفرقہ پڑ گیا جس کی وجہ ابھی حال ہی میں کسی شخص نے فتویٰ منگوا کر نہ معلوم اس نے اس سوال میں کیا لکھا تھا، اس کے جواب میں لکھ کر آیا تھا کہ جمعہ دوسری مسجد میں قائم کر سکتے ہیں لہٰذا ابھی دوسری مسجد میں جمعہ قائم کر دی گئی ہے۔ کیا ایسی صورت میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز صحیح ہو گی یا نہیں؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: اسرار الحق، پرتاپ گڑھ

معرفت محمد سعید الرحمٰن، متعلم منظر اسلام، بریلی شریف

الجواب

ہمارے ائمہ حنفیہ قدست اسرارہم کے نزدیک صحت جمعہ کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے اور شہر مذہب حنفیہ میں وہ جگہ ہے جہاں متعدد گلی کوچے، دوامی بازار ہو اور وہ جگہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے ظالم سے مظلوم کا انصاف لے

سکے۔ ہدایہ میں ہے:

"کل موضع له امیر ینفذ الاحکام ویقیم الحدود"

[الهدایة الجزآن الاولان، کتاب الصلوٰة، باب صلوٰة الجمعة، ص ۱۶۸، مجلس برکات مبارکفور]

دیہات میں جمعہ صحیح نہیں بلکہ ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے سر سے نہ اترے گا، ہاں جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں عوام کو مصلحتاً نہیں روکا جاتا کہ نماز بھی چھوڑ بیٹھیں گے اور نیا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۷۱

دیہات میں جمعہ صحیح نہیں مگر جہاں عوام پڑھتے آئے ہوں، وہاں منع نہ کیا جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک جگہ دیہات میں لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہیں اور ایک مدت سے وہاں جمعہ ہو رہا ہے اور اب غور طلب بات یہ ہے کہ ایک حافظ بریلی اعلیٰ حضرت کے دار الافتاء سے فتویٰ لے گیا ہے کہ دیہاتوں میں جمعہ جائز نہیں، یہی فتویٰ لوگوں کو دکھا دکھا کر جمعہ ختم کر رہا ہے اور لوگ فتنے میں پڑ رہے ہیں۔ لہٰذا علمائے کرام سے سوال ہے کہ از روئے شرع اس نیم حافظ کا فعل کیسا ہے؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں اور دیہاتوں میں جہاں جمعہ ہو رہا ہے وہاں جمعہ ختم کرنا صحیح ہے یا غلط؟ جواب مدلل عنایت فرمائیں۔

مستفتی: عبدالحق اشرفی پوسٹ جام نگر، مقام وضلع دمکا بہار

الجواب

فی الواقع دیہات میں جمعہ صحیح نہیں اس کے لئے شہر شرط ہے مگر جہاں پہلے سے عوام پڑھتے آئے ہوں وہاں منع نہ کیا جائے، کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے۔ عوام جس طرح خدا کا نام لیں، غنیمت ہے۔ درمختار میں ہے:

"اما العوام فلا یمنعون من تکبیرات ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم فی الخیرات"

[الدر المختار، ج ۳، ص ۵۲، کتاب الصلوٰة، باب العیدین، دار الکتب العلمیة بیروت]

مگر جو لوگ چھوڑ چکے ہیں، انہیں اب کسی طور جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ- ۵۷۲

خطبہ خالص عربی میں ہونا سنت متوارثہ ہے، کہیں منقول نہیں کہ صحابہ کرام نے خطبہ فارسی یا کسی اور زبان میں پڑھا ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

سودہ نام کی ایک بستی ہے جہاں سب کے سب سنی صحیح العقیدہ ہیں، لیکن ممبر پر خطبہ کے درمیان اردو پڑھنے کے لئے اپنی کوشش ہے کہ اگر نہ پڑھا جائے تو مسلمانوں میں نا اتفاقی پیدا ہو جائے اور یہی نہیں بلکہ امام بھلا بُرا کا مستحق ہوگا۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ بینوا توجروا۔

(نوٹ) خطبہ جمعہ کس کی تصنیف کی ہوئی کتاب ہے؟)

مستفتی: عبد المجید (امام مسجد، سودہ)

الجواب

خطبہ خالص عربی میں ہونا سنت متوارثہ ہے اور سنت متوارثہ کی اتباع ضرور چاہئے۔ درمختار میں ہے:

"لان المسلمین توارثوہ فوجب اتباعھم"

[الدر المختار، ج ۳، ص ۶۵، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

صحابۂ کرام نے سینکڑوں بلاد عجم فتح کیے لیکن کہیں منقول نہیں کہ صحابہ کرام نے خطبہ فارسی یا اور کسی زبان میں پڑھا ہو یا اس میں اور کوئی زبان خلط کی ہو اور صدہا برس سے عام دیار وامصار میں خطبہ کا عربی میں ہونا ہی پتہ دیتا ہے کہ خطبہ میں مسلمانوں نے اور کوئی زبان نہ ملائی تو یہ تعامل متوارث عدم نقل ہی نہیں بلکہ نقل عدم کے قائم مقام ہوا۔ حالانکہ مقتضی موجود تھا کہ غیر عرب عربی نہیں جانتے تھے اور جس فعل کا مقتضی موجود ہو اور مانع مرتفع ہو پھر بھی نہ کیا جائے تو اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ فعل صحابہ کے نزدیک مکروہ تھا لہٰذا خطبہ میں کسی اور زبان کا خلط مکروہ ہے، مسلمانوں کو صحابہ کرام کی اتباع کرنا چاہئے کہ فلاح آخرت ان کی تعظیم اور ان کی اتباع میں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم"

[عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۱۰، کتاب جزء الصید، باب الاغتسال للمحرم، ص ۲۸۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں جن کی ان میں اقتدا کرو گے راہ ہدایت پاؤ گے اور بے وجہ شرعی آپس میں اختلاف خصوصا مسئلہ شرعیہ میں بے جا ہے اور اس کا قطعی حکم شرعی معلوم ہونے کے بعد سخت حرام حرام حرام بدانجام ہے۔ قال تعالیٰ:

"انما المؤمنون اخوۃ" [سورۃ الحجرات-۱۰]

مسلمان مسلمان بھائی ہیں (کنز الایمان)۔ اور فرماتا ہے رب کریم:

"ولا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم- الآیۃ" [سورۃ الانفال-۴۶]

اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے (کنز الایمان)۔ وقال تعالیٰ:

"ولا تقف ما لیس بہ علم- الآیۃ" [سورۃ الاسراء-۳۶]

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں (کنز الایمان)۔ واللہ تعالیٰ ھو الہادی وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۷۳

دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر فرض ہے! جمعہ کی صحت کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے! شہر کی تعریف کیا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

گاؤں کی آبادی تقریبا ایک ہزار کی ہے اور ہم نے یہاں پر جمعہ قائم کیا تھا اور ہر جمعہ کو تقریبا ۳۰ر یا ۳۲ر آدمی ہو جاتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد کچھ لوگوں نے اعتراض کیا کہ تمہارے پاس جمعہ ہونے کی کیا سند ہے؟ لہٰذا ہمیں اس کی معلومات نہیں ہے، اس وجہ سے جمعہ بند کرادیا گیا۔ اب آپ سے

گزارش ہے کہ گاؤں کے اندر ڈاکٹر بھی ہے اور حاکم بھی ہے۔ جائز ہونے کی تمام شرطیں پائی جاتی ہیں۔
مستفتی: محمد یعقوب

الجواب

بلاشبہہ ہمارے مذہب مہذب میں دیہات میں جمعہ صحیح نہیں کہ حنفی مذہب میں جمعہ کی صحت کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے اور شہر وہ جگہ ہے جہاں متعدد گلی کوچے دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو ظالم سے مظلوم کا انصاف لے سکے۔
درمختار میں ہے:

"لأن المصر شرط الصحة"

[الدر المختار، ج۳، ص٤٦، كتاب الصلوٰة، باب العيدين، دار الكتب العلمية بيروت]

دیہات والوں پر اس دن ظہر فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ رربیع الاول ۱۳۸۰ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۵۷٤

ٹھوڑی پر جمے ہوئے بال داڑھی میں شمار ہیں | سجدے میں ایک انگلی کے پیٹ کا لگنا فرض، اکثر کا لگنا واجب اور کل کے پیٹوں کا لگنا سنت مؤکدہ ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) زید نیچے لب کے بال قریب ٹھوڑی تک بنواتے ہیں اور داڑھی حد شرع تک بڑھنے نہیں دیتے، کٹوا دیتے ہیں اور سجدے میں دونوں پیروں کی دو انگلیاں مصلے پر نہیں لگتیں اور خطبہ میں اکثر علمی خطبہ جن میں اردو کے اشعار ہیں، پڑھے جاتے ہیں۔ گو کہ زید کے پاس خطبہ رضویہ موجود ہے تو ایسے امام کی

اقتدا میں جو نماز پڑھی گئی، کیا حکم ہے؟

مستفتی: بہادر علی گونڈوی

الجواب

(۱) ٹھوڑی پر جمے ہوئے بال داڑھی میں شمار ہیں، ان کا کٹوانا ناجائز ہے اور حد شرع کہ ایک قبضہ ہے، اس سے کم کرنا بھی گناہ ہے۔

درمختار میں ہے: ’’یحرم علیٰ الرجل قطع لحیته‘‘

[الدر المختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، دار الکتب العلمیة بیروت]

اسی میں ہے: ’’والسنة فیها القبضة‘‘

[الدر المختار، ج۹، ص۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، دار الکتب العلمیة بیروت]

سجدے میں ایک انگلی کے پیٹ کا لگنا فرض ہے، بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی۔ اور اکثر کا لگنا واجب اور کل کے پیٹوں کا لگنا سنت مؤکدہ اور سنت مؤکدہ کے ترک کی عادت گناہ اور ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہے۔

غنیۃ میں فتاویٰ حجہ سے ہے:

’’لو قدموا فاسقا یاثمون‘‘

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی، فصل فی الامامة، ص۵۱۳، سہیل اکیڈمی لاہور]

درمختار میں ہے:

’’کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها‘‘۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المحتار، ج۲، ص۱۴۸/۱۴۷، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح۔
تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۵۷۵

دیہات میں نئی مسجد میں جمعہ قائم کرنا منع ہے!
جمعہ کی طرح عیدین بھی گاؤں میں صحیح نہیں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) زید کے گاؤں میں ایک مسجد تھی جس میں جمعہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے، چند آدمیوں کے مشورہ سے جدید مسجد تعمیر ہوگئی جس وقت سے تعمیر ہوئی اس وقت سے لے کر کئی سال تک جمعہ نہیں ہوا۔ درمیان میں چند شر پسندوں نے جامع مسجد کے امام صاحب پر غلط الزامات عائد کیے، بذریعہ نوٹس کچہری دیوبندی بتادیا (جبکہ جامع مسجد کے امام صاحب مفتی اعظم و شیر بیشۂ اہلسنت کے خلیفہ ہیں) اور جدید مسجد کے امام نے جمعہ قائم کرلیا۔ قائم ہونے پر فتویٰ طلب کیا گیا، فتویٰ لکھ کر آیا کہ جمعہ بند کر دیا جائے اور جس نے جمعہ قائم کیا وہ توبہ کرلے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو لوگ اس سے قطع تعلق کریں، اس پر بھی جدید مسجد کے امام نے جمعہ بند نہ کیا۔ ابھی ۲۷ محرم ۱۴۰۴ھ کو ایک مولوی صاحب سنی جدید مسجد میں بلائے گئے اور تقریر کی، عرض کیا کہ دیہات میں جمعہ حرام حرام حرام ہے مگر جہاں ہوتا ہے، بند کرنا جاہلوں کا کام ہے، اس لئے جامع مسجد میں بھی جمعہ پڑھ سکتے ہیں، ایک طرف مولوی صاحب حرام بھی کہہ رہے ہیں اور ایک طرف ایک جدید مسجد میں جمعہ پڑھنے کا بھی حکم دے رہے ہیں جبکہ شرائط جمعہ میں پہلی شرط مصر و فنائے مصر کہیں نہیں پائی جاتی مگر جامع مسجد میں ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے اس لئے پڑھتے ہیں اور بحکم مصنف بہار شریعت جہاں جمعہ ہوتا ہے، بند نہ کیا جائے اور جہاں نہیں ہوتا وہاں قائم نہ کیا جائے نیز جمعہ چونکہ شعائر اسلام میں سے ہے اس میں جماعت کی کثرت باقی نہیں رہی جس کی وجہ سے شان و شوکت جاتی رہی حالانکہ مسئلہ بھی یہی ہے کہ اس صورت میں دوسرا جمعہ قائم نہ ہوگا مگر پھر بھی مولوی صاحب نے جدید مسجد میں جمعہ پڑھنے کا حکم دیا جس سے عوام میں کشیدگی ہے اور دو پارٹی ہوگئی ہیں لہٰذا دریافت طلب بات یہ ہے کہ عالم صاحب کا قول از روئے شرع درست ہے اور جمعہ جدید مسجد میں کیا اب بھی بند کیا جا سکتا ہے؟ اور جدید مسجد کے امام جنہوں نے جامع مسجد کے امام پر از روئے شرع غلط الزام عائد کیے اور بحکم فتویٰ بریلی شریف جمعہ بند نہ کیا شریعت کے مطابق ایسے امام پر کیا حکم ہے؟ تحریر فرمائیں تاکہ آپس میں

کشیدگی دور ہو سکے اور بے علم حضرات جمعہ جہاں ہو جائے وہیں پر ادا کریں اور جو ابھی جدید مسجد میں جمعہ پڑھتے ہیں، ان کا ہوتا ہے یا نہیں؟

(۲) مندرجہ بالا جدید مسجد میں لوگ عیدین کی بھی نماز پڑھتے ہیں کیا ان پڑھنے والوں کی نماز مسجد میں ہو جائے گی جبکہ عیدگاہ میں جگہ خالی پڑی رہتی ہے، جواب تحریر فرمائیں۔

(۳) گاؤں کے آس پاس چھوٹے چھوٹے پوروہ ہیں، جدید مسجد میں عیدین قائم ہونے کی وجہ سے وہ لوگ اپنے اپنے پوروں میں عیدین پڑھنے لگے، کیا ان لوگوں کی نماز عیدین ہو جاتی ہے؟ جبکہ پہلے گاؤں کی عیدگاہ میں آتے تھے۔ حکم شرع سے آگاہ فرمائیں۔

مستفتی: علاء الدین خاں حشمتی
ڈنڈوہ بزرگ، محلہ غازی نگر، ضلع فرخ آباد

الجواب

(۱) فی الواقع نئی مسجد میں جمعہ قائم کرنا منع ہے اور خصوصا جبکہ فتنہ وفساد اور افتراق بین المسلمین کا سبب ہو تو اس سے احتراز شدید لازم ہے اور مولوی مذکور کا قول غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲،۳) جمعہ کی طرح عیدین بھی گاؤں میں صحیح نہیں۔

درمختار میں ہے:

”صلاة العيد في القرى تكره تحريما لأن المصر شرط الصحة“

[الدر المختار، ج ۳، ص ٤٦، كتاب الصلوٰة، باب العيدين، دار الكتب العلمية بيروت]

مگر جہاں پہلے سے لوگ پڑھتے ہیں اس جگہ ممانعت نہیں کہ خلاف مصلحت ہے اور نئی جگہوں پر عیدین کی جماعت قائم کرنا منع ہے۔ ان لوگوں کو وہیں پڑھنا چاہیے جہاں پڑھتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۱؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۷۶

جمعہ کے دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

جمعہ دیہات میں جائز ہے یا نہیں؟ جس گاؤں/ دیہات میں جمعہ کی نماز پہلے سے ہو رہی ہے، اس کو ختم کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اسی مقام پر نئی مسجد بنا کر جمعہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں۔

مستفتی: محمد عطاء الرحمٰن صاحب نوری
ساکن دھونرہ، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب

دیہات میں جمعہ وعیدین صحیح نہیں۔ لان المصر شرط الصحة كذا في الدرالمختار۔

[الدر المختار، ج ۳، ص ٤٦، كتاب الصلوة، باب العيدين، دار الكتب العلمية بيروت]

جمعہ کے دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ادا نہ ہوگا بلکہ ذمہ پر رہے گا مگر جہاں پہلے سے عوام جمعہ پڑھتے آئے ہیں وہاں انہیں منع نہ کیا جائے کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں، منع کرنے میں اندیشہ ہے کہ وہ پنج وقتہ بھی چھوڑ بیٹھیں گے۔ درمختار میں ہے:

”اما العوام فلا يمنعون من تكبيرات ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم في الخيرات“

[الدر المختار، ج ۳، ص ٥٢، كتاب الصلوة، باب العيدين، دار الكتب العلمية بيروت]

ہاں انہیں یہ حکم ہے کہ بعد جمعہ چار رکعت بنیت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیا کریں اور نیا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۲/ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۵۷۷

خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہئے، عربی کے سوا دوسری زبان میں خلاف سنت متوارثہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

جماعت اسلامی کے کچھ لوگ جمعہ کا پہلا خطبہ اردو میں پڑھتے ہیں اور دوسرا عربی میں پڑھتے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اردو میں خطبہ پڑھنا کوئی حرج کی بات نہیں ہے بلکہ لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا اردو میں خطبہ پڑھنا جبکہ آج تک عربی میں پڑھا جاتا رہا، درست ہے یا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر ہر جگہ کے لوگ اپنی اپنی زبان میں مثلاً مراٹھی، تلنگی، بنگالی، سندھی وغیرہ میں پڑھنا شروع کر دیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہوگا؟

الجواب

خطبہ خالص عربی میں ہونا چاہئے۔ عربی کے سوا دوسری زبان میں خلاف سنت متوارثہ ہے، اور سنت متوارثہ کا خلاف مکروہ ہے۔ ہر زمانہ میں اہل اسلام میں خطبہ خالص عربی میں معمول رہا ہے اور متوارث کا اتباع ضرور ہے۔ درمختار میں ہے:

”لان المسلمین توارثوہ فوجب اتباعھم“

[الدر المختار، ج ۳، ص ٦٥، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

صحابۂ کرام کے زمانے میں ہزار ہا بلاد عجم فتح ہوئے، ہزاروں عجمی حاضر ہوتے تھے مگر کبھی منقول نہیں کہ انہوں نے ان کی غرض سے خطبہ غیر عربی میں پڑھا، یا اس میں دوسری زبان ملائی و کل ما وجد مقتضیۃ عنا مع عدم المانع ثم ترکوہ دل علیٰ انھم کفوا عنہ فکان ادناہ الکراھۃ۔ عوام کا یہ عذر کہ عربی سمجھ میں نہ آئیگی، دوسری زبان میں ان کے لئے آسانی ہوگی، جب صحابۂ کرام کے نزدیک قابل لحاظ نہ ہوا تو یہ نام نہاد جماعت اسلامی والے کون ہیں؟ نماز بھی تو عربی میں پڑھی جاتی ہے، کیا عوام کی آسانی کے لئے اردو میں پڑھی جائے گی؟ حاشا وکلا۔ مگر ان سے بعید نہیں کہ نئی شریعت گڑھ لیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان دشمنان اسلام کی باتوں پر کان نہ دھریں، عوام اگر اردو میں خطبہ سننا چاہیں تو

خطبہ سے پہلے اس کا ترجمہ سن لیا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۷۸

نماز جمعہ کی صحت کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام مسئلہ ہٰذا کے بارے میں:

(۱) ہمارے گاؤں سے قصبہ بالکل قریب ہے، فاصلہ چار پانچ کھیتوں کا ہے اور ہماری نماز جمعہ عرصہ دراز سے ہوتی چلی آرہی ہے اور یہاں کتنے ہی عالم بھی تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا گیا اور آج تک کسی عالم نے یہاں جمعہ پڑھنے کو منع نہیں کیا اور اب یہ امام صاحب جو کچھ دنوں سے آئے ہوئے ہیں، انہوں نے نماز جمعہ کو منع کر دیا ہے اور نماز جمعہ اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے خطبہ پڑھا پھر دو فرض جمعہ پڑھا پھر چار فرض ظہر باجماعت۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟ واضح فرمایا جائے۔

(۲) نماز جمعہ جہاں منع ہے اور جہاں جمعہ نہیں ہوسکتا ہے، وہاں کیا نماز عیدین ہوسکتی ہے؟ جبکہ امام صاحب نے نماز عید الفطر پڑھائی ہے، یہ صحیح ہے یا غلط ہے؟

مستفتی: حبیب احمد کمال

الجواب

(۱) نماز جمعہ کی صحت کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے۔ مصر وہ جگہ ہے جہاں متعدد کوچے، دوامی بازار ہوں اور وہ جگہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے ظالم سے مظلوم کا انصاف لے سکے۔ حضرت علی مرتضیٰ کا ارشاد ہے:

"لا جمعة ولا تشريق ولاصلوٰة فطر ولا اضحىٰ الا فى مصر جامع"

[عمدة القارى شرح صحيح البخارى، ج٦، ص ٢٧١، كتاب الجمعة، باب الجمعة فى القرى والمدن، دار الكتب العلمية بيروت / كنز العمال، ج٨، ص ١٧٤، حديث- ٢٣٣٠٥، حرف اللام، دار الكتب العلمية بيروت]

جو جگہ مصر یا فنائے مصر نہ ہو وہاں کے لوگوں پر اس دن ہمارے ائمہ حنفیہ کے نزدیک ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگی۔ مگر جہاں عوام پہلے سے پڑھتے آئے ہوں انہیں روکا نہ جائے گا کہ

آخر خدا کا نام لیتے ہیں، جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے، ہاں احتیاط کے طور پر انہیں یہ حکم دیا جائے گا کہ بعد جمعہ چار رکعت ظہر باجماعت بھی پڑھ لیں، اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر ایک مذہب پر جمعہ صحیح ہو گیا تو چار رکعت نفل ہو جائیں گے اور ثواب عطا کیا جائے گا اور اگر جمعہ صحیح نہیں تو دو رکعت نماز جمعہ نفل ہو جائے گی اور چار رکعت بعد جمعہ کے فرض ظہر ہو جائے گا۔ امام نے جمعہ سے منع نہیں کیا بلکہ اعلیٰ درجہ کی احتیاط بتائی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۷۹

جب امام خطبہ کے لئے منبر پر آجائے تو ختم خطبہ تک مقتدیوں کو کلام و نماز کی اجازت نہیں!

مکرمی و محترمی! السلام علیکم

امید ہے مزاج عالی بعافیت ہوگا۔

ہمارے گاؤں میں چند دینی مسائل کے باعث آپس میں بغض و نفاق اور عناد و اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ جن کی جانب آپ کی گراں قدر توجہ مبذول کروانے کا متمنی ہوں۔ ہمارے گاؤں کی مسجد کے پیش امام صاحب نے چند فرسودہ رسومات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بدعت قرار دیا ہے۔ ایک طبقہ انہیں بدعت تسلیم کرنے پر کسی طور راضی نہیں جس کے باعث اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ بدعت قرار دیے جانے والے نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

نماز جمعہ میں سنت ادا کرنے کے بعد جب امام خطبہ دینے کی غرض سے منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے تو یہاں "ان اللہ وملٰئکتہ" پڑھنے کی قدیم رسم تھی۔ یہی نہیں بلکہ ایک اور دعا بھی اسی موقع پر پڑھی جاتی تھی، امام صاحب نے انہیں صریحاً بدعت قرار دیا ہے۔

الجواب

فی الواقع جب امام خطبہ کے لئے منبر پر آجائے تو ختم خطبہ تک مقتدیوں کو کلام و نماز کی اجازت نہیں۔ درمختار میں ہے:

"اذا خرج الامام فلا صلاۃ و کلام"

[الدر المختار، ج۳، ص۳٤، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

آیت مذکورہ ودعا امام کے منبر پر آنے سے پہلے پڑھ لی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۸۰

بعد رمضان چھ روزے رکھ کر عید کا اعادہ ہے یا نہیں؟ خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے! نماز تہجد سنت ہے اور اس کی تعداد متعین نہیں! جمعہ میں خطبہ کی اذان اندر ہو یا باہر؟ عمامہ کے اندر ٹوپی کا ہونا کیسا؟ عورت کے لئے ساڑی پہننا جائز ہے یا نہیں؟ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد آیت سجدہ پڑھی گئی، سجدہ کرے یا نہیں؟ کوئی شخص تہبند کے اندر لنگوٹ پہنے نماز پڑھ سکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ:

(۱) رمضان کے پورے روزے رکھنے کے بعد کوئی شخص سنت کے چھ روزے رکھ کر نماز عید بھی پڑھ لیا ہے، کیا وہ پھر نماز عید ادا کرے؟

(۲) جمعہ یا عیدین کے عربی خطبے کے اندر جو اردو اشعار ہیں ان کو اس کے ساتھ پڑھ سکتا ہے یا عربی خطبہ پڑھنے کے بعد یا اول پڑھ کر پڑھے یا اول وثانی دونوں کے بعد؟

(۳) نماز تہجد سنت ہے یا نفل اور کتنی ہے؟

(۴) جمعہ میں خطبہ کی جو اذان دی جاتی ہے وہ اندر ہو یا باہر؟

(۵) عمامہ کے اندر ٹوپی کا ہونا کیسا ہے؟

(۶) عورت کے لئے ساڑی کا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) کوئی شخص نماز عصر یا نماز فجر پڑھنے کے بعد تلاوت قرآن کرنے لگا، آیت سجدہ پڑھی گئی، سجدہ کرے؟

(۸) کوئی شخص تہبند کے اندر بے لنگوٹ یا بے چڈی پہنے نماز پڑھ سکتا ہے؟

مستفتی: برکت علی گلاب پوردی گلاب پورہ، محلہ تیل پاڑہ، ضلع بھیلواڑہ (راجستھان)

الجواب

(۱) چھ روزہ بعد رمضان رکھ کر عید پڑھنے کا کیا معنیٰ؟ اور نماز عید کا اعادہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) خطبہ سے پہلے کہ خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے اور خطبہ میں دوسری زبان ملانا مکروہ و خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سنت ہے مگر غیر موکدہ اور اس پر نفل کا بھی اطلاق آتا ہے اور کوئی تعداد معین نہیں، البتہ دو رکعت سے کم نہ ہو اور آٹھ رکعت سنت نبوی ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور افضل یہ ہے کہ چار رکعت ایک سلام سے پڑھے، یہ ہمارے امام اعظم کا مذہب ہے۔

کنز و زیلعی میں ہے:

"والافضل فھو ارباع ای الافضل فی اللیل والنھار اربع اربع وھذا عند ابی حنیفة — الخ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۴۳، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، دار الکتب العلمیة بیروت]

اور مشائخ صوفیہ سے بارہ رکعت تک منقول ہے۔

(۴) خارج مسجد خطیب کے سامنے خاص موضع صلاۃ میں کوئی اذان ہو، مکروہ ہے۔

خانیہ میں ہے:

"لا یؤذن فی المسجد"

[فتاوی قاضی خان، ج۱، ص۵۱، کتاب الصلوة، باب الاذان، دار الکتب العلمیة بیروت]

طحطاوی میں ہے:

"یکرہ ان یوذن فی المسجد"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص۱۹۷ کتاب الصلوة، باب الاذان، دار الکتب العلمیة بیروت]

(۵) مسلمانوں کی عادت قدیمہ زمان نبوت سے ہے۔ حدیث میں ہے:

"فرق مابیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس"

[سنن ابی داؤد، ج۲، ص۵۶۴، کتاب اللباس، باب الھدب والعمائم، مطبع اصح المطابع]

ہمارے اور بت پرستوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہمارے عمامہ ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) جہاں خاص مشرکہ عورتوں کا لباس نہ ہو وہاں اجازت ہے اور جہاں خاص لباس مشرکات ہو وہاں منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) ہاں، کنز میں ہے: ”وعن التنفل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة“

[کنز الدقائق مع تبیین الحقائق، ج۱، ص۲۳۲، کتاب الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اس کی شرح زیلعی میں ہے:

”ای نهى عن التنفل فی هذين الوقتين ولم يمنع عن اداء الواجبات التی ذكرها“

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۲۳۲، کتاب الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

حاشیہ شلبی میں ہے: ”قوله (لم يمنع عن اداء الواجبات الی آخره) وفی المجتبی الاصل ان ما يتوقف وجوبه على فعله كالمنذور وقضاء التطوع الذی افسده وركعتی الطواف وسجدة السهو ونحوها لا يجوز ومالا يتوقف عليه كسجدة التلاوة وصلاة الجنازة اه“

[حاشیۃ الشلبی علی التبیین، ج۱، ص۲۳۲، کتاب الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

مگر جب کہ طلوع وغروب سے پہلے آیت سجدہ پڑھی تو ضرور ہے کہ طلوع وغروب سے پہلے سجدہ کرے ورنہ سجدہ ادا نہ ہوگا۔

زیلعی میں ہے:

”لانها وجبت كاملة فلا تتادى بالناقص“

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۲۲۹، کتاب الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اور اگر طلوع وغروب کے وقت آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ تلاوت ادا کیا تو ہوگیا مگر افضل یہ ہے کہ ان دونوں وقتوں کے بعد سجدہ کرے۔ اسی میں ہے: ”اما اذا تلاها فيها جاز اداءها فيها من غير

کراھة لکن الافضل تاخیرھا لیؤدیھا فی الوقت المستحب لانھا لا تفوت بالتاخیر بخلاف العصر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج۱، ص۲۲۹، کتاب الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیة بیروت]

(۸) ہاں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ر شوال المکرم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ علم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۵۸۱

صحت جمعہ کے شرائط کیا ہیں؟ غیر مقلدین اپنے عقائد کفریہ کے سبب بے دین ہیں، ان کی اقتدا باطل ہے!

مکرمی عالی جناب قبلہ مفتی صاحب! سلام و نیاز۔

استدعا ہے کہ ذیل کے مسائل پر از راہ شرعی علما کیا کہتے ہیں جس کے لئے ہم بہت ہی مشکور و ممنون ہوں گے۔

(۱) منیر آباد میں ایک چھوٹی سی بستی ہے، لگ بھگ ڈھائی سے تین ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہاں پر تنگا بھدرا او برادری کا قیام ہو کر ہے، ریاست کرناٹک میں شامل ہو کر ہے، یہاں پر ایک قدیم جامع مسجد ہے جہاں پر اب تک برابر جمعہ کی نماز ہوتی آرہی ہے اور اسی گاؤں کے تمام لوگ اس جامع مسجد میں جمعہ ادا کررہے ہیں۔ مسجد کافی وسیع ہے اور بڑی ہے، وقت واحد میں کافی لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ قریب دو یا تین فرلانگ پر ایک چھوٹی سی مسجد ہے جہاں پر صرف پنجگانہ نماز پڑھی جارہی تھی، اس درمیان چند لوگ باوجود کہنے کے وہاں پر بھی جمعہ پڑھنے لگے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کی فضا مکدر ہوتی چلی جارہی ہے اور پر سکون ماحول میں انتشار پیدا ہونے کا خوف ہے۔

برائے کرم از روئے شرع کیا دونوں مساجد میں جمعہ پڑھا جاسکتا ہے، اس بارے میں آپ کی تحریر ہمارے لئے مشعل راہ ہوگی۔

(۲) اس امام کے پیچھے جو غیر مقلد ہو اور پھر تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتا ہو، کیا اس کی اقتدا کرسکتے ہیں؟ اب تک جو نمازیں پڑھی جاچکی ہیں، درست ہیں یا از سر نو پڑھنا چاہیے؟

(۳) اگر چند مسجد کے اراکین اہلسنت سے تعلق نہیں رکھتے مگر دوسری جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں پھر بھی تمام مسجد کے امور بڑے سلیقے سے اور صحیح طریقے سے کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا ان لوگوں کو مسجد اراکین پر برقرار رکھ سکتے ہیں؟ اور کیا ان کی خدمت مسجد کے لئے قابل قبول ہے؟ اہلسنت والجماعت کی مسجد ہے۔

مستفتی: محمد عیسیٰ، جونیئر انگلش پلاننگ سینٹر
کیراف چیف انجینئر تنگا بھدراؤ پراجنٹ، پوسٹ منیر آباد، کرناٹک

الجواب

(۱) اگر وہ جگہ، شہر یا فنائے شہر نہیں (یعنی وہ جگہ ضلع یا پرگنہ نہیں جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں حاکم نہیں رہتا جو اپنی شوکت سے ظلم کا انصاف ظالم سے لے سکے) تو وہاں جمعہ صحیح نہیں بلکہ اس دن وہاں کے لوگوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ادا نہ ہوگا بلکہ ذمہ پر رہے گا۔ مگر جبکہ اس جگہ کے عوام پہلے سے جمعہ پڑھتے آئے تو انہیں مصلحتاً منع نہیں کیا جاتا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے۔ ہاں بعد جمعہ چار رکعت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیا کریں اور نیا جمعہ قائم کرنا اور اختلاف ڈالنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) غیر مقلدین اپنے عقائد کفریہ کے سبب بدین ہیں، ان کی اقتدا باطل ہے اور نمازیں جو اُن کے پیچھے پڑھیں، ان کو دہرانا فرض ہے۔

فتح القدیر میں ہے:

"ان الصلاة خلف اهل الاهواء لا تجوز"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[فتح القدیر، ج۱، ص ۳۶۰، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، برکات رضا گجرات]

(۳) ہرگز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب یکم ربیع الاول ۱۴۰۴ھ/ در سفر

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۸۲

گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ اذان خطبہ کہاں ہونی چاہئے؟
خطبہ جمعہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے/ راہن سے انتفاع راہن ومرتہن دونوں کو ناجائز!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) گاؤں میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۲) جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر ہونی چاہئے یا باہر؟

(۳) خطبہ جمعہ صرف عربی میں پڑھا جائے؟ اگر اردو میں پڑھیں تو کیسا ہے؟

(۴) مکان گروی ہے، اسے کرایہ دے رکھا ہے، اس کا کرایہ مرتہن لے سکتا ہے یا نہیں؟

مستفتی: محمد شوکت علی پہلوان جگہ محلہ، بنجارہ گلی، بیاور، ضلع اجمیر (راجستھان)

الجواب

(۱) نہیں، اس لئے کہ شرعاً جمعہ کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے اور مصر وہ جگہ ہے جو ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں متعدد گلی کوچے دوامی بازار ہوں اور اس جگہ حاکم رہتا ہو جو ظالم سے مظلوم کا انصاف اپنی شوکت وحشمت سے لے سکے۔

حدیث میں ہے:

”لا جمعة ولا تشريق ولا صلوة فطر ولاأضحى الا فى مصر جامع “

[عمدة القارى شرح صحيح البخارى، ج٦، ص ٢٧١، كتاب الجمعة، باب الجمعة فى القرى والمدن، دار الكتب العلمية بيروت/ كنز العمال، ج٨، ص ١٧٤، حديث-٢٣٣٠٥، حرف اللام، دار الكتب العلمية بيروت]

کنز وغیرہ میں ہے:

"شرط ادائها المصر"

[کنز الدقائق، ص ۴۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجمعۃ، فیصل پبلیکیشنز]

مگر جہاں پہلے سے عوام پڑھتے چلے آئے ہوں وہاں منع نہیں کیا جائے گا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں، منع سے اندیشہ ہے کہ وہ پنجوقتہ نماز بھی چھوڑ بیٹھیں گے۔ البتہ بعد دو رکعت بنام جمعہ چار رکعت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیا کریں ورنہ ترک فرض ظہر وواجب جماعت کے سبب گنہ گار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اذان جمعہ خواہ کوئی اذان ہو مسجد کے اندر نا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے اور سنت متوارثہ کی اتباع ضرور ہے اور اس کا خلاف مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے:

"لان المسلمين توارثوه فوجب اتباعهم"

[الدر المختار، ج ۳، ص ۶۵، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۴) نہیں کہ رہن سے انتفاع راہن اور مرتہن دونوں کو ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۸۳

دیہات میں جمعہ وعیدین ہم حنفیہ کے نزدیک صحیح نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

عمرو عالم بھی ہے اور ہر اچھے کاموں پر عمل کرتا ہے اور ان کے گاؤں میں جمعہ اور عید کی نماز ہوتی ہے لیکن جمعہ اور عید کی نماز پڑھتا نہیں ہے۔ گاؤں والوں نے اس سے پوچھا کہ تم جمعہ اور عید کی نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ تو اس نے جواب دیا کہ گاؤں میں جمعہ اور عید کی نماز جائز نہیں ہے، تم لوگ پڑھ سکتے ہو لیکن میں نہیں پڑھوں گا۔ تو عمرو کا کہنا صحیح ہے یا غلط؟ شرع میں عمرو پر کیا حکم لگایا جائے گا؟ دلیل کے ساتھ جواب تحریر کریں عین نوازش ہوگی۔

نیاز مند: محمد مستحسن، جلکر، پوسٹ جلکی، کٹیہار (بہار)

الجواب

عمرو کا کہنا درست ہے۔ بے شک دیہات میں جمعہ وعیدین صحیح نہیں ہے ہم حنفیہ کے نزدیک۔ مگر جہاں پہلے سے عوام نے جمعہ قائم کرلیا ہے وہاں منع نہ کیا جائے گا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے، مگر عالم خود شریک نہ ہو اور عوام کو حکم کرے کہ چار رکعت بہ نیت ظہر با جماعت پڑھ لیا کریں۔ فرض ذمہ سے یقینی طور پر ساقط ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۰ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح۔ حدیث شریف میں ہے:

"لا جمعة ولا تشريق ولا اضحیٰ الا فی مصر جامع" ملخصا۔

[فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج۲، ص۵۸۹، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق، دار السلام ریاض]

ہدایہ میں ہے:

"لا تصح الجمعة الا فی مصر جامع اوفی مصلی المصر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الهداية الجزء ان الاولان، ص۱۶۸، کتاب الصلوٰة، باب صلوٰة الجمعة، مجلس برکات مبارکفور]

ریاض احمد سیوانی غفرلہٗ

مسئلہ-۵۸٤

جمعہ کی فرض نماز میں واجب کی نیت باندھ سکتا ہے یا نہیں؟ صبح کی نماز میں بقدر چالیس یا پچاس آیت دونوں رکعتوں میں سوائے سورۂ فاتحہ کے پڑھنا مسنون ہے! تکبیر تحریمہ امام کو اتنی آواز سے پڑھنا کہ مقتدی سنے، واجب ہے! فرض نماز کے بعد "اللھم انت السلام" پڑھنا کیسا؟ دعا اتنی زور سے نہ مانگیں کہ نمازیوں کو خلل ہو! تعلیم کے لئے کمیشن لینا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) جمعہ کی فرض نماز میں واجب کی نیت باندھ سکتے ہیں؟ ہمارے امام صاحب جو مسجد میں نماز پڑھاتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ یہ صحیح ہے۔

(۲) فرض نمازوں میں مثلاً صبح کی نماز میں متعین آیت سے زیادہ لمبی پڑھتے اور وہ بھی بہت جلدی پڑھتے ہیں، وضو بنانے والا نماز میں شریک نہیں ہوسکتا۔ برائے کرم مستحب طریقہ قرأت کا تحریر فرمایئے۔

(۳) تکبیر تحریمہ اتنا آہستہ پڑھتے ہیں کہ قریب کا آدمی بھی بمشکل سن پائے۔ تو کیا ان کا آہستہ تکبیر کہنا صحیح ہے؟

(۴) فرض نماز کے بعد کی دعا ''اللھم انت السلام –الخ'' کا پڑھنا کیسا ہے؟ سنت ہے یا مستحب؟ اگر امام اس کے ترک کا عادی ہو تو کیا اس کا فعل خلاف سنت ہے؟

(۵) نماز پوری ہونے کے بعد امام صاحب زور سے دعا پڑھتے ہیں جبکہ نمازی نماز کی حالت میں رہتے ہیں اور اس سے ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے تو کیا ان کا زور سے دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں ہے؟ مسائل کا خلاصہ مع مہر دستخط از روئے شرع شریف تحریر فرمایئے۔

(۶) ایک پیش امام بچے پڑھاتے ہیں اور امامت بھی کرتے ہیں، ان کو جماعت سے نذرانہ ہر ماہ قریب ۵۰۰/روپیہ مع مکان کرایہ کے دیتے ہیں۔ تعلیم کے لئے وہ چندہ وصول کرتے ہیں اور سو روپیہ میں ۲۵/روپیہ کمیشن لیتے ہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیا جائز ہے؟

مستفتی: حاجی سید نظام علی

الجواب

(۱) جمعہ فرض ہے اور اسے فرض جاننا قطعاً فرض ہے لہٰذا فرض ہی کا قصد کرے اور واجب کبھی فرض پر بولا جاتا ہے تو واجب بول کے فرض مراد لے لے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) صبح کی نماز میں بقدر چالیس یا پچاس آیت دونوں رکعت میں سوائے سورۂ فاتحہ کے پڑھنا مسنون ہے اور ظہر میں بھی اتنی مقدار پر یا کچھ کم پڑھنا مسنون ہے عصر وعشاء میں بیس آیت کی مقدار قرأت کرنا سنت ہے اور مغرب میں چھوٹی سورۃ پڑھنا سنت ہے اور فجر وظہر میں طوال مفصل اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مستحب ہے اور یہ حکم حضر میں حالت اختیار کا ہے

اور حالت اختیار یہ ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور جان یا مال پر اندیشہ نہ ہو اور طوال مفصل حجرات سے بروج تک ہے اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل ہے اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل ہے۔ ہندیہ میں ہے:

"وسنتها في الحضران يقرأ في الفجر في الركعتين باربعين او خمسين آية سوى فاتحة الكتاب و في الظهر ذكر في الجامع الصغير مثل الفجر و ذكر في الاصل او دونه وفي العصر والعشاء في الركعتين عشرين آية سوى فاتحة الكتاب وفي المغرب يقرأ في كل ركعة سورة قصيرة هكذا في المحيط واستحسنوافي الحضرطوال المفصل في الفجروالظهرواوساطه في العصر والعشاء وقصاره في المغرب كذا في الوقاية

وطوال المفصل من الحجرات الى البروح والاوساط من سورة البروج الى لم يكن والقصار من سورة لم يكن الى الآخر هكذا في المحيط والوقاية و منية المصلى"

[الفتاوى الهندية، ج ١، ص ١٣٥، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، الفصل الرابع في القرأة، دار الفكر بيروت]

اور اگر وقت میں گنجائش نہ ہو یا حالت خوف ہو تو اتنی مقدار پڑھے جتنی میں وقت نہ نکل جائے یا جان و مال پر ضرر لاحق نہ ہو۔ اسی ہندیہ میں ہے:

"وحالة الاضطرار في الحضر وهو ضيق الوقت او الخوف علىٰ نفس او مال ان يقرأ قدر مالا يفوته الوقت اوالأمن هكذا في الزاهدى"

[الفتاوى الهندية، ج ١، ص ١٣٥، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، الفصل الرابع في القرأة، دار الفكر بيروت]

امام مذکور اگر بلا عذر شرعی مقدار مسنون کی قرأت نہ کرنے کا عادی ہے تو گناہ گار ہے اور اگر اتنی جلدی پڑھتا ہے کہ حروف سمجھ میں نہیں آتے ہیں تو اس کی اقتداء صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) تکبیر تحریمہ امام کو اتنی آواز سے پڑھنا کہ مقتدی سنے، واجب ہے، یہی حکم تکبیرات انتقالیہ کا بھی ہے اور اتنی آواز کہ خود سنے تکبیر تحریمہ ادا ہونے کے لئے ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ تکبیر تحریمہ ادا نہ

ہوگی۔ تکبیر تحریمہ نماز میں شرط ہے۔ امام مذکور اگر اتنی آواز سے پڑھتا ہے کہ خود سنے تو نماز درست ہے مگر تارک واجب ہو کر گناہ گار ہوگا اور وہ لائق امامت نہیں کہ فاسق معلن ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ اور اس کی اقتدا درست نہیں، اس کے پیچھے نماز فاسد ہے۔ ہندیہ میں ہے:

”والذکر ان کان وجب للصلاۃ فانه یجهر به کتکبیرة الافتتاح وما لیس بغرض فما وضع للعلامة فانه یجهر به کتکبیرات الانتقال عند کل خفض و رفع اذا کان اماما“

[الفتاویٰ الهندیة، ج۱، ص۱۲۹، کتاب الصلوٰة، الفصل الثانی فی واجبات الصلوٰة، دار الفکر بیروت]

اور اسی میں ہے: ”قال الفقیه ابو جعفر والشیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل ادنی الجهر أن یسمع غیره وأدنیٰ المخافتة أن یسمع نفسه وعلیٰ هذا یعتمد کذا فی المحیط وهو الصحیح کذا فی الوقایة والنقایة وبه اخذ عامة المشائخ کذا فی الزاهدی“ [الفتاویٰ الهندیة، ج۱، ص۱۳۰، کتاب الصلوٰة، الفصل الثانی فی واجبات الصلوٰة، دار الفکر بیروت]

نیز ہندیہ میں ہے: ”ان صحح الحروف بلسانه ولم یسمع نفسه لا یجوز“

[الفتاویٰ الهندیة، ج۱، ص۱۲۷، کتاب الصلوٰة، الباب الرابع فی صفة الصلوٰة، دار الفکر بیروت]

غنیۃ میں ہے: ”لوقدموا فاسقا یأثمون“

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی، کتاب الصلوٰة، باب الامامة، ص۵۱۳، سہیل اکیڈمی]

درمختار میں ہے: ”کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۲، ص۱۴۷/۱۴۸، کتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، دار الکتب العلمیة بیروت]

(۴) مستحب ہے اور ترک خلاف اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اتنی زور سے دعا نہ مانگیں کہ نمازیوں کو خلل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) کمیشن لینا جائز نہیں، اجرت مقرر کرنا چاہئے اور اگر یہ شرعاً ثابت ہے کہ وہ کمیشن لیتے ہیں تو امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵۸۵

خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے!

مخدومی ومکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

خدا کرے آپ مع الخیر ہوں۔

رامپور کے چند آدمی جو بمبئی میں رہتے ہیں، انہوں نے آپ کی شان وشوکت اور عظمت ووقار کا تذکرہ کیا، مجھے قلبی مسرت ہوئی اور ساتھ ہی ایک امید کی کرن نظر آئی کہ حضور سید العلماء علیہ الرحمۃ کے بعد بمبئی کی مرکزیت کو جو ایک ٹھیس پہنچی تھی۔ اب آپ کی شخصیت مرہم ثابت ہوگی۔ خداوند کریم بطفیل سید المرسلین آپ کے درجات میں اور بلندیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کو تو معلوم ہے کہ وجیہ الدین احمد خاں صاحب خطبۂ جمعہ کے دن درمیان میں اردو میں تھوڑی دیر تقریر کرتے ہیں، اسی سلسلہ میں رامپور کی متعدد مساجد میں اختلافات ہوئے، مجھ سے بھی پوچھا گیا۔ میں نے اپنے مسلک کی وضاحت کردی۔ مولوی وجیہ الدین خاں کے مدرسے کے مفتی اور ان کے شاگرد رشید نے اس سلسلے میں یہ منسلکہ فتویٰ دیا ہے، نقل آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے با ادب گزارش ہے کہ آپ بہت ٹھوس اور مدلل جواب تحریر فرمائیں۔ اور کسی سے خوشخط لکھوا کر خادم کے پاس بھیج دیں تو ہوسکتا ہے کہ آپ کا عطا کردہ جواب پوسٹر کی شکل میں نظر آئے۔

کیا خطبہ عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان مثلاً اردو میں مسائل بیان کیے جاتے ہیں؟ اردو میں خطبہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ شریعت کے حکم سے آگاہ کیا جائے۔ اور سب خیریت ہے، جواب جلد مرحمت فرمائیں، نوازش ہوگی۔ فقط۔ والسلام۔

مستفتی: خادم محتاج دعا: نور الدین نظامی
ساکن مزار شاہ درگاہی، رامپور

الجواب: اصل تو یہ ہے کہ خطبہ عربی زبان میں ہو۔ اب چونکہ عربی سمجھنے والے ہوتے نہیں یا کم ہوتے ہیں، اس لئے اردو زبان یا دیگر زبان میں مسائل مختصراً دوران خطبہ بیان کردیے جائیں تو جائز ہے۔ حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی علیہ الرحمۃ

نے فتاویٰ ارشادیہ میں یہی لکھا ہے اور درمختار وغیرہ کا حوالہ دیا ہے اور مفتی مولوی عبد القادر صاحب فرنگی محلی نے بھی فتاویٰ قادریہ میں یہی لکھا ہے۔ پس ہمارے نزدیک عربی کے ساتھ مختصراً اردو جس میں مسائل ضروریہ کا بیان ہو، جائز اور درست ہے۔ فقط۔ ہٰذا صورۃ الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مجیب: احقر محبوب علی وجیہی غفرلہ مفتی مدرسہ جامع العلوم فرقانیہ، رامپور

۱۸ر نومبر ۱۹۷۸ء

الجواب

خطبہ خالص عربی میں ہونا سنت متوارثہ ہے اور سنت متوارثہ کی اتباع ضرور۔ اسی ردالمحتار میں ہے جس کا فتوائے مسلکہ میں تذکرہ آیا: "لان المسلمین توارثوہ فوجب اتباعھم"

[الدر المختار، ج ۳، ص ٦٥، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

صحابۂ کرام کے زمانۂ اقدس میں بہت بلاد عجم فتح ہوئے اور عجم کی عربی سے ناواقفی مقتضی تھی کہ خطبہ کو بزبان عجمی پڑھنے کا طریقہ اپنایا جاتا مگر اس کے برعکس جبھی سے تمام بلاد وامصار میں خطبہ بہ زبان عربی رائج اور اب تک یہی معمول چلا آرہا ہے اس سے ظاہر کہ صحابہ نے سنت نبویہ کو بحالہا باقی رکھا اور خود فتوائے مذکورہ میں مجیب کو اعتراف ہے کہ اصل تو یہ ہے کہ خطبہ عربی زبان میں ہو تو خود مجیب کے اقرار سے ثابت کہ خطبہ میں دوسری زبان ملانا مکروہ وخلاف نص ہے۔ اور اصل کی مخالفت کے لئے یہ عذر مہمل کہ "چونکہ عربی سمجھنے والے نہیں یا کم ہوتے ہیں اس لئے اردو زبان یا۔ الخ"۔ کہ بیان مسائل خطبہ سے پہلے یا بعد بھی ہوسکتا ہے۔ اس کے لئے قید سنت کیا ضرور؟ حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتی صاحب نے کیا لکھا ہے، ان کی تحریر بعینہ درج کیجئے تاکہ اس پر کلام کیا جائے۔ بالجملہ خطبہ میں دوسری زبان ملانا مکروہ وخلاف سنت ہے اور اس کی ترویج سنت کی تبدیلی۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۸۶

گاؤں میں جمعہ وعیدین کی نماز صحیح نہیں! جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ولعنت کا کام ہے! کسی بدمذہب کے پیچھے کہیں کوئی نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں! اگر کوئی شخص کعبہ کو سجدہ کرنے کا مدعی ہو تو کیا ایمان پر قائم رہا؟ تفسیر عزیزی کی ایک عبارت کا حوالہ!

مکرمی ومعظمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

(۱) ایک گاؤں یا محلہ، شہر کی جامع مسجد سے تقریباً ڈیڑھ یا دو کلومیٹر اور عیدگاہ سے تقریباً ڈھائی یا تین کلومیٹر دور آباد ہے، وہاں کے رہنے والوں نے امسال پہلی بار بغیر کسی شرعی عذر کے اپنے گاؤں یا محلہ کی ایک ایسی مسجد میں نماز عید ادا کرلی جہاں کبھی نہ نماز عید ہوئی اور نہ جمعہ اور از خود عیدگاہ اور جامع مسجد کو فراموش کردیا۔ کیا ایسا کرنے والے شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف وباغی ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ نماز عید جو کہ واجب ہے، ادا ہوئی یا نہیں؟ جب ان سے کہا گیا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو فتنہ وفساد کے بارے میں بتاتے ہیں اور اپنی طبیعت سے نئے نئے مسائل بیان کرتے ہیں اور اپنے کو عین شریعت مطہرہ کے مطابق بتاتے ہیں حالانکہ اب تک مسائل دکھانے سے معذور رہے ہیں۔

(۲) مسجد میں جھوٹ بولنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) نجدیوں کی تقلید کرنے والے عبدالوہاب نجدی کو اپنا دین وایمان اور پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور بھولے بھالے اہلسنت والجماعت کا ایمان لوٹنے کے لئے کہتے ہیں کہ عجم میں تو تم لوگوں کی نماز وہابیوں تبلیغی جماعت والوں اور تھانوی جی کے چاہنے والوں کے پیچھے ہوتی ہی نہیں اور یہی وجہ ہے کہ تم لوگ پڑھتے نہیں مگر حرم شریف، خانہ کعبہ میں جاکر وہابی کے پیچھے نماز کیوں پڑھتے ہو؟ کیا وہاں پر ہوجاتی ہے؟

(۴) اگر کوئی شخص کعبہ کو سجدہ کرنے کا مدعی ہو جو کہ محض سمت قبلہ ہے تو کیا ایمان پر قائم رہا؟

(۵) کعبہ شریف، عرش معلی اور گنبد خضریٰ میں کس کو فوقیت حاصل ہے؟ اور کیوں؟

(۶) مسجود خلائق ومحبوب دلہا گشتہ اند تفسیر عزیزی میں کس جلد وصفحہ پر ہے؟ اس کی مفصل وضاحت

فرمائیں۔

برائے کرم مفصل جواب صادر فرمائیں اور اپنے رسالہ اعلیٰ حضرت میں بھی شائع فرمائیں۔
عین نوازش ہوگی۔ والسلام علیکم۔

مستفتی: شمس الدین، (پروپرائیٹر)
تاج اسٹیلیٹری اینڈ پولیس ٹیلرس، پرانی منڈی، تاج گنج، آگرہ (یوپی)

الجواب

(۱) گاؤں میں جمعہ و عید کی نماز صحیح نہیں۔ درمختار میں ہے:

''في القرىٰ تكره تحريما لأنه اشتغال بمالا يصح لان المصر شرط الصحة''

[الدر المختار، ج۳، ص۴٦، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

مگر جہاں پہلے سے جمعہ وعیدین قائم ہوں وہاں عوام کو نہ روکا جائیگا کہ خدا کا نام لیتے ہیں جو کسی طرح اگرچہ مذہب غیر پر صحیح آتا ہے کہ ممانعت سے وہ پنجگانہ بھی چھوڑ دیں گے۔ اسی درمختار میں ہے:

''اما العوام فلا يمنعون عن تكبير ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم في الخيرات''

[الدر المختار، ج۳، ص۵۲، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور نیا جمعہ اور نئی جگہ عید قائم کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ لہٰذا یہ عید کی نماز اگر گاؤں میں پہلی بار پڑھی گئی تو حکم وہی ہے جو گاؤں میں نماز عید کا ہے اور قائم کرنے والے گنہ گار ہوئے اور شہر میں پڑھی گئی تو یہ دیکھا جائے گا کہ امام ماذون تھا کہ نہیں؟ اگر امام ماذون تھا تو نماز ہوگئی اور بہتر یہ تھا کہ جامع مسجد یا عیدگاہ میں رہتے اور تقلیل جماعت نہ کرتے ورنہ نہ ہوئی۔ اسی درمختار میں ہے:

''ونصب العامة الخطيب غير معتبر مع وجود من ذكر اما مع عدمهم فيجوز للضرورة'' واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۳، ص۱٤، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

(۲) جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ولعنت کا کام ہے۔ قال تعالیٰ: ''فنجعل لعنة الله على الكاذبين''

[سورۃ آل عمران، آیت–٦١]

اور مسجد میں جھوٹ بولنا اور زیادہ ہولناک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم، ایسے کو باز رکھا جائے نہ مانے تو مسجد سے باز رکھیں۔ درمختار میں ہے: ''ویمنع عنه کل موذ ولو بلسانه''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۲، ص۴۳۵/۴۳۶، کتاب الصلوٰۃ، باب مایفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۳) کسی بدمذہب کے پیچھے کہیں کوئی نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں، جو لوگ نجدی کی اقتدا کرتے ہیں، اپنی نماز برباد کرتے ہیں اور ہرگز کوئی سنی صحیح العقیدہ اسے نجدی جان کر اقتدا نہ کرتا ہوگا۔ تو نادان و بے خبر پر کیا الزام؟ ہاں جو دانستہ نجدی کی اقتدا کرے وہ ضرور ملزم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) کعبہ کو سجدہ کرنا دو احتمال رکھتا ہے۔ کعبہ کی طرف سجدہ کرنا اور اس میں اصلاً حرج نہیں، واقعی کعبہ مسجود الیہ ہے اور سجدہ خدا کے لئے۔ اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ کعبہ کو مسجود بنانا اور یہ ناجائز ہے کہ سجدہ بہر نوع خدا کے لئے خاص ہے اور قائل کی تکفیر اب بھی نہ ہوگی کہ جب اس کا کلام محتمل ہے تو کہیں معنیٰ کفری پر کلام کو ڈھالنا روا نہیں بلکہ اسی معنیٰ پر حمل کرنا ضرور جو غیر کفری ہو۔ درمختار میں ہے: ''اذا کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل لما یمنعه''

[الدر المختار، ج۶، ص۳۶۸، کتاب الجھاد، باب المرتد، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اسی میں ہے: ''لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان روایة ضعیفة''

[الدر المختار، ج۶، ص۳۶۷، کتاب الجھاد، باب المرتد، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

ہاں اگر مدعی تصریح کرے کہ میں کعبہ کو معبود جانتا ہوں تو اب ضرور کافر ہے کہ کفری معنیٰ مراد ہونے کی تصریح کر چکا۔ اسی درمختار میں ہے: ''ثم لو نیه ذلك فمسلم والا لم ینفعه حمل المفتی علیٰ خلافه''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۶، ص۳۶۸، کتاب الجھاد، باب المرتد، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۶) ص۲۲۹، تفسیر عزیزی مطبع مجتبائی میں ہے:

''دلنشیمن دوازدہم محبوب نازنینے ماہ جبینے بلکہ کعبہ مثالے کہ تجلی جمال الٰہی بدن اورا آشیانہ خود ساختہ وطور تمثال کہ انوار حسن ازلی بر آں تافتہ شان محبوبیت الٰہی در و جلوہ گر شدہ صید دلہا بجاذبہ محبت می کند

وہزاران ہزار عاشق حسن ازلی دیوانہ وار بے توقع منفعت واستفادہ کمالے از دور دست بجاذبہ کمند او دویدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند ومشتاق لمعہ از جمال او نیند وایں مرتبہ ازاں مراتب کہ ہیچکس را از بشر نہ دادہ اند مگر بطفیل ایں محبوب مقبول برخی از اولیا است کہ او را شمہ از محبوبیت آں نصیب شدہ ومسجود خلائق ومحبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم وسلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما"۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۶؍شوال المکرم ۱۳۹۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم | الجواب صحیح
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی | تحسین رضا غفرلہٗ
دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی

مسئلہ-۵۸۷

جمعہ کی صحت کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک گاؤں جس میں تقریباً دو سو مسلم گھروں کی آبادی ہے اور اسی گاؤں کے تخمیناً ایک سو پچیس گھر والے عقائد باطلہ مان کر وہابی ہوگئے ہیں، قیام وسلام، فاتحہ، نیاز وغیرہ بند کردیے ہیں اور ایک وہابی امام کو بھی رکھ لیا ہے اس لئے کہ مسجد انہی لوگوں کی زمین میں ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ مسجد ہمارے باپ دادا کی ہے تو بیچارے سنی مسلمان جمعہ وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں اور مدرسہ قائم کیا ہے جو مدرسہ بالا ہے اور عیدگاہ بھی اور دو حضرات حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے دست بیعت ہیں۔ اب مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والوں کی یہ خواہش ہے کہ جمعہ قائم کرلیں کیوں کہ جمعہ کی نماز اور فضیلت سے محروم رہنا پڑتا ہے تو ایسی صورت میں یہ لوگ جمعہ قائم کرسکتے ہیں یا نہیں؟ ازروئے شرع جواب عنایت فرمانا چاہئے۔ کرم ہوگا۔ فقط۔ والسلام۔

مستفتی: جناب ماسٹر مقیم الدین صاحب نوری

الجواب

دیہات میں جمعہ صحیح نہیں کہ جمعہ کی صحت کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے۔ عالمگیری باب الجمعہ میں ہے:

"ومن لا تجب علیهم الجمعة من اهل القری والبوادی لهم ان یصلوا الظهر بجماعة یوم الجمعة باذان واقامة"

[الفتاوی الهندیه، ج۱، ص ۲۰۵، کتاب الصلوٰة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، دار الفکر، بیروت]

اور شہر شرعاً وہ جگہ ہے جو ضلع یا پرگنہ ہو، جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں متعدد گلی کوچے دوامی بازار ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے اور فنائے شہر وہ جگہ ہے جو شہر سے متصل مصالح شہر کے لئے ہو۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی صلاۃ الجمعہ، ص ۵۵۱، سہیل اکیڈمی، لاہور)

لہٰذا دیہات والوں پر اس دن ظہر فرض ہے، جو جمعہ پڑھنے سے ادا نہ ہوگا بلکہ ذمہ پر رہے گا مگر جہاں عوام پہلے سے جمعہ پڑھتے آئے ہوں اس جگہ انہیں مصلحتاً منع نہیں کیا جاتا کہ خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے۔ ممانعت سے اندیشہ ہے کہ پنجوقتہ بھی چھوڑ بیٹھیں گے۔ ہاں، بعد جمعہ اگر چار رکعت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیں تو اس دن کے فرض سے بأکمل وجہ سبکدوش ہو جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵۸۸

کسی کو کسی کی بیماری لگنے کا عقیدہ اسلام میں باطل ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

اگر ایک نمازی کو مسجد سے باہر نکالا جائے اور اس سے کہا جائے کہ اب مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آنا اور اس پر اس کے خون خراب ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے اگر چہ خون خراب ہے تو کیا وہ مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا؟ امام ومقتدی حضرات جماعت میں اسے شامل ہونے سے روکتے ہیں، اگر وہ دوسری مسجد

میں جاتا ہے تو وہ لوگ بھی منع کرتے ہیں کہ تم ہم لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے مت آؤ، آپ قرآن و حدیث کے حوالے سے جواب عنایت فرمائیں کہ خون خراب ہونے سے نماز اس پر ساقط ہوجاتی ہے اور اس کے آنے سے دوسرے لوگ اس بیماری سے ڈرتے ہیں تو کیا حکم ہے؟ آپ یہ بھی بتائیں کہ جن لوگوں نے مسجد میں نماز پڑھنے سے اسے روکا ہے ان پر شرع کا کیا حکم ہے؟ وہ شخص پہلے گانجہ پیتا تھا، بہرحال جب سے وہ مسجد جانے لگا تھا وہ گانجہ نہیں استعمال کرتا تھا۔ اطمینان بخش جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: مہدی حسن چھاؤنی چوراہا، بہرائچ (یوپی)

الجواب

یہ کیسے معلوم ہوا کہ اس کا خون خراب ہے؟ اگر اس کا کوئی شرعی طریقہ نہیں جس سے صحیح علم ہو تو یہ کہنا محض وہم کی پیروی ہے اور جو بات محض اٹکل پر مبنی ہو وہ شرعاً خود منع ہے۔ قال تعالیٰ:

"ان یتبعون الا الظن"

[سورۃ الانعام، آیت-۱۱۶]

پھر اگر فرض بھی کیا جائے کہ اس کا خون خراب ہے اس سے اوروں کو کیا ضرر کہ اسے مسجد میں آنے سے روکا جائے؟ اور یہ گمان کہ اس کی بیماری دوسرے کو لگ سکتی ہے، محض خلاف شرع اور ضعف ایمان پر مبنی ہے۔ سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے:

"لا عدوی (فی الاسلام)"

(الصحیح لمسلم، ج۲، ص۲۳، باب لا عدوی ولا طیرۃ ولا ہامۃ، مجلس البرکات)

اسلام میں کسی کو کسی کی بیماری لگنے کا عقیدہ باطل ہے اور اس وجہ سے کسی مسلم سنی صحیح العقیدہ کو مسجد سے روکنا ظلم و گناہ اور بحکم قرآن مسجد ویران کرنے کی سعی ہے جو حرام اشد حرام بدکام بدانجام ہے۔ قال تعالیٰ:

"ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان یذکر فیها اسمه سعی فی خرابها"

[سورۃ البقرۃ، آیت-۱۱۴]

یعنی اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں سے روکے کہ اس میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ ان لوگوں پر توبہ لازم ہے اور اس شخص کی دلآزاری کے سبب اس سے

معذرت خواہ بھی ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ
۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

مسئلہ -۵۸۹

خطبہ میں دوسری زبان کا ملانا خلاف سنت متوارثہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس فتویٰ کے بارے میں کہ:

(۱) آپ نے جو فتویٰ نمبر ۲۳۳۱، ۳۰؍ذوالحج تاریخ کو خطبہ میں اردو نظم پڑھنے کے بارے میں تحریر کیا ہے جس میں یہ جواب ہے کہ خطبہ میں غیر زبان عربی کا لفظ غلط، مکروہ، سنت متوارثہ کے خلاف ہے اور سنت متوارثہ کی اتباع واجب ہے اور سنت کے خلاف ہے لہٰذا وہ خطبہ خالص عربی زبان میں ہونا چاہئے۔ اگر کسی نے اردو نظم وغیرہ غلطی سے پڑھا تو اس نے ایک فعل مکروہ کیا۔ باقی وہ فعل بدعت ضلالت گمراہی نہیں ہے تو اب ہم آپ سے عرض کرتے ہیں کہ جاء الحق وزہق الباطل میں اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ ہر ملک کی زبان ہر ملک کے ساتھ ہونی چاہئے، اگر خطبہ میں اردو نظم سے اس کا مطلب سمجھا جائے اور ایسے درد کے ساتھ پڑھیں کہ عوام کے دل پر درد محسوس کرے اور یہ بھی واقعہ ہے کہ جب نماز کے بعد اردو میں دعا مانگنے کی اجازت ہے اور جب کہیں تقریر ہوئی ہو، تو وہاں پر بھی قرآن وحدیث عربی تلاوت کر کے اردو ہی میں ترجمہ بیان کرتے ہیں اور قرآن وحدیث میں ترجمہ ہو گیا اور دعا کو بھی کہتے ہیں کہ اردو میں مانگتے ہیں اور اس نظم کو کافی عرصہ سے جاری کر رکھی ہے اور آپ کے فتویٰ کے متعلق ہم نے بیان کیا اور وہ فتویٰ کو چھوڑ کر اور مثال دیتا ہے اور اختلاف پیدا کر دیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بزرگ اردو نہ لاتے تو کام کیسے چلتا اور ہم عربی نہیں سمجھتے اور ہمیں نظم سے دلچسپی ہے تو ہم پھر آپ کو دوبارہ تحریر کر رہے ہیں کہ ہمارا ایمان تو آپ کا فتویٰ ہے یا تو آپ ہم کو کوئی کتاب ایسی مرحمت فرمائیں جس میں پورا پورا ثبوت یہ ہو کہ خطبہ میں اردو نظم پڑھنا درست نہیں اور اس شخص کے بارے میں تحریر فرمائیں جو خونریزی لایا اور انتشار پیدا کیا، اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ اگر کہیں سے درست ہو تو صاف تحریر فرمائیں جو شخص آگے کچھ اور پیچھے کچھ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فقط۔

مستفتی: سید حافظ دلشاد احمد گڑھ میر پور، محلہ ذاصیور، سہار نپور

الجواب

خطبہ کے متعلق حکم وہی ہے جو لکھا گیا ہے کہ اس میں دوسری زبان ملانا خلاف سنت متوارثہ ہے۔ صحابہ کرام نے سیکڑوں بلاد عجم فتح کیے اور کہیں منقول نہیں کہ ان حضرات نے رعایت عجم سے خطبہ کسی اور زبان میں پڑھا ہو یا اس میں دوسری زبان خلط کی ہو، حالانکہ بعینہ اس امر کا مقتضی موجود تھا پھر بھی صحابہ کرام نے احتراز فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ادنیٰ درجہ حکم اس امر کا یہ ہے کہ وہ ان کے نزدیک مکروہ تھا اور صحابہ کے دور سے اب تک یہی تو ہوتا چلا آرہا ہے اور توارث کا اتباع ضرور ہے۔ درمختار میں ہے:

"لأن المسلمين توارثوه فوجب اتباعهم"

[الدر المختار ج ۳، ص ٦٥ ، کتاب الصلوة ، باب العيدين ، دار الكتب العلمية بيروت]

اور عادت جاریہ بین المسلمین کا خلاف موجب شہرت و تفریق ہے جو مکروہ ہے اور اس تفریق کا وبال اس کے مرتکب پر ہوگا، ائمہ فرماتے ہیں:

"الخروج عن العادة شهرة و مكروه"

[المنهاج فی شرح صحیح مسلم لنوی باب استحباب خضاب الشیب بصفرة او حمرة و تحریمه بالسواد، ص۱۹۹، مجلس البرکات]

اور اس طرز سے عموماً بعض لوگوں کا مقصد شہرت ہی ہوتا ہے اور شہرت چاہنا موجب ذلت، چہ جائیکہ امت عامہ کا خلاف کر کے شہرت چاہنا۔ حدیث شریف میں ہے:

"من لبس ثوب شهرة البسه الله يوم القيامة ثوب مذلة"

[سنن ابن ماجه، ص ۲٥٧ ، باب من لبس ثوب شهرة من الثياب]

جو شہرت کو چاہے اسے اللہ تعالیٰ ذلت کا جامہ پہنائے پھر اس پر خونریزی پر آمادہ ہونا اور فتویٰ نہ ماننا حرام حرام بدکام بدانجام اور وہ شخص پیچھے کچھ کہے اور منہ پر کچھ ذوالوجہین ہے جس کے لئے وعید شدید حدیث شریف میں ہے اور ایسے کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ اور پھیرنا واجب ہے اور معترض کا یہ اعتراض کہ دعا اردو میں مانگی جاتی ہے، محض بیکار ہے، دعا بھی غیر عربی میں مانگنا مکروہ ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

"کرہ الدعاء بالعجمیة"

[ردالمحتار، ج۲، ص ۲۳٤، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، دارالکتب العلمیة بیروت]

کیا ایسی دلیل سے نماز بھی اردو میں پڑھے گا؟۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واصاب من اجاب۔ حکم شرع یہی ہے اور عوام کی رعایت پوری ہو سکتی ہے کہ قبل اذان ثانی خطیب منبر کے پاس کھڑے ہو کر جو اردو میں پڑھنا چاہتا ہے وہ پڑھے پھر اذان ہو اور خطبہ خالص عربی میں ہو۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ۔۔۵۹۰

ایک ہی عیدگاہ میں جماعت ثانیہ ازروئے شریعت کیسی؟
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لئے اکثر داہنی جانب انصراف فرماتے تھے!
نماز جمعہ وعیدین میں بعد سلام انصراف مستحب ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ایک ہی عیدگاہ میں جماعت ثانیہ ازروئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کن کن نمازوں میں اور کس سمت کی طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک پھیر کر دعا مانگی اور کیوں؟ اور اگر امام نے قبلہ ہی کی طرف دعا مانگ لی تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

(۳) کیا نماز جمعہ اور عیدین میں بھی الٹ کر دعا مانگنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ نیز عیدین میں نماز کے بعد یا خطبہ کے بعد دعا مانگنا درست ہے؟ اور نماز عیدین جبکہ مثل جمعہ ہے تو پھر اس میں اذان و اقامت کیوں نہیں؟

(۴) نماز جمعہ ختم ہونے کے بعد اچانک لوگوں کی ایک بڑی تعداد پہنچ گئی، اب ایسی صورت میں نماز جمعہ ادا کریں یا نماز ظہر؟

الجواب

(۱) جائز ہے جبکہ عذر شرعی ہو اور امام ماذون بر اقامت جمعہ وعیدین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر داہنی جانب سلام کے بعد پھر جاتے تھے اور صحابہ کرام کی طرف منہ اور قبلہ کو پشت اقدس بھی فرماتے اور کبھی بائیں جانب انصراف فرماتے اس لئے امام کو انصراف کا حکم ہے جبکہ اس کے محاذات میں کوئی مسبوق نماز نہ پڑھ رہا ہو قبلہ رو بیٹھے رہنا نہ چاہئے۔ منیہ وغنیۃ میں ہے:

"فاذا تمت صلاة الامام فهو مخير ان شاء انحرف عن يساره وجعل القبلة عن يمينه وان شاء انحرف عن يمينه وجعل القبلة عن يساره وهذا اولىٰ لما فى مسلم من حديث البراء كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم احبينا أن نكون عن يمينه حتىٰ يقبل علينا بوجهه— وقيل معناه حتىٰ يقبل معناه حتىٰ يقبل علينا بوجهه قبل من هو عن يساره فيفيد الانصراف عن يمينه لانه يجلس منحرفاً بل يستقبلهم فى القعود بعد الانصراف عن يمينه كما فى حديث انس فى مسلم ايضاً كان النبى صلى الله عليه وسلم يصرف عن يمينه" ملخصاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المعروف بحلبی کبیر، صفۃ الصلوٰۃ، ص ۳۴۰، سہیل اکیڈمی]

(۳) ہاں نماز جمعہ وعیدین میں بھی بعد سلام انصراف مستحب ہے، بحکم حدیث مذکور، عیدین میں نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے۔ "اخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كانت الصلاة فى العيدين قبل الخطبة ثم يقف الامام على راحلته بعد الصلاة ويصلى بغير اذان ولا اقامة"

[كتاب الآثار لمحمد بن حسن، ج ۱، ص ۵۴۵، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، دار الكتب العلميه، بيروت]

امام اعظم نے حماد سے، انہوں نے ابراہیم نخعی سے روایت فرمائی کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی، پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان واقامت ہوتی، خطبہ کے بعد بھی دعا جائز ہے۔ تفصیل کے لئے رسالہ مبارکہ سرور العید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید دیکھیں۔ آپ سے کس نے کہہ دیا کہ عیدین مثل جمعہ ہے؟ جمعہ قائم مقام ظہر کے ہے اس لئے اس میں اذان واقامت

ہے تو عیدین کون سی وقتی نماز کے قائم مقام ہے کہ اس میں اذان و اقامت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ایک ہی مسجد میں تکرار جمعہ ہرگز جائز نہیں، جمعہ وعیدین کی نماز مثل نماز پنجگانہ نہیں کہ جسے چاہے امام مقرر کر دیجئے بلکہ اس کے لئے شرط لازم کہ امام ماذون باقامت جمعہ یا سلطان اسلام ہو بلاواسطہ یا بواسطہ کہ ماذون کا ماذون ہو یا ماذون الماذون کا ماذون ہو اور ایک مسجد کے لئے ایک وقت میں دو امام کی ضرورت نہیں تو جب پہلا امام معین جمعہ ہے تو دوسرا ضرور اس کی لیاقت سے دور اور اس کے پیچھے نماز جمعہ باطل ومحظور۔ البتہ اگر امام معین نے براہِ شرارت خواہ اپنی کسی خاص حاجت کے سبب وقت معہود سے پیشتر چند کے ساتھ نماز پڑھ لی ہو تو عامۂ جماعت مسلمین بالاتفاق امام مقرر کر لیں اور نماز جمعہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۵۹۱

جمعہ کی نماز پڑھانے سے انکار کرنے والے کا حکم!
امام جمعہ کے لئے حاکم اسلام یا اس کا ماذون یا ماذون کا ماذون ہونا ضروری ہے!
کیا شریعت میں عوام کو امام مقرر کرنے کا حکم نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) امام جمعہ کی نماز پڑھانے سے صاف انکار کرتے ہوئے چلا گیا، نماز جمعہ فرض عین ہے، اس کا انکار کرنے والا کیا ہوا؟

(۲) امام نے تراویح کی نماز پڑھانے سے انکار کیا اور کہتا ہے کہ مسجد میں جماعت سے پڑھنے سے کیا ہوگا؟ جاؤ اپنے گھروں میں بھی نماز ہوتی ہے یہ کہہ کر ہم سب کو روانہ کیا، اس روز مسجد میں نماز تراویح نہیں پڑھائی، مسجد کو بند کر کے امام کے حکم پر گھر میں نماز پڑھنا صحیح ہے؟ اگر نہیں ہے تو امام کا کہنا اور سننا بے کار ہے تو شریعت میں امام کا کیا مقام ہے؟

(۳) امام کے نماز پڑھانے سے انکار کرتے ہوئے چلے جانے پر عوام نے دوسرا امام مقرر کر کے نماز جمعہ ادا کی، امام کہتا ہے کہ میری اجازت کے بغیر آپ نے پڑھائی، آپ لوگوں کی نماز نہیں ہوئی، اور نماز

عیدین بھی نہیں ہوئی۔ کیا امام کا کہنا سہی ہے کہ ہم سب لوگوں کی نمازیں نہیں ہوئیں۔ کیا شریعت میں عوام کو امام مقرر کرنے کا حکم نہیں؟

(۴) یہاں پر خالص سنت والجماعت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلدین ہیں، اس میں سے اشرفی برکاتی رضوی بھی ہیں، امام نے بھولے بھالے عوام میں فتنہ وفساد ڈال کر گروپ میں پھوٹ ڈال دیا۔ اب امام کا کہنا ہے، آپ سب وہابی ہیں۔ کیا امام کے کہنے سے اہلسنت وجماعت سب وہابی ہو گئے؟ اگر یہ غلط ہے تو امام کیا ہوا؟ اسے کیا کرنا ہوگا؟ کیا ایسا امام ہم سب کا سلطان حاکم ہے؟ وہ کہتا ہے میں آپ سب کا سلطان ہوں، صرف میں ہی ایک مومن ہوں، تم سب فاسق ہو۔ ان سب سوالوں کا صحیح جواب علمائے دین متین لکھ کر روانہ کریں۔

مستفتی: داؤد خاں اشرفی/معرفت عبدالقادر
مقام شیگاؤں، ضلع کیو، ڈبلیو، صوبہ کرناٹک

الجواب

(۱،۲) نماز جمعہ وتراویح پڑھانے سے امام نے کیوں انکار کیا؟ اگر کوئی معقول ومقبول وجہ ہے تو بیان کرے ورنہ وہ ضرور مجرم ہے، جبکہ کوئی اور لائق امامت نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) امام جمعہ حاکم اسلام یا اس کا ماذون یا ماذون کا ماذون ہونا ضروری ہے، اور آج کل حاکم اسلام کے قائم مقام ہر شہر کا سب سے بڑا عالم سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ ہے، اس کے ہوتے ہوئے عوام کا امام جمعہ مقرر کرنا درست نہیں تو اس صورت میں نماز جمعہ ان کے مقرر کردہ امام کے پیچھے درست نہ ہوگی۔

حدیقہ ندیہ میں ہے:

"اذا خلی الزمان من سلطان ذی کفایۃ فالامور مؤکلۃ الیٰ العلماء ویلزم الامۃ الرجوع الیھم ویصیرون ولاۃ لھم – الخ"

[الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، ج۱، ۳۵۱، النوع الثالث من انواع العلوم الثلثۃ، مکتبۃ نوریہ رضویہ پاکستان]

درمختار میں ہے:

"نصب العامة الخطيب غير معتبر مع وجود من ذكر، امامع عدمهم فيجوز للضرورة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۳، ص ۱٤، کتاب الصلوة، باب الجمعة، دار الکتب العلمية، بیروت]

(۴) اگر یہ واقعہ ہے جو تحریر ہوا تو امام سخت گنہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق العباد میں گرفتار ہے، اس پر توبہ لازم ہے اور اگر امر واقعہ اس کے برخلاف ہو تو امام پر الزام نہیں بلکہ ملزم وہ ہے جو بے ثبوت شرعی الزام لگائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۹۲

جہاں سلطان اسلام نہ ہو، عالم دین فقیہ معتمد اعلم علمائے بلد حاکم شرع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فتاویٰ رضویہ، جلد سوم، ص ۷۵۴ پر تحریر کیا ہے۔ جہاں سلطان اسلام نہ ہو، عالم دین فقیہ معتمد اعلم علمائے بلد کے اذن سے امام جمعہ وعیدین مقرر ہو سکتا ہے اور جہاں یہ بھی نہ ہو تو بمجبوری جسے وہاں کے عامۂ مسلمین انتخاب کر لیں، وہ امامت و جمعہ وعیدین قائم کر سکتا ہے؟ ہر شخص کو اختیار نہیں کہ بطور خود یا ایک دو یا دس بیس یا سو پچاس کے کہے سے امام جمعہ وعیدین بن جائے۔ الخ۔

اس کے علاوہ اسی میں متعدد جگہ یہی حکم مذکور ہے اس عبارت کی روشنی میں سوال یہ ہے کہ جس شہر یا قصبہ میں سلطان نہیں مگر وہاں ایک نہیں پچاسوں علمائے کرام ہوں ان میں بعض مقامی ہی نہیں بلکہ عالمگیری سطح پر مرجع فتویٰ ہوں ان علمائے کرام کی بغیر اجازت بلکہ منع کرنے کے باوجود اگر کوئی نیا جمعہ یا کوئی نماز عیدین قائم ہوئی تو وہ صحیح ہوئی یا نہیں؟ اگر وہ صحیح نہ ہوئی تو اب جمعہ وعیدین پڑھنے والے تارک فرض یا واجب ہوئے یا نہیں؟ ان پر فرض یا واجب کے بالقصد چھوڑنے کا وبال ہے یا نہیں؟

جن لوگوں نے یہ امامت کی اور جن لوگوں نے یہ قائم کیا، ان کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ ان سب لوگوں کو علمائے مذکورین کی ممانعت کا علم تھا۔

(۲) ایک قصبہ میں متعدد علمائے کرام میں ان کی ایک میٹنگ ہوئی، اس میٹنگ میں اتفاق رائے سے ایک ایسے عالم کو جو مقامی ہی نہیں بلکہ ملکی اور عالمی سطح پر مرجع فتویٰ ہیں کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا اور اسے یہ حق دیا گیا کہ اختلاف رائے کی صورت میں اس صدر کا قول قول فیصل اور واجب القبول والعمل ہوگا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مذکورہ بالا عبارت میں جسے اعلم علمائے بلد وافقہ بلد فرمایا ہے اور اقامت جمعہ وعیدین کی صحت جس کے اذن پر موقوف بتایا ہے کمیٹی مذکورہ کا صدر اس کا مصداق ہوگا یا نہیں؟ اور بغیر ان کے اذن کے جمعہ وعیدین کی نمازیں صحیح ہونگی یا نہیں؟ اور اس کے اذن کے بغیر بلکہ ممانعت کے باوجود جو جمعہ وعیدین پڑھی گئیں، وہ صحیح ہوئیں یا باطل محض؟ خصوصا اس میٹنگ کے شرکاء اور قرارداد مذکور پر دستخط کرنے والوں کے نزدیک صدر مذکور اعلم علمائے بلد بمنزل حاکم اسلام ہوا یا نہیں؟ اور صدر مذکور کی اجازت کے بغیر اس کمیٹی کے شرکاء میں کسی کو جمعہ وعیدین قائم کرنے کا حق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں اور اس کمیٹی کے کچھ افراد نے صدر مذکور کی اجازت کے بغیر جو جمعہ وعیدین قائم کیے پڑھے اور پڑھائے وہ صحیح ہوئے یا نہیں؟

(۳) اگر اسی کمیٹی کے صدر اس معنی کر اعلم علمائے بلد نہیں جسے فتاویٰ رضویہ کی عبارت مذکورہ کی روشنی میں اقامت جمعہ وعیدین کا استحقاق ہے تو اعلم علمائے بلد کی تعیین کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

مستفتی: نورالحق بڑا گاؤں، گھوسی، اعظم گڑھ

الجواب

فی الواقع اب اعلم علمائے بلد سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ حاکم شرع ہے، اقامت جمعہ وعیدین اس کے اذن پر موقوف ہے اور اسی کی اجازت سے صحیح اور جہاں ایسا عالم موجود ہو اس جگہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ وعیدین قائم کرنا صحیح نہیں اور اگر ایسا عالم اس جمعہ وعیدین کی جماعت میں شریک نہ ہوا تو بوجہ عدم اذن وہ نماز نہ ہوئی اور وہ لوگ تارک فرض جمعہ یا واجب ہوئے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے:

"اذا خلی الزمان من سلطان ذی کفایة فالامور مؤکلة الی العلماء ویلزم الامة

الرجوع الیھم ویصیرون ولاۃ لھم"

[الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، ج۱، ۳۵۱، النوع الثالث من انواع العلوم الثلثۃ، مکتبۃ نوریہ رضویہ پاکستان]

درمختار میں ہے:

"نصب العامۃ الخطیب غیر معتبر مع وجود من ذکر، أمامع عدمھم فیجوز للضرورۃ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۳، ص۱٤، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور یہ حاکم و امیر شرعی کسی کے انتخاب پر نہیں ہے بلکہ خود بانتخاب الٰہی منتخب ہے۔ دیانت و فقاہت میں اس کا تفرد و تفوق خود ہی اسے متعین کرتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ششم، ص۲۰، رضا اکیڈمی، ممبئی)۔ یہاں سے سب سوالوں کا جواب ہوگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷ر شوال المکرم ۱۴۰۶ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۹۳

اگر خطبہ میں دعا کے طور پر عالم دین کا نام خالص عربی میں لیتا ہے تو حرج نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ:

(۱) زید عالم ہے اور جمعہ کے خطبہ ثانی میں خلفائے راشدین امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرکار غوث پاک سرکار اعلیٰ حضرت و سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام لیتا ہے، ان کے بعد ایک عالم کا بھی نام لیتا ہے جو باحیات ہیں، کیا خطبۂ ثانیہ میں کسی کا نام لینا خواہ وہ عالم ہو یا غیر عالم۔ جائز ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

مستفتی: سید محمد حسین افریقی

الجواب

اگر وہ دعا کے طور پر عالم دین کا نام خالص عربی میں لیتا ہے تو حرج نہیں۔ مگر یہ نیا طریقہ ہے تو اس سے اگر لوگوں میں بے چینی اور غلط فہمی ہے تو اسے ترک کر دینا بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۹۴

مرہون زمین سے فائدہ اُٹھانا کیسا؟ خطبہ کی اذان میں انگوٹھا چومنا کیسا؟ بینک سے حاصل شدہ رقم خالص کا حکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ہمارے علاقہ میں دستور ہے کہ زمین رہن لی جاتی ہے، اس شرط پر کہ جب آپ کا روپیہ دے دیں گے تو آپ ہماری زمین چھوڑ دیجئے گا۔ ایسی صورت میں اس مرہون زمین سے فائدہ اٹھانا کیسا ہے؟ ازروئے شرع جواب عنایت فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔

(۲) خطبہ کی اذان میں انگوٹھا چومنا کیسا ہے؟ آپ براہ کرم اگر جائز ہے تو فقہی عبارت یا حدیث کے الفاظ تحریر فرمائیں، اگر ناجائز ہے تو بھی عربی ہی عبارت مع حوالہ ہونا چاہئے۔ ایسا فعل مابین خطبہ منع ہے یا ناجائز ہے؟ ناجائز ہے تو کس کا قول ہے؟ منع ہے تو کس کی روایت ہے؟

(۳) زید کا بینک بیلینس ہے، اس میں موجودہ حکومت جو روپیہ زائد سود دیتی ہے، اس روپیہ کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس کام میں لیا جاسکتا ہے؟ اگر ہم اسے مسجد میں یا مدرسہ میں صرف کرنا چاہیں تو کوئی قباحت ہے یا نہیں؟ ازروئے شرع مطلع فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔

مستفتی: محمد حنیف قادری مدرسہ ریاض العلوم، ہم پور، ترائی، بہرائچ

الجواب

(۱) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز نہیں کہ خطبہ میں محض سکوت وسکون کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) وہ رقم خالص مباح ہے، اسے سود سمجھنا جائز نہیں۔ ہر جائز مصرف میں صرف کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۵۹۵

جمعہ کی صحت کے لئے شرط ہے کہ حاکم شرع جمعہ قائم کرے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:
مسجد باغ والی، محلہ ذخیرہ میں کم از کم دو سال سے جمعہ کی نماز ہو رہی ہے۔ پتہ نہیں قاضی شہر سے اجازت لی گئی ہے یا نہیں؟ مگر جمعہ کی نماز ہو رہی ہے۔ اب کچھ دنوں سے امام جامع مسجد بریلی کا قول ہے کہ جامع مسجد کچھ دور رہنے کی وجہ کر مسجد باغ والی میں جمعہ کی نماز جائز نہیں ہے۔ مزید موصوف کا قول ہے کہ نہ تو جمعہ کی نماز ہوتی ہے اور نہ ظہر۔ زید کا کہنا ہے کہ جب قرب وجوار کی اور مسجدوں میں جمعہ کی نماز ہو سکتی ہے تو یہاں کیوں نہیں؟ لہٰذا حضور والا سے التماس ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا
مستفتی: وحید الرحمٰن خاں محلہ ذخیرہ، نزد مسجد باغ والی، بریلی

الجواب

جمعہ کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ حاکم شرع کہ اب ہر جگہ کا سب سے بڑا عالم مرجع فتویٰ ہے، جمعہ قائم کرے یا وہ کسی لائق امامت کو مقرر کرے یا اس کا مقرر کردہ کسی کو اذن دے دے تو جمعہ کی نماز درست ہوگی ورنہ نہیں۔ باغ والی مسجد کا امام اگر ماذون بہ اقامت جمعہ ہے تو نماز جمعہ درست ہوگی مگر جبکہ جامع مسجد قریب ہے تو وہاں جمعہ قائم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ واللہ تعالیٰ اعلم

ظہر کی صحت امام ماذون پر موقوف نہیں ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ ظہر بھی نہ ہوگی، غلط ہے مگر امام جامع مسجد سے یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ر جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ-۵۹۶

جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں، ان کے بعد مختصر دعا کرنی چاہئے اور جس کے بعد سنت نہ ہو، اس میں اختیار ہے!

محترم جناب مولانا مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

از راہ کرم جلد مندرجہ ذیل سوال کا جواب عنایت فرما کر شکر گزار فرمائیں۔

سوال یہ ہے کہ ایک صاحب یہاں امام مسجد سے کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز یعنی فرض کے بعد جو امام دعا مانگتے ہیں تو دعا کو بہت مختصر یعنی چھوٹی مانگا کریں اور نماز بھی چھوٹی سورۃ سے پڑھایا کریں اور خطبہ بھی مختصر پڑھا کریں جبکہ دوسرے نمازی امام سے دیر تک مانگنے کی ضد کرتے ہیں۔ کہنے والے شخص جماعت اسلامی کے بھی شوقین ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کالج جلدی جانا ہوتا ہے، دیر تک مانگنے والے بریلی سنی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسی صورت میں امام مسجد کے لئے کیا طریقہ بہتر ہے؟ مفصل شرعی حکم سے مطلع فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ فقط۔ والسلام

مستفتی: محمد علی

الجواب

جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں، ان کے بعد دعا مختصر کرنا چاہئے اور جس کے بعد سنت نہ ہو، اس میں اختیار ہے مگر اتنی طویل نہ چاہئے کہ باعث ملالت ہو اور مودودی جماعت والے وہابی بے دین ہیں، انہیں سنیوں کی مسجد میں آنا اور شریک ہونا حلال نہیں ہے، سنیوں کو لازم ہے کہ اسے باز رکھیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۵۹۷

زید نے سابق امام کی موجودگی میں بغیر اذن کے نماز جمعہ پڑھائی، ایسی صورت میں نماز جمعہ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید نے سابق امام کی موجودگی میں بغیر اذان کے نماز جمعہ پڑھائی، جب زید نماز پڑھا کر باہر ہو گیا یعنی سنت پڑھنے کے لئے کھڑا ہونے والا تھا تو سابق امام نے زید سے پوچھا کہ تم نے کس کی اجازت سے نماز پڑھائی؟ زید کہنے لگا مجھ سے ایک شخص نے کہا تھا۔ اتنے میں مسجد کے متولی اور اکثر مقتدی کہنے لگے کہ نماز کسی کی نہیں ہوئی۔ نماز جمعہ زید کے پیچھے ہوگی یا نہیں؟ از روئے شریعت جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: محمد مسیح الزماں، بریلی شریف

الجواب

صورت مسئولہ میں نماز جمعہ ہوگئی بشرطیکہ زید جامع شرائط امامت ہو اور جمعہ وعیدین قائم کرنے کا حق رکھتا ہو یا ایسے کا ماذون ہو جسے اقامت جمعہ وعیدین کا حق ہے، یعنی اعلم علمائے بلد سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ ہو، یا اس کا ماذون ہو یا ماذون کا ماذون ہو اور اذن خواہ زبانی ہو یا قرینۂ حال سے اذن ثابت ہو بایں طور کہ زید کی اقتدا اعلم علمائے بلد یا اس کے ماذون نے جمعہ میں کی ہو، اگرچہ زبان سے اذن نہ دیا ہو یوں بھی نماز جمعہ زید کی اقتدا میں صحیح ہے اور بیان مسائل سے ظاہر ہے کہ جو امام مقرر ہے اس نے زید کی اقتدا کی تو امام سابق اور اس کے ہمنواؤں کا اعتراض غلط ہے، ان پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۵۹۸

خطبہ میں دوسری زبان کا ملانا مکروہ وخلاف سنت متوارثہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

میرے یہاں جمعہ کی نماز سے قبل علمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خطبے اردو کے اشعار پڑھے جاتے تھے، اب کچھ علمائے کرام یہاں پر آئے انہوں نے ان اشعار کو پڑھنے سے منع کیا اور یہ کہا کہ خطبۂ عربی سے قبل منبر سے ایک طرف ہٹ کر یہ شعر پڑھ لیا کرو۔ اب شرعی حکم کیا ہے؟ آپ تحریر فرمائیں عین کرم ہوگا۔ فقط والسلام

الجواب

انہوں نے درست کہا، بے شک خطبہ میں دوسری زبان ملانا مکروہ وخلاف سنت متوارثہ ہے اور سنت متوارثہ یہی ہے کہ خطبہ خالص عربی میں پڑھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۵۹۹

جمعہ میں امام جمعہ کی اقتدا کرے، اگرچہ امام جمعہ فاسق ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک شخص کچھ لوگوں کے اصرار پر مسجد میں نماز پڑھانے لگا ہے، اس شخص نے بہت اصرار کیا کہ میں اس لائق نہیں ہوں مگر مقتدیوں کے زیدہ اصرار پر شخص مذکور نماز پڑھانے لگا۔ کچھ لوگوں نے تقریباً چھ سات ماہ بعد یہ مسئلہ اٹھایا کہ آپ جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے ہیں لہٰذا آپ کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اس بات پر امام مذکور نے جواب دیا کہ یہاں پر صرف تین مسجدوں میں جمعہ ہوتا ہے، ان تینوں مسجدوں کے امام بے شرع ہیں اس لئے میں ان کے پیچھے نماز جمعہ نہیں پڑھتا، جامع مسجد کے امام مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور دوسری مسجد کے امام کی بیوی جنگل میں بے پردہ لکڑیاں وغیرہ اکٹھا کرنے جاتی ہیں اس لئے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہوں اور تیسری مسجد کے امام کا مخرج صحیح نہیں اور نہ نماز کے متعلق مسائل سے واقفیت ہے اور شخص مذکور بالا سنی صحیح العقیدہ باشرع اور حضور مفتی اعظم سے بیعت ہے لہٰذا ان لوگوں کا قول صحیح ہے یا شخص (امام) مذکور صحیح راستے پر ہے؟ جلد سے جلد جواب سے نوازیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط۔

مستفتی: محمد حسین ومحمد عمر ساکنان قصبہ فتح گنج مغربی، بریلی شریف

الجواب

سائل پر جمعہ کی نماز فرض ہے جس کے ترک کی رخصت بوجہ فسق امام نہیں ہوسکتی بلکہ اس پر توبہ

لازم ہے کہ جمعہ میں امام جمعہ کی اقتدا کرے اگرچہ امام جمعہ فاسق ہو اور دوسرا امام متقی موجود نہ ہو اور فاسق کی اقتدا سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ امامت جمعہ کا اذن سرکار مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ سے لے لے۔ اب تک جتنی بار جمعہ چھوڑا، اس سے توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲؍رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-- ۶۰۰

گاؤں میں جمعہ درست نہیں، وہاں جمعہ پڑھنے سے ان کا ظہر ادا نہ ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میں ایک موضع بنکٹوا ضلع گونڈہ کا رہنے والا ہوں، میرے گاؤں میں ابھی تک کوئی مسجد نہیں تھی مگر امسال ایک مسجد تعمیر ہوئی جس کا کچھ حصہ ابھی نامکمل ہے۔ بہرحال اس مسجد میں پنجوقتہ نماز برابر پڑھی جاتی ہے اور میرے گاؤں کے دکھن جانب ایک موضع بھوئیا ہے جو کہ میرے گاؤں موضع بنکٹوا سے دو فرلانگ سے کم دوری پر واقع ہے، اس گاؤں میں ایک مسجد تعمیر ہے جس کو بنے ہوئے تقریباً سو سال سے زیادہ ہوگئے۔ جب سے یہ مسجد بنی، نماز جمعہ برابر ہوتی چلی آئی، یہ گاؤں منکاپور روڈ پر واقع ہے، اس گاؤں کی مسجد میں موضع بھوئیا، بنکٹوا کے علاوہ قرب وجوار کے سات آٹھ گاؤں کے لوگ اور روڈ پر آنے جانے والے حضرات بھی برابر نماز جمعہ ادا کرتے چلے آئے، موضع بنکٹوا منکاپور روڈ سے پچھم جانب دو فرلانگ سے کم دوری پر واقع ہے۔ ہمیں موضع بنکٹوا کے مسلمان کا خیال ہے کہ جب تک میرے گاؤں میں مسجد نہیں تھی تو ہم لوگ موضع بھوئیا کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کیا کرتے تھے، اب ہمارے گاؤں میں مسجد تعمیر ہوگئی تو اب ہم لوگ اپنے گاؤں کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کیا کریں، موضع بھوئیا جہاں کی مسجد پرانی ہے، اس گاؤں سے موضع بنکٹوا میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ایسی صورت میں ہم موضع بنکٹوا کے مسلمان اپنے گاؤں کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟ براہ کرم صاف صاف حکم سے نوازیں۔ عین مہربانی ہوگی۔

مستفتی: حاجی عبد السلام بنام ڈاکٹر محمد اسلام شفائی، گونڈہ

الجواب

گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔ اس دن وہاں کے لوگوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ سر پر رہتا ہے مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہو اس گاؤں والوں کو منع نہیں کیا جاتا کہ خدا کا نام عوام کسی طرح لیتے ہیں، البتہ نئی جگہ پر جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

صح الجوب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۰۱

صحت جمعہ کے لئے مصر شرط ہے! مصر کی تعریف! گاؤں میں جمعہ کی نماز کا حکم!

جناب حضرت قائم مقام مفتی اعظم، بریلی شریف! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد تسلیمات وتعظیم مسنونہ التماس یہ ہے کہ مقام ٹاپنل ایک پہاڑی علاقہ کا مرکز ہے جہاں کی آبادی اہل اسلام پر مشتمل ہے اور قرب وجوار کے دیہات کا مطمح نظر وہی مقام ہے، جامع مسجد ۶ر میل فاصلہ پر ہے، راستہ پہاڑی اور اہم خطرناک ہے، موسم گرما میں نالہ کو عبور کرنا سخت دشوار ہے، اس لئے بہ ہمہ وجوہ بالا کے پیش نگاہ ان جملہ مسلمانان نے جامع مسجد شریف تعمیر کرلی ہے، اس جگہ مختلف طائفہ کے لوگ رہتے ہیں، دوکانیں بھی ہیں، تمام آمد ورفت بھی ہے، نماز جمعہ کی ادائیگی سے بوجہ دور فاصلہ پر جامع مسجد ہونے پر معذور ہیں اور بسا اوقات اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہتے ہیں اور مسلمانوں کی درخواست مسئولہ بگزارش جناب والا پیش ہے، توقع ہے کہ اولیں فرصت میں نماز جمعہ کے قائم کرنے کے لئے احکام شرعیہ سے مستفید فرمائیں گے چنانچہ یہ لوگ اہلسنت وجماعت سے تعلق رکھتے ہیں، دیوبند وغیرہ سے استفتاء کے حاصل کرنے میں ذہنی تذبذب کے سبب مرکزی عالمی سنی علماء کی طرف سے شرعی احکام کے مطابق عمل کرنے کے مشتاق ہیں اور یہ التماس ہے اس مقام پر جمعہ کی نماز کا قیام عمل میں لانے کے لئے شرعی فتویٰ سے سرفراز فرمایا جاوے، عین نوازش وخدمت دینی ہوگی۔

مستفتی: احقر ابوالحسن رحمت اللہ ملک، جموں کشمیر

الجواب

صحت جمعہ کے لئے مصر شرط ہے یعنی وہ آبادی جہاں متعدد کوچے دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہیں اور وہاں کوئی حاکم مقدمات کے فیصلے کرنے پر مقرر ہو جس کی حشمت وشوکت اس قابل ہو کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے، جہاں یہ تعریف صادق آتی ہو وہی شہر ہے، وہیں جمعہ جائز ہے اور جو جگہ ایسی نہ ہو وہ گاؤں اور دیہات ہے اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں، گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں روکا نہ جائے گا کہ عوام جو ہر ہفتہ اللہ کا نام لیتے ہیں اس سے باز رہیں گے ان سے یہ کہا جائے گا کہ تم پر چار رکعت ظہر فرض ہے اور بعد جمعہ ظہر کی نیت سے وہ چار رکعت بھی جماعت سے پڑھ لیا کرو اور جہاں قائم نہیں وہاں نیا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۵/محرم الحرام ۱۳۹۲ھ/۲۱/فروری ۱۹۷۲ء

صح الجواب۔ اس سلسلہ میں مفصل و مدلل فتویٰ مطبوعہ بھی روانہ ہے، اسے دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دار الافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۶۰۲

شہرت کی بنا پر کسی کا ظلم ثابت نہیں ہوتا! جمعہ کی نیت، صحت، جگہ اور وقت سے متعلق چند ضروری وضاحتیں! گاؤں میں ظہر احتیاطی! بہار شریعت کے ایک مسئلہ کی توضیح! کتب مسائل دیکھ کر مسائل بتانے کی اہلیت!

اس مسئلہ میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ:

(۱) عمرو نے اپنی ٹوپی درزی کو دی اس لئے کہ یہ تنگ ہے اور تم اس کو اور گوٹ لگا کر صحیح کر دو، درزی نے عمرو کی ٹوپی میں گوٹ لگا کر صحیح کر دی۔ اب عمرو نے اس ٹوپی کو اوڑھا تو بکر نے اس ٹوپی پر اعتراض کیا اور کہا: تم اس ٹوپی کو مت اوڑھو، اس سے نماز نہ ہوئی، کیونکہ تم نے کپڑے والے سے اجازت نہیں لی ہے،

یہ معلوم درزی نے کس کے کپڑے کی گوٹ لگادی ہے؟ درزی سے عمرو نے جا کر کہا کہ میری ٹوپی میں کس کے کپڑے کی گوٹ لگائی ہے؟ کپڑے والے سے تم نے معلوم کرلیا؟ تو درزی نے جواب دیا میں اس کپڑے کا مالک ہوں، تم کو اس سے کیا بحث ہے؟ جب کپڑا میرے پاس ہے تو میں مالک ہوں۔ بکر کہتا ہے درزی کے کہنے کا کیا ہے، سب درزی ایسا ہی کرتے ہیں کہ کسی کا کپڑا بچا تو اس کی گوٹ لگادی یا کسی کی جیب لگادی۔ لہٰذا گزارش یہ ہے کہ عمرو اس ٹوپی سے نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ نماز صحیح ہو جائے گی یا نہیں؟ اور اس درزی کے یہاں کھانا کھانے سے تو نماز روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا ہے؟ یا آتا ہے؟ بینوا توجروا۔

(۲) جمعہ کی نیت کس طرح ہونی چاہئے؟ امام کی اور مقتدی کی شہر میں جمعہ جائز ہے؟ آدمی اگر شہر میں جمعہ ادا کرلے تو اس کا ذمہ ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ اور اگر دیہات میں جمعہ پڑھے تو اس کے ذمہ سے ظہر ادا ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں ہوگا تو کیا کرے؟ وہ ظہر احتیاطی پڑھے یا نہیں؟ سب کو تو اس بات کا علم نہیں ہے کہ جمعہ گاؤں میں نہیں ہے، جسے علم ہو تو وہ کیا کرے؟ اور جسے علم نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ جسے جمعہ نہ ہونے کا علم نہ ہو اور جمعہ پڑھے تو اس کے ذمہ سے ظہر ادا ہو گی یا نہیں؟ گاؤں میں وقت جمعہ کا نام لے یا ظہر کا اور میں نیت اس طرح کرتا ہوں جمعہ کی نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز جمعہ فرض واسطے اللہ تعالیٰ کے وقت جمعہ منہ میرا کعبہ شریف کو پیچھے اس امام کے ظہر احتیاطی کی نیت اس طرح کرتا ہوں نیت کرتا ہوں نماز کے واسطے نماز پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے چار رکعت نماز ظہر فرض سب میں پچھلی جس کا وقت میں نے پایا اور نہ پڑھی میں نے جو اپنی نیت کا طریقہ لکھا ہے جمعہ کی یا ظہر احتیاطی کا یہ طریقہ صحیح ہے یا نہیں؟

(۳) بہار شریعت میں جو لکھا ہے کہ خاص لوگوں کے لئے ہے جس کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو جب شک نہیں ہے تو جمعہ ادا ہو گیا پھر ظہر احتیاطی کی کیا ضرورت ہے؟ اور جب شک ہو تو ظہر احتیاطی پڑھے، اس کا کیا مطلب ہے؟ میری سمجھ میں نہیں آیا، جواب صحیح مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا

(۴) نظام شریعت، احکام شریعت، بہار شریعت وغیرہ سے مسئلہ دیکھ کر بتائے تو وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو ان مسائل میں جو ترمیم کرے اور یہ کہے کہ مسئلہ صحیح ہے لیکن عمل نہ کیا جائے گا ایسے شخص کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اور جو صحیح مسئلہ پر بحث کرے اور اپنی بڑائی کے لئے کرے۔ جو صحیح حکم ہو مرحمت فرمائیں، کسی مضمون کو لکھا دیکھ کر عالم کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟

مستفتی: افتخار حسین

الجواب

بعون الملك الوهاب:

(۱) فی الواقع درزیوں کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ کپڑا بچالیتے ہیں اس بنا پر عمرو کو اس ٹوپی سے تورع چاہئے تھا مگر اس مشہور کی بنا پر کسی معین درزی کے لئے یہ جزم نہیں کر دیں گے جب تک کہ ثبوت شرعی سے ثابت نہ ہو کہ اس نے اتنا ٹکڑا بچالیا ہے جس پر مالک راضی نہ ہوگا، قدر قلیل جو عرف عام میں عفو نہیں سمجھا جاتا ہو اس میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نیت کی میں نے نماز جمعہ دو رکعت وقت ظہر کی پیچھے اس امام کے منہ میرا کعبہ کو۔
شہر میں جمعہ ادا کرنے سے ظہر ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر کی نماز فرض ہے جو جمعہ پڑھنے سے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی کہ دیہات میں جمعہ صحیح نہیں۔ مگر جہاں پہلے سے قائم ہے وہاں نہ روکیں گے کہ عوام خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے مگر جاننے والا خود نہ پڑھے کہ ہمارے مذہب میں صحیح نہیں۔ نیز گاؤں والوں کو اس دن یہ حکم دیں گے کہ بعد جمعہ چار رکعت فرض ظہر کی نیت سے باجماعت پڑھ لیں کہ فرض ذمہ میں نہ رہ جائے اور دو رکعت جمعہ نفل ہو جائے۔ گاؤں میں ظہر احتیاطی خواص کے لئے ہے جنہیں کسی جگہ شرائط جمعہ میں کچھ شک ہو، بہار شریعت میں "شک نہ ہو" غلط چھپ گیا ہے۔ جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔ نیت میں وقت جمعہ کہا یا وقت ظہر مآل ایک ہے، ظہر احتیاطی کی نیت صحیح ہے مگر وہ وہیں پڑھی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) نظام شریعت، احکام شریعت اور بہار شریعت سے دیکھ کر مسئلہ بتانا صحیح ہے جبکہ اہل فہم ہو اور مسئلہ کو واقعہ کے مطابق بتائے جو نہ جانے اور بحث کرے، سخت گنہگار ہے، اس پر توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۰۳

جمعہ وعیدین کہاں درست ہیں اور کہاں نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک جگہ ہے جہاں پر ہزار گھر کی بستی ہے، اس میں سو گھر تک مسلمانوں کی بستی ہے اور ریلوے جنکشن ہے اور وہاں ایک بازار ہے جس میں ضروریات زندگی کی تمام چیزیں ملتی ہیں، دور دور سے سات آٹھ بستی کے لوگ سامان کے لئے آتے ہیں، ایک عظیم الشان مسجد ہے۔ اب اس کے بارے میں زید اور بکر کا اختلاف ہے، زید کا کہنا ہے: اس جگہ نماز جمعہ پڑھنا جائز ہے اور بکر کا کہنا ہے کہ اس جگہ نماز جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مسئلہ ذیل کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دینے کی زحمت گوارہ ہو۔

مستفتی: بشیر احمد

الجواب

کیا وہ جگہ ضلع یا پرگنہ ہے جس کے متعلق دیہات ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہے جو اپنی شوکت سے ظالم کا انصاف مظلوم سے لے سکے؟ اگر وہ جگہ ایسی ہے تو وہاں جمعہ وعیدین صحیح ہیں اور اگر ایسی نہیں تو وہاں جمعہ وعیدین صحیح نہیں، مگر عوام اگر پہلے سے پڑھتے ہوں تو انہیں روکنا نہ چاہئے کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے البتہ انہیں جمعہ کے دن حکم ہے کہ چار رکعت بہ نیت فرض ظہر باجماعت بھی پڑھ لیا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۳؍ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۰۴

لاؤڈ اسپیکر پر نماز صحیح یا غلط؟ خطبۂ علمی سے متعلق چند وضاحتیں!
خطبۂ جمعہ میں دیگر زبانوں کی آمیزش کیسی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید نے عید الاضحیٰ کی نماز لاؤڈ اسپیکر میں پڑھائی، بکر نے کہا: نماز نہیں ہوئی کیونکہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اور مفتی رفاقت حسین علیہ الرحمۃ والرضوان کا فتویٰ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے نماز نہیں ہوتی ہے۔ کچھ مقتدی زید کے ساتھ کہتے ہیں: نماز ہوگئی۔ کچھ مقتدی بکر کے ساتھ کہتے ہیں: نماز نہیں ہوئی۔

(۲) خالد نے جمعہ کی نماز میں خطبہ علمی زبانی پڑھا۔ زید نے کہا: یہ خطبہ غلط ہے کیونکہ اس خطبہ میں صحابہ کرام کا ذکر اول میں ہے، اعلیٰ حضرت کا خطبہ صحیح ہے اس میں صحابہ کرام کا ذکر خطبہ ثانی میں ہے۔ خالد نے کہا: خطبہ رضویہ خطبہ علمی دونوں صحیح ہیں، اگر خطبہ علمی غلط ہوتا تو بریلی کی اکثر مساجد میں خطبہ علمی پڑھا نہ جاتا مگر میں نے بڑے بڑے علمائے کرام کو خطبہ علمی پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں خود متعدد مسجدوں میں پڑھا ہوں۔ لہٰذا دونوں سوالوں کا جواب حوالہ کے ساتھ عنایت کریں، کرم ہوگا۔

مستفتی: سید دادا باپو کوڈینار شریف، ضلع امریلی، گجرات

الجواب

(۱) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں ممنوع ہے کہ محض اس کی آواز پر اعتماد کر کے رکوع وسجود کرنا مفسد نماز ہے تو جن لوگوں نے محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اعتماد کر کے رکوع وسجود کیا ان کی نماز نہ ہوئی اور جن لوگوں نے اس کی آواز پر اعتماد نہ کیا بلکہ امام یا اگلے مقتدیوں کو دیکھ کر رکوع وسجود کیا، ان کی نماز ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) خطبہ علمی صحیح ہے، مولانا علمی صاحب اعلیٰ حضرت کے دادا کے شاگرد تھے، اعلیٰ حضرت سے خطبہ علمی اور مولانا علمی کے بابت سوال ہوا جس کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”مولانا محمد حسن علمی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سنی صحیح العقیدہ اور واعظ وناصح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مداح اور میرے حضرت جد امجد قدس سرہٗ کے شاگرد تھے“۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۳، ص۴۷، باب الجمعۃ، رضا اکیڈمی) اس خطبہ کو غلط کہنا غلط ہے، البتہ اس خطبہ کے بیچ میں اردو نظم ہے، وہ دوران خطبہ نہ پڑھی جائے کہ خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے تو خطبہ میں دوسری زبان ملانا خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۶۰۵

اگر دیہات اپنی دیہی حیثیت پر قائم ہے تو اس میں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

جو گاؤں چنگی کے اندر داخل ہے جس میں میونسپلٹی جاری ہوتی ہے اور وہ ہوائی اڈا اور مویشی خانہ کے بالکل قریب ہے اور ان کا ہر افعال شہر سے ہوتا ہے تو وہ گاؤں فنائے مصر میں داخل ہے یا نہیں؟ اور وہاں جمعہ جائز ہے یا نہیں؟ بالتفصیل تحریر فرمائیں۔

مستفتی: اہل کمیٹی بہار کلاں پوسٹ عزت نگر، ضلع بریلی شریف

الجواب

اگر وہ دیہات اپنی دیہی حیثیت پر قائم ہے اور شہر کے مصالح کے لئے مستعمل نہیں کہ فنائے شہر کے حکم میں ہو تو اس میں جمعہ جائز نہیں کہ وہ بدستور دیہات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۶۰۶

مصالح شہر کے لئے استعمال کی جانے والی جگہ پر جمعہ صحیح ہے یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک موضع بدھولیا ہے جو کہ چنگی کے اندر ہے، اس موضع کے شرائط جو قانوناً ہیں جیسا کہ شہروں میں مکانوں وغیرہ کے ٹیکس جاتے ہیں اور جو بھی شرائط وغیرہ ہیں وہ قانوناً سب جاری ہیں لہٰذا اس میں نماز جمعہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور جو جمعہ ہونے کے شرائط ہیں ان کو براہ کرم ارشاد فرمائیں۔

مستفتی: حافظ نور شیر خاں رضوی

بدھولیا، ڈاکخانہ کلکٹر بک گنج، تھانہ قلعہ، بریلی شریف

الجواب

اگر اس جگہ کو مصالح شہر کے لئے تاہنوز استعمال نہیں کیا جاتا ہے تو اس کی حیثیت دیہی باقی ہے

اور وہاں جمعہ صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۸؍ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۰۷

صحت جمعہ کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے! مذہب امام اعظم میں شہر کی تعریف!
دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر فرض ہے!
عوام اگر چہ دوسرے مذہب پر عمل کر کے خدا کا نام لیں، غنیمت ہے!
دیہات میں جمعہ سے پہلے والی اور بعد والی سنن ہی ظہر کے لئے کافی ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ:

نماز جمعہ گاؤں میں نہیں ہے کیونکہ چھ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے مگر علما حضرات فرماتے ہیں کہ جہاں پہلے سے جمعہ ہوتا آرہا ہو تو وہاں منع نہ کیا جائے۔ موضع تلیاپور دیگر موضع ہے جہاں پر جمعہ روز اول سے ہی ہوتا آرہا ہے لہٰذا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اب دریافت طلب امر اینکہ نماز جمعہ کس قرینہ پر روکی جائے؟ مسلمانوں کا گروہ اول کہتا ہے کہ چار سنتیں قبل جمعہ پڑھی جاویں پھر نماز جمعہ پڑھی جاوے اس کے بعد چار سنتیں ادا کی جاویں، ظہر کی پھر فرض جماعت سے ادا کیے جاویں، اس کے بعد دو سنتیں اور دو نفل ادا کیے جاویں۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اولاً چار سنتیں سنت ظہر پڑھی جاویں پھر نماز جمعہ کے بعد فوراً فرض ظہر جماعت سے ادا کیے جائیں پھر دو سنتیں اور دو نفل ادا کیے جاویں۔ اب گروہ اول درست ہے یا گروہ ثانی؟ یا اور کوئی صورت از روئے شرع ہو تو تحریر فرمائیں تا کہ نماز جمعہ اور ظہر ادا کی جاوے۔

الجواب

صحت جمعہ کے واسطے شہر یا فنائے شہر شرط ہے، ہندیہ کی روایت صحیحہ مرویہ ہے اور نزد امام اعظم ابو حنیفہ نعمان الکوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر وہ جگہ ہے جہاں متعدد کوچے دوامی بازار ہوں اور وہ جگہ ضلع یا پرگنہ

ہو جہاں حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے مظلوم کا انصاف دلا سکے، اگر چہ نہ دلائے دیہات میں جمعہ ہمارے علمائے کرام کے نزدیک صحیح نہیں ہے بلکہ دیہات والوں پر اس دن ظہر کی نماز فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں جمعہ پہلے سے قائم ہو وہاں روکا نہ جائے کیونکہ وہ پنج وقتہ بھی چھوڑ دیں گے، عوام جس طور سے اگر چہ وہ دوسرے ہی مذہب پر ہو، خدا کا نام لیں غنیمت ہے مگر انہیں بہ نرمی یہ حکم دیا جائے کہ چار رکعت نماز ظہر کی نیت سے پڑھیں تا کہ سقوط فرض ظہر ہو جائے، چار سنت قبلیہ جو قبل جمعہ ہیں اور دو بعد والی سنن ظہر کے لیے وہی کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۶۰۸

جمعہ کی صحت کے لئے اذن عام شرط ہے!
اگر فیکٹری میں لوگوں کو جمعہ پڑھنے کے لئے بے روک ٹوک آنا میسر ہے تو جمعہ صحیح ہے!

محترم جناب عالی! السلام علیکم

گزارش یہ ہے کہ جھانسی میں ایک فیکٹری ہے جس کا نام بھارت، ہیوی الیکٹرکس ہے، اس فیکٹری میں میں ملازم ہوں، یہاں فیکٹری سے قریب قریب ۲ رکلومٹر دور ایک بستی ہے جس میں مسجد بنی ہے اور ہم لوگ جتنے مسلمان ہیں سب کو فیکٹری کی طرف سے مسجد بنانے کے لئے زمین ملی ہے لیکن ابھی فی الحال اس زمین پر مسجد تیار نہیں ہو پائی ہے کیونکہ کچھ تبلیغی جماعت والے اس پر اپنا قبضہ جمانا چاہتے تھے جس کی وجہ مسجد بنانے کا کام بند ہو گیا ہے اس لئے ہم لوگ جمعہ کی نماز کافی عرصہ سے فیکٹری کے اندر پڑھتے آرہے تھے لیکن ابھی قریب تین چار ماہ پہلے کچھ تبلیغی جماعت والوں نے یہ کہہ دیا کہ نماز یہاں فیکٹری میں پڑھنا بند کر دی جائے اور کچھ لوگ پڑھتے ہیں وہیں آج تک فیکٹری کے کسی آفیسر نے نہ نماز کے لئے کوئی اعتراض کیا اور نہ ہی نماز کے لئے اجازت دی ہے، ہم لوگ خود ٹائم نکال کر پڑھ لیتے ہیں

لیکن بیچ میں کچھ لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ یہاں پر نماز نہیں ہوسکتی کیونکہ یہاں پر پانچ ٹائم کی نماز نہیں ہوتی ہے اس لئے اس کے بارے میں آپ کی رائے بہت ضروری ہے اس لئے آپ لکھئے کہ یہاں نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ ویسے تبلیغی جماعت والے ہر چیز میں یہاں پر روک لگاتے ہیں اور لڑائی جھگڑے پر تیار رہتے ہیں اس لئے آپ کو لکھ رہا ہوں تاکہ آپ کا جواب آنے کے بعد ہم لوگ یہ فیصلہ کرسکیں کہ نماز فیکٹری میں جمعہ کی ہوسکتی ہے یا نہیں؟

مستفتی: ارشاد حسین خاں، مکان نمبر II/103
رانی لکشمی بائی نگر، بی۔ایچ۔ای۔ایل۔جھانسی

الجواب

جمعہ کی صحت کے لئے اذن عام شرط ہے، اگر فیکٹری میں جمعہ پڑھنے کے لئے لوگوں کو بے روک ٹوک آنا میسر ہے تو جمعہ صحیح ہے اور اگر باہر کے لوگوں پر پابندی ہے تو جمعہ نہ ہوگا۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷/ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۶۰۹

جمعہ وعیدین کے لئے امام کا ماذون باقامت جمعہ وعیدین ہونا ضروری ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درمیان اس مسئلہ کے کہ:

محلہ نیم سرائے، بیگم سرائے غیاث الدین پر مشتمل ایک قدیمی وسیع وعریض جامع مسجد وعیدگاہ ہے جس میں پنجوقتی نماز بھی ہوتی ہے اور مسلم آبادی کے قلب میں واقع ہے، زمانہ قدیم سے جمعہ اور عیدین کی نماز بلا اختلاف ہوتی چلی آرہی ہے اور اس مسجد سے ملحق ایک دینی درسگاہ مدرسہ سراج العلوم محمدیہ نظامیہ کے نام سے عرصہ ۱۰ سال سے قائم اور یوپی عربی وفارسی بورڈ سے منظور شدہ ہے جہاں پر درس عالی و درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے، جامع مسجد مذکورہ بالا پوری مسلم بستی اور آس پاس کے مسلمانوں کو نماز جمعہ اور نماز عیدین کے لئے کافی ہے اور دوسری جگہوں پر دیگر جماعت یا عیدین قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن افسوس کہ چند فتنہ پرور مسلمانوں کے جامع مسجد سے تقریباً ۱۰۰ گز کے فاصلے پر ایک

دوسری چھوٹی مسجد میں جو ایک صرف پنجوقتی تھی، بر بنائے رنجش ذاتی امام مسجد اور ناظم اعلیٰ مدرسہ مذکورہ بالا کے ماہ رمضان ۱۴۰۴ھ میں الوداع اور عید کی نماز اپنی مرضی سے بغیر فتویٰ لیے قائم کر لی ہے اور اس طرح افتراق بین المسلمین (جبکہ پوری آبادی کے لوگ سنی صحیح العقیدہ ہیں) کی مکروہ اور قابل نفرت حرکت کی ہے، یہاں تک کہ ہر گھر میں نفاق کا بیج بو دیا ہے۔

کیا اس صورت مسئولہ میں دوسری جماعت جمعہ وعیدین قائم ہو سکتی ہے؟ اور وہاں نماز جمعہ وعیدین ادا کرنے والوں کی نمازیں ہوں گی؟ اور ایسے فتنہ پروروں نیز اُن کے معاونین سے سلام وکلام کرنا کیسا ہے؟ حوالہ جات کے ساتھ تفصیل سے جواب مرحمت فرما کر ممنون احسان فرمائیں۔

مستفتی: طفیل احمد قادری مدرسہ سراج العلوم محمدیہ نظامیہ
مکان نمبر ۱۰۵، نیم سرائے، بیگم سرائے، الہ آباد

الجواب

جمعہ وعیدین کے لئے امام کا ماذون باقامت جمعہ وعیدین ہونا ضروری ہے اس کے سوا دوسرا جو ماذون نہ ہو وہ جمعہ وعیدین قائم نہیں کر سکتا اور اس کے پیچھے یہ نمازیں درست نہ ہوں گی جب کہ اس کی اقتدا کسی ایسے نے نہ کی ہو جسے جمعہ وغیرہ قائم کرنے کا حق ہے یہاں سے صورت مسئولہ کا جواب ظاہر ہے اور اگر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ بے وجہ شرعی تفریق جماعت چاہتے ہیں تو سخت گنہگار مستوجب نار ہیں اور اگر کوئی وجہ شرعی ہے تو ان پر الزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲ رشوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۱۰

کیا عرس کے سلسلے میں تمام مساجد کا جمعہ بند کر کے کسی ایک مسجد میں جمعہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ہمت نگر شہر میں ایک مزار شریف بنام حسن شہید رحمۃ اللہ علیہ ہے جس کے عرس کی کوئی تاریخ متعین نہیں، یہاں کی درگاہ کمیٹی اپنی طرف سے جب مرضی ہو، تاریخ کا تعین کرتی ہے مگر ہر سال عرس کی تاریخ جمعرات اور جمعہ ہی کے دن مقرر کی جاتی ہے اور عرس کے دن شہر کی ساری مساجد میں جمعہ بند کر کے شہر کے تمام لوگ درگاہ کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھتے ہیں حالانکہ ہر جمعہ کو تمام مساجد میں جمعہ ہوتا ہے تو کیا عرس کے سلسلے میں ساری مساجد کا جمعہ بند کیا جا سکتا ہے؟ اور اگر بند کیا جائے تو کیا شریعت اس کی اجازت دے رہی ہے؟

مستفتی: عبد المصطفیٰ رونق صدیقی قادری رضوی
خطیب مدینہ مسجد، پولو گراؤنڈ، ہمت نگر 383001

الجواب

اگر ایسا معمول وہاں کا بے جبر و اکراہ ہے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ جبکہ سب لوگ بآسانی جمعہ کی نماز ادا کر لیتے ہوں اور تنگیِ مکان کی شکایت نہ ہوتی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦١١

دیہات والوں کو جمعہ سے ازراہِ مصلحت روکا نہیں جاتا!
تثویب بھی خارج مسجد حدود مسجد میں ہو کہ یہ بھی اعلام ہے!

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں اس بارے میں کہ:

(۱) دیہات میں (جیسے ہمارا بدھ نگر) وہاں جمعہ کے بعد فوراً ہی تکبیر کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنا کیسا ہے؟ کیا دونوں جماعتیں ظہر و جمعہ کی ہونے میں کوئی حرج تو نہیں؟ علماء بھی جمعہ و ظہر میں شریک ہوں گے یا صرف ظہر میں؟ اس سلسلے میں عوام اور اہل زمانہ کا لحاظ ہوگا۔ البتہ عوام جمعہ و ظہر دونوں ایک سال سے پڑھ رہے ہیں، علماء بھی شریک ہوتے ہیں۔ تفصیلی احکام مرقوم فرمائیں۔

(۲) تثویب خارج مسجد ہوگی یا داخل مسجد؟ فقط۔ والسلام۔

مستفتی: عبدالرشید خاں نوری، جامعہ عربیہ اظہار العلوم، جہانگیر گنج، فیض آباد

الجواب

(۱) جمعہ سے دیہات والوں کو از راہِ مصلحت روکا نہیں جاتا، اگر چہ ہمارے مذہب میں دیہات میں جمعہ صحیح نہیں تو وہاں جمعہ کی جماعت ضرور ممنوع ہے مگر عوام کو منع نہیں کیا جاتا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے۔ علماء کو اگر اندیشہ فتنہ نہ ہو تو وہ اس جماعت میں شریک نہ ہوں اور ظہر کی جماعت وہاں بلاشبہہ صحیح ہے بلکہ واجب کی تعمیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) خارج مسجد حدود مسجد میں ہو کہ یہ بھی اعلام مثل اذان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۹؍ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦١٢

خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے، اس میں دوسری زبان کو ملانا مکروہ اور خلاف سنت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

جمعہ کے خطبہ میں درمیان نماز یا روزہ کی فضیلت میں اردو اشعار پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟ براہ کرم اس مسئلہ کا جواب بالتفصیل مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں۔

مستفتی: عتیق احمد خان

کاشی پور/ ۲۶؍ فروری ۱۹۷۸ء

الجواب

خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے، خطبہ میں دوسری زبان کو خلط کرنا مکروہ اور خلاف سنت

ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۱۳

ائمہ حنفیہ کے نزدیک دیہات میں جمعہ درست نہیں، جمعہ کی صحت کے لئے مصر شرط ہے! دیہات والوں پر جمعہ کے دن ظہر فرض ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید کہتا ہے کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا درست نہیں ہے، اور بکر کہتا ہے کہ پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ایک زمانہ ہوگیا، لوگ پڑھتے چلے آئے ہیں، آج کیا کوئی نئی کتاب نکلی ہے، جس میں پڑھنا منع ہے؟ پھر زید نے کہا کہ اگر گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھ لی جائے تو پھر چار رکعت ظہر ادا کی جائے گی جماعت سے تو بکر نے کہا کہ جمعہ جب ہو گیا تو اب ظہر کی نماز جمعہ کے دن جماعت سے گاؤں میں پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں، مدلل جواب سے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

مستفتی: عقیل احمد، سادات والی مسجد، محلہ برہمپور، ضلع بریلی شریف

الجواب

فی الواقع ہمارے ائمہ کرام حنفیہ قدست اسرارہم کے نزدیک دیہات میں جمعہ درست نہیں۔ زید نے صحیح کہا، جمعہ کی صحت کے لئے ہمارے مذہب مہذب میں مصر شرط ہے اور مصر وہ جگہ ہے جہاں متعدد گلی کوچے، دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے اور فنائے مصر وہ جگہ ہے جو شہر سے متصل مصالح شہر سے ہو جیسے اسٹیشن وغیرہ۔ لہٰذا دیہات والوں پر اس دن ظہر فرض ہے، جو جمعہ پڑھ لینے سے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں پہلے سے عوام پڑھتے چلے آئے ہوں وہاں روکا نہ جائے گا کہ وہ

پنجوقتہ بھی چھوڑ بیٹھیں گے۔ ہاں انہیں حکم ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت فرض ظہر کی نیت سے باجماعت پڑھ لیں، زید صحیح کہہ رہا ہے اور بکر غلطی پر ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-٦١٤

دیہات میں جمعہ صحیح نہیں، جمعہ کی صحت کے لئے ائمہ حنفیہ کے نزدیک مصر شرط ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک گاؤں میں مدت دراز سے جمعہ کی نماز ہوتی چلی آرہی ہے مگر اب چند سال سے ایک امام صاحب نے ظہر اور جمعہ دونوں قائم کردیا ہے، ظہر اور جمعہ ہونے کی وجہ سے گاؤں میں فتنہ وفساد ہو رہا ہے اس وجہ سے صرف جمعہ کی نماز قائم کردی جائے، گاؤں والے صرف جمعہ پر رضامند ہیں۔

مستفتی: مولانا جمیل احمد، موضع فتح پور، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب

دیہات میں جمعہ صحیح نہیں۔ جمعہ کی صحت کے لئے ہمارے امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک مصر یا فنائے مصر (شہر) شرط ہے۔ دیہات والوں پر فی الواقع اس دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہو وہاں عوام کو منع نہ کیا جائے گا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے۔ ہاں، انہیں حکم ہے کہ بعد جمعہ چار رکعت بہ نیت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیا کریں، امام نے ٹھیک دستور رکھا، آگے اختیار بدست مختار اور فتنہ وفساد جائز نہیں لہٰذا ایسی صورت میں اس پر اصرار نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶ر رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-٦١٥

گاؤں میں جمعہ صحیح نہیں، گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے!
جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہو، وہاں روکا نہیں جائیگا!

علمائے دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل میں:

(۱) موضع چکر پور بھوڑ کی آبادی قریب دو ہزار کی ہے جس میں زیادہ تر مسلمان ہیں، گاؤں کے راستے پکے ہیں، کچھ مکانات بھی پختہ ہیں، پانچ دوکانیں پرچونی کی تین دوکانیں کپڑے کی۔ قبرستان قریب بیس بیگہ زمین میں ہے میت کا سامان بھی مل جاتا ہے، گاؤں میں ایک چھوٹی مسجد قریب بیس گز لمبی اور بارہ گز چوڑی ہے اور جمعہ پہلے سے ہوتا آیا ہے، جمعہ میں قریب سو آدمی ہو جاتے ہیں۔ حضور آپ سے آگاہی کرنا ہے اس گاؤں میں جمعہ واجب ہے یا نہیں؟ اور اس گاؤں میں جمعہ پڑھ لینے سے ظہر کی نماز سر سے اترتی ہے یا نہیں؟ میں نے اسی گاؤں کے امام صاحب سے کہا کہ دیہات میں جمعہ پڑھنے سے ظہر کی نماز سر سے نہیں اترتی ہے لہٰذا بعد نماز جمعہ نماز ظہر پڑھنا ضرور لازم ہے اس پر امام صاحب نے کہا کہ میں کتابوں کو نہیں مانتا ہوں چونکہ کتاب بہار شریعت تھی اور کہا کہ جمعہ کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کو تیار نہیں ہوں کیونکہ میں نے مسئلہ دیکھا ہے کہ ہندوستان کے شہروں میں بھی جمعہ نہیں ہے امام صاحب کے ظہر نہ پڑھنے سے ان کی آٹھ دن میں ایک وقت کی نماز قصداً فوت ہوتی ہے یا نہیں؟ جمعہ بعد ظہر پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ فقط۔

(۲) موضع چکر پور بھوڑ کے امام صاحب داڑھی کٹا کر حد شرع سے کم رکھتے ہیں اور وہابیوں، رافضی اور اہل ہنود سے میل جول رکھتے ہیں اور تیوہار پر یہ لوگ امام صاحب کو نذرانہ بھی دیتے ہیں۔ حضور! ان سے نذرانہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ امام صاحب اسی گاؤں کے بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں جن میں قریب دس جوان بالغ لڑکیاں ہیں، امام صاحب بنا پردے کے گاؤں کے ایک دالان میں بیٹھ کر دینی تعلیم دیتے ہیں۔ حضور! جواب سے مطلع فرمایئے، بالغ لڑکیوں کو غیر محرم بنا پردہ کے تعلیم دے تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اگر حضور کے جواب کو کوئی جھوٹا بتائے اور اس پر عمل نہ کرے اور حضور پرنور اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کتابوں کو نہ مانے تو وہ شخص کون ہے؟

(۳) جس مسجد میں وہابی نماز پڑھائے یا پڑھتا ہو اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور جماعت میں وہابی کے برابر کھڑا ہونا کیسا ہے؟ اور وہابی کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، ساتھ نماز پڑھنا اور سلام و کلام کرنا کیسا ہے؟ جو لوگ وہابی کو گھر کھلاتے پلاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

مستفتی: آپ کا خادم رئیس خاں، موضلع کھیلم

الجواب

(۱) فی الواقع گاؤں میں جمعہ صحیح نہیں۔گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے سر سے نہ اترے گا۔جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے، وہاں عوام کو روکا نہیں جاتا مگر وہاں کے لوگوں کو حکم ہے کہ بعد جمعہ چار رکعت بہ نیت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیا کریں، آپ نے صحیح کہا اور اس امام نے بہت بیجا کلمہ کہا، اور اس نے یہ غلط کہا کہ ہندوستان کے شہروں میں بھی جمعہ نہیں،توبہ کرے ورنہ امامت کے لائق نہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حد شرع سے داڑھی کم کرنا اور مرتدین و مشرکین سے میل جول رکھنا حرام بدکام بدانجام ہے اور مرتدین سے رقوم لینا بھی، مشرکین جو کچھ بخوبی عاجزانہ دیں اسے لینا جائز ہے اگرچہ اس سے بھی بچنا چاہئے اور جوان لڑکیوں کو بے پردہ پڑھانا حرام ہے اور ایسے افعال کا مرتکب امامت کے لائق نہیں جب تک توبہ صحیحہ نہ کرلے، اسے امام بنانا گناہ ہے اور جو فتویٰ کو جھوٹا بتائے اور مستند کتابوں کو مطلقاً نہ ماننا، بہت سخت حکم کا مستوجب ہے،توبہ وتجدید ایمان کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) مسجد میں نماز پڑھنے سے ممانعت نہیں، البتہ بدمذہب (وہابی ہو خواہ کوئی اور) کی اقتدا حرام ہے اور اگر اس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسا کہ دیابنہ بلکہ وہابیہ بھی،تو اس کے پیچھے نماز باطل محض ہے اور وہابی کا صف میں کھڑا ہونا بھی منع اور اس کے صف میں کھڑے ہونے سے قطع صف ہوگا اور وہابی سے ہر قسم کا میل جول حرام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰؍رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦١٦

دو رکعت جمعہ کی نماز فرض ہے اور سنت قبلیہ اور بعدیہ کی دس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ:

جب جمعہ کی نماز میں فقط دو رکعت فرض ہے تو ہم بارہ رکعتیں کیوں پڑھتے ہیں؟ یہاں اس بات

پر بحث ہے کہ دو رکعت ہے، بہت سے آدمی جمعہ کے دن دو رکعتیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ جمعہ کی دو رکعت فرض ہے۔تو کیا وہ اس طرح کرنے سے گنہ گار تو نہیں ہوں گے؟

الجواب

دو رکعتیں فرض ہیں اور سنت قبلیہ اور بعدیہ کی دس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں، ان کے پڑھنے کی شرعاً تاکید ہے، بے عذر شرعی چھوڑنا بہت بُرا ہے اور اس کی عادت ڈالنا گناہ ہے۔ جمعہ کی دو رکعت کہنے والے گنہ گار نہیں، ہاں انہیں جو چھوڑا کرتے ہیں وہ گناہ گار ہیں اور فضول بحث وجہ ہلاکت ہے، حدیث میں ہے: ''هلك المتنطعون''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الصحیح لمسلم، ج۲، ص۳۳۹، کتاب العلم باب النهی عن اتباع متشابه القرآن مجلس برکات مبارکفور]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶۱۷

جمعہ سے پہلے کی سنتوں کو قبل الجمعہ اور بعد کی سنتوں کو بعد الجمعہ بولتے ہیں!
حضور ﷺ کی نماز جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے،
اصح یہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنازہ پاک کے ولی تھے!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں ان مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) یہ بھی جمعہ کے دن کا مسئلہ ہے کہ اکثر آدمی جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت اور دو فرضوں کے بعد پھر چار رکعتیں سنت اور پھر دو سنت اور پھر دو نفل پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جمعہ کے فرضوں کے بعد ہم اس لئے سنتیں پڑھتے ہیں تاکہ جمعہ کی اگر نماز نہ ہو تو ظہر ادا ہو جائے۔ زید کا کہنا ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد سنتیں پڑھی جاتی ہیں اور سنتوں کی نیت کرتے ہیں تو سنتوں کا ثواب ملے گا۔ ظہر کی نماز ادا جب ہوگی جب کہ ہم جمعہ کی نماز ادا کر کے ظہر کے فرضوں کی نیت کریں گے اور جمعہ کی نماز سے پیشتر چار رکعت سنت کی نیت کس طرح ہوگی؟ اور بعد میں چار رکعت پڑھتے ہیں اس کی کس طرح نیت ہوگی؟ اور یہ کہنا ''قبل الجمعہ و بعد الجمعہ'' یہ کیا ہے؟

(۲) زید رسول خدا کی نماز جنازہ کے بارے میں کہتا ہے کہ رسول اللہ کے جنازے کی نماز اس طرح پڑھی گئی جس طرح عوام کی پڑھی جاتی ہے اور حضرت صدیق اکبر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عمرو کا کہنا ہے

کہ رسول خدا کی نماز جنازہ نہیں ہوئی اور نہ اس طرح پڑھی گئی جس طرح عوام کی ہوتی ہے بلکہ اس طرح ہوئی کہ گروہ چند آدمیوں کا آتا گیا اور درود شریف یا ''الصلاۃ والسلام علیك یا رسول الله'' پڑھتا گیا۔ آخر میں حضرت صدیق اکبر نے درود یا صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔

(۳) مولوی اشرفعلی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، مولوی اسماعیل کہ جیسا انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا اور رسول اکرم کی شان میں گستاخانہ لفظ استعمال کیے، اس وجہ سے کیا یہ اسلام سے خارج ہیں؟ فقط۔

پونڈری کلاں، سبل پور بیترا، نجیب آباد، بجنور

الجواب

(۱) زید کا کہنا درست ہے اور دیگر لوگوں کا قول غلط ہے، جمعہ سے پہلے کی سنتوں میں قبل الجمعہ اور بعد کی سنتوں میں بعد الجمعہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حضور کی نماز جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے، ایک قول وہ بھی ہے جو زید نے کہا اور اصح یہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ پاک کے ولی تھے، انہوں نے نماز جنازہ پڑھی اور ان کے پڑھنے کے بعد کسی نے نہ پڑھی اور تفصیل فتاویٰ رضویہ شریف (ج ۴، ص ۵۴، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی) میں ہے۔ ہاں البتہ یہ کہنا صحیح نہیں کہ اس طرح حضور کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس طرح عوام کی پڑھی جاتی ہے، اس میں تنقیص کا پہلو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) بے شک۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-٦١٨

جمعہ کی صحت کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے! جو جگہ مصر یا فنائے مصر نہ ہو، وہاں جمعہ صحیح نہیں! جہاں پہلے سے عوام پڑھتے آئے ہوں، وہاں منع نہ کیا جائے گا کہ پنجگانہ بھی چھوڑ بیٹھیں گے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

اس حدیث کا خلاصہ تحریر کریں کہ دیہات میں جمعہ پڑھنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟ اور دیہات کس کو کہتے ہیں؟ ہمارے یہاں کے گاؤں میں جمعہ کی نماز لوگوں نے چھوڑ دیا ہے تو ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیہات میں جمعہ درست نہیں ہیں لیکن دیہات اور شہر سے کیا واسطہ رہا؟ چونکہ امام کا قول ہے کہ گاؤں اس کو کہتے ہیں جہاں کہ کھانے پینے کا سامان نہیں ملتا ہے حالانکہ یہاں پر دیہاتوں میں کھانے پینے کے علاوہ دیگر سامان مل جاتے ہیں، خیر اس کا خلاصہ تحریر کریں مع دلیل۔

الجواب

جمعہ کی صحت کے لئے مصر یا فنائے مصر کا ہونا شرط ہے اور مصر وہ جگہ ہے کہ جو ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہیں اور وہاں متعدد گلی کوچے، دوامی بازار ہوں اور حاکم رہتا ہو جو اپنے رعب و دبدبہ سے ظالم سے مظلوم کا انصاف لینے پر قادر ہو، یہی حضرت امام اعظم سے منقول ہے۔ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص ۵۵۱ فصل فی صلاۃ الجمعۃ، مطبع سہیل اکیڈمی، لاہور)

جو جگہ مصر یا فنائے مصر نہ ہو وہاں جمعہ صحیح نہیں بلکہ ظہر فرض ہے جو جمعہ کے پڑھنے سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں پہلے سے عوام پڑھتے آئے ہیں وہاں منع نہ کیا جائے گا کہ آخر نام خدا کا لیتے ہیں، منع کرنے سے پنجگانہ بھی چھوڑ بیٹھیں گے، البتہ انہیں حکم ہے کہ بعد جمعہ چار رکعت بنیت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-٦١٩

جو لوگ مسئلہ شرعیہ کو غلط بتاتے ہیں اور دوسروں کو فرض ظہر پڑھنے سے روکتے ہیں، سخت گنہ گار ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جمعہ کے روز جو دیہاتوں میں چار فرض ظہر کے پڑھائے جاتے ہیں، جہلا قسم کے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ بالکل غلط ہے، نہ تو خود ہی اس مسئلہ کو مانتے ہیں اور نہ عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر لوگوں کو بھی منع کرتے ہیں اور پڑھنے سے روکتے ہیں، مسئلہ کو غلط کہنا اور عمل کرنے اور دیگر اشخاص کو کرنے سے

ردکنا کیسا ہے بالتفصیل جواب مرحمت فرمائیں۔

مستفتی: ایم اے صدیقی بہاری

الجواب

جو لوگ مسئلہ شرعیہ کو غلط بتاتے اور دوسروں کو فرض ظہر پڑھنے سے روکتے ہیں، سخت گنہ گار مستوجب غضب، مستحق قہر قہار ہیں اور وعید شدید:

"ارأیت الذی ینھی عبداً اذا صلیٰ" [سورۃ الاقراء، آیت-۹]

بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔ (کنزالایمان)

میں داخل ہیں، ان سب پر توبہ لازم ہے، فی الواقع حکم یہی ہے کہ دیہات میں جمعہ وعیدین صحیح نہیں اور جمعہ کے دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں پہلے سے لوگ جمعہ پڑھتے ہوں، وہاں روکا نہ جائیگا کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو کسی طرح درست ہے مگر انہیں یہ حکم ہے کہ وہ چار رکعت فرض ظہر باجماعت پڑھ لیا کریں، اس میں نزاع فتنہ انگیزی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۲۰

دیہات میں نئے جمعہ کے بابت سرکار مفتی اعظم ہند کا فیصلہ اور اس کی تصدیق!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) یہاں ایک عالم تقریباً ۳۵ رسال سے رہتے ہیں اور تبلیغ اہلسنت وجماعت کرتے ہیں، ظاہراً سنت کے پابند ہیں، یہ بات ضرور ہے جو حق بات ہوتی ہے منہ پر کہتے ہیں، آپس میں نا اتفاقی ہوگئی اور دو جماعت ہوگئی۔ مالدار لوگ اپنی عید الگ کرلیے اور اپنا مدرسہ بھی الگ کرلیے، حضور مفتی اعظم ہند دونوں فریق کی رائے سے یہاں تشریف لائے اور شرع مطہرہ کے مطابق فیصلہ فرمادیا، مولانا صاحب جمعہ کی نماز ایک مسجد میں پڑھاتے تھے جو دو جماعت ہونے کے بعد یہاں جمعہ قائم ہوا تھا اور عید کی نماز بدستور

۳۵رسال سے پرانے عیدگاہ میں پڑھاتے ہیں جب یہاں کے لوگوں نے مفتی اعظم ہند کو کہا اور بہت زور کے ساتھ کہا کہ ہمارے یہاں جمعہ کی جماعت کم ہوگئی تو مفتی اعظم نے فرمایا کہ مولانا صاحب جمعہ تو دیہات میں جائز نہیں ہے اور جس وقت میں آیا ہوں اس وقت سے لے کر اب تک یہ لوگ جمعہ جمعہ شور مچاتے ہیں تو اعلیٰ حضرت کا یہ فیصلہ ہے کہ جمعہ جہاں قائم ہوگیا ہے تو اس کو نہ توڑنا چاہئے اور نیا قائم نہ کرنا چاہئے تو اس مسجد میں نیا جمعہ قائم ہوا ہے اس کو آپ چھوڑ دیجئے اور آپ ظہر کی اذان کہیں اور جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھیں۔ مولانا صاحب نے حکم مان لیا اور اس پر عمل درآمد اب تک ہے۔ کوئی بولتا ہے جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے ہیں، فاسق ہیں، ان کی امامت جائز نہیں، شرع مطہرہ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

مستفتی: یسیر الدین و رمضان علی و پناہ علی

الجواب

وہ لوگ غلط کہتے ہیں، حکم شرع وہی ہے جو سرکار مفتی اعظم ہند نے فرمایا، اس کی تعمیل پر امام کو مطعون کرنا حرام بدکام بدانجام ہے جس سے توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶۲۱

نماز جمعہ وعیدین دیہات میں صحیح نہیں! نئی جگہ پر نیا جمعہ اور عید قائم کرنا منع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

زید کے موضع کے اطراف میں مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں جہاں مساجد ہیں اور جمعہ بھی ہوتا ہے لیکن عرصہ قدیم سے عیدین کی نماز زید کے موضع کی عیدگاہ میں پڑھنے آتے تھے مگر اب کچھ کم پڑھے لکھے لوگوں نے یہ مسئلہ نکالا کہ جب جمعہ ہوسکتا ہے تو عیدین کی نماز بھی ہوسکتی ہے لہٰذا وہ لوگ اپنے گاؤں کی مساجد میں نماز عیدین ادا کرنے لگے ہیں تو دریافت طلب بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی نماز عیدین اپنے اپنے گاؤں میں ادا کرنے سے ہوسکتی ہے کہ نہیں؟ اور اگر نہیں ہوسکتی ہے تو جو پڑھاتے ہیں اور مسئلہ کو خلاصہ نہیں بتاتے اور اپنے مفاد کی خاطر پڑھتے بھی ہیں اور پڑھاتے بھی ہیں، ان پر حکم شرع کیا ہے؟ کیا وہ شریعت کے مجرم ہیں کہ نہیں؟

الجواب

نماز جمعہ وعیدین دیہات میں صحیح نہیں، البتہ جہاں عوام پہلے سے پڑھتے آئے ہیں، وہاں انہیں منع نہیں کیا جاتا کہ خدا کا نام لیتے ہیں اور نیا جمعہ اور نئی جگہ پر عید قائم کرنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶۲۲

ایک ہی مسجد میں جمعہ کی متعدد جماعت سے ہر ممکن طور پر احتراز چاہیے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

بارش کی وجہ سے کثرت ہجوم اور جگہ کی قلت کی وجہ سے ایک ہی مسجد میں جمعہ کی متعدد جماعتیں ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

الجواب

متعدد جماعت سے ہر ممکن طور پر احتراز چاہیے، ایک ہی جماعت میں پڑھانے کی کوشش کریں اور قلت جگہ کا علاج یوں ممکن کہ ایک دوسرے کی پشت پر سجدہ کریں، پھر بھی اگر کچھ بچ رہیں تو وہ دوسری مسجد میں جمعہ پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دوسری جماعت جائز ہے جبکہ امام ماذون بہ اقامت جمعہ وعیدین نماز پڑھائے ورنہ لوگ ظہر پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶۲۳

اردو میں خطبہ پڑھنا ممنوع ہے، خلاف سنت متوارثہ ہے!

مکرمی ومحترمی جناب حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری صاحب مدظلہ العالی! سلام مسنون

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ:

(۱) جمعہ کے خطبہ کے ساتھ ساتھ اردو میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) جمعہ کے عربی خطبہ کے ساتھ اردو میں ترجمہ کر کے پڑھنا اور ممبر سے سنانا کیسا ہے؟

(۳) ایک مسجد کے پیش امام صاحب ایسا عمل کرتے ہیں، منع کرنے پر جائز فرماتے ہیں۔ ایسے پیش

امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ برائے کرم حدیث وفقہ کی روشنی میں مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔
مستفتی: عبدالقیوم رضوی، باگ کھال لین مسجد، پوسٹ رشڑ، ضلع ہوگلی

الجواب

(۱،۲) مکروہ وممنوع ہے کہ خلاف سنت متوارثہ ہے۔ تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ (ج سوئم، ص ۶۷۷، مطبوعہ رضا اکیڈمی) دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) غلط کہتے ہیں، ان پر توبہ لازم ہے، جب تک توبہ نہ کریں امامت کے لائق نہیں، ان کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ خطبہ خالص عربی میں ہو اور اردو کے ترجمہ کو اذان ثانی سے پہلے پڑھ سن لیں، یوں دونوں کام ہوں گے اور مکروہ کا ارتکاب نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٢٤

ہمارے ائمہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر شرط ہے! گاؤں میں جمعہ جائز نہیں! گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے! گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط نہیں ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین دریں مسئلہ کہ:

موضع ڈوبھی صرف چالیس پینتالیس گھر کی بستی ہے، گاؤں کے لوگوں نے جمعہ قائم کر رکھا ہے حالانکہ گاؤں کے پورے لوگ شرکت بھی نہیں کرتے، گاؤں سے کم وبیش ایک میل پر قصبہ کھنا سرائی موجود ہے جہاں کہ جامع مسجد بھی موجود ہے، قصبہ کے لوگ اور قصبہ کے ارد گرد کے لوگ جمع ہو کر جمعہ ادا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں چند آدمیوں کے ساتھ موضع ڈوبھی کے لوگ جو جمعہ ادا کرتے ہیں، ان کا جمعہ ادا ہو جاتا ہے یا نہیں؟

مستفتی: نظام الدین، بمبئی

الجواب

ہمارے ائمہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر شرط ہے، یعنی وہ آبادی جہاں متعدد کوچے و بازار ہوں اور وہ جگہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہیں اور وہاں حاکم ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے، جہاں یہ تعریف صادق آتی ہو وہی شہر ہے، اور وہاں جمعہ جائز ہے اور جہاں یہ تعریف صادق نہیں آتی وہ گاؤں ہے، گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔ گاؤں والوں پر اس دن بھی ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگا مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں روکا نہ جائیگا کہ عوام خدا کا نام لیتے ہیں، ایک مذہب پر درست آتا ہے، ہاں یہ کہا جائے گا کہ جمعہ کے بعد چار رکعت ظہر بھی جماعت سے پڑھ لیا کرو۔ صورت مسئولہ میں گاؤں والے اگر قصبہ کی مسجد میں جمعہ پڑھیں تو مستحب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم صفر المظفر ۱۳۹۲ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۲۵

ہمارے ائمہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر شرط ہے! گاؤں میں جمعہ جائز نہیں!
گاؤں والوں پر اس دن ظہر فرض ہے! گاؤں میں جمعہ پڑھنے سے ظہر ساقط نہیں ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک گاؤں میں مسجد ہے، تقریباً ۶۰؍سال سے جمعہ کی نماز قائم ہے اور اسی گاؤں میں بستی کے باہر ایک عیدگاہ ہے جس میں دوسرے موضع کے لوگ آکر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ اتفاق کی بات یہ ہے کہ امام صاحب نے اب کی الوداع کی نماز بستی کے لوگوں اور دیگر جگہوں کے لوگوں کو اسی عیدگاہ میں پڑھائی اور اسی میں جمعہ کی نماز بند کردیا ہے اور بات یہ ہے کہ الوداع کی اذان کہہ کر بند کیا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ آپ ایسے امام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

مستفتی: محمد شاکر علی عرف للن، مقام وپوسٹ ڈھوا، وایا رسیا، ضلع بہرائچ

الجواب

فی الواقع دیہات میں جمعہ وعیدین درست نہیں کہ ان نمازوں کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے اور شرعاً شہر وہ جگہ ہے جو ضلع یا پرگنہ ہو، جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں متعدد گلی کوچے، دوامی بازار ہوں اور اس جگہ حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت وحشمت سے ظالم سے مظلوم کا انصاف لے سکے۔ جمعہ کے دن گاؤں والوں پر ظہر فرض ہے جو ان کے ذمہ رہ جاتا ہے مگر جہاں عوام پہلے سے جمعہ وعیدین پڑھتے آئے ہیں، وہاں ان کو منع نہیں کیا جاتا ہے کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں۔ ہاں اگر بعد جمعہ چار رکعت فرض ظہر با جماعت پڑھ لیا کریں تو فرض سے عہدہ برآ ہوں گے۔ یہ تو اصل حکم جمعہ وعیدین کا تھا اور امام نے کیوں جمعہ بند کیا، اس کی وجہ تحریر کیجئے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ: ٦٢٦

فرضیت وصحت وجواز جمعہ سب کے لئے اسلامی شہر ہونا شرط ہے!
روس وفرانس کے بلاد میں جمعہ صحیح نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

یورپ کے اندر بیشتر ممالک ایسے ہیں جہاں کبھی اسلامی حکومت ہوئی ہی نہیں وہاں جمعہ واعیاد نیز سکونت مسلمین کا شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

سائل فیروز احمد، سکریٹری نیدرلینڈ اسلامک سوسائٹی یورپ

الجواب

فرضیت وصحت وجواز جمعہ سب کے لئے اسلامی شہر ہونا شرط ہے جیسے روس وفرانس کے بلاد، ان میں نہ جمعہ فرض ہے نہ صحیح نہ جائز بلکہ ممنوع وباطل وگناہ ہے اس کے پڑھنے سے فرض ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا جہاں سلطنت اسلامی کبھی نہ تھی نہ اب ہے وہ اسلامی شہر نہیں ہو سکتے نہ وہاں جمعہ وعیدین جائز ہوں گے اگرچہ وہاں کے کافر سلاطین شعائر اسلامیہ کو نہ روکتے ہوں الخ۔

[فتاویٰ رضویہ، ج۳، ص۷۱۵-۷۱۶، مطبع رضا اکیڈمی ممبئی]

اور دارالحرب میں سکونت مکروہ ہے جبکہ کوئی منفعت جائزہ دینی یا دنیوی مظنون نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۷ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ: ٦٢٧

گاؤں میں جمعہ کے بعد ظہر کی نماز پڑھنا ضروری ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں:

اس گاؤں میں بعد جمعہ کے کچھ آدمی فرض ظہر با جماعت پڑھتے ہیں اور کچھ نہیں اور ان کا یہ کہنا ہے کہ جمعہ سے پہلے جو سنت پڑھتے ہیں وہ اول جمعہ میں پڑھی ہے اب ظہر کی چار سنت جو فرض ظہر سے پہلے پڑھی جاتی ہے بعد جمعہ کے وہ سنت پڑھ لیں تو جماعت ظہر پڑھیں زید کا کہنا ہے کہ جو جمعہ سے پہلے پڑھ چکے ہو وہ ظہر میں شمار ہیں اب سنت کی ضرورت نہیں۔

الجواب

زید صحیح کہتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور ظہر کی جماعت میں شریک ہونا سب کو ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ: ٦٢٨

جس گاؤں پر قصبے کا اطلاق نہیں ہو سکتا، وہاں جمعہ نہیں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں:

چھوٹا گاؤں جس پر کسی صورت سے بھی قصبہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا کیا جمعہ قائم کیا جا سکتا ہے؟ کیونکہ ہمارے یہاں ایک مولانا صاحب نے یہ بیان کیا تھا کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرمایا تھا اور کسی فتاویٰ کی کتاب کا حوالہ بھی دیا تھا یہ صحیح ہے یا غلط؟

مستفتی: احقر آرزو غفرلہ

الجواب

(۲) نہیں۔ کہ صحت جمعہ کیلئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے اور مصر وہ جگہ ہے جو ضلع یا پرگنہ ہو جسکے متعلق

دیہات گنے جاتے ہوں اور اس جگہ متعدد گلی کوچے اور دوامی بازار ہوں اور حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے واللہ تعالیٰ اعلم۔ تفصیل کیلئے فتاویٰ رضویہ (جلد سوم، باب الجمعہ، ص ۶۷۲، مطبوعہ رضا اکیڈمی) دیکھیں۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۱۹ رمحرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۶۲۹

خطبہ خالص عربی میں پڑھنا سنت متوارثہ ہے!
حضرت مولانا علمی علیہ الرحمہ سنی صحیح العقیدہ عالم تھے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جمعہ میں دوران خطبہ اردو نظم وغیرہ جو کہ خطبہ علمی میں ہے اس کو پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ عوام ان پڑھ ہیں دو چار ہی عقل سلیم رکھتے ہیں ورنہ سب ان پڑھ ہیں اور کافی دنوں سے وہ پڑھ رہے ہیں تو آیا اس کے پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور یہ جو علمی خطبہ شائع کیا ہے وہ کیسا عالم ہے؟ اس کا خلاصہ بھی ضرور کیجئے کیونکہ یہاں بحث ہے اگر منع ہے تو کیا علمی عالم نہیں تھے اس نے کیوں شائع کی ہے؟ اگر یہ منع ہے اور پھر پریس میں کیوں نہیں روک دیتے؟ اس کا جواب جلد عنایت فرمائیں۔ فقط۔

مستفتی: دلشان احمد ساکن روڑکی، ضلع سہارنپور

الجواب

خطبہ خالص عربی میں پڑھنا سنت متوارثہ ہے، دوسری زبان ملانا مکروہ وخلاف اولیٰ ہے۔ درمختار میں ہے:

”لان المسلمین توارثوہ فوجب اتباعھم“

[الدر المختار، ج۳، ص ۶۵، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

حضرت مولانا علمی علیہ الرحمہ سنی صحیح العقیدہ عالم تھے، انہوں نے نظم نصیحت کے لئے لکھی ہے، یہ مقصد نہیں ہے کہ خطبہ کے بیچ میں پڑھی جائے۔ اب مترجم قرآن شریف چھاپتے ہیں تو کیا کوئی نماز میں

ترجمہ بھی پڑھے گا؟ اور جواز کی صورت یہ ہے کہ اذان خطبہ سے پہلے ترجمہ کو پڑھ کر سنادیں پھر اذان ہو اور خطبہ خالص عربی میں ہو۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۳۰

امام جمعہ کا بوقت خطبہ اپنے حجرہ سے نمازیوں کی گردن پھلانگتے ہوئے آنا کیسا؟

کیا امام جمعہ کا بوقت خطبہ اپنے حجرہ سے نمازیوں کی گردن پھلانگتے ہوئے آنا درست ہے؟

الجواب

ایسا بھی ممکن ہے کہ گردن پھلانگنا نہ پڑے۔ خطبہ کے لئے اسے آنا ہی پڑے گا اس کے لئے لوگ بچ جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ: ۶۳۱

نماز جمعہ وعیدین ہر کس وناکس نہیں پڑھا سکتا! نماز جمعہ کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ سلطان اسلام یا اس کا ماذون یا ماذون کا ماذون پڑھائے! جہاں سلطان اسلام نہ ہو، وہاں اس جگہ کا اعلم علمائے بلد سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ قائم مقام سلطان کے ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

شہر جاورہ میں سات مساجد میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے اور کوئی مسجد ایسی نہیں کہ نمازیوں سے جمعہ کے وقت پُر ہو جائے۔ اتنا ہونے کے باوجود اہل جمال پورہ نے اپنی مسجد میں جمعہ قائم کرلیا بلا اجازت مفتی شہر جاورہ کے، اجازت لی تو شہر جاورہ کے نائب قاضی فخر عالم سے جو کہ نہ تو حافظ اور نہ مولوی

اور نہ کوئی شرعی ڈگری فخر عالم صاحب نے اہل محلہ جمال پورہ کے کہنے پر اس شرط پر اجازت دیدی کہ نکاح خوانی جمال پورہ میں میں ہی کروں گا۔اس لالچ میں آکر اس نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ قریب کی مسجد مسجد چھیپان اور مسجد سرکاری جو کہ عام روڈ پر ہے جس میں جمعہ کی نماز کے وقت اسلام کی نشانی نظر آتی ہے، کثرت نمازیان جمعہ کی وجہ سے اجازت دیکر اس شان وشوکت میں فرق ڈال دیا۔اب عرض یہ ہے کہ کیا اہل جمال پورہ کی نماز جمعہ صحیح ہورہی ہے؟ اور فخر عالم نے اپنے لالچ کی بنا پر جبکہ نہ وہ قاضی شرع ہے اور نہ کوئی ڈگری شریعت مطہرہ کی، نہ اس کو کچھ خیال، اجازت دیدی اجازت صحیح دی؟ جبکہ نماز جمعہ قائم کرنے کی کوئی بھی شرط نہیں پائی جاتی تھی اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ جواب سے سرفراز فرمائیں۔

مستفتی: حافظ بھوری

الجواب

نماز جمعہ وعیدین ہر کس وناکس نہیں پڑھا سکتا، نہ اس کے پڑھانے سے نمازیں صحیح ہوں۔ان کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ سلطان اسلام یا اس کا ماذون یا ماذون کا ماذون پڑھائے۔

غنیۃ میں ہے:

"الشرط الثانی کون الامام فیھا السلطان او من اذن له السلطان"

[غنیة المستملی شرح منیة المصلی،فصل فی صلوٰۃ الجمعة،ص ۵۵۳، سھیل اکیڈمی لاھور]

اور جہاں سلطان اسلام نہ ہو وہاں اس جگہ کا اعلم علمائے بلد سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ قائم مقام سلطان کے ہے۔

حدیقہ ندیہ میں فتاویٰ امام عتابی سے ہے:

"اذا خلی الزمان من سلطان ذی کفایة فالامور مؤکلة الیٰ العلماء ویلزم الامة الرجوع الیھم ویصیرون ولاة لھم —الخ"

[الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة،ج۱،ص ۳۵۱،النوع الثالث من انواع العلوم الثلاثة،مکتبه نوریه رضویه فیصل آباد]

لہٰذا صورت مسئولہ میں عوام کا خود ہی جمعہ قائم کرلینا، بے اجازت اعلم علمائے بلد مذکور جائز

نہیں۔ درمختار میں ہے:

"ونصب العامة الخطيب غير معتبر مع وجود من ذكر، اما مع عدمهم فيجوز للضرورة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[درمختار، ج ٣، ص ١٤، كتاب الصلوٰة، باب الجمعة، دار الكتب العلمية بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

۱۷/ رجمادی الاخریٰ ۱۳۹۶ھ

قد صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٣٢

دوران خطبہ عصا کا استعمال!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

خطبہ کے درمیان عصا رکھنے سے متعلق رسالہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اختلاف بیان کیا گیا ہے۔ یعنی بعض علماء کے نزدیک مکروہ اور بعض کے نزدیک غیر مکروہ۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ فی زمانہ مفتی بہ قول کیا ہے؟ جواب عنایت فرمایا جائے۔

الجواب

مفتی بہ یہی ہے کہ عصا کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے بوجہ اختلاف کے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"خطبہ میں عصا ہاتھ میں لینا بعض علما نے سنت لکھا، بعض نے مکروہ اور ظاہر ہے کہ اگر سنت بھی ہو تو کوئی سنت مؤکدہ نہیں۔ تو بنظر اختلاف اس سے بچنا ہی بہتر ہے مگر جب کوئی عذر ہو۔ [فتاویٰ رضویہ، ج سوم، باب الجمعہ، ص ۶۸۴، رضا اکیڈمی، ممبئی] والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ رجمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-٦٣٣

صلاۃ وسلام سنتوں سے پہلے پڑھنا مناسب نہیں!
سنت مؤکدہ میں بعد ادائے فرض عجلت شرعاً مطلوب ہے! سنت میں دیر کرنا مکروہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

نماز جمعہ کے فرضوں کے بعد صلاۃ سلام پڑھنا اور اس کے بعد سنتیں پڑھنا مناسب ہے یا نہیں؟

مستفتی: شفیق احمد، سول لائن بریلی

الجواب

نامناسب ہے۔ سنن مؤکدہ کے بعد پڑھنا چاہئے کہ سنن مؤکدہ میں بعد ادائے فرض عجلت شرعاً مطلوب ہے ولہٰذا ہمارے علمائے کرام کثرھم اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی کہ فرض کے بعد دعا بھی مختصر مانگے، بلکہ شامی میں ہے:

"ویکره تاخیر السنة الا بقدر اللهم أنت السلام–الخ"

[ردالمحتار، ج۹، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ص۶۰۷، دار الکتب العلمية بيروت]

یعنی سنت میں دیر کرنا مکروہ ہے مگر اتنی دیر کہ "اللهم أنت السلام و منك السلام تباركت یاذالجلال والاکرام" پڑھ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹رشوال المکرم ۱۳۹۶ھ

مسئلہ-٦٣٤

خطبہ کے دوران بلکہ جب امام خطبہ کے لئے ممبر پر چڑھ جائے، نماز وکلام ممنوع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

خطبۂ جمعہ کے درمیان سنت پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ ازروئے شرع کیا حکم رکھتا ہے؟

المستفتی: سید محمد شوکت علی رضوی

مدرسہ منظر اسلام، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

خطبہ کے دوران بلکہ جب خطبہ کے لئے امام ممبر پر چڑھ جائے، نماز و کلام ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲/ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۶۳۵

ہمارے مذہب حنفی میں دیہات میں جمعہ صحیح نہیں! جمعہ کی صحت کے لئے مصر شرط ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کا کہنا ہے کہ دیہات میں جمعہ جائز ہے اور بکر کہتا ہے کہ دیہات میں جمعہ ناجائز ہے۔ زید کا کہنا ہے کہ پہلے جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھے اس کے بعد جماعت کے ساتھ ظہر پڑھے اور بکر کہتا ہے کہ جمعہ جائز نہیں ہے، صرف ظہر پڑھے۔ تو ان دونوں میں کس کا کہنا صحیح ہے؟ اور یہ تحریر فرمائیں کہ شہر اور دیہات میں کیا فرق ہے؟ اس کا جواب حدیث و قرآن سے دلیل کے ساتھ عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔ آپ کا شکر گزار رہوں گا۔ فقط۔ والسلام۔

ساکنان گاؤں موہن پور ٹھریا، بریلی شریف

الجواب

بکر صحیح کہتا ہے، فی الواقع ہمارے مذہب حنفی میں دیہات میں جمعہ صحیح نہیں بلکہ ان پر اس دن ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے ساقط نہ ہوگا کہ جمعہ کی صحت کے لئے شہر شرط ہے اور شہر وہ جگہ ہے جہاں متعدد گلی کوچے دوامی بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں، نہ وہ جسے پینٹھ کہتے ہیں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو ظالم سے مظلوم کا انصاف لے سکے مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہو وہاں عوام کو منع نہیں کریں گے کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں جو ایک مذہب پر صحیح آتا ہے، منع کرنے سے وہ پنجوقتہ بھی چھوڑ بیٹھیں گے۔

درمختار میں ہے:

"اما العوام فلا یمنعون من تکبیر ولا تنفل اصلا لقلة رغبتهم فی الخیرات"

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوۃ، باب العیدین، ص۵۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

ہاں بعد جمعہ چار رکعت فرض ظہر کی باجماعت پڑھنے کا انہیں حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴ر شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، سوداگران، بریلی شریف

۱۴ر شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-٦٣٦

دیہات کے اندر جمعہ کی فرض نماز کے بعد فوراً تکبیر کہہ کر ظہر پڑھنا لازم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ:

دیہات کے اندر جمعہ کی فرض نماز کے بعد فوراً تکبیر کہہ کر ظہر کی فرض نماز جماعت سے پڑھنا جائز وافضل ہے یا نہیں؟ جبکہ جمعہ کی نماز کے ترک میں فساد یا گمراہی کا امکان ہے، جواب صحیح سے نوازا جائے۔

المستفتی: محمد رحمت علی رضوی

مقام بہرہ، ڈاکخانہ جلیشور، ضلع مہوتری (نیپال)

الجواب

صرف جائز نہیں بلکہ لازم ہے کہ فرض ظہر ذمہ میں رہ جائے گا اور بغیر ادا کیے ادا نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۳۷

خطبہ کی اذان سنتے وقت انگشت شہادت چومنا خلاف اولیٰ ہے!

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں:

ایک مولوی صاحب سے جو کہ باعمل اور پرہیزگار و عاشق رسول ہیں اور تمام شرعی مسائل سے واقف ہیں، ان سے زید نے سوال کیا کہ خطبہ کی اذان میں لفظ اشہد ان محمد رسول اللہ میں انگوٹھے چومنا کیسا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو چوم لیتا ہوں کیونکہ میرا دل اس وقت بے قرار ہو جاتا ہے جب تک میں نہ چوم لیتا چین نہیں آتا، یہ محبت کی بات ہے لیکن میں دوسروں کو حکم نہیں دیتا، ان کے لئے میرا یہ کہنا ہے کہ دیگر علموں سے پوچھو۔ لیکن اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے منع فرمایا ہے۔ از راہ کرم آگاہ فرمایا جائے کہ مولوی صاحب کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: رحمت اللہ، پیلی بھیت

الجواب

ہاں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے انگشت شہادت خطبہ کی اذان سنتے وقت چومنا خلاف اولیٰ فرمایا ہے یعنی بہتر نہیں اور چومیں تو کوئی حرج نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت خطبہ سننے کے لئے اس قدر ہونے کا حکم ہے اس لئے کہ حدیث میں حکم فرمایا گیا ہے کہ جب امام آجائے تو نماز اور کلام موقوف رکھا جائے۔ [فتاویٰ رضویہ، ج سوم، ص ۷۵۹، رضا اکیڈمی، ممبئی] واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ رشوال المکرم ۱۳۹۷ھ

لقد اصاب من اجاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۳۸

عیدین و جمعہ کا خطبہ خالص عربی میں پڑھیں دوسری زبان ملانا مکروہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ہٰذا میں کہ:

جمعہ کے دن یا عیدین کے دن اردو میں خطبہ پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ بینوا وتوجروا یوم الحساب

فقط۔ والسلام من اتبع الاسلام

المستفتی: محمد جمیل احمد نعیمی (امام مسجد)
مغل داتا پوسٹ سید چھور ضلع مہسانہ (گجرات)

الجواب

خطبہ خالص عربی میں سنت متوارثہ ہے، خطبہ غیر عربی میں پڑھنا یا اس میں دوسری زبان ملانا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۲۴ر ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی
دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف۔

مسئلہ-۶۳۹

عمامہ باندھنا کیا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع اس مسئلہ میں کہ:
عیدین یا جمعہ کی نماز میں امام کو دستار باندھنا سنت ہے کہ نہیں اگر نہ باندھے اس بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: سید بدر عالم
رجھتی، بوکارو، تھرل، بہار

الجواب

ہاں بے شک سنت مستحبہ ہے نہ باندھے تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-٦٤٠

عیدین کا خطبہ جمعہ میں پڑھنا مضر نہیں! ایذائے مسلم حرام!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل کے بارے میں کہ:

شال پورے، آسام میں جمعہ کے روز عید کی نماز پڑھی گئی ہے۔ دو گھنٹہ کے بعد اسی مسجد میں دوسرے مولانا صاحب جمعہ کی نماز پڑھاتے ہیں اور وہی دونوں خطبے جو عید کی نماز میں پڑھے گئے تھے مولانا نے دونوں خطبے پڑھائے۔ درمیان خطبہ اردو وغیرہ میں انہوں نے تقریر وغیرہ بھی نہیں فرمائی۔ ایک آدمی بول اُٹھے: یکم شوال ہے عید کا خطبہ آپ نے کیوں پڑھا؟ اس وقت تو یکم شوال کا خطبہ پڑھنا چاہئے۔ مولانا صاحب نے کہا: یہ غوث پاک کا خطبہ ہے اس میں تکبیر وغیرہ بھی تو نہیں لکھا ہے کہ اعتراض ہوتا اس میں عربی میں رمضان کے فضائل اور شوال الکرم کے چھ روزے وغیرہ کے بارے میں بہت سی باتیں ہیں، ہم نے تو کوئی غلطی نہیں کی۔ ایک صاحب بہادر نے کہا: اعتراض صحیح ہے، مولانا نے عید کے واجب خطبہ کو جمعہ میں پڑھ دیا ہے، دوسرے چندہ کے لئے دو مولوی آئے تھے انہوں نے کہا کہ مولانا صاحب نے بے وقت کی شہنائی بجائی ہے۔ دوسرے مولوی نے کہا کہ بے موقع خطبہ پڑھا گیا ہے۔ اس لئے یہاں انتشار پیدا ہوتا جارہا ہے اگر خطبہ میں خامی نہیں ہوتی تو چندہ مانگنے والے دونوں مولوی صاحب بے وقت کی شہنائی نہیں کہتے۔ آپ تفصیل سے جواب دیں کہ خطبہ میں کیا پڑھنا اور کہاں تک پڑھنا جائز ہے؟ اور مولانا موصوف نے عید کا خطبہ پڑھ کر غلطی کی ہے یا نہیں؟ اگر غلطی نہیں ہے تو انہیں رسوا کرنے والے کے لئے بھی شریعت کا کوئی حکم ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: قمر الزماں خاں
ساکن: نورتھ لکھیم پور، آسام

الجواب

خطبۂ مذکورہ کو پڑھنے کو بے محل بتانا بلاوجہ کا اعتراض اور ایذائے امام ہے جو حرام بدکام بدانجام ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادنیٰ مسلم کو ایذا دینا اپنی ایذا اور ایذائے رب الانام جل وعلا فرمایا۔

حدیث میں ہے:

"من اذیٰ مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ یوشك ان یھلکہ"

[فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، ج٦، ص٢٥، حرف المیم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

جس نے مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ناراض کیا اور جس نے خدا کو ناراض کیا قریب ہے کہ اللہ اسے سزا دے۔ ہرگز شرع مطہرہ سے اس کی مخالفت نہیں نہ وہ بے محل ہے بلکہ برمحل ہے کہ وہ دن عید کا تھا تو اس دن عید کے متعلق اور ایام ستہ کے روزوں کے متعلق وعظ و نصیحت کرنا مناسب تھا اسے بے محل کہنا جہالت بے مزہ ہے۔ دو خطبے خفیف جو طوال مفصل کی سورہ کی مقدار پر زائد نہ ہوں، مسنون ہیں۔ درمختار میں ہے:

"ویسن خطبتان خفیفتان و تکرہ زیادتھما علیٰ قدر سورۃ من طوال المفصل"

[درمختار، ج٣، ص٢٠، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

معترض پر ایسے مہمل اعتراضوں سے باز آنا لازم اور توبہ ضرور ورنہ مسجد سے روکے جانے کا مستحق ہوگا اور اگر اعتراض خبث باطن و بدمذہبی کی بنا پر ہو تو روک دینا اشد لازم ہے۔ اسی درمختار میں ہے:

"ویمنع منہ و کذا کل موذ ولو بلسانہ" واللہ تعالیٰ اعلم

[در مختار، ج٢، ص٤٣٥، ٤٣٦، باب ما یفسد الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مہر معاف کیے بغیر بیوی کا انتقال ہوگیا تو کیا کرے؟
عیدین میں تکبیرات زوائد بھول گیا سجدہ سہو کر کے نماز پوری کی تو کیا حکم ہے؟

مسئلہ-٦٤١

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

(۱) زید اپنی بیوی کا مہر ادا نہ کرسکا اور نہ اپنی بیوی سے معاف کراسکا زید کی بیوی کا انتقال ہوگیا اس کا مہر معاف ہونے کی کیا صورت ہوسکتی ہے اور مہر کے معاف کرنے کا حق اس کے بعد مرنے کے کس کو

پہنچتا ہے؟ جواب باصواب سے سرفراز فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۳) عید کی نماز میں زائد تکبیرات میں سے دوسری رکعت میں امام تینوں تکبیریں کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا اور بعد میں سجدہ سہو کر لیا کیا وہ نماز صحیح ہو گئی یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔

المستفتی: حافظ شفیق احمد

مقام پوسٹ چاند پور گڑھی ضلع مراد آباد

الجواب

(۱) بیوی کے ورثہ سے معاف کرالے، اگر وہ معاف کر دیں تو خیر ورنہ انہیں اپنا فریضۂ شرعیہ مجرا کراکے باقی مہر دے۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"والمهر يتاكد باحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحيحة و موت احدالزوجين سواء كان مسمى أو مهر المثل حتى لا يسقط منه شئ بعد ذلك الا بالابراء من صاحب الحق كذا في البدائع"

[الفتاوی الهندیه ج۱، کتاب النکاح، الباب السابع فی المهر الفصل الثانی ص ۳۷۰، دار الفکر بیروت]

یعنی تین چیزوں میں سے اگر ایک بھی پائی جائیگی تو مہر مؤکد ہو جائے گا دخول، خلوت صحیحہ اور زوجین میں سے کسی ایک کی موت، خواہ مہر مقرر ہو یا مہر مثل ہو۔ اور اس کے بعد اس سے کچھ نہ ہوگا جب تک کہ صاحب حق معاف نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نماز ہو گئی۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلايقع الناس في فتنة كذا في المضمرات نا قلا عن المحيط"

[الفتاوی الهندیه، ج۱، ص۱۸۷، کتاب الصلوة الباب الثانی عشر فی سجود السهو، دار الفکر بیروت]

یعنی جمعہ، عیدین، نماز فرض اور نماز نفل سب میں سہو کا ایک ہی حکم ہے مگر ہمارے مشائخ کرام نے نماز جمعہ و عیدین کے متعلق فرمایا کہ ان میں سجدہ سہو نہیں کرے گا تاکہ لوگ فتنے میں نہ پڑ جائیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ

جمعہ و عیدین میں سجدہ سہو کی ضرورت نہیں سجدہ سہو عفو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہاء المصطفیٰ قادری غفرلہٗ

مسئلہ-٦٤٢

قبرستان میں نماز پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں:

قبرستان میں جہاں قبریں ہیں، وہاں عید کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اور وہاں قانوناً عیدگاہ نہیں ہے اور وہ دیہات بھی ہے۔ تفصیل سے بیان فرمائیں۔

المستفتی: مولانا ضمیر احمد

راجہ کا سہس پور، بلاری، مراد آباد

الجواب

(۳) منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-٦٤٣

تکبیرات زوائد چھوٹ جائیں تو بھی نماز ہو جائے گی!

فاسق کو تقریر کرنا حرام ہے اغریبوں کے لیے صدقات اکٹھا کرنا بہتر ہے۔

کیا ارشاد ہے شریعت مقدسہ کا اس مسئلہ میں کہ:

(۱) قصبہ سیکر نگر میں ابھی بروز بدھ نماز عید الاضحیٰ ہوئی، تقریباً مقتدیوں کی تعداد ۶۰۰ر سے کم و بیش تھی۔ نماز پوری کرنے کے بعد صلاۃ وسلام پڑھنے کے بعد لوگ رخصت ہوگئے، سبھوں کے چلے جانے کے بعد صرف پانچ یا چھ اشخاص رہے، امام صاحب کے پاس اس وقت تین چار شخصوں نے جو کہ بے شرع ہیں، ان کے چہرے پر داڑھی بھی نہیں، غرضیکہ وہ سب فاسق ہی تھے، انہوں نے کہا کہ امام صاحب، آپ ایک تکبیر بھول گئے، پڑھی نہیں، امام صاحب نے فرمایا: نہیں، میں نے پڑھی ہے۔ اس کے علاوہ اور حضرات جو نماز ادا فرما چکے تھے محلہ والوں میں، انہیں بلایا گیا تو ان حضرات نے کہا کہ امام صاحب نے پوری تکبیر پڑھی ہے، اور نماز ہوگئی۔ لہٰذا عرض یہ ہے کہ مسئلہ کو حل فرما کر آپس میں تصادم اور نااتفاقی سے بچائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

(۲) زید فاسق و فاجر ہے، کہیں روزانہ جگہ بجگہ وہ حدیث شریف پڑھ کے سناتا ہے اور مسئلہ بھی بتاتا ہے اور بات بات پر وہ قرآن کی قسم کھاتا ہے، کتاب کے بغیر دیکھے وہ بیان کرتا ہے جبکہ غیر عالم کو تقریر کرنا درست نہیں ہے اور اپنے بیگانے کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(۳) چرم قربانی وزکوٰۃ کے رقوم ایک کمیٹی گاؤں گاؤں اور شہر سے حاصل کر رہی ہے اور میرٹھ کے مظلوموں کے لئے۔ لیکن جب زید سے کہا گیا کہ آپ چرم قربانی دے دیں میرٹھ کے لئے تو زید نے کہا کہ ہم نہیں دیں گے، اس لئے کہ ہم نے کہا کہ ہمارا چرم قربانی وزکوٰۃ وفطرہ کے رقوم سنی مدرسہ میں بھیجیں گے۔ آیا ہم لوگوں کا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ یا میرٹھ کے لئے بھیجنا بنسبت دینی مدرسہ کے لئے، زیادہ بہتر ہے؟

(۴) امام صاحب نے اوپر کی سیڑھی سے اتر کر عربی خطبہ کے علاوہ سیڑھی پر آکر اردو میں عوام کو چرم قربانی کے مسائل انہوں نے سمجھایا تو ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ سننے والے عوام دیہات کے رہنے والے ہیں اور عربی سمجھنے سے قاصر ہیں، اس لئے امام صاحب نے مناسب سمجھتے ہوئے انہوں نے کچھ اُردو میں بھی سمجھا دیا، بعد میں چند حضرات نے اعتراض کیا کہ امام صاحب کو اُردو میں نہیں پڑھنا چاہئے اور ان پر الزام لگاتے ہوئے برہمی کا اظہار کر رہے ہیں۔

المستفتی: محمد عمر، محلہ سیکر نگر، بکری مسجد، ضلع آگرہ

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں نماز ہوگئی، اگر چہ تکبیر چھوٹ گئی ہو، اور اُن چند اشخاص کا دعویٰ نامسموع اور اعتراض غلط ہے، جس سے توبہ لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اسے تقریر کرنا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) آپ لوگوں کا فعل درست اور خوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) خطبہ خالص عربی میں ہونا سنت متوارثہ ہے اور سنت متوارثہ کی اتباع ضرور ہے اور اس کا ترک مکروہ ہے۔ لہٰذا خطبہ میں دوسری زبان نہ ملائیں، قربانی کے مسائل خطبہ کے بعد یا نماز سے پہلے سمجھا دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱/ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-٦٤٤

نماز عید کے بعد دعا کب کریں؟ تکبیر تشریق اور ایام تشریق میں کیا مناسبت ہے؟ اشرفی دینار اور دینار سرخ کی وضاحت۔ نکاح میں قاضی کی حیثیت کیا ہے؟ کیا مہر میں دینار و اشرفی مقرر کرنا ضروری ہے؟ ماں کا دودھ معاف کرانا ضروری ہے کہ نہیں؟ صحابہ میں سے کسی کے پیشانی پر داغ تھا؟ علی الصباح تاڑی پینا کیسا ہے؟ اللہ کو صاحب کہنا کیسا؟ سرکار کو بانی اسلام کہنا کیسا؟

بگرامی خدمت حضرت مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب، مفتی دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف

ہدیہ سلام و رحمت۔ مندرجہ ذیل سوالات حاضر ہیں۔ جوابات مدلل بحوالہ کتاب و بقید صفحات تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

(۱) نماز عیدین کے بعد دعا کا کیا حکم ہے؟ بصورت جواز بعد سلام دعا مانگی جائے یا بعد خطبہ؟

(۲) تکبیر تشریق اور ایام تشریق (لفظ تشریق دونوں میں موجود ہے) میں کیا مناسبت ہے؟

(۳) اشرفی دینار اور دینار سرخ کو واضح فرمائیں۔

(۴) عقد نکاح میں قاضی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ قاضی اور وکیل میں کیا فرق ہے؟

(۵) کیا دین مہر میں سکۂ رائج الوقت کے علاوہ اشرفی یا دینار کا مقرر کرنا بھی ضروری ہے؟

(۶) ماں کے دودھ کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو معاف کرانا ضروری ہے؟ اگر ماں نے معاف نہ کیا تو کیا ہوگا؟

(۷) کیا صحابۂ کرام میں کسی کی پیشانی پر گدہ تھا؟

(۸) علی الصباح تاڑی میں نشہ نہیں ہوتا اس کا پینا کیسا ہے؟

(۹) اللہ صاحب کہنا کیسا ہے؟

(۱۰) حضور علیہ السلام کو بانی اسلام کہنا کیسا ہے؟

مستفتی: مبین الہدیٰ نورانی خطیب باری مسجد، آزاد نگر، جمشید پور (بہار)

الجواب

(۱) جائز ہے اور تفصیل رسالہ مبارکہ سرور العید بحل الدعاء بعد صلوٰۃ العید میں دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ بعد خطبہ چاہئے اور اسی پر عمل قدیم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) تکبیر معروف ایام تشریق میں کہی جاتی ہے اس لئے تکبیر کو تکبیر تشریق کہتے ہیں اور تشریق لغۃً دھوپ میں گوشت سکھانا ہے اور اس مناسبت سے یوم نحر کے بعد تین دن ایام تشریق کہلائے اور یوم عرفہ و یوم نحر سمیت پانچوں دن کو ایام تشریق کہنا تغلیباً ہے یا بایں وجہ کہ تشریق کا اطلاق لغۃً اس تکبیر پر بھی ہوتا جو اُن ایام میں کہی جاتی ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

"نقل فی الصحاح وغیرہ ان التشریق تقدید اللحم وبہ سمیت الایام الثلاثۃ بعد یوم النحر ونقل الخلیل بن احمد النضر بن شمیل عن اھل اللغۃ انہ التکبیر فکان مشترکا بینھما—الخ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[ردالمحتار، ج۳، ص ۶۱، کتاب الصلوٰۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۳) دینار کا وزن ۴/۱-۲ ماشہ سونا ہے اور دینار سرخ سونے کا دینار ہے اور اشرفی غالبا ایک تولہ سونے کی ہوتی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) قاضی عرفاً نکاح خواں کو کہتے ہیں اور وہی شرعاً وکیل نکاح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) یہ بھی حقوق سے ہے اور حق معاف کرانا لازم۔ نہ کہ اس کا ہو تو ماں کے لئے ایصال ثواب کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پر گٹہ تھا اس لئے ان کا لقب ذو الثفنات تھا مگر وہ صحابی نہیں، صحابہ میں کسی کی پیشانی پر گٹہ تھا، نظر سے نہ گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) اگر یہ واقعہ ہے تو ممانعت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) وہابیہ کی عادت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۴۵

کیا نماز عید میں سلام کے بعد خطبہ سے پہلے دعا مانگنی چاہیے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

نماز عید میں دعا، سلام کے بعد خطبہ سے پہلے مانگنی چاہیئے یا نماز وخطبہ کے بعد؟ امید ہے کہ شریعت مطہرہ کے حکم کو بیان فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں گے۔

محمد انیس الرحمٰن، معرفت نورانی بک ڈپو ای ۱۴ اڈی مارکیٹ بردوان بنگال

الجواب

خطبہ کے بعد۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ ر شوال ۱۳۹۸ھ

فجر کے بعد سلام پڑھنا کیسا؟ نعت پڑھنا بلاقید وقت جائز ہے!
لاؤڈ اسپیکر سے خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

مسئلہ-٦٤٦

محترم ومکرم ومعظم بخدمت مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) روزانہ فجر کی نماز پڑھ کے سلام پڑھ لیا جائے تو کیا ناجائز ہے؟ جواب دیں۔

(۲) قریب ۹ ربجے شام کو گاؤں کے کافی لوگ مدرسے میں اکٹھا ہوں، فرمائش نعت پاک سننے کی کریں تو کیا اس وقت نعت شریف درست نہیں ہے؟ جواب دیں اور جو شخص ان سب کو غلط بتائے، شرک سمجھے تو وہ کون ہوا؟ جواب دیں

(۳) جمعہ کے دن خطبہ، لاؤڈ اسپیکر سے پڑھ دیا جائے تو کیا جائز ہے؟ جواب دیں۔

جواب بہت جلد مرحمت فرمائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی

ناچیز احقر العباد عبدالواحد (پیش امام)
مسجد جھتہ پوروہ، پوسٹ مجگئی، ضلع کھیری

الجواب

(۱) جائز ومستحسن ہے، سلام بر حضور خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام کبھی منع نہیں، اللہ نے سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے اور وقت نہیں باندھا ہے تو ہمیں کسی کو تحدید اور کسی وقت منع کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ غلط کہنے والا اور شرک بتانے والا گمراہ بے دین وہابی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ رجمادی الآخرہ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

باب احکام المساجد

ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں کب لگا سکتے ہیں؟
چندہ دہندگان رافضی ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ-٦٤٧

حضور قبلہ ازہری میاں صاحب کی بارگاہ اعلیٰ میں غلام کا نذرانہ عقیدت عرض ہو!

سب سے پہلے غلام کی التماس ہے کہ غلام کا خط حضور کی بارگاہ اعلیٰ میں پہنچتے ہی فوراً جواب عنایت فرمانے کی زحمت گوارہ فرمادیں تاکہ غلام کو بے رنگ خط حضور کے قدموں میں روانہ کرنے کا موقع نہ ملے۔ اکثر ایسا میرے ساتھ ہوتا ہے اس لئے عرض کرنا پڑ رہا ہے۔

اب حضور سے التماس ہے کہ پروگرام عرس رضوی کا غلام کو ملا اس میں رسالہ اباحت تحریر فرمایا گیا وہ ہدیہ بھی سالانہ ۲۵ رروپیہ تحریر فرما کر حکم فرمایا گیا کہ نمونہ ارسال منگا کر پڑھ کر خریدار بنے۔ اس پر غلام کی عرض ہے کہ ایک رسالہ بطور نمونہ کے روانہ فرمادیں تاکہ اسے دیکھ کر پڑھ کر غلام خریدار بن سکے اور وہ بھی خریدار بنا سکے۔

حضور سیدی وسندی کے مزار مبارک پر غلام بدنصیب کا سلام پیش کرادیں، وہ مجھ جیسے غریب کے لئے بارگاہ میں دعا فرمادیں کہ ایک مرتبہ سرزمین بریلی شریف کی زیارت کروں اور مزار مبارک پر حاضری دے کر کچھ فیوض و برکات حاصل کرسکوں۔ دعا فرمادیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد کے کام میں لیا جاتا ہے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

(۲) شاہ (بوہرہ) جماعت کی مسجد کے نام سے چندہ اکٹھا کیا گیا ہے اور سنت جماعت کی مسجد میں وہ رقم خرچ کرنا درست ہے یا نہیں؟

یہاں پر شاہ بوہروں کی مسجد تھی اور وہ جماعت والے سب اودے پور چلے گئے، یہاں پر قوم میں آپسی فساد ہونے سے جو مسجد شاہ کی ویران پڑی تھی اس میں مہر لگا کر وہ شاہ جماعت سے اجازت حاصل کر کے نماز پڑھنا شروع کیا۔ یہاں چند صاحب نصاب کہتے تھے کہ بوہروں کی مسجد میں نماز نہیں ہوتی ہے وغیرہ۔ اس پر مرکز سے جوابات طلب کرنے پر مسجد میں نماز پڑھنا، عبادت کرنا درست بتایا، آپ دونوں پارٹی میں صلح ہو جانے سے شاہ کی مسجد کو چھوڑ کر واپس پہلے کی مسجد میں نماز پڑھنا شروع کیا۔ وقت عبادت مسجد کی حالت خراب تھی، اس کی درستی بابت چندہ وصول کیا گیا، جو رقم رضویہ کمیٹی کے خزانچی صاحب کے پاس ہے مگر جو لوگ مسجد کو ناجائز بتا کر نماز نہیں ہونا کہتے تھے وہی چند صاحب اب سوال کرتے ہیں کہ آپ کے پاس جو رقم جمع ہے وہ ہم کو دی جائے تاکہ ہم پہلے والی مسجد میں کام تعمیر کرا دیں۔ کیا یہ رقم جس مسجد کے نام سے آئی ہے اس میں کام لینا چاہئے یا دوسری مسجد میں کام میں آسکتی ہے؟ اس کے مطابق غلام کی التماس ہے کہ اس کا جواب قرآن کریم وحدیث پاک کی روشنی میں مع دلائل سے جواب عنایت فرمادیں۔

المستفتی: منشی امیر محمد رضا قادری نوری، مقام وپوسٹ گوگندہ، ضلع اودے پور (راجستھان)

الجواب

(۱) نہیں جبکہ اس مسجد کو اب یا آئندہ ضرورت ہو، ورنہ حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نہیں جبکہ چندہ دہندگان رافضی ہوں ورنہ دینے والوں کی اجازت سے نئی مسجد میں لگائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-٦٤٨

مسجد کا ملبہ کب بیچ سکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

ایک مسجد ٹاؤن ایریا رچھا میں واقع ہے، اس کی حالت بہت خستہ تھی جس سے یہ ڈر تھا کہ وہ کسی وقت بھی شہید ہو سکتی ہے، یہ سوچتے ہوئے کچھ افراد نے یہ طے کیا کہ اس کی تعمیر نو کی جائے، اس وجہ سے اس کی عمارت کو منہدم کیا گیا اور پھر سے اس کی تعمیر جاری ہے۔ بات دریافت طلب یہ ہے کہ پرانا روڑ مٹی

اور ٹوٹی پھوٹی اینٹیں اور اس کا پرانا ملبہ کس کام میں لیا جائے؟ اس کو فروخت کر کے مسجد کی عمارت میں اس کی رقم لگائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

دوسری بات یہ ہے کہ اس ملبے کی وجہ سے راستہ گھیرا ہوا ہے جس سے نمازیوں کو آنے جانے میں پریشانی ہوتی ہے اس کے لئے شرع شریف کا کیا قانون ہے؟ کیونکہ کچھ اصحاب یہ کہتے ہیں کہ اس کو فروخت نہیں کر سکتے۔ تو پھر اس ملبے کا کیا کیا جائے؟

المستفتی: اختر حسین، رچھا، ضلع بریلی شریف

الجواب

اگر مسجد کو اس ملبے کی ضرورت بالفعل یا آئندہ ہے تو اسے مسجد کے لئے رکھا جائے جبکہ لوگوں کی دسترس سے محفوظ رکھنا ممکن ہو، اور اگر اس کی حفاظت نہیں کر سکتے تو اسے کسی مسلمان سے واجبی قیمت پر بیچ دیں اور وہ اسے ادب کی جگہ پر لگائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶۴۹

ایک مسجد کی وقف شدہ زمین میں دوسری مسجد بنانا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے محلہ کے ایک شخص مرحوم نے کافی عرصہ ہوا، اپنے دو مکان جو مسلم آبادی کے درمیان واقع ہیں، ان مکانوں کو ایک مسجد جو غیر مسلم آبادی سے دور قبرستان میں بنی ہوئی ہے، اس کے لئے وقف کر دیے تھے۔ اب اہل محلہ اور اس شخص کے وارثین ایک مکان میں مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب مرحمت فرمائیں۔

حوالہ وقف نامہ:

"میں اپنے دونوں مکان قبرستان کی مسجد کو وقف کرتا ہوں، اپنے اختیارات خود سے نکال کر مسجد کو دیتا ہوں، جب تک میں زندہ رہوں گا اس جائیداد مسجد کا خود منتظم رہوں گا، ایک روپیہ

ماہوار اس کو دیتا رہوں گا، میرے مرنے کے بعد وارثین ہی اس
کے متولی منتظم رہیں گے اور ان مکانوں کو جائے سکونت بھی
رکھیں گے، دینی کام میں بھی استعمال کرسکیں گے، اس کی آمدنی میں
سے ایک روپیہ ماہوار مسجد کو دیتے رہیں گے"۔

المستفتی: گلاب احمد، نزد فینس ٹیلر، جامع مسجد، ہاتھرس، ضلع علی گڑھ (یوپی)

الجواب

صورت مسئولہ میں اس مکان میں مسجد بنانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ—۶۵۰

پرانی عمارت جس میں مسجد کی کوئی علامت نہیں، اسے مسجد کہنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ہمارے یہاں ایک گورستان ہے جس میں ایک پرانی عمارت بنی ہوئی ہے، اس عمارت کا پتہ صحیح نہیں چلتا کہ یہ واقعی مسجد ہے، مگر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسجد ہے، مگر عمارت کا نقشہ مسجد سے ملتا نہیں ہے، نہ اس میں مینار یں ہیں اور نہ ممبر ہے، ویران پڑی ہے اور اس میں گندگی بھی رہتی ہے۔ اس صورت میں اس کو ہم لوگ کیا تصور کریں؟ ہماری بستی کا پورا پورا خیال ہے کہ اس عمارت کی اینٹ وغیرہ جو بستی میں دینی مدرسہ قائم ہے، اس کی عمارت میں استعمال کرلیں کیونکہ بچوں کے بیٹھنے کے لئے کوئی معقول جگہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ مشورہ ہے کہ عمارت برباد ہورہی ہے، لوگ اس کی اینٹیں اکھاڑ کر اپنے استعمال میں لیتے ہیں، پھر وہیں رکھ دیتے ہیں، کبھی کبھی غائب بھی ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں عمارت کی اینٹ کو مدرسہ کی عمارت میں لے لیں، کیا حکم ہے؟

(۲) بحوالہ بہار شریعت حصہ دہم، ص ۵۹ پر یہ مسئلہ ہے کہ مسجد کی چٹائی، جائے نماز وغیرہ بیکار ہوں اور اس مسجد کے لئے کارآمد نہ ہوں تو جس نے دیا ہے وہ جو چاہے کرے، اختیار ہے اور مسجد ویران ہوگئی

کہ وہاں لوگ رہتے نہیں تو اس کا سامان دوسری مسجد کو منتقل کر دیا جائے بلکہ ایسی مسجد منہدم ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ اس کا عملہ لوگ اٹھا لے جائیں گے اور اپنے صرف میں لائیں گے تو اسے بھی دوسری مسجد کی طرف منتقل کر دینا جائز ہے؟

یہ حوالہ اس لئے پیش کیا ہے کہ اس عمارت کو مسجد تصور کر کے اس کا عملہ آبادی والی مسجد کی تجدیدی مرمت وضو خانہ وغیرہ میں کچے صحن استعمال کر لیں یا صرف مدرسہ دینیہ میں استعمال کریں؟ از روئے شریعت کیا حکم ہے؟

المستفتی: حافظ سمیع اللہ خاں وارثی، موضع و پوست پنڈارتھو، ضلع کانپور (یوپی)

الجواب

اگر وہ لوگ ثقہ ہیں تو ان کی بات ماننا چاہئے اور اسے مسجد سمجھنا چاہئے پھر اگر حالت واقعی وہ ہے جو تحریر ہوئی تو اس کا ملبہ دوسری مسجد میں لگا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۷ ررمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۵۱

لوگوں کا مسجد کی ضرورت اور اس کی حرمت و دیانت کے لئے متولی سے جائز بات کہنا درست ہے! جو متولی مسجد کی حرمت کا خیال نہ کرے، وہ لائق تولیت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

زید کہتا ہے کہ مسجد سنہری، محلہ امام باڑی کے متولی مرحوم عبد الجبار کا انتقال ہو گیا ہے، ان کے قائم مقام متولی محمد یوسف پہلوان مقرر کرتے ہیں، مسجد کا روپیہ بھی محمد یوسف پہلوان ہی کے پاس ان کی برادری کے کہنے کے مطابق ہے۔ قریشی برادری سے تعلق رکھنے میں مسجد کے ضرورت کے بارے میں مقتدی اگر کچھ کہتے ہیں تو موجودہ متولی کا کہنا ہے کہ یہ ہماری برادری کا معاملہ ہے، آپ لوگ یعنی مقتدی

لوگ کسی قسم کا اعتراض نہیں کر سکتے ہیں۔ لہٰذا قرآن پاک وحدیث پاک کی رو سے متولی کا کہنا سہی ہو تو آئندہ محتاط رہیں۔ اگر عوام بول سکتے ہیں تو متولی کا ایسا کہنا جو اوپر حال درج ہیں کیا حکم قرآن وحدیث سے واضح کریں۔ روپیہ ہونے کے باوجود جو ضرورت کے سامان مسجد میں نہیں ہیں، تعمیری کام بھی تمام باقی ہر موسم میں مقتدی کو بے حد پریشانی اُٹھانا پڑیں، امام کو بھی ضرورت کے مطابق شاہرہ نہیں دیا جاتا ہے۔ بکریاں محلے کے بچے مسجد کے دوسری منزل پر چڑھ کر پتنگ اڑاتے اور شوروغل کرتے ہیں۔ گفتگو کے دوران غیر برادری کے مقتدی لوگ کہنے لگے کہ شرعی ضرورتوں کے انتظام کے بارے میں تو کہنا ہی پڑے گا تب موجودہ متولی صاحب نے فرمایا کہ شرعی ورعی کی بات نہ بتاؤ، ایسا کہنا کیسا ہے؟

المستفتی: نظام الدین خاں، سچائی وبھاگ، پلاننگ آفس، گونڈہ

الجواب

لوگوں کا مسجد کی ضروریات کے لئے اور اس کی حرمت وصیانت کے لئے کہنا درست ہے اور انہیں جائز بات کہنے کا حق ہے، اس سے انہیں روکنا جائز ہے، متولی کو مسجد کی تعمیر اور اس کی ضروریات اور اس کی حرمت کا خیال سب سے زیادہ از خود چاہئے ورنہ لائق تولیت ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۶۵۲

مسجد کے اندر بیع وشراء ناجائز ہے! مسجد کی بالٹی سے کام لینے کا حکم! اذان و خطبہ میں مائک استعمال کرنا جائز ہے! منہ زبانی خطبہ اس وقت پڑھنا جائز جبکہ صحیح یاد ہو! مسجد کے روپے سے مسجد کا سامان رکھنے کے لئے حجرہ بنا سکتے ہیں! مسجد میں دنیا کی مباح بات بھی حرام ہے! مسجد کی تعمیر سے متعلق مسجد میں بات کرنے میں مضائقہ نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) قبلہ حضرت صاحب! ہمارے یہاں جامع مسجد میں کچھ پستے کے اور انار کے درخت ہیں تقریبا

کم وبیش دس سال سے جس کے پھل کی آمدنی اس مسجد میں دستیاب نہیں ہوئی کہ کوئی منتظم کار صحیح نہ تھا اس لئے یہ نہیں پتہ چلتا تھا کہ پھل کیا ہوئے اور کون توڑ لے گیا لیکن تقریباً دو سال ہوئے، مسجد کے منتظم کار بنائے گئے اور سکریٹری خزانچی وغیرہ جس کی وجہ سے کام صحیح ہونا شروع ہوا تو حضرت! انار کے پھل جمعہ کے دن خطبہ کے قبل عوا کے سامنے مسجد کے اندر نیلام کیا پھل کے پیسے مسجد میں لیے گئے تو کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مسجد کے اندر نیلام نہ کرنا چاہیے۔ حضور عالی اگر مسجد کے اندر پھل نیلام نہ کیا جائے تو بعد نماز فوراً عوام چل دیتے ہیں اور وہ پھل پھر کوئی نہیں لیتا، اسی طرح بیکار ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں تو حضرت اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ مسجد کے اندر نیلام کیا جائے یا باہر کیا جائے؟

(۲) مسجد کی بالٹی اور رسی سے حضور اعلیٰ گاؤں محلہ کے لوگوں کا یہ اصول ہے کہ غسل اور کپڑے وغیرہ سب مسجد کے ڈول سے کام لیتے ہیں۔ حضرت اس کے بارے میں تحریر فرمائیے۔

(۳) مائک سے اذان اور اذان ثانی خطبہ پڑھا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور خطیب بغیر کتاب کے منہ زبانی خطبہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ مائک نماز میں لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ تحریر فرمائیں۔

(۴) حضرت حضور اعلیٰ مسجد کے پیسہ سے مسجد کا سامان رکھنے کے لئے حجرہ بن سکتا ہے یا نہیں؟ یا حجرہ کے لئے دوسرا چندہ کیا جائے؟

(۵) حضور مسجد کے اندر دنیاوی باتیں کرنا کیسا ہے؟

(۶) مسجد کے متعلق تعمیری سلسلے میں یا دیگر اور مسجد کے لئے کوئی بات یا عوام سے اجازت لی جا سکتی ہے یا نہیں؟ مسجد کا مسئلہ مسجد میں طے کیا جائے یا باہر؟

الجواب

(۱) مسجد کے اندر بیع وشراء ناجائز ہے ومنع ہے لہٰذا مسجد کے اندر نیلام کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اس میں حرج نہیں جبکہ مسجد کے احاطہ ہی میں استعمال کرتے ہوں اور اگر یہ چیزیں گھروں کو پہنچاتے ہوں تو ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) مائک کا استعمال اذان وخطبہ میں جائز ہے اور منہ زبانی خطبہ پڑھنا بھی جائز ہے جبکہ صحیح یاد ہو اور غلطی نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) بن سکتا ہے کہ مصالح مسجد سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) مسجد میں دنیا کی مباح بات حرام ہے اور نیکیوں کو یوں کھاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ الحدیث۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) اس میں مضائقہ نہیں کہ یہ دنیاوی بات نہیں بلکہ دین کی بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶؍ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ۔۔۶۵۳

جو متولی مسجد میں دیوبندی امام رکھے، اس متولی کو تولیت سے معزول کرانا ہر سنی کا فرض ہے!

عزیز بزرگو و دوستو! السلام علیکم

خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ یہاں خیریت سے ہیں، آپ لوگوں کی خیریت خداوند کریم سے ہر روز نیک چاہتے ہیں۔ دیگر احوال یہ ہے کہ یہاں کھاپر کھیڑے میں نئی مسجد تعمیر کی گئی اس مسجد میں سبھی نے امداد دی اور مسجد کا کام شروع ہوا۔ مسجد کے اوپر کا سلاپ کا کام باقی ہے۔ ویسے اس کے اوپر چٹائی وبلی ڈال کر نماز شروع کی گئی۔ ہم نے جو امداد دی اگر چہ ہم کو پہلے ہی بے وجہ معلوم ہوتی تھی کہ مسجد دیوبندی جماعت کے لئے تعمیر کی جارہی ہے تو کوئی بات نہیں، اس مسجد میں نماز بعد سلام پڑھا جاتا تھا، عید میلاد النبی کے روز سنی جماعت والوں نے عشا کی نماز بعد میلاد شریف و فجر نماز کے بعد قرآن خوانی رکھی، میلاد شریف کے بعد تعظیم کے واسطے جماعت کھڑی ہوئی جس میں کہ وہاں کے امام صاحب کھڑے نہیں ہوئے تو کچھ شخصوں نے ایسا کہا کہ آپ کیوں کھڑے نہیں ہوئے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا گیا ہے سلام پڑھنے کا؟ ویسے امام صاحب دیوبندی جماعت کے ہیں اس وجہ سے وہاں سنی جماعت کے لوگ نماز ادا کرنے زیادہ تعداد میں شریک نہیں ہوتے پھر بھی ہماری سنی جماعت ان سے زیادہ تعداد میں رہتی ہے، ان سے نماز کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ لوگ نماز پڑھنے آیا کریں ان سے جواب ملتا ہے کہ ان کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں ہم مسجد کے متولی

سے کہیں کہ آپ امام صاحب کو بدل دیں، ان سے جواب ملتا ہے کہ آپ نے جو امداد مسجد کے لئے دی ہے اس کو ہم واپس کر دیں گے، میں نے سب باتوں کا خلاصہ لکھ دیا۔ آپ اس بات کا فتویٰ وغیرہ بھیجیں۔ ویسے ہی یہاں کا جو ماحول چل رہا ہے اسے آپ سلجھائیں، آپ سے اتنی التجا ہے، زیادہ کیا لکھوں۔ آپ خود سمجھ دار ہیں، خط کا جواب جلد سے جلد بھیجیں، ہم خط کا انتظار کر رہے ہیں۔

ہمارا پتہ: تاج کوٹلو بھنڈار، موضع وڈاکخانہ کھاپر کھیڑا، ضلع ناگپور، تحصیل ساویتر، مہاراشٹر

الجواب

صورت مسئولہ میں متولی کو لازم ہے کہ دیوبندی امام کو نکالے ورنہ ہر سنی واقف حال پر فرض ہے کہ وہ متولی اور اس کے ہمنواؤں سے قطع تعلق اور دیوبندی کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھے کہ اصلا نہ ہوگی اور دانستہ اسے امام بنانا غارتگر ایمان بھی ہے اور حسب قدرت ہر سنی کا فرض ہے کہ اس متولی کو تولیت سے معزول کرانے میں سعی بلیغ کرے ورنہ اپنی رقوم واپس لیں دانستہ ایسی صورت میں چندہ دینا جائز نہ تھا، جن لوگوں نے چندہ دیا وہ توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۵ / جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٥٤

مسجد کے لئے وقف شدہ زمین پر ملک باقی نہیں رہتی ہے!

بخدمت شریف قبلہ حضور مفتی اعظم ہند! السلام علیکم

ہم مسلمانان گرسہائے گنج کی طرف سے گزارش ہے کہ ہمارے یہاں ایک صاحب نے مسجد بنوانے کے لئے کل مسلمانوں کو جگہ دی ہے، اس جگہ میں ہم لوگوں نے چندہ وغیرہ سے مسجد بنوانا شروع کر دیا ہے۔ اس کی ستون وغیرہ بن گئے قریب قریب ۱۵، ۱۶ / ہزار روپیہ لگ چکے ہیں۔ اس کے بعد ہم لوگوں کی رائے تھی کہ لکھوالی جائے تو اچھا ہے لیکن پہلے تو اس نے انکار کر دیا کہ ہم نہیں لکھیں گے اور اگر

لکھیں گے تو ہم ہی اس کے متولی رہیں گے اور میرے بعد میرے لڑکے متولی رہیں گے۔ مسجد بنانا بند ہوگیا، ابھی تک بند ہے۔ علمائے دین اس کا فیصلہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم سب کو سمجھائیں کہ اب ہم سب کو کیا کرنا چاہئے جبکہ مسجد میں دو کانیں اور اسکول بھی نکالنے کا ارادہ ہے۔ اب ہم بغیر لکھے زمین میں مسجد بنوا سکتے ہیں کہ نہیں؟ اس کا صاف صاف فیصلہ تحریر فرمائیے گا۔ ضرور بالضرور جواب دینے کی زحمت گوارہ کریں۔ فقط۔ والسلام۔

آپ کا خادم: صاحب حسین برکاتی / بمعرفت چنے چکی والے
قصبہ گرسہائے گنج، پوسٹ خاص، محلہ گرسہائے گنج، فرخ آباد

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے کہ اس نے زمین مسجد بنانے کے لئے دی تو وہ اس زمین کو مسجد کر چکا۔ اب لکھنے سے انکار کیوں کرتا ہے؟ اسے لکھنے سے انکار کرنا مفید نہیں، اب اس کی ملک نہ رہی بلکہ مسجد کے لئے وقف ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۱۷ر رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مسئلہ–۶۵۵

حکومت کی جگہ میں بلا اجازت حکومت تعمیر مسجد و مدرسہ کرنا اور ایسی مسجد میں پڑھی گئی نمازوں کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

تقریباً ۵۰۰ر گھروں کی ایک کالونی جس میں کہ تقریباً ۲۵۰ر گھر مسلمانوں کے ہیں، جگہ ہاؤسنگ بورڈ کی ہے اور گھروں کا کرایہ منظور کیا جاتا ہے، اسی کالونی میں غیر قانونی طور پر ایک مدرسہ تعمیر کیا گیا ہے جس کے تعمیر کی مہاراشٹر ہاؤسنگ بورڈ سے اجازت نہیں ملی ہے نہ ہی مدرسہ کی اس زمین یا جگہ کا کوئی کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔ کسی اہل خیر صاحب سے غیر قانونی طور پر بجلی کی لائن لی گئی ہے اور انہیں بجلی استعمال کرنے کے عوض کچھ مقررہ رقم ماہ وار ادا کی جاتی ہے۔ ۴ر سال سے رمضان کے مہینے میں اسی

مدرسہ میں اور اس کے اطراف کی جگہ میں پنجوقتہ نماز اور تراویح کی نماز کا اہتمام کیا جاتا ہے اور عید الفطر اور عید اضحیٰ کی نمازیں بھی ادا کی جاتی ہیں (باجماعت) جبکہ اسی کالونی کے بہت ہی قریب میں چار مسجدیں ہیں۔آپ سے گزارش ہے کہ قرآن کی روشنی میں حوالہ سے لکھیں کہ:

(۱) کیا حکومت یا عوامی جائیداد-املاک یا زمین پر غاصبانہ قبضہ کر کے مدرسہ (دینی تعلیم) تعمیر کر سکتے ہیں؟

(۲) کیا مدرسہ ہٰذا کو رمضان المبارک کے مہینے میں بطور مسجد استعمال کر سکتے ہیں؟

(۳) کیا غصب کی ہوئی جگہ پر مسجد بنا کر نمازیں ادا کر سکتے ہیں؟

(۴) اگر نہیں تو جن لوگوں نے اس غیر قانونی مدرسہ یا مسجد کا کوئی کرایہ نہیں ادا کیا نہ ہی حکومت یا ہاؤسنگ بورڈ نے انہیں تعمیر مدرسہ یا مسجد کی کوئی منظوری دی ہے، اگر اس مسجد میں نمازیں ادا کی ہوں تو کیا انہیں وہاں ادا کی ہوئی نمازیں دہرانی (پھر سے دوبارہ) ادا کرنی ہوں گی؟

(۵) کیا مہتمم حضرات کے لئے کوئی کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور کیسے؟ (مدرسہ ہٰذا کے)

(۶) پیش امام صاحب اور مدرس صاحب کو کیا کرنا چاہئے؟

ان سب سوالوں کا جواب مرحمت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

المستفتی: محمد اقبال گلاس والا، ۱۲/۲۷۱، ٹاٹا کالونی، باندرہ مشرق، بمبئی

الجواب

حکومت کی اجازت سے وہاں مدرسہ یا مسجد بنانا چاہئے، بے اجازت اس زمین میں تصرف کرنا سخت فتنہ کا باعث اور خطرات کا موجب ہے، مسلمانوں کو ایسے کاموں سے اجتناب ضروری ہے جو ان کی عزت و آبرو اور جان کے لئے موجب آفات ہو، وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں مگر وہ جگہ مسجد نہ قرار پائیگی اور ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-٦٥٦

مسجد کے اندرو باہر ڈھول تاشے بجانا، مسجد میں شوروغل کرنا، تعزیہ داری کرنا حرام اشد حرام بدکام ہے! شادی بیاہ میں ایک غلط رسم اوراس کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ:

(۱) کافی مسلمان مساجد میں تعزیہ داری کرتے ہیں، اس کا سامان مسجد میں رکھتے ہیں، تعزیہ بنانا جب شروع ہوتا ہے، محلے کے بچے، یوں ہی عورتیں، مرد، مشرک کافروغیرہ وغیرہ دیکھنے آتے ہیں، مسجد میں شورو غل مچاتے ہیں جس کی وجہ سے نمازیوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ چند لوگ مسجد کے آس پاس رہنے والے نماز میں شرکت کرتے بھی ہیں تو صحیح طریقے سے نماز ادا نہیں کر پاتے، بچے مسجد کے لوٹے توڑتے ہیں، پانی کے نل خراب کرتے ہیں، وضو خانہ گندہ کرتے ہیں کہ وضو کرنا مشکل ہو جاتا ہے، وہی گندگی مسجد میں آتی ہے جس سے جانمازیں خراب ہوتی ہیں۔ تعزیہ دار مسجد کے اندرو باہر ڈھول تاشے بجاتے ہیں، یہ سلسلہ ۷/محرم الحرام سے بڑھتا ہے یعنی یہاں اودے پور میں علم نکلنے کا رواج ہے، وہ علم ایک خاص جگہ سے روانہ ہوکر شہر کے مختلف مقامات پر گھومتا ہوا جاتا ہے اور دوسری جگہ کے علم کو جس کو چھڑی کہا جاتا ہے، بھی ساتھ ہو جاتے ہیں اور ان چھڑیوں کو سب مقامات کے تعزیہ سے مس کرتے ہیں، اس کو سلامی کرنا کہتے ہیں، یہ پروگرام ۷/محرم کو ہوتا ہے، تاریخ ۹/محرم کو تعزیہ تیار کر کے رکھ دیئے جاتے ہیں مگر بعض بعض جگہ تعزیہ مسجد میں یا صحن میں رکھا جاتا ہے۔ دیکھنے والے مسجد کا ادب نہ رکھتے ہوئے آتے ہیں اور تعزیہ کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے اس میں غیر مسلم بھی شریک ہوتے ہیں، ایک صاحب تو مسجد میں بیٹھ کر جو تعزیہ دار ہیں اور انہی کے ہاتھوں تعزیہ بنایا جاتا ہے وہ صاحب حج بھی کر آئے ہیں، مسجد میں خوب خوب گالیاں بکتے رہتے ہیں، اذان نماز کا کچھ لحاظ نہیں کرتے، بعض بعض تعزیہ میں ایک اور اختراع کی جاتی ہے، یعنی محرم کے نیچے والے حصے میں انسانی شکل کا ایک جانور بناتے ہیں اور یعنی دھڑ گھوڑے کا اور منہ عورت کا اس کو بُراق کہتے ہیں اور اس کو زیور سے آراستہ پیراستہ کر لیتے ہیں۔ بعض دوسرے جانور کے بت بنا کر تعزیہ کے نیچے لگاتے ہیں اور عجیب وغریب قسم کی چیزیں بنا بنا کر تماشہ کرتے ہیں۔

(۲) یہاں ایک قوم میں ایک رسم ہے، وہ یہ کہ شادی کے لئے جب نکاح پڑھانے والا اور وکیل وغیرہ

عورت سے اذن لینے جاتے ہیں، اس وقت موجود محلّہ کی عورتیں ان کو ہاتھوں سے پیٹتی ہیں اور بے پردہ شوروغل مچاتی ہیں، ان سے پوچھا گیا یہ کیا بات ہے، کیوں مارتی ہو؟ تو کہتی ہیں کہ یہ خوشی کی مار ہے۔ یہ فعل کیسا ہے اور ایسا کرنا جائز ہے؟ جواب باصواب سے مستفید فرمائیں۔

خادم: رضا عبدالحکیم، حافظ عبدالکریم

مسجد میوہ فروشان، اودے پور (راجستھان)

الجواب

(۱) جملہ امور مذکورہ فی السوال خرافات وواہیات ہیں اور مسجد میں انہیں ایسا کرنا حرام درحرام بدکام بدانجام ہے، ان لوگوں پر توبہ لازم ہے اور مسجد کا احترام ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ان امور کی قباحت مفصل جاننے کے لئے رسالہ تعزیہ داری مصنفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ دیکھا جائے۔

(۲) یہ رسم بھی ناجائز وبیہودہ ہے، عورتوں کو غیر محارم سے پردہ فرض ہے اور انہیں چھونا حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۶۵۷

ایک شخص جو مسجد کی بجلی کا بل اپنی طرف سے جمع کرتا ہے تو اس کا مسجد سے بجلی لائن کا تار مینار مسجد سے باندھ کر اپنے گھر لے جانا اور مسجد کے میٹر سے دوسرے کو بجلی کرایہ پر دینا اور اس کا کرایہ وصول کر کے اپنے پاس رکھنا کیسا ہے؟ شرابی، جواری، وہابی، بے نمازی، خنثیٰ اور طوائف کے چندے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) مسجد کی بجلی کا بل ایک شخص جمع کرتا ہے، اپنے ذمہ میں اور وہ مسجد سے بجلی لائن کا تار مسجد کی مینار سے باندھ کر اپنے گھر لے گیا ہے اور مسجد کے میٹر سے کرایہ پر دوسرے کو دیے ہوئے ہیں اور اس کا یعنی بجلی کا کرایہ وہی شخص وصول کر کے اپنے ذمہ رکھتا ہے اور اس کا حساب کچھ نہیں دیتا ہے تو اس صورت میں

اس کا پیسہ اس شخص کو لینا کیسا ہے؟ اور مسجد کا میٹر ہے اور میٹر سے اپنے گھر میں بتی یا پنکھا یا دوسروں کو کرایہ میں دینا کیسا ہے؟ جواب عنایت فرما کر خدمت کا موقع دیں۔ فقط۔ والسلام۔

(۲) اور اس بارے میں علمائے دین کیا فیصلہ دیتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے جس کا عام چندہ ہو رہا ہے یا کوئی دینی درسگاہ کھل رہی ہے جس میں عام چندہ کیا جا رہا ہے۔ صورت حال یہ کہ اس میں حصہ لینے کے لئے سب ہاتھ بڑھاتے ہیں اور چندہ دینے کے لئے ایک شخص وہ جو ایمان دار ہے، مومن ہے جو بجھ بوجھ کر خون اور پسینے کی کمائی دیتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو شرابی ہے۔ تیسرا وہ ہے جو کبھی نماز نہیں پڑھتا ہے۔ چوتھا وہ ہے جو خنثیٰ ہے۔ پانچواں وہ ہے جو طوائف ہے۔ چھٹا وہ ہے جو جواری ہے۔ ساتواں وہ ہے جو وہابی ہے۔ آٹھواں وہ ہے جو غیر مذہب ہے۔ نواں وہ ہے جو ہر شخص ہے وغیرہ وغیرہ صورت حال میں اس رقم کو مسجد میں لگانا یا اس کام میں لانا یا اس طرح سے ایک مسجد تعمیر ہو گئی ہے یعنی عام چندہ سے تو اس کے لئے شریعت کیا اجازت دیتی ہے؟ جواب دے کر مطمئن فرمائیں کرم ہوگا۔ فقط۔ والسلام۔

محمد ہاشم چمن رضوی، کانپور

الجواب

(۱) صورت مسئولہ میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہابی سے چندہ لینا ناجائز ہے اور سب سے جائز ہے جبکہ طوائف و جواری کے مال کا بعینہ حرام ہونا معلوم نہ ہو یا انہوں نے قرض لے کر دیا ہو اور ایسے لوگ یہی کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷ر شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۵۸

جو مسجد ابتداءً فساد فی الدین و تفریق بین المسلمین کے لئے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار ہے!

حضرت علامہ مفتی اختر رضا صاحب دام ظلکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض ہے کہ ایک استفتا روانہ خدمت میں کیا گیا تھا (جس مسجد کی تعمیر کھلے کافروں مشرکوں، منافقوں، وہابیوں، دیوبندیوں کی امداد غیر طیب مال سے ہوئی ہو اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟) آپ نے جواب دیا کہ (نماز اس مسجد میں پڑھ سکتے ہیں کہ مسجد اس بقعہ ارض کا نام ہے) اور بقعہ بمعنی مکان رہنے کا یا خانقاہ یا مندر، اور مدارک شریف وخزائن العرفان تفسیر نعیمی میں یہ ہے کہ جو مسجد فخر وریا اور نمود ونمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لئے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو، وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے جس میں نماز پڑھنا نہیں چاہئے۔ مذکورہ تحریروں کے سبب تشفی نہیں ہوئی۔ لہٰذا براہ کرم تشفی بخش جواب عنایت فرمایا جائے تاکہ قلب کو تسلی ہو جائے۔ آپ کا کرم ہوگا۔ آپ کا جواب ۹/ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ فتویٰ نمبر ۱۳،۱۶۳/۱۵۲۹ تحریر ہے۔ رجسٹر سے ملا لیا جائے۔ جواب تحریر فرمانے کے بعد اگر علامہ ازہری صاحب تشریف فرما ہوں تو ان سے بھی براہ کرم تصدیق کرالی جائے۔

المستفتی: گل بہادر خاں کیراف محبوب عالم

پان شوپ، مقام ڈپوسٹ کلاری بازار، ٹانڈر، ضلع رانچی (بہار)

الجواب

یہاں سے جو جواب دیا گیا وہ صحیح ہے۔ فی الواقع مسجد اس خطہ ارض کا نام ہے جسے سنی مسلمان نے نماز پڑھنے کے لئے وقف کردیا، اس خطہ کو بقعہ بھی کہتے ہیں اور بقعہ مطلقاً مکان وجگہ کو کہتے ہیں عام ازیں کہ مسجد ہو یا کچھ اور مسجد ضرار وہ مسجد ہے جو ابتداءً فسادفی الدین وتفریق بین المومنین کے لئے بنائی گئی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج سوئم، ص ۵۸۵ رضا اکیڈمی)۔ لہٰذا جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ مسجد تفریق وافساد کے لئے بنائی گئی، اسے مسجد ضرار نہیں کہہ سکتے اور تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ، ج ۳، وج ۶ ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۶۵۹

امام کے لئے مسجد کے مال سے گدا بنانا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس سلسلے میں کہ:

مدرسہ منظر اسلام کے ایک طالب علم ہمارے محلے کی مسجد میں امامت کرتے ہیں، ساتھ ہی مسجد میں رہ کر مسجد کے ہر سامان کی نگرانی کرتے ہوئے ہر ممکن خدمت بھی کرتے رہتے ہیں، اس سردی کے زمانے میں ان کے پاس گدّا نہیں، علاوہ کھانے کے صرف چالیس روپے ماہانہ نذرانہ دیا جاتا ہے، جو غور سے دیکھا جائے اس زمانے گیرانی میں ناشتے وغیرہ نیز ضروریات زندگی کے لئے کافی نہیں ہوتا، ایسی صورت میں اگر تحویل مسجد سے گدّا بنوا دیا جائے جس کے ذریعہ جاڑے کا زمانہ گزار سکیں۔ گدّا عطیے کی صورت میں دیا جاسکتا ہے یا وہ مسجد میں آئندہ کسی آنے والے طالب علم کے لئے رکھا رہے؟ والسلام۔

راقم الحروف: الیس محمد اجمیری

سکریٹری انتظامیہ کمیٹی مسجد/ مورخہ ۲۹؍ نومبر ۱۹۷۷ء

الجواب

مسجد کے مال سے گدّا بنانا جائز نہیں، اہل محلہ چندہ دے کر بنوا دیں تو بہت بہتر اور باعث اجر ہے، ثواب کثیر کے مستحق ہوں گے۔ پھر وہ گدّا چاہیں تو امام صاحب کو دیدیں یا آئندہ کے لئے محفوظ رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-- ٦٦٠

ایک مسجد کی اینٹیں اُکھاڑ کر دوسری مسجد میں لگانے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت اس بارے میں کہ:

موضع میکھیا کے مسلمان وہاں سے ترک سکونت والے ہیں، وہاں ایک مسجد بھی ہے، جانے سے پہلے ان لوگوں نے مسجد کی اینٹیں وغیرہ اکھیڑ کر موضع رسایاں خانپور والوں کو دیدیں، ان لوگوں نے اپنی مسجد کی توسیع کر کے اینٹیں اس میں لگالیں۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ تفصیل سے جواب عنایت فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔

السائل: محمد ارشاد خاں

رسایاں خانپور، ڈاکخانہ خاص، ضلع پیلی بھیت

الجواب

برتقدیر صدق سوال مسجد میں لگی ہوئی اینٹیں اکھاڑنا جائز نہ تھا، وہ لوگ (دینے والے اور لینے والے) اشد گناہ گار مستوجب نار ہوئے، ان پر توبہ فرض ہے اور ان اینٹوں کو اسی مسجد میں لگانا لازم۔ اور یہ حکم اس صورت کا ہے جبکہ عمارت پر تغلب کا اندیشہ قوی نہ ہو ورنہ اجازت ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۷؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-٦٦١

مسجد کی زمین دانستہ بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں گنہ گار ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

کچھ زمین مسجد کی موضع پوٹہ کلاں تھانہ برکھیڑہ، تحصیل پیلی بھیت میں جس کا اندراج مسجد کے نام بندوبست میں چڑھا ہوا ہے، اس کو حاجی وہاب الدین لیکھ پال نے متولی سے دھوکہ دے کر دستخط کرا کر کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پندرہ سو روپیہ میں فروخت کر کے خریدار کا مکان بنوا دیا ہے اور اس روپیہ کو حاجی وہاب الدین نے اپنے صرفہ میں کر لیا ہے یعنی اپنے لڑکے کے نام سے بینک میں ڈال دیا ہے۔ اب متولی مسجد بیچنے سے انکار کرتا ہے کہ میں نے یہ زمین نہیں بیچی ہے۔ اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ مسجد کی زمین بیچنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور مذکورہ بالا بیچنے والے اور خریدار کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ فقط۔

احقر: عزیز شاہ ولد زماں شاہ

موضع پوٹا کلاں، تھانہ برکھیڑہ، تحصیل پیلی بھیت

الجواب

فی الواقع اگر وہ زمین مسجد کی ہے تو اسے بیچنا ناجائز ہے اور دانستہ بیچنے والا اور خریدنے والا

دونوں گنہ گار ہیں۔ خریدار پر لازم ہے کہ وہ بائع کو قیمت واپس دے اور زمین سے اپنا قبضہ ہٹائے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۶۲

وقفی قبرستان میں مسجد بنانا ہرگز جائز نہیں! تبلیغی جماعت اور نام نہاد جماعت اسلامی والے وہابی ہیں، ان کا وقف باطل ہے! وہابی کی مسجد شرعاً مسجد نہیں!

مکرم عالی حضور علامہ اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

عرض یہ ہے کہ قبرستان کے اندر مسجد بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ مسجد قبرستان کے اندر تیار ہوگئی ہے، اب صرف چھت کرنے کے لئے باقی ہے، جب ہم کو معلوم ہوا تو ہم نے فوراً کام روک دیا اور بہت ہی اچھی طرح سمجھایا کہ مسجد قبرستان کے اندر ہرگز نہیں بن سکتی اور ابھی کیا کرنا ہے؟ جہاں پر مسجد بنی ہے وہاں پر تین یا چار قبر مسجد کے نیچے ہے اوپر مسجد، اور ابھی مسجد کا کام بند ہے، ہم نے کہا ٹھیک ہے، فتویٰ آنے کے بعد بناؤ، مسجد کی بنیاد ڈالنے والے تبلیغی اسلامی جماعت آپ برائے کرم جلد سے جلد اس خط کا جواب جلد روانہ کریں، سب لوگ آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔

المستفتی: محمد ابوالبرکات طیبی، بلگرام

الجواب

قبرستان اگر وقفی ہے تو وہاں مسجد بنانا ہرگز جائز نہیں کہ وہ زمین دفن اموات مسلمین کے لئے وقف ہے، اب اسے مسجد کرنا جائز نہیں اور اگر زمین وقف برائے قبرستان نہیں ہے بلکہ ایک یا چند مسلمانوں کی ملک ہے تو جہاں قبریں نہ ہوں، اس جگہ باجازت مالک مسجد کی تعمیر جائز ہے، قبروں کو ڈاٹ لگا کر بند کردیں کہ ایک مکان کی شکل ہو جائے، مگر تبلیغی جماعت اور نام نہاد جماعت اسلامی والے وہابی

ہیں، ان کی شرکت جائز نہیں اور اگر زمین انہوں نے وقف کی ہے تو وہ جگہ مسجد نہ ہوگی کہ وہابیہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب بے دین ہیں، ان کا وقف باطل ہے، تو وہ ان کی مسجد شرعا مسجد نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۳؍شعبان المعظم ۱۳۰۵ھ

مسئلہ-٦٦٣

بینک سے قرض لیکر ٹیکسی چلانے والے کا روپیہ مسجد میں لگ سکتا ہے یا نہیں؟

حضرات علمائے دین ومفتیان شرع متین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

شاہ محمد صاحب بھاٹک کا ٹھیکہ لیے ہوئے ہیں اور بینک سے قرض لے کر ٹیکسی کرایہ پر چلاتے ہیں۔ ہمارے یہاں مسجد کا صدر باہر کا دروازہ بن رہا ہے جس میں وہ ٹائل لگوانا چاہتے ہیں، اپنے موٹر کرایہ کے پیسہ سے اس پھاٹک (دروازہ) پر اپنا روپیہ صرف کرسکتے ہیں یا نہیں؟ گزارش ہے کہ جلد از جلد جواب سے مطلع فرمائیں تاکہ یہ کام پائے تکمیل پہنچے۔ عین کرم ہوگا۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: پیر محمد وشیر محمد سائیکل والے

مہرانی گنج، پوسٹ بڑگاؤں، اسٹیشن روڈ، گونڈہ

الجواب

وہ روپیہ جائز ہے، اسے ہر جائز مصرف میں خرچ کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۰؍جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٦٦٥

موجودہ حکومت کی کوئی چیز مثلاً گھڑی، پنکھا، بلب بل وغیرہ خفیہ طور پر جائز ہے یا نہیں؟ نابالغ بچوں کا بھرا ہوا پانی کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) موجودہ حکومت کی کوئی چیز مثلاً گھڑی، پنکھا، نل، بلب وغیرہ خفیہ طور سے مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ حکومت کے ملازمین میں سے بھی اس فعل میں شریک ہوں؟

(۲) مسجد کے سقاوہ کو دستی نل (ہینڈ پمپ) سے بھرا جاتا ہے اور اس کو نابالغ بچے اپنی خوشی سے بھر دیتے ہیں اور کبھی کہنے سے بخوشی بھر دیتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس سقاوہ کے پانی سے نمازیوں کو وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہ پانی نابالغ کی ملک ہے اور نابالغ کو اختیار نہیں کہ اپنی ملک کسی کو بے عوض دیدے نہ کسی اور کو اختیار ہے۔ لہٰذا پانی کی نابالغوں کو قیمت دیے بغیر بالغین کو اس کا استعمال ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-٦٦٦

مسجد کے سامان جو بیکار ہیں اس کے بیچنے کا حکم! عرب میں اب بھی عورتوں کا ختنہ ہوتا ہے! شب معراج حضور ﷺ نعلین پہن کر عرش اعظم پر تشریف لے گئے تھے یا نہیں! ہمارے آقا علیہ السلام کے سوا کسی نبی علیہ السلام کی قبر شریف کی تعیین ثابت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) ایک پرانی مسجد شہید کر کے پھر سے تعمیر کی جارہی ہے، اس میں سے پتھر کے ڈھوکے اور پٹیا نکلے ہیں جو کہ بیکار ہیں، اگر اس کو کسی مسلمان کے ہاتھ فروخت کر کے اس کا روپیہ اسی مسجد میں لگایا جائے تو کیا ایسا کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۲) ایک تعلیم یافتہ مسلمان کا کہنا ہے کہ پہلے عورتوں کا بھی ختنہ ہوا کرتا تھا لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے بند کرادیا۔ وہ شخص ثبوت میں یہ حدیث پیش کرتا ہے کہ

(ختانین کے ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے) تو کیا درست ہے کہ پہلے عورتوں کا بھی ختنہ ہوا کرتا تھا؟

(۳) کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں نعلین مبارک پہنے ہوئے پھر عرش اعظم پر تشریف لے گئے تھے؟ یا جہاں آپ آرام فرما رہے تھے وہیں پر چھوڑ آئے تھے؟ یا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اتار گئے تھے؟

(۴) کیا حضرت آدم علیہ السلام کعبہ کے اندر مدفون ہیں؟

المستفتی: محمد مظہر انصاری، پوسٹ بھارت گنج، الہ آباد

الجواب

(۱) فی الواقع اگر اس سامان کی نہ اب ضرورت ہے نہ آئندہ ضرورت ہو تو اسے مناسب دام میں فروخت کرنا جائز ہے اور خریدار اس سامان کو ادب کی جگہ پر لگائے۔ ایسی جگہ نہ رکھے جہاں اس کی بے حرمتی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) عرب میں اب بھی عورتوں کا ختنہ ہوتا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا منع کرنا میری نظر سے نہ گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اس معاملہ میں توقف چاہیے، نعلین پہنے ہوئے جانا مستند طور سے ثابت نہیں ہے تو جن لوگوں نے لکھا ہے، مگر محتاطین نے توقف فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) ہمارے سرکار خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ انور کے سوا کسی نبی علیہ السلام کی قبر شریف کی تعیین ثابت نہیں۔ مطالع المسرات وغیرہ میں ہے: ''لایصح تعیین قبر نبی''۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-٦٦٧

سامان چرا کر مسجد میں لگانا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین صاحبان حسب ذیل مسائل میں کہ:

ہمارے محلہ میں ایک مسجد ہے جس کی تعمیر کو بہت دن ہو چکے۔ اب اس مسجد کی چھت سے پانی گرنا شروع ہو گیا ہے تو کچھ لوگ آکر مجھ سے ملے کہ بھائی صاحب ہماری مسجد سے اس قسم کا پانی گرنا شروع ہو گیا ہے، اگر آپ مہربانی کر کے ہمیں کچھ پیچو دلا دیتے تو ہم لوگ اس میں پیچو کے ذریعہ ٹائل بٹھا

دیتے تو اور پانی نہیں گرتا تو میں ان لوگوں کو کہا دیکھو بھائی ان شاءاللہ میں کوشش کروں گا میں ایک درزی ہوں، میری پہچان بہتوں سے ہے لیکن میں علم سے کوراہوں، میں ایک روز ایک حکومت کے ایک غلام کے پاس پہنچا اس کے ساتھ میری بہت پہچان تھی، اس سے میں نے سارا واقعہ کہا، کہنے پر انہوں نے مجھے جواب دیا اچھا بھائی تم دو روز چھوڑ کر آؤ میں پھر دو روز چھوڑ کر حاضر ہوا تو انہوں نے کہا ابھی تو نہیں آیا ہے اس طرح مجھے اس نے کئی بار بلایا اور اس کے بلانے پر میں وقت مقررہ پر حاضر ہوتا رہا آخر کار ایک روز وہ مجھ سے کہنے لگا بھائی دیکھو فی الحال میرے پاس وقت نہیں ہے تم ایک کام کرو تمہارے گھر کے پاس مرمت کا کام ہو رہا ہے تم وہیں سے چھپا کر لے جاؤ کہ کوئی نہ دیکھنے پائے تو میں آخر محلہ کے لڑکوں سے اور ہمارے محلہ کے امام جناب حافظ صاحب سے یہ ذکر کیا تو وہ سب لانے پر تیار ہو گئے ایک روز موقع پا کر ٹھیلہ گاڑی لگا کر ایک ڈرام بیچو چھپا کر لے آئے اور مسجد مرمت بھی کر دیے تو کیا اس قسم کی چیز مسجد میں لگ سکتی ہے یا نہیں؟ یہ بھی معلوم کرائیں اور اس کے ساتھ ہم لوگوں کا حافظ صاحب سے دریافت کرنا اور ان کا اجازت دینا یہ درست ہے اس حالت میں لوگ محلّہ والے ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ہمیں شریعت کے قانون کی رو سے کتب فقہ کا حوالہ دے کر جواب عنایت کریں۔

الجواب

وہ سامان چرانا جائز نہ تھا نہ ہی اسے مسجد میں لگانا جائز تھا جو لوگ اس پر راضی رہے سب گناہ گار مستحق نار ہوئے، سب پر توبہ لازم ہے، امام مذکور پر بھی توبہ لازم ہے، بے توبہ اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضاں خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

جو لوگ نو مسلموں کو مساجد میں آنے سے روکتے ہیں وہ سخت گنہ گار ہیں حق اللہ و حق العبد میں گرفتار ہیں!

مسئلہ-٦٦٨

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

اتفاق سے ایک مضمون ہے: ۲۵ر فروری ۱۹۸۰ء کے اخبار الجمعیۃ میں شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے کہ مسجدوں میں ہریجن مسلمانوں کو مسلمان ہی نماز نہیں پڑھنے دیتے اور ان کو مسجد میں عام لوگ آنے نہیں دیتے اور نہ ہی ان کے بچوں کو قرآن شریف پڑھاتے اور نہ ہی ان لوگوں سے مسلمانی سلوک برتتے ہیں، ایسے لوگوں کے بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ یہ واقعہ سابق ریاست یوں ذمی کا ہے۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: محمد اجمل خاں ہمدرد عام
دار الشفاء محلہ سوداگران، بریلی شریف

الجواب

اگر یہ سچ ہے کہ وہاں کے مسلمان ان نو مسلموں کے ساتھ بے وجہ شرعی بدسلوکی سے پیش آتے اور اس میں بلا وجہ صحیح شرعی مساجد سے روکتے ہیں تو وہ لوگ سخت گناہ گار ہیں، حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہیں، اپنے ان افعال سے ان پر توبہ لازم اور قرآن عظیم ان بچوں کو نہ پڑھنے دینا بھی شدید عظیم گناہ ہے، اس سے بھی توبہ کریں اور ان نو مسلموں سے (جبکہ وہ درستی عقیدہ پر قائم اور منافیات ایمان سے مجتنب ہوں) مسلمانوں جیسا سلوک ضرور ضرور کریں ورنہ سخت عذاب الٰہی کے مستوجب ہوں گے اور اگر یہ واقعہ شرعی طور پر ثابت نہیں اور اقرب یہی ہے تو اس کی اشاعت اور اس پر اعتماد حرام بدکام بدانجام۔ احیاء علوم الدین امام غزالی قدس سرہٗ میں ہے:

"لاتجوز نسبة مسلم الیٰ کبیرة من غیر تحقیق"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، ربع المهلکات، ج ٥، ص ٤٤٨، دار المنهاج]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۶۶۹

منبر رسول ﷺ کے تین درجے تھے! مسجد کے منبر میں کتنی سیڑھیاں ہونی چاہئے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

دوحد میں ایک مسجد ہے جس میں ممبر میں چار سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ زید اس مسجد میں امامت کرتا ہے، اس سے کئی لوگوں نے دریافت کیا کہ ممبر ہذا میں جو چار سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں یہ کیسی ہیں؟ تو زید نے جواب دیا کہ ٹھیک ہیں، لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) زید کا قول صحیح ہے یا نہیں ہے؟

(۲) ممبر پر کتنی سیڑھیاں ثابت ہیں؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

مستفتی: مولانا نیاز القادری صاحب، نائب صدر مدرس، مدرسہ حبیبیہ، کوٹہ جنکشن

الجواب

زید کا قول صحیح ہے اور ممبر کی سیڑھیوں میں کوئی تحدید شرعی نہ دیکھی، البتہ ممبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے تین درجے تھے پر مروان نے چھ درجے خلافت امیر معاویہ میں اور بڑھائے، زرقانی علی المواہب میں ہے:

"وکان ثلث درجات الی ان زادہ مروان فی خلافة معاویة ست درجات"

[شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، ج۲، ص۱۸۹، باب ذكر بناء المسجد النبوی وعلی المنبر، دار الكتب العلمية بيروت]

تو تین درجوں سے کم نہ ہونا چاہئے اور بقدر حاجت زیادتی کا اختیار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۶۷۰

گرام کاج کا روپیہ مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

علمائے دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ:

(۱) چکبندی میں کاشتکاروں نے اپنی آراضی سے کٹوتی کٹوا کر ۱۲ر ا ایکڑ زمین مسجد کے نام سے الگ

ایک چک بنوادیا تھا لیکن وہ آراضی کسی گاؤں والے کے نام میں نہیں تھی، اس لئے گورنمنٹ نے اس آراضی کو گرام سماج میں درج کررکھا تھا۔ پٹواری نے اس آراضی پر درخواست دے کر مقدمہ چالو کرادیا۔ تحصیل دار نے اس آراضی پر ۱۴۴۷ر روپیہ جرمانہ بھی کردیا اب رہی پٹواری وغیرہ کہتے ہیں کہ اس آراضی میں عیدگاہ ہونا چاہئے ورنہ گورنمنٹ کسی وقت بھی اپنا قبضہ کرسکتی ہے۔ اس آراضی کی آمدنی کا روپیہ موجود ہے، کیا وہ اس عیدگاہ میں خرچ کرسکتے ہیں؟ اور روپیہ موجود نہیں ہے کیونکہ روپیہ خرچ نہ کرنے سے وہ آراضی بھی خطرے میں ہے، تفصیل سے بتادیجئے، خرچ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) گرام سماج کا روپیہ مسجد میں خرچ کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اس سوال کو بھی تفصیل سے بتادیجئے۔

المستفتی: حاجی عبدالرحمٰن

موضع نصرا، پوسٹ بارات بوجھ ضلع پیلی بھیت

الجواب

فی الواقع اگر وہ زمین کاشتکاروں کی ملک ہے اور وہ مسجد کے نام ہے اسے اپنی ملک سے جدا کرچکے تو وہ زمین مسجد ہوگئی، اس پر مسجد بنائیں اور گرام سماج کی جو زمین مسلمانوں کے قبضہ میں ہو، اس کا روپیہ مسجد کی تعمیر میں لگا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴ر شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۷۱

صحن مسجد میں پانچ صف کی جگہ ہے تین صف کی جگہ کسی وجہ سے خالی رہ جاتی ہے آخری دو صف میں لوگ جمعہ کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

یہاں ایک مسجد بہت بوسیدہ حالت میں تھی جس کو ہم لوگوں نے شہید کرکے دومنزلہ بنوایا ہے لیکن

صحن مسجد کو کھلا رکھا گیا ہے تاکہ دھوپ وہوا سے آرام ملے گا۔ مگر اب حال یہ ہے کہ صحن مسجد جو کھلا ہوا ہے، چیل وکوا وغیرہ پاخانہ کرکے مسجد کو خراب کردیتے ہیں اور پانی کے زمانہ میں جب بارش ہوتی ہے تو پورا صحن مسجد اور سائبان مسجد بھیگ کر اس لائق نہیں رہتا کہ نماز ہوسکے، کئی صف چھوڑ کر یعنی صحن مسجد میں ۵؍صف ہوتی ہے مگر بھیگنے کے سبب صرف ۳؍صف خالی رہ جاتی ہے، پیچھے کی دوصفوں میں لوگ جمعہ کی نماز کے لئے صف لگا کر نماز ادا کرتے ہیں اور ۳؍صف اندرون مسجد میں صف ہوتی ہے۔ ایسی پوزیشن میں وہ دو صف جو پیچھے ہے، وہ لوگ جماعت میں داخل ہونے کا ثواب پاسکتے ہیں یا نہیں؟ ایسی مجبوری کے باعث ہم لوگوں کا خیال ہے کہ صحن مسجد جو کھلا ہوا ہے، اس کو بھی پاٹ دیں تاکہ یہ مجبوری نہ رہے اور جگہ بھی زیادہ نکل آئے گی کہ عیدین کی نماز میں بھی مسجد ہی کے حلقہ میں گنجائش ہوجائے گی، دوسری منزل کی چھت کے کنارے کنارے چاروں طرف سے اینٹیں کھڑی کردی گئی ہیں جب ہم لوگ اس کو ایک طرف سے شہید کریں گے تب ہم صحن مسجد کی کھلی ہوئی جگہ کی چھت بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ ازروئے شرع مطہرہ اس میں کسی قسم کی ممانعت تو نہیں ہے؟ خلاصہ تحریر فرمایا جائے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: غلام جیلانی

مسجد رحمانیہ رضویہ، محلہ بنگلہ بستی، کلکتہ-۲۴

الجواب

پیچھے والے بھی جماعت کا ثواب پائیں گے مگر بلاضرورت جگہ خالی چھوڑنا مکروہ تحریمی ہے اور دوسری منزل کی دیوار کو شہید نہ کرنا چاہئے بلکہ اہل محلّہ کو مناسب ہے کہ وہ صحن مسجد کو خود اپنے سامان و مصارف سے پاٹ دیں، اگرچہ بہ مصلحت جائزہ صحیحہ شرعیہ یہ بھی جائز ہے جبکہ اپنے مصرف سے کریں نہ کہ مال مسجد سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍جولائی ۱۹۷۶ء مطابق ۲۹؍رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۷۲

مسجد میں مذاق کرنا سخت بدکام ہے!
حضور علیہ السلام کو خالی نام سے بے قرینہ تعظیم یاد کرنا منع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) ہمارے یہاں ایک لڑکا نماز پڑھنے مسجد میں آتا ہے، جب وہ مسجد نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تب مسجد کے امام اور امام کے پاس بیٹھنے والے کچھ لوگ اس کا مذاق بناتے ہیں اور اس سے کریک ذہن کریک کھلونا اور جوبات کافر بے دین سے کہی جائے وہ اس سے کہتے ہیں، اب حضور سے عرض ہے کہ کہنے والوں کو کیا حکم ہے؟

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد رسول اللہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ ہمارے یہاں کے امام صاحب کہتے ہیں کہ یا محمد رسول اللہ کسی بھی کتاب میں نہیں آیا ہے، آیا بھی ہے تو کہنا نہیں چاہئے اور گاؤں کا ایک آدمی کہتا ہے کہ کہنا چاہئے، کہنے اور نہ کہنے والوں کو کیا شرعی حکم ہے؟ فقط۔ والسلام۔

آپ کا خادم: محمد نہال الدین/معرفت محمد فریاد حسین صدیقی
موضع وپوسٹ کھیلم، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب

(۱) مسجد میں مذاق کرنا سخت بدکام اور وہ بھی نمازی کے نماز میں مشغول ہونے کی حالت میں، یہ حرام درحرام ہے، اُن لوگوں پر توبہ لازم ہے اور وہ کیا بات ہے جو لوگ اس لڑکے سے کہتے ہیں، لکھ کر معلوم کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حضور علیہ السلام کو خالی نام سے بے قرینہ تعظیم یاد کرنا منع ہے۔ لہٰذا یا محمد کہنا ناجائز ہے کہ خالی نام سے ندا ہے جو قرینہ تعظیم سے خالی ہے اور یا محمد رسول اللہ کہنا روا کہ تعظیم کا قرینہ موجود۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳؍رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٧٣

جس شخص نے مسجد کے لئے زمین خریدنے کا روپیہ دیا اگر نہ خریدے تو وہ روپیہ لے سکتا ہے!

قصبہ کے اندر ایک مسجد ہے، مسجد کے پاس ایک شخص کی زمین تھی، اس شخص سے مسجد کمیٹی نے بات چیت کی جس کے تحت زمین کے مالک نے اپنی مسجد کے پاس کی زمین آٹھ ہزار روپیہ میں بیچنے کا وعدہ کیا۔ مسجد کمیٹی کے متولی صاحب نے اس شخص کو کچھ روپیہ بیعانہ دے دیا، یہ کہہ کر کہ جب بستی سے روپیہ آجائے گا تو زمین لکھالوں گا، اسی اثناء میں قصبہ کے ایک امیر آدمی کو پتہ چلا جو بمبئی میں رہتا ہے تو اس آدمی نے کہا کہ آٹھ ہزار روپیہ مسجد کے لئے میں دیتا ہوں، تو مسجد کمیٹی نے ان سے روپیہ لیا، اس کے بعد کسی مجبوری کے سبب زمین کے مالک نے زمین بیچنے سے انکار کردیا۔ اب سیٹھ صاحب اپنا آٹھ ہزار روپیہ مانگ رہے ہیں یہ کہہ کر کہ ہم نے زمین خریدنے کے لئے دیا تھا جب زمین نہیں خریدی گئی تو میرا روپیہ واپس دے دیں۔ لہٰذا اس پر مفتیان کرام کیا فرماتے ہیں؟ کیا وہ شخص جس نے مسجد کے نام پر روپیہ دے دیا، اب روپیہ واپس لینے کا حقدار ہے یا کہ روپیہ مسجد کے ہی کام لگے؟ براہ کرام فتویٰ کی شکل میں اس کا جواب ارسال فرمائیں۔

المستفتی: حبیب احمد رنگولی اوس
۷/ قاضی اسٹریٹ، نل بازار، بمبئی

الجواب

فی الواقع اگر اس شخص نے روپیہ مسجد کے لئے زمین خریدنے کو دیا تھا مگر زمین نہ خریدی جاسکی تو وہ روپیہ واپس طلب کرسکتا ہے اور اس کی طلب پر روپیہ واپس دینا ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴/ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٦٧٤

مسجد کی آمدنی اسکول وغیرہ پر لگانا ناجائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

قصبہ پورنپور میں مسجد کی آراضی پر تقریباً ۱۲ رسال سے ایک مکتب چل رہا ہے جس میں دینی تعلیم کے بجائے اُردو، ہندی وغیرہ کی دنیوی تعلیم دی جارہی ہے اور مکتب کو ڈسٹرکٹ بورڈ سے ایڈ بھی مل رہی ہے، ایڈ کے علاوہ بقیہ تنخواہ و دوسرے معاون مسجد ادا کرتی ہے۔ اب تقریباً ۲ رسال سے اسی مسجد کی آراضی پر ایک جونیئر ہائی اسکول کھل گیا ہے جس میں جدید نصاب کے حساب سے ہندی، انگریزی، اُردو وغیرہ کی تعلیم دی جارہی ہے اور اس اسکول کا خرچ ۵۰/۷ ارمسجد ہی ادا کرتی ہے۔

اب مسجد کی پرانی کمیٹی ختم ہوگئی ہے اور سائل کو ۳۰ رجون ۱۹۸۱ء سے سنی وقف بورڈ، اتر پردیش نے اس مسجد کی کمیٹی کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا ہے، فقیر نے ابھی تک کمیٹی کا چارج نہیں لیا ہے اور مسجد کی دوکانوں وغیرہ کے کرائے بھی رُکوادیے ہیں۔ اس حالت میں دونوں اسکول والوں اور پبلک کا سائل سے یہ مطالبہ ہے کہ کرایہ وغیرہ کی وصولی کراکر مکتب اور جونیئر ہائی اسکول کی تنخواہ دلوائے۔ آیا مسجد کی رقم سے ان اسکولوں کا خرچ چلانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اب تک جو لوگ مسجد کی رقم سے ان اسکول کا خرچ دیتے رہے، اُن کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ سائل مسجد کی رقم سے ان اسکولوں کی تنخواہ وغیرہ نہیں دینا چاہتا بلکہ مسجد کی رقم مسجد ہی کے کام کے لئے لگانا چاہتا ہے، آیا اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

المستفتی: مغفور شاہ

محلّہ چوکسا، پورنپور، ضلع پیلی بھیت

الجواب

مسجد کی آمدنی اسکول وغیرہ پر لگانا ناجائز ہے، جنہوں نے لگائی وہ شرعاً ملزم ہیں اور ان پر تاوان اس رقم کا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ رذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۶۷۵

حتی الامکان مسجد کو کفار کی دسترس سے بچانا فرض ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک گاؤں کے مسلمان لوگ اپنے گاؤں کو چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں میں چلے گئے، فی الحال یہ گاؤں پنجابی ہندوؤں کے قبضے میں آ گیا، وہیں گاؤں میں مسلمانوں کی ایک مسجد آباد تھی، مذکورہ پنجابی ہندو، یہ گاؤں چھوڑے ہوئے مسلمانوں کو کہہ رہے ہیں کہ تمہاری مسجد جو واقع ہے اس کی اینٹیں سب اکھاڑ کر لے جاؤ۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی صورت میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ کہ مسجد کی اینٹ اکھیڑ لی جائے یا نہیں؟ کیونکہ اس گاؤں میں کوئی مسلمان نہیں ہے۔ مدلل جواب سے ہمیں آگاہ فرمائیں، نوازش ہوگی۔

المستفتی: حافظ راحت علی
موضع سیلی جاگیری، ضلع بریلی

الجواب

اکھیڑ لیں کہ ان خبثاء سے اس عمارت پر اندیشہ ظاہر ہے اور حتی الامکان اس مسجد کی عمارت کو کفار کی دسترس سے بچانا فرض ہے، پھر اس ملبہ کو کسی شکستہ مسجد کی تعمیر میں لگائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۹/ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٦٧٦

اہل ہنود کا دیا ہوا پنکھا مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

مکرمی جناب قبلہ مولانا مفتی صاحب! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) کسی اہل ہنود نے اپنے کسی کام کی خوشی میں مسجد کے واسطے پنکھا دیا ہے لہٰذا وہ مسجد میں شریعت کی رو سے لگ سکتا ہے یا نہیں؟ تحریر فرما دیجئے۔ اگر شریعت کی رو سے منع ہے تو یہ فرمایا جاوے کہ اس کا کیا کیا جائے؟ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: بدرالدین (پیش امام)
جامع مسجد، بازپور، ضلع نینی تال

الجواب

اگر اس نے محض عاجزانہ دیا، نہ احسان جتانے کے طور پر، نہ اپنے رسوم شرک میں بدلہ چاہنے کے لئے، تو وہ پنکھا لینا جائز ہوا مگر بچنا بہتر تھا اور وہ مسجد میں لگایا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٦٧٧

مسجد کا پانی پائپ فٹنگ کر کے اپنے گھر کے لئے استعمال کرنے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

مسجد بازاران (نیم والی) واقع محلہ ملوکپور جس کے پچھم میں شارع عام ہے اور پورب کوچہ سر بستہ ہے، اس کوچہ میں مکانات ہیں، منجملہ ان مکانات کے ایک مکان آفتاب احمد صاحب کا ہے۔ آفتاب احمد صاحب نے رمضان المبارک میں مسجد کے اندر سے ربڑ کا پائپ لگا کر پانی لینا شروع کیا اور یہ وعدہ کیا کہ چند روز کے لئے پانی لے رہا ہوں، میرے گھر کا ہینڈ پمپ شکستہ ہو گیا ہے۔ اس امر میں یہ سمجھتے ہوئے کہ چند روز کی بات ہے، سکریٹری نے اجازت دیدی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آفتاب احمد صاحب نے مسجد کی دیوار میں سوراخ کر کے اپنے گھر کے اندر مستقل فٹنگ کر لی ہے جس سے اراکین کمیٹی کو اعتراض ہوا۔ اس پر آفتاب احمد صاحب مذکور نے مسجد کے پانی کا بل دینے کا وعدہ کیا جبکہ مسجد کے چندہ و خزانچی کی امداد سے کل ایک ہزار روپیہ صرف ہوا۔ چونکہ دنیوی قانون سے پانی لینا جرم اور چوری ہے اور کسی وقت بھی کنکشن مینسپل بورڈ کاٹ سکتا ہے جس سے نمازیوں کو وضو کی پریشانی ہو سکتی ہے۔ یہ معاملہ دوبارہ پھر کمیٹی کے سامنے آیا تو آفتاب احمد صاحب مذکور نے غلط بیانی سے فتویٰ لا کر پیش کر دیا چونکہ شرعی فتویٰ پر ہم سب کا ثابت قدم رہنا ضروری ہے لہٰذا اس معاملہ کی اطلاع کر کے صحیح امر پیش کیا جاتا ہے۔ آپ اس معاملہ پر غور فرما کر شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

اراکین کمیٹی مسجد بازاران

ملوکپور، ضلع بریلی شریف (یوپی)

الجواب

فی الواقع جبکہ مسجد کو ضرر کا اندیشہ ہے تو اس شخص سے جو پانی کے بابت معاملہ ہوا، اسے ختم کرنا ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۶۷۸

اس زمین کا حکم جس زمین کا مالک غائب ہو اور اس کا وارث بھی نہ ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک آدمی کی زمین مسجد سے متصل ہے، پہلے اس میں مسجد شریف کا کاشت ہے پھر جن کی ملکی زمین ہے وہ کشمیر چھوڑ کر پاکستان چلا گیا ہے۔ تقریباً ۱۹۴۷ء سے ان کا کوئی پتہ نہیں، اسی زمین کو اور آدمی نے اپنے کا کاشت کرا دیا ہے، وہ لوگ ہم کو بولتے ہیں، یہ زمین فروخت آپ مسجد کے واسطے لے لیجیے۔ از روئے شریعت صاف صاف لکھ دیں اس جگہ کو خرید کر لگا یا نہیں ہم دوسرے علماء کے پاس گئے، انہوں نے زبانی بولا کہ اس زمین کی آمدنی اوقاف میں جمع کرے جس وقت ان کا کوئی پتہ چلے گا اس وقت انہی کو دینا، آپ سے جو آدمی بولتا ہے ہم سے کاشت خرید وہ آدمی سراسر جھوٹا ہے اور زمین کو مسجد کی تحویل میں رکھیں، کیونکہ یہ مسجد ہی کی تحویل میں تھا۔ از روئے شرع بحوالہ قرآن وحدیث جواب دے کر مطمئن فرمائیں۔

المستفتی: نورالدین نقشبندی
جماعتی محلہ پنے قدل، سری نگر (کشمیر)

الجواب

اس شخص کا اگر کوئی وارث موجود ہو تو زمین اس کی ملک ہے اس کی رضا سے مسجد کے لئے بلا عوض لینا اس سے خریدنا جائز ہے اور اگر کوئی وارث نہیں تو اس کا حکم وہی ہوگا جو لقطہ کا ہے یعنی فقیر مسلم کو دینا ضرور۔ لہٰذا وہ شخص جس کے قبضہ میں زمین ہے، اگر فقیر وقت قبضہ نہیں تھا تو اس کا قبضہ ناجائز اور فقیر مسلم کو

دینا لازم پھر اس فقیر سے مسجد کے لئے خرید لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلّہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۶۷۹

پرانی مسجد کے ہوتے ہوئے نئی مسجد کو جامع مسجد کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

یہاں شہر میں ایک پرانی مسجد ہے، ایک بڑی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے، لوگ اسے نئی جامع مسجد کہہ رہے ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شہر میں ایک ہی مسجد ہو سکتی ہے، ایک سے زیادہ جامع مسجد ماننا جائز نہیں ہے۔ شرعاً اس بارے میں جو بھی حکم ہو، مفصل ومدلل جواب سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: محمد جسیم الدین ظفر آباد

الجواب

دوسری مسجد اگر کسی مصلحت شرعیہ قابل قبول کی بنا پر اگر جامع مسجد بنائی جا رہی ہے، مثلاً پرانی مسجد تنگ ہے یا بہت بوسیدہ ہے تو اس میں حرج نہیں ورنہ وہی اگلی مسجد جامع مسجد رہے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ر جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ

مسجد وعیدگاہ میں چندہ کرنا کیسا ہے؟

مسئلہ-۶۸۰

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

مسجد یا عیدگاہ یا قبرستان میں چندہ کرنا انہی کے مصارف کے لئے ازروئے شرع کیسا ہے؟ نیز

قبرستان میں اس وقت چندہ کرنا جبکہ جنازہ قبرستان میں دفن ہونے آتا ہے، ان لوگوں سے سہولت کے سبب سے جو جنازہ میں شریک ہوتے ہیں، کیسا ہے؟ جواب خلاصہ تحریر فرمائیں۔ عین مہربانی ہوگی۔ فقط۔ والسلام۔

آپ کا خادم: احقر محمد شمیم احمد منظری
مدرس مدرسہ رضاء المصطفیٰ تکیہ بچہ شاہ گونٹیہ کھرم
شہر کہنہ، بریلی شریف/ ۱۶ر دسمبر ۱۹۷۶ء

الجواب

جائز ہے مگر مسجد و عیدگاہ میں امر قابل لحاظ بلکہ ضروری ہے کہ چندہ مانگتے وقت شور و شغب اور گردنوں کو پھلانگنا عمل میں نہ آئے کہ یہ ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
یکم محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

اگر مسجد کی دیوار ۴۵ر درجے سے زائد قبلہ سے منحرف نہیں ہے تو نماز ہو جائیگی!

مسئلہ-۶۸۱

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

کوٹہ راجستھان میں بنی ہوئی مسجدیں اکثر ۱۰ ارسنٹی گریٹ پر ہیں یعنی جس طرح بمبئی اور بریلی کی مسجدوں میں ایک یا دو سنٹی گریٹ کا فرق ہے (الملفوظات کی عبارت کے مطابق) اسی طرح فرق کوٹہ میں بھی واقع پایا جاتا ہے۔ ملک عرب سے حاجی صاحبان کے ذریعہ منگوائے قطب نما آلہ کے مطابق اس میں خاص خاص مقامات کے جو سنٹی گریٹ مطبوعہ ہیں، ان میں کوٹہ راجستھان کا تو نام نہیں مگر اس میں اجمیر شریف، جے پور، اندور، بریلی شریف، مرادآباد اور بمبئی کے لئے ایک ہی سنٹی گریڈ یعنی ۱۲ ارنقوش چھاپ رکھے ہیں۔ لہٰذا گزارش یہ ہے کہ ان مساجد کے قبلہ سے پھرے ہونے پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ جبکہ حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ العزیز کی الملفوظات میں صفحہ نمبر ۲۹ ر پر عبارت اس طرح ہے کہ اگر مصلّی کا میلان قبلہ سے ۴۵ ر درجہ کے اندر تھا تو نماز ہوگئی اور اگر زیادہ تھا تو باطل۔ پھر تحریر فرمایا ہے کہ

بریلی شریف میں اکثر مساجد قبلہ سے دو درجہ جانب شمال ہٹی ہوئی ہیں اور بمبئی کی مساجد دس درجہ جانب جنوب۔ اگر شریعت مطہرہ اس کی اجازت نہ دیتی تو لاکھوں نمازیں باطل ہوتیں، جس طرح ۴۵، ۴۵/درجہ تک کی چھوٹ الملفوظات میں مذکور ہے اسی طرح بہار شریعت حصہ سوئم، ص ۳۹/اور نظام شریعت میں صفحہ ۹۹/پر تحریر ہے۔ لہٰذا گزارش یہ ہے کہ مسجد ایک مینار جو کہ محلہ ہرن بازار کوٹہ میں واقع بنی ہوئی ہے، اس میں قبلہ رُخ کے لئے کیا حکم ہے؟ زید کا کہنا ہے کہ اس مسجد میں اس کی سمت کے مطابق نماز نہ ہوگی اور عبارتوں کو پڑھ کر سنانے پر بحث کے بعد یہ کہتا ہے کہ امام صاحب تو ۱۰/پر کھڑے ہوں گے اور ۱۲/کی جانب منہ پھیر کر نماز پڑھیں گے۔ کیا یہ زید کا کہنا صحیح ہے؟ اور کیا امام اور مقتدی حضرات کا رُخ الگ الگ سمت رہتے ہوئے صرف منہ پھیر لینے سے نماز ہو جائے گی؟ فقہ کی کتابوں میں تو ایسا مسئلہ پایا نہیں گیا۔ اگر کہیں عبارت ہو تو واضح فرمایئے، سوائے بیت اللہ شریف۔

المستفتی: غلام محمد نوری قادری برکاتی، فاضل جامعہ نعیمیہ، مراد آباد، (یوپی)

الجواب

فی الواقع اگر مسجد کی دیوار ۴۵/درجے سے زائد قبلہ سے منحرف نہیں ہے تو نماز ہو جائیگی اور امام کو اسی طرف منہ کرنا کافی ہے، ۱۲/درجہ کی طرف منہ پھیرنا امام و مقتدی کو ضروری نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۴/ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٦٨٢

جو زمین مسجد کی نہیں اسے مسجد کے لئے گھیرنا نادرست ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

مسجد کے سامنے آبادی زمین پڑی ہوئی ہے جو کہ لوگوں کے معلومات کے مطابق مسجد ہی کی زمین تھی، مسجد کمیٹی نے چاہا کہ اس پڑی زمین میں احاطہ کھینچا جائے اور اسی زمین سے لگا ہوا زید کا مکان ہے، پرانا احاطہ زید کے مکان سے تقریباً ۲/فٹ سے بھی کم فاصلہ پر ہے اور اسی احاطہ سے سیدھی لائن ڈال کر احاطہ بنوائے ہیں، دروازے کے سامنے ایک فٹ کے قریب مکان کے سامنے زمین ٹیڑھی ہونے کی وجہ

سے بچتی ہے۔ جس وقت مسجد کمیٹی نے احاطہ کھنچانے سے متعلق زید سے کہا تو زید نے جواب دیا کہ اگر مسجد کی زمین ہے تو آپ سیدھا احاطہ بنوالیجئے، میرے نکلنے کا راستہ بچے یا نہ بچے، اس پر کمیٹی نے پٹواری کو بلوا کر معلوم کیا، پٹواری نے نقشہ کے مطابق لوگوں کو یہ بتایا کہ یہ زمین سرکاری آبادی ہے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کہ ان کا چبوترہ چھوڑ کر آپ لوگ احاطہ بنوالیں تا کہ ان کے نکلنے کا راستہ بند نہ ہو، کمیٹی نے پھر بھی اس فیصلہ کو نہیں مانا اس کے بعد زید نے گرام پنچایت کے سرپنچ پٹواری کے ساتھ پانچ پنچوں کو منتخب کر کے موقع پر بھیجا کہ آپ لوگ فیصلہ کرآئیں۔ پنچوں نے یہ فیصلہ دیا کہ چبوترہ چھوڑ کر آپ لوگ احاطہ کھنچائیں لیکن کمیٹی اس فیصلہ پر رضامند نہیں ہے۔ پٹواری کے بتانے کے بعد بھی آبادی زمین کو مسجد کی زمین بتاتے ہیں اور کہتے بھی یہی ہیں کہ مسئلہ یہی ہے جبکہ وہ مسجد کی زمین نہیں ہے۔ اگر پرانے احاطہ کے حساب سے دیوار اٹھائی جاتی ہے تو زید کا راستہ بند ہوتا ہے۔ شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ جواب سے جلد نوازیں۔ عین نوازش ہوگی۔ (نوٹ) زید کا مقصد یہ نہیں ہے کہ معاذ اللہ مسجد نہ بنائی جائے بلکہ صرف راستہ نکلنے کا مقصود ہے۔

المستفتی: محمد نعمان رضوی، وجیراگوگڈھ، بنجاری، ضلع جبلپور (ایم پی)

الجواب

اگر واقعی وہ زمین مسجد کی ہے تو احاطہ کھینچیں اور زید کے لئے راستہ ضرور چھوڑیں اور اگر وہ زمین مسجد کی نہیں ہے تو اسے گھیرنا نادرست وممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹ر شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۸۳

ٹھیکیدار نے گورنمنٹی سامان جو بچایا اسے اپنے لئے یا مسجد کے لئے لینے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے اندر کہ:

ٹھیکیدار کو سرکاری کام کرنے کے لئے سرکار سے سمنٹ، سریا، وغیرہ سامان ملتا ہے، ان سامان

کی ملکیت ٹھیکیدار کو حاصل نہیں ہے لیکن ٹھیکیدار سرکار سے ملے سامان کو بچا کر بازار و باؤ سے بھی کم قیمت پر قانون سے بچتے ہوئے فروخت کرتا ہے۔ ایسے سامان کا خریدار بھی قانون سے بچ کر خریدتا ہے۔ تو کیا ہم ایسے ٹھیکیدار سے بچے ہوئے سامان مثلاً، چھڑ، سمنٹ وغیرہ خرید کر مسجد کے تعمیری کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟ بحکم شریعت جائز ہے یا ناجائز ہے؟

ناچیز محمد عالم صدیقی مجیبی

الجواب

نہیں، جبکہ معلوم ہو کہ یہ وہی سامان ہے جو اس ٹھیکیدار نے گورنمنٹی سامان سے بچایا ہے، ایسے کسی طرح لینا جائز نہیں اگرچہ مفت دے اور اسے اپنے استعمال میں لانا بھی حرام ہے اور مسجد میں لگانا تو بہت سخت ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٨٤

ناجائز طریقے سے بچ کر حلال سامان مسجد میں لگانے والا مستحق اجر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک بستی کے مسلمان اپنی اکثریت بنا کر ٹھیکیدار کا گورنمنٹ سے بچا ہوا سامان خرید کر مسجد کا تعمیری کام کرا رہے ہیں لیکن چند آدمی اس کے خلاف ہیں اور اسے ناجائز سمجھ کر اپنا چندہ بھی اس مسجد میں نہیں دے رہے ہیں بلکہ چند آدمی نے یہ رائے کی ہے کہ ہم لوگ اپنے چندہ سے سرکاری دوکان سے سامان خرید کر اسے مسجد میں جائز طریقے سے کام کرا دیں گے تو کیا اس مسجد میں جس میں ناجائز سمنٹ سے لوگ کام کر رہے ہیں اور چند آدمیوں نے اپنے چندہ سے جائز سمنٹ سے بھی کام کی رائے کی ہے تو کیا چند آدمی کا یہ ارادہ بحکم شریعت جائز ہے؟

ناچیز محمد عالم صدیقی

الجواب

جولوگ ناجائز طریقے سے بچ کر حلال سامان مسجد میں لگانا چاہتے ہیں، ان کی نیت محمود ہے، اس پر وہ مستحق اجر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۶۸۵

صحن مسجد پر چھت ڈالنے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) مصلیوں اور محلہ کے دیگر لوگوں کے اعتراض کے باوجود متولی خاندان کے چند افراد نے ہماری شیخ شاہی بازار مسجد کے صحن میں بارہ عدد ستون اُٹھا کر صحن پر چھت کی ڈھلائی کردی۔ نتیجۃً صحن چاروں جانب سے دوفٹ تین فٹ کم ہوگیا ہے، اتنی صحن کے ٹھہرانے اور اصل حدود سے مشرق جنوب اور شمال کی جانب سے دو تین فٹ جگہ چھوڑ کر دیواریں اُٹھادی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا صحن پر چھت کی ڈھلائی کے نام پر صحن کی زمین کو شہید کیا جاسکتا ہے؟ اگر نہیں تو جولوگ ایسا کیے ہیں، ان کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟

(۲) آج کل عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ مسجد کے صحن کو ڈھلائی کردیتے ہیں حالانکہ پنجوقتہ نماز میں نمازی بالکل کم ہوتے ہیں، صرف جمعہ وعیدین میں مسجد وصحن پُر ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا صرف جمعہ وعیدین کو مدنظر رکھ کر صحن پر چھت ڈالی جاسکتی ہے؟ حالانکہ پنجوقتہ نمازی صرف ایک دوصف تک ہی محدود ہوتے ہیں۔

المستفتی: عبد الغنی، کٹک (اڑیسہ)

الجواب

صحن پر چھت ڈالنا جائز ہے بشرطیکہ مصلیوں کو اس سے کوئی ضرر یا اندیشہ نہ ہو۔ اس سے بلاوجہ ممانعت کا حق نہیں پہنچتا اور اگر کوئی وجہ معقول ہو تو تحریر کرکے حکم معلوم کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ-۶۸۶

مسجد کا پانی نمازیوں کے لئے ہے اس کا بیرونی استعمال جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت دریں مسئلہ کہ:

ہمارے محلہ کی مسجد ایک منزل اونچائی پر واقع ہے، اس کے نیچے دوکانیں مسجد کو جانے والے پانی کے پائپ سے اپنے دوکاندار کو پانی کا کنکشن دیا ہے جس وجہ سے مسجد میں پانی پہنچنا کم ہوگیا ہے اس وجہ سے نمازی حضرات کو بہت پریشانی بڑھ گئی ہے۔ضرورت طلب امر یہ ہے کہ ان دوکانداروں کو پانی جاری رکھا جائے کہ نہیں؟ اگر پانی بند کرا جائے اور جو لوگ پانی بند کرنے میں مداخلت کریں، ان کے لئے شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ کیا مسجد کے پانی کا بیرونی استعمال جائز ہے؟

سائل: مظہر علی، کانٹھ ٹولہ، راج گھاٹ، بنارس

الجواب

مسجد کا پانی نمازیوں کے لئے ہے، اس کا بیرونی استعمال جائز نہیں ہے۔زید کا تصرف ممنوع وگناہ ہے، اس پر اس سے رجوع لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۶۸۷

غیر مسلموں کے ضرر کے خوف سے ایک نامکمل عیدگاہ کی اینٹیں اکھاڑ کر دوسری جگہ عیدگاہ بنانے کا حکم!

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ:

ہمارے گاؤں گھنگوری گھنگورا میں عیدگاہ کی بنیاد قریب ۱۹۶۵ء سے لگی تھی اور عیدگاہ کے قریب ایک مزار بھی بنا ہوا تھا، امسال مسلمانوں نے عیدگاہ کو مکمل کرنا چاہا تو ہندو لوگوں نے روکا۔اب تو نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ ان لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ اس جگہ سے اُکھاڑ کر دوسری جگہ بنالو، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔اب صرف عیدگاہ میں مینار بننا باقی ہے۔کیا ہم لوگ اس عیدگاہ کو اُکھاڑ کر دوسری جگہ اینٹ لگا سکتے ہیں؟ جو حکم شرع ہو، آگاہ کیا جائے۔

فتویٰ حاصل کرنے والے: مسلمانان گھنگوری گھنگورا

الجواب

اینٹ اُکھاڑ کر دوسری جگہ بنانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عیدگاہ ویران ہوں اور زمین پر غیر مسلمانوں کا قبضہ ہوجائے، یہ سخت شنیع وشدید ضرر دینی ہے جس کا دفع بقدر امکان فرض اہم ہے لہٰذا اس عیدگاہ کو آباد رکھیں اور بنیاد رہنے دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱رشوال المکرم ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۶۸۸

مسجد کو مدرسہ بنانا جائز نہیں! مسجد کی بالائی عمارت کے نیچے ہال مسجد ہی ہوگا اسے کرایہ پر دینا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہمارے محلہ میں ایک مسجد ہے جو تقریباً سو سال پرانی ہے۔ اب چونکہ محلہ کی آبادی میں کافی اضافہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے خاص طور سے جمعہ کے روز نمازیوں کو کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مسجد میں جگہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً مسجد کے باہر سڑک پر نماز ادا کرنا پڑتی ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر محلہ کے لوگوں نے پرانی مسجد کے پیچھے ایک نئی مسجد کی تعمیر کا کام شروع کردیا ہے۔ نئی مسجد اور پرانی مسجد کے درمیان کافی فاصلہ ہے، نئی مسجد زمین سے سات فٹ اونچائی پر تعمیر کی جارہی ہے، مسجد کے نیچے ایک ہال ہے۔ پرانی مسجد کے نیچے والے ہال کے درمیان حوض ہے حالانکہ پرانی مسجد کے تین طرف کافی جگہ ہے جس سے پرانی مسجد کی توسیع ہوسکتی ہے۔ پرانی مسجد اور نئی زیر تعمیر مسجد کے نقشہ کی فوٹو کاپی منسلک ہے جس سے تمام باتیں صاف طور پر عیاں ہوجائیں گی۔

اب جواب طلب مسئلہ یہ ہے کہ:

(۱) نئی مسجد تعمیر کے بعد پرانی مسجد کو دیگر مصرف جیسے مدرسہ وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) جبکہ پرانی مسجد کی توسیع کرنے کے لئے کافی جگہ ہے تو اس صورت میں نئی مسجد تعمیر کرنا اور پرانی مسجد کو دیگر مصرف میں لینا یا مسجد کو شہید کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) نئی مسجد کے نیچے جو ہال ہے اس کو مسجد کی آمدنی کے لئے کرایہ پر دینا جائز ہے کہ نہیں؟

از راہِ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل سے جواب دینے کی زحمت گوارا فرمائیں۔

المستفتی: متولی مرزا جلیل بیگ، منصور آباد

الجواب

(۱،۲) مدرسہ وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے کہ مسجد ابدالآباد کے لئے مسجد ہے۔ درمختار میں ہے:

"(یبقی مسجداً عند الامام والثانی) ابداً الی قیام الساعة (وبه یفتی)"

[الدر المختار، ج٦، ص٥٤٨، کتاب الوقف، دار الکتب العلمیة، بیروت]

وہ مسجد ہی رہے گی اور اسے بلاوجہ شہید کرنا بھی جائز نہیں، ہاں وہاں دینی تعلیم دینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) مسجد کے لئے جو زمین وقف کر دی، وہ تحت الثریٰ سے آسمان تک مسجد ہی رہے گی لہٰذا مسجد کی بالائی عمارت کے نیچے ہال مسجد ہی ہوگا، کرایہ پر دینا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۶/ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٨٩

مسجد کی زمین بنام مسجد وقف کرنے کا مطالبہ محض جہالت پر مبنی ہے! دوسری مسجد کی اجازت اس صورت میں نا ہوگی جبکہ مقصد معاذ اللہ انتشار وتفریق بین المسلمین ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

موضع بہاؤالدین پور تھانہ ہارو ضلع مظفر پور میں ایک قدیم مسجد ہے جس میں تقریباً ۷۰ ربرسوں سے نماز پنجگانہ ونماز جمعہ قائم ہے، اِدھر آ کر اس مسجد کی چھت پھٹ گئی جس کی مرمت بغیر مسجد کے شہید

کیے ہوئے ممکن نہیں تھی اور یہ مسجد قبلہ سے کچھ ٹیڑھی بھی تھی لہٰذا باشندگان موضع بہاؤ الدین پور کی رائے سے جناب عبد الغفور صاحب مسجد کی ازسر نو تعمیر کرنے کو تیار ہوئے لیکن کرسی تک ہی مسجد شہید ہوئی پھر اس کے اوپر سے دیوار کی تعمیر شروع ہوگئی اور مسجد جیوں کی تیوں ٹیڑھی ہی رہ گئی۔ ساکنان موضع بہاؤ الدین پور و دیگر موضع کے کہنے پر بھی موصوف نے کچھ خیال نہیں کیا حتی کہ مسجد کی دیوار پوری ہوگئی، جب چھت گرنے کی بات آئی تو عبد الغفور نے اعتراض کیا کہ جب تک مسجد کی زمین صاحب زمین جناب قربان علی وقف بنام مسجد نہیں کرتے ہیں اس وقت تک میں چھت ڈالنے کا کام بند رکھوں گا جبکہ اس زمین کا سروے جامع مسجد بہاؤ الدین پور کے نام سے تصدیق پا چکی ہے۔ جس کے لئے مظفر پور کے چند علمائے کرام حضرات سے مشورہ لیا گیا، سبھوں نے کہا کہ جب جامع مسجد کے نام سے سروے ہو چکا ہے تو وقف کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس پر بھی عبد الغفور راضی نہیں ہوئے، بارہا ان سے کہا گیا لیکن انہوں نے کسی بھی طرح آمادگی کا اظہار نہیں کیا۔ بالآخر باشندگان موضع ہٰذا نے ایک میٹنگ کی جس میں یہ بات طے پائی کہ ہم لوگ چندہ کر کے ہی مسجد کی ازسر نو تعمیر کریں جس کے لئے چندہ کنندگان کے ذریعے چند علمائے کرام نے قطب نما کے ذریعے یہ بات ثابت کی کہ مسجد کا قبلہ صحیح نہیں۔ ایسی حالت میں نماز تو کسی طرح درست ہوگی لیکن مستقبل کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ اس پر بھی عبد الغفور راضی نہیں ہوئے، مظفر پور کے مفتی صاحب آئے، انہوں نے بھی ایسی بات کہی، نماز کسی طرح تو ہو جائے گی لیکن مستقبل کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ لہٰذا مسجد شہید کر کے ازسر نو تعمیر کی جائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس مسجد کی زمین کو مسجد کے نام سے وقف کر دیں نہیں تو مسجد دوسری جگہ تعمیر کی جائے گی۔ اس کے بعد ایک جنرل میٹنگ ہوئی جس میں یہ بات طے ہوئی کہ قربان علی صاحب مسجد کے نام زمین وقف کر دیں تو ہم لوگ ایک دوسری مسجد تعمیر کریں گے، اگر صحیح کرتے ہیں تو ہم لوگ بھی حصہ لیں گے، اس وقت ایک بیعنامہ بھی لکھا گیا تھا جس پر عبد الغفور اور دیگر حضرات کے دستخط ہیں۔ اس کے کل ہو کر کے مفتی صاحب کے سبب فرمان اور باشندگان کی رائے پر صاحب زمین نے مسجد کے نام زمین وقف کر دی جبکہ سروے بھی جامع مسجد کے نام ہو چکا ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ موضع میں دو جماعت اور اختلاف پیدا نہ ہو لیکن زمین وقف ہونے کے باوجود بھی عبد الغفور نے ایک نئی مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے جس کی دوری مسجد سابقہ

سے تقریباً دس جریب ہے، اس سے قوم کے اندر اختلاف وانتشار ہونے کا خدشہ ہے جبکہ سابقہ مسجد کا تعمیری کام ابھی ادھورا ہے۔ براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسی مسجد جس سے قوم کے اندر انتشار ہو، ایسے لوگ جو قوم میں اختلاف پیدا کرنا چاہتے ہیں، ان کا کیا حکم ہوتا ہے؟

سائل: بہاؤ الدین، خانقاہ مجیبیہ، پھلواری شریف، پٹنہ (بہار)

الجواب

مسجد کی زمین بنام مسجد وقف کرنے کا مطالبہ محض جہالت پر مبنی ہے مسجد پر وقف کرنے کے لئے زبان سے کہنا ضروری نہیں بلکہ اس قطعہ زمین کو اگر ہمیشہ نماز پڑھنے کے لئے مسلمانوں کے سپرد کر دیا تو بھی مسجد ہو جائے گی اور یہاں یہی صورت حال ہے کہ وہ جگہ مدت سے بطور مسجد جانی جاتی رہی ہے اور مسلمان وہاں نماز پڑھتے آرہے ہیں۔ درمختار میں ہے:

"(ویزول ملکه عن المسجد و المصلی) بالفعل (وبقوله جعلته مسجدا) عند الثانی"

[الدرالمختار، ج٦، ص٥٤٤، ٥٤٥، کتاب اوقف، دارالکتب العلمیة، بیروت]۔

دوسری مسجد کی اجازت اس صورت میں نہ ہوگی جبکہ مقصد معاذ اللہ انتشار وتفریق بین المسلمین ہو، تفریق بین المسلمین گناہ عظیم ہے جس سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵؍ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٩٠

جوامین واہل کار نہ اسے کمیٹی میں شامل کرنا ناجائز!

غاصبوں کے قبضہ سے مساجد کو نکالنا اہل قدرت واختیار پر فرض ہے!

سچے سنی حنفی کو وہابی کہنا حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین چند مسائل حسب ذیل میں کہ:

(۱) اوقاف کمیٹی بنانا اور مسجدوں کی وقفیہ جائیداد غاصبوں کے چنگل سے نکالنا از روئے شرع کیسا ہے؟

(۲) کیا وقف بورڈ وہابیوں کا ادارہ ہوتا ہے؟

(۳) کیا مسجدوں کی وقفیہ جائیداد وقف فہرست میں شامل کرادینے سے ہماری مسجدوں پر وہابی پیش امام مسلط کردیے جائیں گے؟ اگر ایسا ہے تو سنی حنفی وقفیہ جائیداد کی محافظت اور غاصبوں کے قبضے سے نکالنے کا دیگر کون سا طریقہ ہے؟

(۴) بفضلہٖ تعالیٰ ٹیکم گڑھ میں سو فیصد سنی حنفی مسلمان ہیں اور جو حضرات مسجدوں کی جائیداد غصب کیے ہوئے ہیں انہوں نے اور ان کے ہمخیال حضرات نے شہر میں یہ فضا قائم کی ہے کہ اگر مسجدوں کی جائیداد وقف فہرست میں شامل ہوگئی تو تمام مسجدوں پر وہابیوں کا تسلط ہو جائے گا اور وقف بورڈ کی طرف سے ہمارے اوپر وہابی پیش امام مسلط کردیے جائیں گے۔

(۵) اگر کوئی شخص کسی سنی حنفی مسلمان کو وہابی کہہ دے تو ایسے شخص کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

(نوٹ:) اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جواب جلد عنایت فرمائیں اور مسلمانوں کو انتشار سے بچالیں۔

المستفتی: سکریٹری سنت والجماعت حنفی اسلامیہ اوقاف کمیٹی

کیراف بھارت واچ، جواہر چوک، ضلع ٹیکم گڑھ (ایم. پی.)

الجواب

(۱) ہاں، دیندار سنی صحیح العقیدہ اہل کار لوگوں کی کمیٹی بنانا جائز ہے، دیوبندی، وہابی، بدمذہب وغیرہ کی کفریہ باتوں پر مطلع ہو کر جو انہیں مسلمان جانیں ایسوں کو شامل کمیٹی کرنا حرام بدکام بدانجام ہے بلکہ سنی کو بھی شامل کرنا جائز جبکہ امین و اہل کار نہ ہو۔ درمختار میں ہے: "وینزع وجوبا بزازية لو الواقف فغيره بالاولى درر غير مامون او عاجزاً —الخ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار ج ٦، ص ٥٧٨، كتاب الوقف دار الكتب العلمية بيروت]

(۲) ہاں، آج کل اکثر اوقاف کے بورڈوں میں وہابیوں کی کثرت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اس کا جواب دار الافتاء سے متعلق نہیں ہے، وہاں کی صورتوں کے مدنظر جو انسب ہو، وہی کیا

جائے اور وہابی کو ہرگز امامت کے لئے قبول نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) فی الواقع اگر بعض مساجد میں بعض غاصبوں نے قبضہ کرلیا ہے تو اہل قدرت واختیار پر فرض ہے کہ ان کے قبضہ سے مساجد کو نکالیں، اگر فی الواقع مساجد کی فہرست وقف بورڈ میں دینے سے یہ اندیشہ ہے کہ وہابی امام مسلط ہو جائیں گے تو فہرست وہاں نہ دیں اور غصب کے ازالہ کی دوسری تدبیر کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) سچے سنی حنفی کو وہابی کہنا حرام ہے مگر آج کل دیوبندی بھی مدعیت سنیت وحنفیت ہیں، حالانکہ اقراری وہابی ہیں ہی جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ سے ظاہر ہے۔ اور وہابیت وحنفیت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ لہٰذا اگر قائل نے کسی ایسے کو وہابی کہا تو سچ کہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۶۹۱

کیا مسجد میں آیت کریمہ ختم کرنے کی اجازت متولیان سے لینے پڑے گی!
خاص مسجد میں کھانا پکانا جائز نہیں! تبلیغیوں کو مسجد میں آنے نہ دو!
تبلیغیوں کا ذکر جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

شہر بمبئی کی ایک مسجد میں آیت کریمہ کے ختم شریف کے لئے ٹرسٹیان مسجد اجازت نہیں دیتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا کسی مسجد میں آیت کریمہ ختم شریف کے لئے ٹرسٹیان مسجد سے اجازت لینا ضروری ہے؟ اگر ٹرسٹیان مسجد اجازت نہ دیں تو ان پر شرعاً کیا حکم ہے؟ اجازت نہ ملنے کی صورت میں کیا بغیر اجازت مسجد میں ختم شریف کرسکتے ہیں؟

شہر کی ایک مسجد میں کچھ لوگ باقاعدہ قیام کرتے ہیں، مسجد میں سوتے ہیں، کھانا وغیرہ بھی پکاتے ہیں، بالکل مسافر خانہ کی جیسی حالت مسجد کی ہوتی ہے کہ مسجد میں مندرجہ بالا امور کی اجازت شریعت نے دی ہے؟ اگر نہیں دی ہے تو ان لوگوں کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

مسجد میں نماز وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ لاؤڈ اسپیکر پر جبکہ اس سے نمازیوں کو عبادت وغیرہ میں خلل واقع ہوتا ہے، امید کہ مندرجہ بالا امور کا شریعت اسلامیہ کی روشنی میں جواب دے کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں گے۔

عبدالغفار رینگ مسلم ویلفیئر سوسائٹی
۶۵ میمن واڑہ روڈ، ایسٹ فلور، بمبئی-۳

الجواب

جس وقت آیت کریمہ کے ختم کا ارادہ ہے وہ وقت اگر مسجد کھلے رہنے کا نہیں بلکہ اس وقت حفظ سامان کے لئے مسجد بند رہتی ہے تو متولیان مسجد کا منع کرنا صحیح ہے اور انکی اجازت کے بغیر وہاں ختم نہ کیا جائے یونہی ممانعت کی اگر کوئی دیگر وجہ صحیح شرعی ہے، اس صورت میں بھی متولیان پر الزام نہیں اور بغیر اجازت انکی اور بلا مانع شرعی وہاں ختم کرنے کی اجازت نہیں اور اگر متولیان ممانعت کی کوئی وجہ صحیح شرعی نہیں رکھتے تو سخت گنہ گار ظالم جفا کار مستوجب غضب جبار مستحق عذاب نار ہیں۔ قال تعالیٰ:

﴿ومن اظلم من ممنع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا-الآیۃ﴾

[سورۃ البقرۃ آیت ۱۱٤]

بے ان کی اجازت کے اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، ختم آیت کریمہ کیا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خاص مسجد میں کھانا پکانا جائز نہیں، ہاں معتکف کو کھانا پینا سونا جائز ہے، جو لوگ خاص مسجد میں کھانا پکاتے ہیں، گھر کی طرح سے رہتے ہیں، گنہ گار ہیں اور یہ طریقہ نام نہاد تبلیغی جماعت کا ہے اور تبلیغی فی الحقیقت دیوبندی وہابی ہیں اور ان کے بارے میں توہین خدا ورسول کی وجہ سے علمائے حرمین کا فتویٰ ہے کہ وہ کافر ہیں، ایسے کہ جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے جبکہ ان کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ جانے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ دیکھو حسام الحرمین۔ انہیں مسجد میں آنے دینا ہی ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

علمائے کرام نے ذکر جہر کو جبکہ نمازی یا قاری قرآن یا نائم (سونے والے) پر اس سے تشویش ہو، منع فرمایا ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

"اجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قاری —الخ"

[ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۳٤، کتاب الصلوٰۃ، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، دار الکتب العلمیة بیروت]

تو تبلیغی جماعت کا اجتماع تو ذکر ہی نہیں کہ ذکر کے لئے ذاکر کا صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے، بھلا اس کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں، تبلیغیوں کا اجتماع اوقات نماز میں ہوں خواہ غیر اوقات میں، بہرحال ناجائز ہے کہ ان کا مقصد بقول بانی تبلیغی جماعت تحریک صلاۃ نہیں بلکہ ایک نئی قوم پیدا کرنا ہے اور اس پر ان احمقوں کا یہ فعل خود دلیل کہ ادھر نماز ہورہی ہے ادھر لاؤڈ اسپیکر پر زور زور سے شور اجتماع۔ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ رشوال المکرم ۱۳۹۵ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم۔	الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی	فقیر مصطفیٰ رضا القادری غفرلہٗ

مسئلہ—٦٩٢

مسجد کے سامان کہنہ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے یہاں کی مسجد کی مرمت ہورہی تھی، اس میں اس کی چھت بالکل ختم کرکے نئی چھت ڈالی گئی تھی لیکن پرانی چھت کے توڑنے میں اینٹ، سرخی، بالو، مٹی وغیرہ نکلی تھی، ساتھ ہی پہلے والی لکڑی وغیرہ بھی نکلی تھی۔ چونکہ چھت میں سب نئی لکڑی دی گئی تھی، اس میں سے جو سامان نکلا، کچھ لوگوں نے اپنے ذاتی کام میں صرف کرلیا ہے۔

(۱) مسجد کے اندر سے جو پہلے کی ٹوٹے ہوئے اینٹ، بالو، سرخی وغیرہ نکلی، اس کو اپنے ذاتی کام میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (وہ بھی گندی جگہوں پر اس کو ڈلوایا، جیسے غسل خانہ، بیل خانہ، ٹیوب ویل کے قریب)۔

(۲) دوسرے صاحب نے اس میں کی ایک بڑی لکڑی دوسرے محلہ کی ایک مسجد میں لگوالی۔ کیا ایسا کرنا اس کا جائز ہوا؟

(۳) ایک شخص نے باقی بچی ہوئی لکڑی سے اپنی چوکھٹ، کھڑکی، بیل گاڑی بنوالی، آیا ایسا کرنا اس کا جائز ہوا؟ ان سب سوالوں کے جواب مفصل عنایت فرمایئے تاکہ لوگوں کو ہدایت ہو، ایسے کرنے والے کے لئے شرع کا کیا فیصلہ ہے؟ اور ایسے لوگوں سے تعلق رکھا جائے یا نہیں؟

منجانب: مسلمانان بنول/معرفت محمد فیض الحسن رضوی قادری

موضع وڈاکخانہ بنول، وایارائے پور۔ ضلع سیتامڑھی۔ (بہار)

الجواب

(۱) مسجد کے سامان کہنہ کا حکم یہ ہے کہ مسجد کی ضرورت میں لگے اور اگر مسجد کو وقتی حاجت نہ ہو تو متوقع حاجت کے لئے محفوظ رکھا جائے اور اگر حاجت وقتیہ نہ ہو نہ آئندہ حاجت متوقع ہو تو اسے واجبی قیمت پر ایسے کے ہاتھوں بیچ دے جو اسے محل تعظیم میں لگائے۔ مسجد کا سامان اپنے ذاتی کام میں صرف کرنا جائز نہیں اور صرف کرنے والے پر اس کی قیمت کا تاوان لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ محل اہانت میں سامان مسجد لگانا منع ہے۔ درمختار میں ہے:

"حشیش المسجد وکناسة لایلقی فی موضع یخل بالتعظیم"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المحتار، ج۱، ص۳۲۲، کتاب الطهارة، دار الکتب العلمية بيروت]

(۲) ناجائز اور تاوان لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے جبکہ اس مسجد کو حاجت نہ ہو۔ البتہ بیل گاڑی بنوانے سے احتراز چاہئے تھا کہ اس میں سامان کی بے ادبی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱؍ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۶۹۳

مرتد کی نماز اصلاً صحیح نہیں نہ ان کی مسجد مسجد ہے!
جو کسی کے کفر سے راضی ہو وہ اسی کی طرح کافر ہے!

بخدمت جناب حضرت علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری مفتی اعظم ہند بریلی شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام کے گزارش یہ ہے کہ غلام چند مسلمانوں کا جواب قرآن وحدیث وفقہ کی روشنی میں براہ کرم چاہتا ہے، عنایت فرمائیں، بڑی کرم فرمائیاں ہوں گی۔ سوالات حسب ذیل ترتیب وار ہیں:

(۱) حسین احمد عرف چھوٹے قریشی کے مکان میں نماز باجماعت ہو رہی ہے، تقریباً دو سال ہو چکے ہیں، اذان وتکبیر کے ساتھ رمضان میں معتکف اعتکاف بھی کرتا ہے تو ایسی زمین ومکان کو مکان کہا جائے یا مسجد؟ جبکہ اس بستی میں تین مسجدیں پہلے سے ہیں۔

(۲) جتنے اس جگہ نماز ادا کر رہے ہیں، پتہ چلا ہے کہ وہ سب انجمن ریلوے جامع مسجد سے برطرف کیے گئے ہیں، محض اس بنا پر کہ حکیم منظور عالم صدیقی پر کفر کا فتویٰ بریلی شریف سے لگا تھا، یہ سب جانتے ہوئے کھانے پینے میں اس کے شریک رہے، سمجھانے پر کہنے لگے کہ فتویٰ ہی غلط ہے جبکہ فتویٰ پر فتویٰ دوبارہ مسلم انصاری نے منگا کر حکیم منظور عالم کو برطرف کر چکے تھے۔ اب یہی انصاری حاجی سلیمان خاں اسحاق براتی اور چھوٹے وغیرہ نے مخلوط جماعت بنا کر مسلم عوام کو بہکاتے ہیں کہ ریلوے جامع مسجد میں نہ جاؤ، نماز پڑھنے یہاں آؤ۔ تو ایسے کردار والے شریعت مطہرہ میں کیسے ہیں؟

(۳) اسی مجمع میں مولانا خلیل الرحمٰن کے نہ پہونچنے پر جلسہ سیرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دن صاحب خانہ نے تمام علمائے کرام کو ماں، بہن کی گالیاں دیں تو گالی بکنے والا کیسا ہے؟

(۴) ایسے سخت مجرم کی حمایت میں سلیمان خاں نے برجستہ معین الدین قریشی اور امام کے سامنے یہ کہا کہ جب تک بانی انجمن ومسجد حاجی امین الدین بھائی صاحب زندہ تھے تب تک قانون شریعت حتی بعد ان کے مر جانے کے خرد برد ہوگئی تو ایسا گستاخانہ کلمات بکنے والے کا ایمان سلامت رہا یا غائب؟

(۵) جب انجمن ریلوے جامع مسجد کے اراکین جبلپوری مفتی اعظم حضرت علامہ برہان الحق مدظلہ

العالی کی خدمت میں جاکر ان مقتدیوں کی بدکرداری کا حال بیان کیا تو مفتی صاحب نے صاف لفظوں میں کہا کہ ان سے دعا سلام نہ کرو، ان کے ساتھ نہ بیٹھو نہ کھاؤ نہ پیو نہ شادی بیاہ کرو، بیمار ہو جائیں تو عیادت کو نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازے کی نماز نہ پڑھو، دینی دنیوی ہر رسم و رواج ان سے ختم کرو، جب تک یہ لوگ توبہ و تجدید ایمان و کلمہ نہیں پڑھ لیتے تو انجمن نے ان سے رابطہ ختم کردیا ہے جو ان میں ذبیحہ کا کام کرتے ہیں کیا ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے کہ حرام؟ براہ کرم از شرع مطہرہ وفقہ وحدیث وقرآن کے قوانین سے جواب مرحمت فرمائیں۔ عین نوازش کرم ہوگی۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: بشیر احمد عرف بشن قریشی
نارتھ جھگڑا کھانڈ، کالری، ضلع سرگوجا (ایم پی)

الجواب

(۱،۲) اگر یہ واقعہ ہے کہ وہ لوگ اس شخص کو جس پر حکم کفر دیا گیا، دانستہ مسلمان سمجھے اور شرعی فتویٰ کو غلط بتاتے ہیں تو وہ لوگ اسی کی طرح مرتد بے دین ہیں، ان کی نماز اصلاً صحیح نہیں نہ ان کی مسجد مسجد ہے تو اگر وہ اس مکان کو مسجد کردیں شرعاً وہ مسجد نہ ہوگا۔ قال تعالیٰ:

"انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر – الآیۃ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[سورۃ التوبۃ، آیت–۱۸]

(۳) علماء کو گالی دینا اُن کی اہانت ہے اور علماء کی اہانت کفر ہے۔ اشباہ میں ہے:

"الاستھزاء بالعلم والعلماء کفر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الاشباہ والنظائر مع الحموی، کتاب السیر، باب الردۃ، ج۲، ص۸۷]

اور اس شخص پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے اور تجدید نکاح بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) وہ شخص اس کی حمایت میں اگر جھوٹ بولا اور لوگوں پر یہ بہتان باندھا تو سخت گناہ گار مستوجب نار ہے اور اگر اس کے کلمات کفریہ کو مقرر رکھتا ہے تو اسی کی طرح کافر ہے اور اگر اس کا التزام واقعی ہے تو وہ ملزم نہیں مگر جبکہ شرعاً یہ ثابت ہو کہ اس کلمۂ حق سے اس کی حمایت ناحق چاہی تو بے شک مجرم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) جو کسی کے کفر سے راضی ہو وہ اسی کی طرح کافر ہے اور اس کا ذبیحہ مردار و حرام ہے۔ درمختار میں ہے:

"لاتحل ذبیحة غیر کتابی من وثنی و مجوسی و مرتد"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج ۹، ص ۴۳۱، کتاب الذبائح، دار الکتب العلمیة بیروت]

پھر جو لکھا گیا وہ اس تقریر پر ہے کہ سوال مطابق واقعہ ہو ورنہ سائل شرعا خود مجرم قرار پائے گا۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸/ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-٦٩٤

مسجد کی دیوار پر مکان بنانا جائز نہیں!

عالی جناب مفتی اعظم ہند قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک طویل مدت سے ایک مسجد کی دیوار ڈھ رہی ہے جس کے گرد اگرد گوبر وغیرہ ڈلتا رہا۔ اس کو ہم نے لے لیا۔ اب اس پر مکان بنانے کا ارادہ ہے۔ کیا حکم ہے؟ دیوار ایک ہاتھ اونچی ہے وہیں قریب ہی جامع مسجد ہے جس میں سب نماز ادا کرتے ہیں۔ ہمارے والد کی عمر ۶۰/ سال کے قریب ہے، وہ اسی طرح اسے دیکھتے آئے ہیں بلکہ ان کے والد بھی یعنی ہمارے دادا بھی اسی طرح سے دیکھتے آئے تو قریب کم وبیش سو برس سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے، مکان بنانے کا کیا حکم ہے؟

حافظ جمیل محمد صاحب
پیش امام عیدگاہ، جھانسی

الجواب

اس پر مکان بنانا جائز نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

درمختار میں ہے: "اما لو تمت المسجدیة ثم اراد البناء منع ولو قال عنیت ذلك لم

یصدق فیجب هدمه ولو علی جدار المسجد"

[الدر المختار، ج٦، ص٥٤٨، کتاب الوقف، دار الکتب العلمية، بیروت]

بحر میں ہے: "من بنی بیتا علیٰ جدار المسجد وجب هدمه ولا یجوز اخذ الاجرة"
واللہ تعالیٰ اعلم

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج٥، ص٤٢١، کتاب الوقف، فصل فی أحکام المسجد، مکتبہ زکریا بکڈپو، دیوبند]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۹ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-٦٩٥

پانی کا کل خرچہ برداشت کرنے کی شرط پر مسجد کی ٹنکی سے اپنے مکان میں استعمال کرنے کے لئے پانی کے کنکشن کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے مسجد کی ٹنکی سے اپنے مکان میں استعمال کرنے کے لئے پانی کا کنکشن اس شرط پر لے لیا ہے کہ مسجد میں استعمال ہونے والا پانی اور اپنے گھر میں استعمال ہونے والے پانی کا کل خرچہ برداشت کروں گا جس سے مسجد کو پانی کا استعمال کرنے والوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے، اس کی منظوری زید نے ممبر کمیٹی انوار صاحب سے حاصل کر لی تھی لہٰذا چند لوگ اس سلسلہ میں معترض ہیں۔ لہٰذا اس مسئلہ کو واضح طور پر فرمائیے۔

المستفتی: آفتاب محمد خاں
محلہ ملوکپور بازدران، متصل پھاٹک ہادی یار خاں

الجواب

اس طور پر مسجد کا پانی لینے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-٦٩٦

مساجد کو سیاسی بازی گری سے محفوظ رکھا جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے شہر مصطفیٰ آباد کی جامع مسجد کو شہر کے کچھ مسلم سیاسی افراد نے اپنی سیاست کا مرکز بنالیا ہے وہ موقع بہ موقع جامع مسجد میں سیاسی اجتماعات منعقد کرتے رہتے ہیں اور اپنی تقاریر میں اپنے حریفوں کے لئے گندے اور نازیبا الفاظ جامع مسجد میں بولتے ہیں جس سے متاثر ہوکر ضلع انتظامیہ نے عبادت گاہوں سے لاوڈ اسپیکر اتروانے کی بھی تحریک چلائی تھی مگر شہر کے باثر لوگوں کی کاوش سے وہ تحریک دب گئی۔ یہ سیاسی افراد کبھی کبھی ملی اجتماعات بھی جامع مسجد میں منعقد کرتے ہیں مگر ان اجتماعات میں بھی سیاسی پہلو ہی غالب ہوتا ہے۔شہر کے عوام وخواص کی اکثریت کا کہنا ہے کہ جامع مسجد کو سیاسی اجتماعات کا مرکز نہ بنایا جائے، مساجد کی بنا ذکر اللہ اور عبادت الٰہی کے لئے ہے جس میں مباح باتیں تک کرنا جائز نہیں۔ گمشدہ شے کا اعلان تک درست نہیں تو سیاسی اجتماعات کیونکر جائز ہوں گے؟ دوسری طرف سیاسی الفرادی سیاسی اجتماعات کے زبردستی منعقد کرنے پر مصر ہیں اور جو لوگ ان کے ان سیاسی اجتماعات کے جامع مسجد میں منعقد کرنے کے مخالف ہیں وہ ان کو منافق کہہ کر پکارتے ہیں۔ (روزنامہ فیصل دہلی وغیرہ میں ان کے جلسے کی رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے مجمع سے سوال کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ کیا منافقین کو اجازت دیں گے کہ وہ جامع مسجد پر قبضہ کر کے ملی اجتماعات نہ ہونے دیں؟)۔جس سے آپس میں ٹکراؤ اور انتراق بین المسلمین کا شدید اندیشہ ہے۔ امام جامع مسجد اور جامع مسجد انتظامیہ کمیٹی کی اس مسئلہ میں دورُخی پالیسی ہے اور ان کے قول و عمل میں بہت بڑا تضاد ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) ایسی حالت میں سیاسی افراد کا جامع مسجد میں سیاسی اجتماعات منعقد کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) ایسا کوئی بھی عمل جو مسلمانوں میں فتنہ وفساد اور افتراق بین المسلمین کا سبب ہو، اس کا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۳) جن سیاسی افراد نے جامع مسجد میں سیاسی اجتماعات کی مخالفت کرنے والے مسلمانوں کو منافق کہا، ان کا شرعاً کیا حکم ہے؟ مستند کتابوں کے حوالہ جات سے مفصل جواب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز عربی وفارسی عبارات کا ترجمہ بھی فرمادیں۔

المستفتی: احمد یار خاں عرف چھٹن خاں
محلہ مسجد شہتوت والی گونڈیہ تالاب، رامپور

الجواب

(۱) فی الواقع مسجدیں ذکر الٰہی اور عبادت کے لئے ہیں، وہاں دنیا کی جائز بات بھی مباح نہیں مگر بقدر ضرورت۔ بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح لکڑی آگ کو کھالیتی ہے۔ اور سیاست مروجہ مذہبی قیود کی پابند نہیں اور اس کے حامل اشخاص کی مذہبی حیثیت معلوم۔ لہٰذا مناسب ہی نہیں بلکہ اشد لازم وآکد ہے کہ مساجد کو سیاسی بازیگری سے محفوظ رکھا جائے خصوصاً جبکہ سیاسی حریف ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالیں اور ایک دوسرے کو ناحق بُرا کہیں اور اس پر فتنہ و فساد کا اندیشہ ہو، ایسی صورت میں انہیں مساجد سے روکنا لازم تر۔ درمختار میں ہے:

”ویمنع عنہ وکذا کل موذ ولو بلسانہ“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج ۲، ص ۴۳۵، ۴۳۶، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۲) حرام اشد حرام، بدکام بدانجام ہے۔ قال تعالیٰ: ”والفتنۃ اشد من القتل“

[سورۃ البقرۃ، آیت ۱۹۱]

یعنی فتنہ قتل سے سخت تر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ان کا حکم قرآن کریم بتارہا ہے: ”والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا

فقد احتملوا بهتانا و اثما مبینا"

[سورۃ الاحزاب آیت ۵۷]

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں، انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۲ رذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-٦٩٧

مسجد میں لڑنا شدید حرام!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید فاسق معلن ہے اور داڑھی مونچھیں مونڈاتا ہے، مسجد میں نمازی سے لڑتا ہے جس کی وجہ سے نمازی کم ہو گئے ہیں اور مسجد کے کمرے میں بیٹھ کر جھوٹ بولتا ہے۔ ایسے شخص کو مسجد کا سکریٹری بنایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور مسجد میں دکیٹری بھی چلاتا ہے، از روئے شرع زید مذکور کے لئے حکم نافذ فرمایا جائے۔ مسجد میں لڑنے کی مثال یہ ہے کہ ایک نمازی صدیق نام کا مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھ گیا اور مسجد کی کمیٹی کے لوگ بھی بیٹھ کر مسجد میں مشورہ کر رہے تھے، صدیق بھی وہاں بیٹھ کر باتیں سننے لگا۔ دیر بعد صدیق بھی بول پڑا، اس پر سکریٹری صاحب نے اٹھ کر سر پر زور سے دھکا مارا جس سے وہ گرتے گرتے بچا اور ٹوپی زمین پر گر گئی۔

المستفتی: صدیق سبزی فروش
محلہ شاہ آباد، ضلع بریلی شریف

الجواب

مسجد میں لڑنا شدید حرام اور ایسا شخص موذی اور وہ مسجد سے باز رکھنے کے قابل۔ درمختار میں ہے:

"ویمنع منه وكذا كل موذ ولو بلسانه"

[الدر المختار، ج ۲، ص ۴۳۵، ۴۳۶، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

تو اسے سکریٹری بنانا کب جائز ہوگا؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳/ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۶۹۸

بابری مسجد پر مشرکانہ قبضہ بلاشبہ کھلا ظلم ہے اسے برا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے!

خطاب استفسار بہ علمائے اہلسنت و جماعت ہند!

آج جبکہ متفقہ طور پر تمام علمائے ہند بلا تفریق نظریہ و عقائد قانون شریعت اسلام اور بہ تعلق مسجد بابری ہم خیال و ہم زبان ہو کر دعوت غور و فکر دے رہے ہیں، کچھ ایسے بھی دین بیزار یا ابن الوقت ملتے ہیں جو لبادہ میں کچھ اور ہیں ایسے ہی لوگوں میں ہیں اورئی ضلع جالون کے نام نہاد مولانا جناب بشیر صاحب قادری جن کے ظاہر و باطن کا فرق ایک ایسے واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے: ہفتہ رواں میں ایک دن جالون کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ایک میٹنگ اتحاد و یکجہتی کے سلسلہ میں طلب کی اور بقول شخصے مولوی بشیر قادری صاحب سے اہل اورئی کے مسلمانوں کے پاس مسجد بابری کے سلسلہ میں تاثرات معلوم کرنا چاہے تو مولوی بشیر صاحب نے فرمایا کہ فیض آباد اور بابری مسجد کا معاملہ اہل فیض آباد کا ہے اس سے اورئی کے مسلمانوں کو (ہم کو) کوئی علاقہ نہیں، اورئی کی مسجد کا معاملہ ہوتا تو ہم آپ سے شکایت کرتے، بازار بند کراتے، بابری مسجد سے ہم کو کوئی تعلق نہیں اور ہم آپ کے (ڈی ایم صاحب کے) شکر گزار ہیں کہ آپ نے اورئی میں امن قائم رکھا اور فضا کو سنبھالا۔ میں علمائے کرام سے جاننا چاہوں گا کہ آپ حضرات کی بات قابل اعتناء سمجھی جائے یا یہ ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے والے موقع پرستوں کے کہنے پر چلا جائے؟ علمائے اہلسنت اور علمائے مجاہد ملت اس باب میں واضح حکم صادر فرمائیں۔

منجانب: سنی جمعیۃ العوام

اورئی (جالون)

الجواب

بابری مسجد پر مشرکانہ قبضہ بلاشبہ کھلا ظلم ہے، اسے بُرا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے اور مقتضائے

ایمان ہے، اور بُرائی کے خلاف احتجاج ہر مسلم پر اس کے مقدور بھر فرض ہے، مولوی بشیر احمد صاحب تو درکنار، یہ کسی مسلم سے امید نہیں کی جاسکتی، اسے اس ظالمانہ قبضہ پر شکایت نہ ہو اور اسے مسجد سے کوئی تعلق نہ ہو اور بے ثبوت شرعی کسی مسلم کی طرف گناہ کی نسبت شرعاً ناجائز ہے۔ احیاء العلوم پھر شرح فقہ اکبر میں ہے:

"لایجوز نسبة مسلم الیٰ کبیرة من غیر تحقیق"

[شرح الفقه الاکبر ص ۸۷، احیاء علوم الدین ج ۵، ص ٤٤٨، کتاب آفات اللسان الآفة الثامنة، دار المنهاج]

لہٰذا اگر اس امر کا شرعی ثبوت نہیں تو بے ثبوت شرعی دعویٰ کرنے والے ملزم ہیں اور اگر فی الواقع یہ بات شرعی طور پر ثابت ہے تو مولوی بشیر احمد صاحب مکلّف ہیں کہ مصلحت شرعیہ بتائیں اور توضیح مراد کریں، اگر وہ جائز و صحیح معقول و مقبول مصلحت بتائیں تو ان پر الزام نہ ہوگا ورنہ وہ ضرور ملزم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۸؍ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-٦٩٩

مسجد کے لئے ٹھیکیدار سے گورنمنٹی سامان خریدنے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ہم ۲۵-۳۰ گھر کی آبادی کے لوگ غربت کی حالت میں کسی صورت گزارا کرتے ہیں۔ ۳۰-۳۵ سال سے ہمارے گاؤں میں ایک چھوٹی مسجد ہے، اتنے عرصے میں ہم لوگوں نے صرف چار پانچ سال مقررہ امام کا بندوبست کیا تھا اور مسجد کی آٹھ دس بیگھہ زمین و باغ کی کچھ پیداوار سے ضرورت پوری کرتے تھے، مگر مسجد کی غیر مرمت کی وجہ سے امام کو ہم گاؤں کے باشندے ان کو چندہ وصول کر وظائف کی ادائیگی و مجبوری کی بناپر جواب دے کر مسجد کو توڑ کر نئے سرے سے مسجد کو کچھ مقدار میں بڑھا کر بنانے کا مشورہ کرکے اینٹیں اور چونا کا بندوبست کرکے کام شروع کردیے۔ جب مسجد کی تعمیر دروازہ کی آخری حصہ تک ہوگئی اس وقت حکومت کی طرف سے ندی باندھنے والے ٹھیکیدار سے سمنٹ اور لوہے کا

چھڑ بازار کے بھاؤ خرید کر دیوار کی مضبوطی کے لئے چند چھڑ اور سمنٹ دیوار کے چاروں طرف ڈھلائی دیے اور برآمدہ میں دو کھمبے بھی تیار کیے گئے ہیں جو کہ قیمت کے اعتبار سے مسجد کے کل اخراجات کے حساب سے ربع یا ثمن خرچ ہوگا۔ اس کے بعد ٹھیکیدار کے سمنٹ و چھڑ کے علاوہ چونے وغیرہ سے کام شروع کر کے دیوار کی آخری حد جہاں تک چھت ڈھلائی ہوگی مکمل کیے، چھت ڈھلائی کے وقت شرعی مسئلہ کی رو سے ٹھیکیدار کا حکومت سے نظر بچا کر فروخت کیا ہوا سمنٹ و خریدا ہوا چھڑ نا جائز بتلایا گیا۔ اب مسجد کا کام روک دیا گیا ہے ساتھ ہی اس بات پر اختلاف ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ جو قلیل مقدار میں سمنٹ و چھڑ لگایا گیا ہے اس کے نکالنے کی ضرورت نہیں ہے، چونکہ کل اخراجات کے ربع یا ثمن ہوگا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کو نکالنا پڑے گا اس کو مسجد میں رہنے دینا درست نہیں۔

اب اگر اس چھڑ اور سمنٹ کو نکالا جائے تو دروازہ کے اوپر جہاں سے چند چھڑ اور سمنٹ ہے اور پایا سب توڑنا پڑے گا، اس صورت میں خرچ بہت زیادہ ہوگا جو کہ گاؤں والے کی رتبہ و نادار حالت کی بنا اور زمین و باغ کے غیر کافی پیداوار کے ذریعہ مسجد کا کام ایک سال کے اندر تکمیل تک پہنچنا دشوار ہے، کافی دیر لگے گی۔ لہٰذا جناب والا سے گزارش ہے کہ کس راستہ کو ہم اختیار کریں؟ آیا اسی پر چھت کر دیں یا چھڑ سمنٹ پایا کو توڑ دیں؟ امید کہ جواب سے نوازیں گے ورنہ مشکل ہوگا۔

المستفتی: ساجد حسین

ساکن گھوڑا املا، ڈاکخانہ افضل پور، ضلع پرگنہ

الجواب

فی الواقع اس ٹھیکیدار سے مسجد کے لئے گورنمنٹی سیمنٹ وغیرہ خریدنا جائز نہ تھا، نہ وہ مال مال طیب ہے کہ وہ فروخت کا مجاز نہ تھا اور بقیہ سامان اس کے ہاتھ میں گورنمنٹ کی امانت کے طور پر تھے اور مسجد میں مال طیب لگانا چاہئے کہ حدیث میں ہے:

”ان اللہ طیب ولا یقبل اللہ الا طیبا“

[سنن الترمذی ج ۲، ص ۱۲۳، ابواب التفسیر، باب ما جاء فی الذی یفسر القرآن برایہ، مجلس برکات]

اللہ طیب ہے اور طیب ہی کو قبول فرماتا ہے، مگر اب پائے توڑنا روا نہیں، اسی پر چھت ڈال

دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴؍شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ۔۔۷۰۰

مسجد ابدالآباد کے لئے مسجد ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

گاؤں میں خاندانی اختلافات اور ذاتی رنجش کے سبب دو حزب ہو گئے ہیں، اسی بنا پر حزب دوئم مسجد میں نماز کو نہ جا کر گھروں یا دیگر موضع کی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے۔ حزب دوئم نے ایک نئی مسجد کی بنید ڈال دی ہے جس کے بننے سے مسجد اول کے تعاون میں کمی، نمازیوں میں کمی اور ترقی تعمیر میں کمی واقع ہوگی اور آپسی اختلافات قائم رہیں گے، مسجد اول بستی کے لحاظ سے بھی بڑی ہے، دوسری کی ضرورت نہیں، بالفرض اگر آپس میں اتفاق ہو جائے تو دوسری مسجد کی بنیاد اُکھاڑی جا سکتی ہے یا نہیں؟ بصورت دیگر اگر اتفاق نہ ہو پائے اور اختلاف قائم رہے تو ایسی صورت میں مسجد دیگر کی تعمیر کا شرعی حق حزب دوئم کو ہوگا یا نہیں؟ ولیکن صورت حال یہ ہے کہ دوسری مسجد کے بننے سے اتحاد کو نقصان ہوگا۔

(نوٹ) حزب دوئم کا قول ہے کہ اگر شرعی حکم مسجد نہ بنانے کا ہو تو ہم نہیں بنائیں گے لیکن مسجد اول میں نماز پڑھنے نہ جائیں گے، ہمیں خطرہ ہے۔

حزب اول:

محمد حبیب الرحمٰن رضوی بریلوی، کاشی پور، محمد یار خاں، جعفر خاں

حزب دوئم:

مرتضٰی علی خاں، بندن خاں، ذاکر علی خاں

المستفتی: واجد علی خاں، صوفی ٹولہ، بریلی شریف

الجواب

مسجد ابد الآباد کے لئے مسجد ہے، لہٰذا اگر معاذ اللہ مسجد ویران ہو جائے اور اس کی ضرورت نہ رہے جب بھی قیامت تک مسجد مسجد ہی رہے گی۔ درمختار میں ہے: ''لو خرب ما حوله واستغنى عنه يبقى مسجداً عند الامام (والثانى) ابداً الىٰ قيام الساعة''

[درمحتار، ج٦، ص٥٤٨، كتاب الوقف، دارالكتب العلمية، بيروت]

بنابریں اس دوسری مسجد کی بنیاد اُکھاڑنا جائز نہیں ہے اور اس پر کسی کو اصرار و جبر کرنا ہرگز روا نہیں اور اس کی تعمیر سے روکنا منع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۷۰۱

صحن مسجد میں امام کا کمرہ بنا سکتے ہیں یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

صحن مسجد میں ایک عرصہ سے نماز نہیں ہوتی ہے اور اس پر امام صاحب کا کمرہ بنوانا چاہتے ہیں تو بنوانا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسجد کے اندر کم جگہ ہے اور باہر زیادہ۔ فقط۔

سائل: ناظم علی، پیلی بھیت

الجواب

صحن مسجد مسجد ہے اور مسجد میں بعد تمام مسجدیت کوئی ایسا امر جس سے تبدیل مسجدیت لازم ہو، جائز نہیں۔ علماء فرماتے ہیں:

''لايجوز تغيير الوقف عن هيئته''

[فتاوى هنديه، ج٢، ص٤٢٣، كتاب الوقف، الباب الرابع عشر فى المتفرقات، دارالفكر، بيروت]

درمختار میں ہے:

''لو بنى فوقه بيتا للامام لا يضر لانه من المصالح اما لو تمت المسجدية ثم اراد

البناء منع ولو قال عنيت ذلك لم يصدق تتارخانية"

[درمختار، ج٦، ص٥٤٨، كتاب الوقف، دار الكتب العلمية، بيروت]

اور اس جگہ بوجہ قلت جماعت نماز نہ ہونا، اسے مسجد ہونے سے نکال نہ دے گا کہ جب اس قطعہ اراضی کو نماز کے لئے وقف کر دیا تو وہ مسجد ہوگئی اور قیامت تک مسجد ہی رہے گی۔ درمختار میں ہے:

"ولو خرب ما حوله واستغنى عنه يبقى مسجدا عند الامام والثانى ابداً الىٰ قيام الساعة وبه يفتى حاوى القدسى"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[درمختار، ج٦، ص٥٤٨، كتاب الوقف، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۷۰۲

مسجد کو دیوبندیوں کے سپرد کر دینا اور ان احسان مند بننا عقل و دین سب کے خلاف ہے! دیہات میں جمعہ وعیدین نادرست ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

(۱) ہمارے محلے میں ایک عرصہ دراز سے ایک مسجد تھی اور تمام لوگ اس میں نماز پنجگانہ وجمعہ پڑھا کرتے تھے، چند سال سے ہم لوگوں اور دیوبندیوں کے مابین اختلافات چل پڑے اور مسجد کی امامت کا جھگڑا کھڑا ہوگیا۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ بریلوی حضرات اس مسجد کو چھوڑ دیں اور دیوبندیوں سے کچھ رقم لے کر دوسری مسجد بنالیں نیز اس مسجد کی زمین سے زیادہ دیوبندیوں نے ہم لوگوں کو دے دیا اور اس فیصلے کو وقف بورڈ نے بھی منظور کر لیا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس زمین کو فروخت کر کے ہم اپنی الگ مسجد بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ وقف بورڈ نے بھی فروخت کی اجازت دے دی ہے۔

(۲) دیوبندیوں کی دی ہوئی رقم کو تعمیر مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) چونکہ ہمارا محلہ دیہات ہے، اس لئے اگر ہم نے مسجد بنائی، اس میں جمعہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

امید کہ جواب جلد دیں گے۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: نور الحق

الجواب

(۱) دیوبندیوں سے وہ زمین اور رقم لینا اور مسجد کو چھوڑ دینا عجیب ہے، کیا ان کی پیشکش کو رد نہ کر سکتے تھے کہ تم ہماری مسجد میں نہ آؤ اور اپنی زمین رقم سے تم جو چاہو کرو؟ یہ ذلت آمیز تجویز منظور کرنا ہرگز جائز نہ تھا، نہ ہرگز شرعاً کسی دیوبندی کو کسی مسجد پر کوئی حق پہنچتا ہے کہ وہ ضروریات دین کے منکر ہو کر کافر مرتد بے دین ہو چکے اور کافر کو مسجد کو آباد کرنے کا حق نہیں۔ قال تعالیٰ: "انما یعمر مساجد الله من آمن بالله"

[سورۃ التوبہ آیت ۱۷]

نہ ان کی نماز نماز ہے، کفایہ میں ہے: "والکافر لا صلاۃ له"

[الکفایة علی الفتح القدیر ج ۱، ص ۳۲٤، کتاب الصلوۃ، باب الامامة دار احیاء التراث العربی]

تو اس مسجد کو ان کے سپرد کر دینا اور ان کا احسانمند بننا عقل و دین سب کے خلاف ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس فیصلہ کو رد کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم اور ان لوگوں کی بنوائی ہوئی مسجد تھی تو اپنی مسجد الگ بنائیں اور پاک مال سے تیار کریں، یا اسی رقم سے کوئی چیز اس طرح خریدیں کہ عقد نقد جمع نہ ہو مثلاً ادھر لے لیں اور بعد میں وہ پیسہ دے دیں یا کسی سے بدل لیں، اس حیلہ سے کام چل سکتا ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(۲) دیہات میں جمعہ و عیدین نادرست ہیں

"لان المصر شرط الصحة كذا فی الدر المختار"

[الدر المختار ج ۳، ص٤٦، کتاب الصلوۃ، باب العیدین، دار الکتب العلمیة بیروت]

لیکن جہاں عوام پہلے سے پڑھتے آئے ہوں وہاں عوام کو منع نہ کیا جائے، ہاں انہیں یہ حکم ہے کہ فرض ظہر اپنے ذمہ سے ساقط کرنے کے لئے چار رکعت بہ نیت فرض ظہر با جماعت بعد جمعہ پڑھ لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی
دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۷۰۳

اس مسجد کا حکم جہاں مسلمان آباد نہ ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک جگہ مسلمانوں کی بستی ہے، وہاں پہلے سے کئی مسجدیں تھیں، ان کو چھوڑ کر اب وہاں کے سب باشندے گھربار بیچ کر دوسری جگہ چلے جارہے ہیں، مسلمانوں کا ایک گھر بھی باقی نہیں رہے گا جو مسجد کو آباد رکھے، اب اس صورت میں مسجد کا کیا کیا جائے؟ بعض لوگوں کا یہ مشورہ ہے کہ مسجد کو شہید کرکے اس کی اینٹ دوسری مسجد میں لگادی جائے۔ لہٰذا اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ مسجد کو شہید کرکے دوسری مسجد میں لگاسکتے ہیں یا نہیں؟ کون سی صورت اختیار کی جائے؟ لہٰذا خلاصہ جواب مرحمت فرمائیں، عین کرم ہوگا۔ فقط۔

المستفتی: عبدالغنی

قصبہ شاہی، پوسٹ خاص، ضلع بریلی

الجواب

مسجد ابدالاباد تک مسجد ہی رہے گی، درمختار میں ہے:

"ولو خرب ما حوله واستغنى عنه يبقى مسجدا عند الامام والثانى ابداً الىٰ قيام الساعة وبه يفتى حاوى القدسى"

[الدر المختار، ج٦، ص٥٤٨، كتاب الوقف، دار الكتب العلمية، بيروت]

لہٰذا اس جگہ کو گھیر کر محفوظ کردیں، بلاضرورت شرعیہ ملجئہ مسجد گرانے کی اجازت نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴/ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۰۴

جو متولی شرع کا پابند نہ ہو اسے معزول کرنا لازم ہے!

قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) زید کسی مسجد کا متولی ہے مگر وہ شرع کا بالکل پابند نہیں ہے، داڑھی مونچ صاف، سنیما کا شوق اور اس پر وہ مسجد کے برتن بھی بیچ کر کھا جاتا ہے۔ کیا ایسا آدمی مسجد کا متولی ہو سکتا ہے؟ اور اگر کسی نے ایسے آدمی کو متولی چن لیا ہو تو متولی اور متولی بنانے والوں کے بارے میں کیا فیصلہ ہے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: حافظ عبد الغفور رضوی، نگینہ مسجد، دہلی

الجواب

ایسے شخص کو تولیت سے معزول کرنا لازم ہے۔ درمختار میں ہے

"وینزع وجوبا بزازیة لو الواقف درر فغیره بالاولیٰ غیر مامون او عاجزا او ظهر به فسق کشرب خمر و نحوه الخ"

[الدر المختار، ج ٦، ص ٥٧٨ تا ٥٨٠، کتاب الوقف، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور ایسے کو متولی بنانا حرام بدکام بدانجام اور بنانے والے بحکم حدیث اللہ، ورسول سے خیانت کرنے والے قرار پائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

خطبہ کی اذان اندرون مسجد ہونا چاہئے کیا یہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ ہے؟
قبر پر اذان دینا معمولات اہل سنت سے ہے! تجمیل الکافر کفر!
چین کی گھڑی پہن کر نماز پڑھنے والے کی نماز مکروہ تحریمی
واجب الاعادہ ہوگی! نامرد کے پیچھے نماز کا حکم!

مسئلہ-۷۰۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) شاہ جہان پور کے اندر جامع مسجد کے امام صاحب مولانا نور احمد صاحب خطبہ کی اذان اندرون مسجد ممبر کے سامنے دلواتے ہیں جبکہ شاہ جہان پور میں ۸۰٪ فیصد سنی صحیح العقیدہ موجود ہیں اور وہ لوگ بہت جامع مسجد کے امام صاحب کے بتائے ہوئے مسئلہ پر خاموش رہتے ہیں اور جامع مسجد کے امام صاحب کا کہنا بھی ہے کہ میں کوئی بھی کام اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کے خلاف نہیں کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ یہ بھی ہے کہ خطبہ کی اذان اندورن مسجد میں ہونا چاہئے۔ کیا کوئی فتویٰ اعلیٰ حضرت کا ایسا ہے یا نہیں؟ ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(۲) قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟ شاہ جہان پور میں جبکہ ۸۰٪ فیصد اہلسنت ہیں، پھر بھی قبر پر اذان نہیں ہوتی ہے۔

(۳) لاؤڈ اسپیکر کے اندر خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) دیوبندی وہابی کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ جو لوگ جانتے ہوئے ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(۵) چین کی گھڑی پہن کر نماز ہوگی یا نہیں؟

(۶) زید کا کہنا ہے کہ حافظ قرآن مسلمان کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا اور بہت سے دیوبندی حافظ قرآن دیوبندی ہیں، پھر وہ مسلمان کیوں نہیں؟

(۷) نامرد کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱) اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے کہ اذان خطبہ خارج مسجد خطیب کے روبرو دی جائے اور اندرون مسجد اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، جس نے یہ کہا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ یہ ہے کہ اندرون مسجد اذان دی جائے، وہ غلط کہتا ہے، وہ امامت کے لائق نہیں اور اس کی اقتداء مکروہ تحریمی ہے اور نماز واجب الاعادہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جائز ومستحسن ہے اور معمولات اہلسنت سے ہے اور سنیوں کا شعار ہے، اسے رائج کرنا چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) نہیں کہ یہ لوگ اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر مرتد بے دین ہیں کہ جوان کے واقف حال کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی بحکم علمائے حرمین شریفین انہی کی طرح کافر ہیں۔ دیکھو حسام الحرمین مرتبہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہیں بدعقیدہ جانتے ہوئے امام بنانا نماز کیا ایمان غارت کرتا ہے کہ یہ کافر کی بڑی تعظیم ہے اور کافر کی ادنیٰ تعظیم کفر ہے۔ درمختار میں ہے:

''تبجیل الکافر کفر''

[الدر المختار، ج۹، ص ۵۹۲، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، دار الکتب العلمیة، بیروت]

کفایہ میں ہے: ''والکافر لا صلاۃ له فالاقتداء بمن لا صلاۃ له باطل''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الکفایه علی فتح القدیر ج ۱، ص ۳۲٤، کتاب الصوة، باب الامامة، دار احیاء التراث العربی]

(۵) مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) زید کا مفروضہ غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) ہو جائے گی بشرطیکہ لائق امامت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴؍ ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ

مسئلہ-۷۰۶

مسجد کو آباد رکھنا حتی الامکان فرض ہے!

بحضور مآب علمائے دین صاحبان! السلام علیکم

جناب بزرگوار علمائے دین سے گزارش یہ ہے کہ:

یہاں پر زمانہ قدیم سے پاس کے مسلمانوں نے ایک مسجد تعمیر کرائی تھی، وہ لوگ اب چلے گئے ہیں اور یہاں پر چند مسلمان پڑے ہیں، وہ مسجد سے تقریبا آدھ میل دور آباد تھے، یہاں مسجد میں بہت دشواریاں ہوتی ہیں کیونکہ مسجد کی حفاظت نہیں ہے، اگر اس میں ماچس، اگربتی اور موم بتی وغیرہ رکھتے ہیں تو وہ ہندو لوگ

چرا کر لے جاتے ہیں کیونکہ مسجد کے اردگرد تمام ہندوؤں کے گھر آباد ہیں اور مسلمانوں کا ایک بھی گھر نزدیک نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ جب نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو راستہ بھی بہت کیچڑ کا ہے۔ ہم لوگ مسلمان دوسری جگہ ایک نئی مسجد بنوانا چاہتے ہیں جو چند مسلمانوں کے گھروں کے قریب ہے، آپ علمائے دین کی اس میں کیا رائے ہے؟ ہمیں مطلع کریں کہ آیا اس پرانی کچی مسجد کو ہم کیا کریں۔ فقط والسلام۔

ایچ بی خان، ریفرینس نمبر: ایل ۱۰۵ ربی

الجواب

وہ جگہ ابد الآباد تک مسجد ہی رہے گی، اسے بیچنا یا بدلنا ہرگز جائز نہیں بلکہ اسے آباد رکھنا حتی الامکان فرض ہے۔ درمختار میں ہے:

”ولو خرب ما حوله واستغنى عنه يبقى مسجدا عند الامام (والثانی) ابداً الیٰ قیام الساعة وبه يفتى حاوی القدسی“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، ص٥٤٨، كتاب الوقف، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲ رصفر المظفر ۱۴۰۹ھ

مسئلہ-۷۰۷

ایک پرانی قبر صحن مسجد میں ہے اس کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ایک قبر مسجد کے صحن میں ہے جس کا کسی کو علم نہیں تھا کہ قبر کتنی پرانی ہے، تقریباً بیس پچیس سال پہلے متولی مسجد نے قبر کے آس پاس سے دیواریں اُٹھا کر اس پر ڈاٹ لگوادی تھی اور مسجد کے صحن کا فرش اوپر سے صحیح کر دیا اور اس پر نماز ہونے لگی اور لوگ اس پر چلنے پھرنے لگے۔ موجودہ مسجد کی کمیٹی نے فرش بنوانے کے لئے اس کو کھودا، پرانی قبر پھر سامنے آئی، ممبران مسجد نے پھر اس پر غور کیا، اگر اس کی ڈاٹ میں کوئی شرعی کمی ہو تو اس کو پورا کیا جائے۔ ایک سوال لکھ کر سوداگران محلہ بھیجا۔ اس کا جواب آنے پر شریعت کے مطابق اس میں کام کرنے کی تیاریاں ہو گئیں، ابھی کام شروع نہیں ہوا تھا کہ کچھ لوگ آئے

اور انہوں نے کہا کہ ہم اس قبر کو اونچا کر کے بنائیں گے، ان لوگوں سے کہا گیا کہ قبر کے اونچا بننے سے مسجد کا آدھا صحن ختم ہو جائے گا اور صحن کی جگہ تنگ ہو جائے گی۔ ممبران نے ان لوگوں سے کہا کہ حضرت مفتی اعظم ہند کے یہاں سے جو فتویٰ آیا ہے اس کے مطابق کام کریں گے، مگر ان لوگوں نے فتوے کی بات نہیں سنی پھر یہ طے پایا کہ سوداگران محلہ سے کسی مفتی صاحب کو بلایا جائے جو کچھ بھی وہ فرمائیں اس پر عمل کرایا جائے، ایک صاحب کو مقرر کیا گیا کہ وہ مفتی صاحب کو لائیں، وہ صاحب رضوی دارالافتاء سوداگران سے مفتی کو اپنے ہمراہ لائے، انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ اس کی ڈاٹ کو صحیح کر کے فرش کو ایک سا کر دیا جائے تا کہ لوگ نماز پڑھنے لگیں لیکن اس پارٹی نے مفتی صاحب کی بات پر عمل نہیں کیا اور رات ہی رات میں اس قبر کو اونچا کر کے بنا دیا جن لوگوں نے مفتی صاحب کا حکم نہیں مانا اور صحن مسجد کو آدھا ختم کر دیا ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟

سائل: احمد میاں متولی مسجد دہنی، بریلی

الجواب

برتقدیر صدق سوال وصورت واقعہ وہ لوگ جنہوں نے فتویٰ کو نہ مانا اور مفتی صاحب کے فیصلہ کو بھی تسلیم نہ کیا، سخت گناہ گار مستحق نار ہوئے پھر اپنی ضد پر قائم رہتے ہوئے وہ ڈیڑھ فٹ اونچی تعمیر ایسا ظلم ہے کہ بحکم قرآن اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں۔ قال تعالیٰ:

”ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعى فى خرابها- الآية“

[سورة البقرة آیت ١١٤]

یعنی اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں ذکر خدا سے روکے۔ اور انہیں ویران کرنے کی سعی کرنے پر ظاہر کہ جب ان لوگوں نے وہ تعمیر کی ضرور صحن مسجد تنگ ہوا اور جب وہ تنگ ہوا ضرور جماعت میں قلت ہوئی اور کچھ لوگ ضرور جماعت میں شرکت سے محروم ہوئے اور یہ محرومی ان لوگوں کے غیر ضروری تصرف سے آئی تو ضرور یہ وعید شدید قرآن مجید ان کے سر آئی نیز حدیث میں وارد ہوا کہ: ”من اذى مسلما فقد اذانى ومن اذانى فقد اذى الله ومن اذى الله يوشك ان ياخذه“

[فيض القدير شرح الجامع الصغير ج ٦، ص ٢٥، حرف الميم رقم الحديث ٨٢٦٩]

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ناراض کیا تو اللہ قریب ہے کہ اسے پکڑ لے۔ ظاہر ہے کہ اس فعل سے مسلمین کو ایذا پہنچی تو یہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خدائے پاک کی ناراضگی کا باعث ہوئی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ پھر اگر یہ فعل اوقاف کی آمدنی سے کیا تو ظلم بالائے ظلم ہے اور ان لوگوں پر تاوان لازم ہے اور اگر اپنے صرف سے کیا جب بھی اسراف بیجا ہوا اور اسراف یہی ہے کہ خلاف حکم شرع کچھ خرچ کرے اگرچہ ایک پیسہ چہ جائیکہ اتنی کثیر رقم۔ قرآن ایسوں کی مذمت میں فرماتا ہے: "ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین"

[سورۃ الاسراء، آیت ۲۷]

بیجا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔ بالجملہ یہ فعل مجموعہ محرمات ہے جس میں ہر ہر جرم سے توبہ لازم ہے اور اس عمارت کو منہدم کر کے اسی طرح کریں جس طرح مفتی صاحب نے بتایا اور سوال میں ذکر ہوا، اسی طور سے کہ قبر کے گرداگرد ایک ایک بالشت کے فاصلے سے ایک چار دیواری اُٹھائیں کہ سطح قبر سے چوتھائی گز یا زیادہ اونچی ہو، ان دیواروں پر پتھر ڈال دیں یا لکڑیاں چن کر پاٹ دیں کہ چھت اب یہ ایک مکان ہو گیا جس کے اندر قبر ہے، اس کی چھت پر اور اس کی دیوار کی طرف ہر طرح نماز جائز ہو گئی کہ یہ نماز قبر پر یا قبر کی طرف نہ رہی بلکہ ایک مکان کی چھت پر یا اس کی دیوار کی جانب ہوئی، اس میں حرج نہیں، مسلک متقسط میں ہے:

"ان کان بین القبر والمصلی حجاب فلا تکرہ الصلاۃ"

[الفتاوی الرضویہ، ج۳، باب احکام المسجد، ص ۶۰۴، رضا اکیڈمی بحوالہ المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط مع ارشاد الساری، فصل ولیغتنم ایام مقامہ بالمدینۃ المشرفۃ، ص۳۶۲، دار الکتاب العربی بیروت]

ھذا نبذۃ من الکلمات القدسیۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جئنا بھا تبرکا وان کانت مستغنیا عنھا ھذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی و صلی اللہ تعالیٰ علی النبی محمد سندی لیومی وعندی وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم القیام۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم	صح الجواب
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی	تحسین رضا غفرلہٗ

جواب صحیح ہے۔ مولیٰ تعالیٰ قبول کی توفیق دے اور بیجا نزع کرنے والوں کو توبہ کی اور آپس میں میل جول کی۔

فقیر مصطفےٰ رضا القادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
ریاض احمد سیوانی غفرلہٗ

مسئلہ-۷۰۸

فنائے مسجد جو مصالح مسجد کے لئے متعین ہے اسمیں کمرہ بنا کر کرایہ پر اٹھانا جائز نہیں اناجائز ذرائع سے حاصل ہونے والا مال مسجد میں لگانا کیسا؟ جو زیادتی اصل رقم پر غیر مسلم سے مسلم کو ملے وہ سود نہیں خالص مباح ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین چند مسائل کے بارے میں کہ:

(۱) ایک مسجد کی ترقی فلاح اور اس کے انتظامات کے لئے کوئی مستقل فنڈ نہیں ہے اور نہ کوئی ایسے ذرائع ہیں جو اس کے اخراجات پورے کرسکیں اور اگر ہے تو ہر ماہ میں سو روپے سے کم ہے جو مسجد کے امام اور مؤذن کے علاوہ مسجد کے اخراجات پورے نہ ہوسکتے ہیں اور اگر پورے کئے جاتے ہیں تو اس کی کوئی شکل اختیار کرنی پڑتی ہے۔ مسجد کے علاوہ کچھ زمین اس کے احاطہ میں خالی پڑی ہے جس میں اگر کچھ کمرہ کی گنجائش ہو جائے تو تمام اخراجات پورے کرنے میں کفایت ہوگی۔

(۲) عید قرباں کے موقع پر چرم قربانی کے پیسے لے کر احاطہ مسجد کی زمین پر کمرہ بنانے میں صرف کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(۳) اگر کسی شخص کی آمدنی کے ذرائع ناجائز یعنی سٹے کے پیسہ سے کوئی دوسرا کاروبار کرے جیسے کہ تالاب وغیرہ میں مچھلی کی تجارت کرنا اور گاڑی خرید کر کے اخراجات پورے کرنا، ان تمام کاموں کے علاوہ جو اس پیسے کو مسجد کے اخراجات کے لئے دینا جائز ہے یا ناجائز؟

(۴) اگر کوئی شخص اپنی محنت کی کمائی سے تمام اخراجات پورے کرنے کے بعد غیر مذہب کے لوگوں کو اپنا پیسہ دے کر سود کی تجارت کرتا ہو، ایسے شخص کے پیسے کو مسجد میں لگانا یا امام کے طعام کا انتظام کرنا

درست ہے یا نہیں؟

مستفتی: محمد اختر حسین رضوی، خطیب نئی مسجد
باقر محل، صدر بازار، بارکپور، ۲۴؍ پرگنہ (مغربی بنگال)

الجواب

(۱) اگر وہ زمین فنائے مسجد یعنی مسجد سے متصل مصالح مسجد کے لئے متعین ہے تو اس پر کمرے بنا کر کرایہ پر اٹھانا جائز نہیں کہ فنائے مسجد کا حکم حرمت میں وہی ہے جو مسجد کا ہے، شلبی علی التبیین میں ہے:

"اذا اراد ان یبنی حوانیت فی المسجد او فنائه لا یجوز له ان یفصل واماالفناء فلانه تبع للمسجد۔ملتقطا"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[حاشیة الشلبیعلی التبیین الحقائق شرح کنز اللدقائق، ج ٤، کتاب الوقف، فصل من بنی مسجداء ص ٢٧٤، دار الکتب العلمیة بیروت]

(۲) حکم گزرا کہ مذکورہ کمرہ بغرض مذکور بنانا جائز نہیں تو اس کے لئے رقم لینا جائز نہ ہوگا دیگر مصالح جائزہ کے لئے چرم قربانی لینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر اس رقم کا بعینہ مال حرام ہونا معلوم نہ ہو تو لینے کی اجازت ہے۔ "قال محمد وبه ناخذما لم نعرف شیئا حراما بعینه"

[الفتاوی الهندیة، ج ٥، ص ٣٩٦، الباب الثانی عشرفی الهدایا والضیافات، دار الفکر بیروت]

اور نہ لینا بہتر، کذا فی الہندیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) درست ہے کہ وہ زیادتی جو اصل رقم پر غیر مسلم سے مسلم کو محض اس کی رضا سے بے عذر شرعی ملے سود نہیں بلکہ خالص مباح ہے۔ ہدایہ میں ہے: "لان مالهم مباح فی دارهم فبای طریق اخذه المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیه غدر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الهدایة الجزء ان الآخران، باب الربوا، ص ٧٠، مجلس برکات]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵؍ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۰۹

مسجد میں بچوں کو دینی درس دینا جائز ہے جبکہ بچے سمجھوال ہوں!
دنیوی تعلیم مسجد میں دینا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے عظام ومفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ:

(۱) مدرسہ میں قلت جگہ وکثرت بارش کی وجہ سے مسجد میں درس دینا کیسا ہے؟ یا محض قلت جگہ کے سبب جبکہ طلبہ کی عمر آٹھ نو سال سے زائد کی ہو۔

(۲) مسجد میں مجبوراً یعنی قلت جگہ کی وجہ سے اردو کا درس دینا کیسا ہے؟ یعنی دنیا کا جغرافیہ وغیرہ۔

(۳) مسجد میں بچہ کے پڑھنے کے لئے کیا عمر کی بھی قید ہے؟ اور کتنی عمر تک کی؟ بچہ مسجد میں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: حافظ طفیل احمد صاحب
محلہ قصاباں فرید پور، ضلع بریلی (یوپی)

الجواب

مسجد میں بچوں کو دینی درس دینا جائز ہے جبکہ بچے سمجھوال ہوں کہ ان کے پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو اور نہ کسی طرح سے مسجد کو ملوث کریں اور اگر اندیشہ ان امور کا ہو تو جائز نہیں۔ حدیث میں ہے: "جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم الحدیث"۔

[سنن ابن ماجه، باب ما یکره فی المساجد، ص٥٤]

اور دنیوی تعلیم مسجد میں دینا جائز نہیں کہ دنیوی کلام مسجد میں حرام ہے۔
"فان المساجد لم تبن لھٰذا کذا قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الصحیح لمسلم، ج۱، ص۲۱۰، باب النھی عن نشد الضالة فی المسجد وما یقوله من سمع الناشد، مجلس برکات]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹/ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ / ۱۸/ اگست ۱۹۷۶ء

مسئلہ-۷۱۰

مسجد کی پرانی چیزیں مثلاً بانس، لکڑی وغیرہ مسلمان کے ہاتھ بیچنا کیسا ہے؟

بحضور سیدی آقائی ومولائی مخدوم الملت مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ایک ستر سالہ پرانی مسجد کی چھت جو بوسیدہ ہو چکی تھی جس کی وجہ سے بارش میں پانی گرنے پر نمازیوں کو نماز پڑھنے میں کافی تکلیف ہوتی تھی ایک نئی کمیٹی کی تشکیل ہوئی، کمیٹی نے اس کی چھت توڑ کر ڈھلائی کروادی لیکن جو پرانی چھت تھی جسے توڑا گیا وہ ڈھلائی چھت نہیں تھی بلکہ بانس والی چھت تھی۔ اب وہ اس مسجد کے چاروں طرف دیوار کے کنارے پڑی ہوئی ہے مسجد میں اتنی جگہ نہیں ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے کیونکہ مسجد کی دیوار کے بعد مسجد کی زمین نہیں ہے۔ اور اس دیوار کے چاروں طرف پھینکی ہوئی ہے جس کی وجہ سے مسجد کی ایک طرف کی کھڑکی بند پڑی ہے۔ اب وہ اس مسجد کے کسی کام کے لائق نہیں۔ نیز اس علاقہ کی مسجدوں میں بھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی حالت میں کچھ مسلمان تیار ہیں جو کچھ پیسہ اس کے عوض میں دے کر اپنے مکان کے فرش میں لگانا چاہتے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا وہ ایسی کچھ قیمت لے کر مسلمانوں کو دے سکتے ہیں؟ اور اس بانس کو ایسے ہی پڑی رہنے دینے میں کافی پریشانی ہے نہ تو بانس کو قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں نہ دریا وغیرہ میں پھینک سکتے ہیں نہ ہی قریب کی مسجدوں میں اس کی ضروت ہے۔ اب آخر اسے کیا کریں؟ حضور والا سے گزارش ہے کہ مدلل جواب عنایت فرمائیں تاکہ مسلمانوں میں جو اختلاف ہے وہ ختم ہو جائے۔

مستفتی: شان محمد، پیش امام

مسجد کیلا بگان تکیہ پاڑہ، ہوڑہ

الجواب

صورت مسئولہ میں ان لوگوں کے ہاتھ بیچ دینا جائز ہے۔ وہ اسے ادب کی جگہ پر استعمال

کریں۔ درمختار میں ہے:

"حشیش المسجد و کنا سته لا یلقی فی موضع یخل بالتعظیم"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۱، ص۳۲۲، کتاب الطهارة، دار الكتب العلمية بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲؍صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مرکزی دار الافتاء ۸۲؍سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۷۱۱

پرانی جگہ کی مسجدیں منہدم نہ کریں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک گاؤں ہے اور اس گاؤں میں مسجدیں ہیں، اس گاؤں کو سرکار نے یعنی حکومت نے ایک جگہ سے دوسری جگہ بسایا ہے۔ اب یہ گاؤں والے یہ چاہتے ہیں کہ پرانی جگہ کی مسجدیں منہدم کردیں اور جہاں بسے ہیں وہاں ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں، اس لئے کہ پرانی جگہ پر اب کوئی آدمی نہیں جاتا ہے۔ اگر مسجد کو اسی طرح رہنے دیا جائے تو مسجد کی بے عزتی ہونے کا ڈر یعنی اس میں چور وغیرہ رہنے لگیں گے اس لئے اس مسجد کو منہدم کر کے دوسری بنانا چاہتے ہیں۔ کیا ان وجوہات کے پیش نظر ایک مسجد کو منہدم کر کے دوسری جگہ نہیں بنا سکتے ہیں؟ بنانا صحیح ہے یا نہیں؟ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسئلہ ہٰذا کا جواب عنایت فرمائیں اور قرآن وحدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مع دلائل کے مستند جوابات سے مستفیض فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ فقط۔

المستفتی: محمد توقیر عالم رضوی

مقام و پوسٹ آکتہ بھر بیواٹولہ، تھانہ بیرا گنیا، ضلع سیتامڑھی

الجواب

مسجدیں بند کردیں، منہدم نہ کریں اور حتی الامکان نگرانی رکھیں اور بصورت مجبوری وہ مکلف نہیں "لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا الآیۃ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[سورۃ البقرۃ، آیت-۲۸۶]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/ذی الحجہ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۷۱۲

مسجد کی جگہ کسی کے بدلنے سے بدل نہ جائے گی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

زید کہتا ہے کہ سرکاری عمارت میں مسجد کے لئے جگہ کا تعین کرنا جائز ہے اور بکر اس کے خلاف کہتا ہے کہ جائز نہیں۔ زید دلیل اس طرح پیش کرتا ہے کہ پرانی عمارت میں مسجد اور مندر دونوں قائم تھے اور نئی عمارت میں مندر بنائی گئی اور مسجد کی اینٹوں کو پھینکا گیا۔ یہ اسلام کا مذاق ہے۔ اس لئے اسلام کی آبرو رکھنے کے لئے مسجد بنانا جائز ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ مسلم نوجوان زید کا ساتھ دیں یا بکر کا؟ ان دونوں میں کس کیلئے شرعاً کیا حکم ہے؟ جواب تفصیل کے ساتھ تحریر فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔

سائل: حافظ محمد حنیف

منڈیہ بھیکم، پرگنہ بلاری

الجواب

جب فی الواقع اسی جگہ مسجد تھی تو وہ کسی کے بدلنے سے بدل نہ جائے گی بلکہ ابدالآباد تک مسجد ہی رہے گی۔ درمختار میں ہے:

"لو خرب ماحوله واستغنى عنه يبقى مسجدا عند الامام والثانى ابدا الى قيام الساعة وبه يفتى"

[الدر المختار، ج٦، كتاب الوقف، ص٥٤٨، دار الكتب العلمية بيروت]

لہٰذا گورنمنٹ سے اس کی مالگزاری کی سعی بلیغ کی جائے۔ گورنمنٹ اس تصرف بیجا کو زائل کردے فبہا ورنہ بصورت دیگر مجبورانہ دوسری زمین کے تعین پر راضی ہوں اور اس کی درخواست گورنمنٹ ہی سے کریں از خود جبراً تعیین کر کے فتنہ کا سبب پیدا نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۵ / ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۷۱۳

مسجد کی جگہ مدرسہ نہیں ہو سکتی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین قرآن و حدیث کی روشنی میں:

زید کی زمین پر مسجد واقع ہے نمازیوں کی آسانی کے لئے زید نے بکر سے مسجد کی توسیع کے لئے مسجد سے ملحقہ زمین طلب کی کیونکہ مسجد نمازیوں کی تعداد کے لحاظ سے چھوٹی تھی بکر نے اپنی ملحقہ زمین توسیع مسجد کے لئے دے دی۔ بعدہٗ اس زمین کو مسجد میں ملا لیا گیا اور اس پر صلاۃ قائم ہو گئی جس کو عرصہ تقریباً ۱۰ سال کا ہوا۔ اب اسی جگہ پر کچھ لوگوں نے مدرسہ تعمیر کر لیا۔ ایسی صورت میں مدرسہ از روئے شرع ممنوع ہے کہ غیر ممنوع؟ جواب ارسال فرمائیں۔ فقط۔

خادم: ظہیر حسن خاں قادری

الجواب

وہ ابدالآباد کے لئے مسجد ہو گئی۔ درمختار میں ہے: "یبقی مسجداً عند الامام والثانی ابداً الی قیام الساعة وبه یفتی"

[الدر المختار، ج٦، کتاب الوقف، ص٥٤٨، دار الکتب العلمیة بیروت]

اسے بدلنا جائز نہیں لہٰذا وہ مدرسہ نہیں ہو سکتی۔ ہاں دینی تعلیم کی اجازت ہے جبکہ بے اجرت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ / ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

مسئلہ-۷۱۴

حرام روپے سے مسجد بنائی جب بھی مسجد بن گئی اس میں نماز منع نہیں!
مسلمان اور کافر حربی کے درمیان سود نہیں ہوتا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے متعلق کہ:

(۱) زید کا خاندانی کاروبار سود ہے، زید نے سود ہی کے ذریعہ کھیت اور ساری دولت حاصل کی ہے۔ اب زید نے سود ہی کے روپیہ سے مسجد بنوائی ہے جبکہ زید کہتا ہے کہ ہم نے کھیت کے غلہ سے مسجد بنوائی ہے۔لہٰذا ایسی صورت میں زید کی بنوائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۲) زید کا کاروبار ابھی بھی سود ہی ہے، اطراف واکناف کے مسلمان زید سے متنفر وبیزار ہیں۔ایسی صورت میں بستی کے مسلمانوں کو زید کے ساتھ کیا کرنا چاہئے؟ شریعت مطہرہ کے اصول اور قانون وضوابط سے مطلع فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔فقط۔

عبدالحفیظ ومظفر حسین

الجواب

زید کے کہے کا اعتبار کرنا چاہئے، بے وجہ شرعی اسے جھوٹا سمجھنے کی کوئی راہ نہیں اور بالفرض اگر اس نے بعینہٖ اسی حرام روپے سے مسجد بنائی جب بھی مسجد بن گئی، اس میں نماز منع نہیں، اسے آباد رکھا جائے گا اور اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ غالبًا حرام روپیہ نیک کام میں نہیں لگاتے بلکہ قرض لیتے ہیں، پھر یہ کہ اگر وہ یہ معاملہ کفار سے کرتا ہے تو اسے فائدہ کہتے ہیں، اصلاً سود کا مرتکب نہیں کہ مسلمان اور کافر حربی کے درمیان سود نہیں ہوتا کیونکہ سود مسلمان-مسلمان اور مسلمان اور ذمی کافر کے درمیان ہوتا ہے۔بدایہ اور ہدایہ میں ہے:

”لاربا بین المسلم والحربی فی دارالحرب لان مالھم مباح فی دارھم فبای طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیہ غدر“۔واللہ تعالیٰ اعلم

[الھدایۃ الجزء ان الآخران،باب الربوا،ص ۷۰،مجلس برکات]

تو جواُن سے بے ذلت نفس وبے بدعہدی کے ملے، اگرچہ عقود فاسدہ کے ذریعہ، خالص مباح ہے، اسے

سود سمجھنا جائز نہیں۔ درمختار میں ہے:

"ولو بعقد فاسد"

[الدر المختار، ج۷، کتاب البیوع، باب الربوا، ص۴۲۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اور اگر مسلمانوں سے کرتا ہے تو ضرور ملزم ہے اس صورت میں مسلمان اسے چھوڑ دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۱۵

بوجہ شدت گرمی بھی مسجد کی چھت پر جماعت قائم کرنا منع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

مسجد کے صحن کا حصہ تنگ ہے، گرمیوں کے موسم میں گرمی کی وجہ سے نمازیوں کو پریشانی ہوتی ہے جبکہ نماز کا خشوع وخضوع کے ساتھ بہ اطمینان ادا کرنا ضروری ہے۔ مذکورہ بالا مسجد کی چھت کافی کشادہ اور ہوادار ہے، نمازیوں کا کہنا ہے کہ نماز تراویح مسجد کی چھت پر ادا کی جائے تاکہ کوئی پریشانی نہ ہو۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ فرض اور وتر جماعت سے مسجد کے نیچے کے حصے میں ادا کیے جائیں اور تراویح جماعت کے ساتھ مسجد کی چھت پر ادا کی جائے؟ چونکہ رمضان المبارک بالکل قریب ہے، براہِ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں مع حوالہ جات کے تفصیلی جواب جلد از جلد تحریر فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔ (نوٹ) عربی وفارسی عبارات کا ترجمہ ضرور تحریر فرمائیں۔

المستفتی: محمد شعیب احمد خاں، محمد حلیم صفوی

ولی اللہ مصباحی، مسجد چوکی شمشیری، ثابت گنج، اٹاوہ (یوپی)

الجواب

سطح مسجد پر بے ضرورت شرعیہ چڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا علما بوجہ شدت گرمی مسجد کی چھت پر جماعت قائم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ البتہ اگر مسجد نمازیوں پر تنگ ہو جائے تو باقی ماندہ حضرات اوپر صفیں قائم کر سکتے ہیں۔

ہندیہ میں ہے:

"الصعود علی سطح کل مسجد مکروہ ولھذا اشتد الحریکرہ ان یصلوا بالجماعۃ فوقہ الا اذا ضاق المسجد فحینئذ لا یکرہ الصعود علیٰ سطحہ للضرورۃ کذا فی الغرائب"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوی الهندية، ج٥، كتاب الكراهية، الباب الخامس فی آداب المسجد، ص ٣٧٢، دار الفکر بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ

مسئلہ-٧١٦

مسجد کو ذکر و عبادت سے آباد کرنے کا حق مومن کو ہے!

بدمذہبوں کو مسجد سے روکا جائے!

مخلصی جناب! السلام علیکم

گزارش ہے کہ ذیل میں دی گئی عبارت کو مطلق آپ سے اس کی درستگی اور شرعی اعتبار سے قابل عمل ہونے کی وضاحت کی درخواست کرتا ہوں۔ بفضلہٖ تعالیٰ مسجد کے تمامی مصلیان نیز پیش امام سنی حنفی ہیں، یعنی سنی حنفی سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلک امام اہلسنت فاضل بریلوی سیدنا مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ العزیز پر کاربند ہیں۔ لہٰذا اتحاد و اتفاق کے پیش نظر اس مسجد پر وہی لوگ نماز پڑھا کریں جو مسلک اعلیٰ حضرت مذکور کو پسند فرماتے ہیں تاکہ خیالات میں انتشار نہ پیدا ہوسکے اور ہماری ملی اخوت کو ٹھیس نہ لگنے پائے کیونکہ آگ اور پانی کی دوستی قطعی ناممکن ہے۔ ہمارا مسلک ہے: الحب للہ والبغض فی اللہ۔

اس عبارت کو ایک تختی میں رکھ کر مسجد اہلسنت مسلک اعلیٰ حضرت میں نصب کرانے کا ارادہ ہے، برائے کرم اس معاملہ کو قرآن اور سنت کی روشنی میں پرکھ کر اپنی سند کے ساتھ اجازت نامہ کو ساتھ اجازت نامہ کے طور پر ارسال کرنے کی زحمت فرمائیں۔

(نوٹ) اس معاملہ کو لے کر مسجد کے اراکین اور مقتدیان کے درمیان اختلاف ہوگیا ہے اور

لوگوں کا کہنا ہے کہ تمام لوگوں کی رائے کرنا درست نہیں۔

اگر یہ بات قرآن وحدیث کی رو سے درست ہے تو عوام کی رائے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ دوران گفتگو سورۂ بقرہ کے چودھویں رکوع کا حوالہ دیا گیا اور اسی جگہ پر معاملہ پیچیدہ ہوگیا اور کوئی رائے قائم نہیں ہوسکے اور معاملہ یہ ہوا کہ جس شخص نے یہ بات شروع کی اور دیگر مسلک کے لوگوں کو مسجد میں داخل ہونے سے منع کیا، اب اس کے پیچھے نماز ادا کی جاسکتی ہے کہ نہیں؟ فقط۔

المستفتی: محمد مظہر الدین

محلہ املهار، مرزاپور (یوپی)

الجواب

فی الواقع مسجد کو ذکر وعبادت سے آباد کرنے کا حق مومن کو ہے۔

قال تعالیٰ: ”انما یعمر مسجد الله من آمن بالله والیوم الآخر“

[سورۃ التوبہ، آیت–۱۷]

اور وہ مومن ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی تعظیم کو ایمان جانے اور تمام ضروریات دین کی دل سے تصدیق کرے اور جو اللہ ورسول کی اہانت کرے جیسے وہابیہ اور بالخصوص دیابنہ اور ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری دینی کا منکر ہو وہ ہرگز مومن نہیں بلکہ کافر ہے اگر چہ بظاہر کلمہ پڑھے، نماز پڑھے، روزہ رکھے اور ایسے کی عبادت بحکم قرآن اکارت۔ قال تعالیٰ:

”وقدمنا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلنٰه هباء منثورا الآیة“

[سورۃ الفرقان، آیت–۲۳]

تو اس کی نماز ہی نہیں اسی لئے ان کی اقتدا باطل۔ در مختار میں فرمایا:

وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها فلا یصح الاقتداء به اصلا“

[الدر المختار، ج ۲، ص ۳۰۰، ۳۰۱، کتاب الصلوٰة، باب الامامة، دار الکتب العلمیة بیروت]

اور کفایہ میں ارشاد ہوا: ”و الکافر لا صلاة له فالاقتداء بمن لا صلاة له باطل“

[کفایه، ج ۱، کتاب الصلوٰة، باب الامامة، ص ۳۲٤، دار احیاء التراث العربی]

اور دیوبندی بلاشبہ اپنے عقائد کفریہ کے سبب ایسے کافر و مرتد بے دین ہیں کہ جو واقف حال ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ دیکھو حسام الحرمین اور نرے وہابی بھی اپنے اکابر کے اقوال کفریہ کو حق وصواب جان کر کافر۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ وہ تقویۃ الایمان جس میں صدہا اقوال کفریہ مشمل براہانت انبیاء ورسل وتکفیر مسلمین موجود اور یہ وہابی اسے ایمانی کتاب سمجھتے بلکہ عجب نہیں کہ باتباع رشید احمد گنگوہی اسے عین ایمان سمجھتے ہوں تو اگر اعتراض وہابیہ دیابنہ کی طرف سے ہو تو پہلے ان پر لازم کہ اپنا اسلام ثابت کریں پھر دعویدار ہیں اور جو آیت وہ پڑھتے ہیں اس کے مصداق وہ خود ہیں کہ یہ انہیں کا اعتقاد ہے کہ محفل میلاد وفاتحہ ودعائے ثانی وصلاۃ بدعت وناجائز ممنوع ہیں حالانکہ شک نہیں کہ ذکر مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ذکر الٰہی ہے اور فاتحہ کہ تلاوت قرآن ودعا پر مشتمل ہوتی ہے اور دعائے ثانی وصلاۃ وسلام یہ بھی ذکر الٰہی ہے اور ذکر الٰہی کہیں ممنوع نہیں اور مسجد تو ذکر الٰہی کے لئے ہی ہے اور یہ ان امور سے مانع تو ثابت کہ مساجد میں ذکر الٰہی سے مانع ہو کر سب سے بڑے ظالم ہوئے اور ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین [سورۃ البقرۃ، آیت-۱۱۴] کے مصداق ٹھہرے اور اگر وہابیہ ودیابنہ کے سوا کوئی اور بدمذہب ہو جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ گئی ہو جیسے قادیانی تو اس کا وہی حکم ہے جو دیابنہ وہابیہ حال کا ہے اور اگر بالفرض کوئی بدمذہب ایسا ہو کہ اس کی بدمذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو مگر بدمذہبی کی طرف داعی ہو تو وہ بھی دخول مسجد سے ممنوع کہ سنی مسلمان جو اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا پہنچاتا ہے وہ بدمذہب سے شناعت میں بہت کم ہے پھر بھی بوجہ ایذا اسے مسجد سے روکا جائے گا۔

درمختار میں ہے: ویمنع منہ کل موذ ولو بلسانہ

[الدر المختار، ج۲، ص۴۳۵/۴۳۶، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

تو بدمذہب جواہر کو بدرجہ اولیٰ روکا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۱۳؍ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ:۱۷ؒ

گورنمنٹ سے جو روپیہ بطور امداد ملتا ہے اس سے مسجد وعیدگاہ بنانا کیسا؟ نیپال دار الحرب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومستیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

گورنمنٹ سے جو روپیہ بطور امداد ملتا ہے اس سے مسجد وعیدگاہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟ خاص کر نیپال میں جو ہندو ملک ہے۔ ساتھ ہی نیپال دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟ اگر دار الحرب ہے تو یہاں مسلمانوں کا رہنا کیسا ہے؟ خلاصہ جواب سے کرم فرمایا جائے۔

المستفتی: محمد رحمت علی رضوی

مقام بہرہ، ڈاکخانہ جلیشور، ضلع مہوتری (نیپال)

الجواب

جائز ہے بایں معنیٰ کہ عیدگاہ ومسجد بن جائے گی اور وہ مسجد وعیدگاہ ہی ہوگی اور اسے آباد رکھنا مسلمانوں پر فرض ہوگا مگر دینی کاموں کے لئے کفار سے مدد یعنی شرعاً منع ہے سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”نهينا عن زبد المشركين“

[مسند البزار البحر الذخار، باب ما روى ابن حماد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، مؤسسة علوم القرآن بيروت]

ہمیں مشرکین کے مال سے ممانعت فرمائی گئی۔ لہٰذا براہ راست مسجد وغیرہ کے لئے نہ لے البتہ اگر گورنمنٹ مسلمانوں کو امداد کے طور پر دیتی ہے تو انہیں حلال ہے کہ وہ رقم اپنے لئے مسجد وغیرہ پر اٹھائیں، اب وہ رقم مسجد وغیرہ پر خرچ کرنے میں ان شاء اللہ تعالیٰ اصلاً حرج نہیں کہ تبدل ید سے شیٔ مملوک میں بھی حکماً تغیر آتا ہے چنانچہ پہلے جب وہ رقم کفار کے قبضہ میں تھی تو طیب نہ تھی لہٰذا اسے مسجد وغیرہ میں لگانا منع تھا کہ اللہ تعالیٰ طیب ہے اور وہ طیب ہی کو قبول فرماتا ہے۔ سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: ”ان الله طيب ولا يقبل الا طيباً“

[جامع الترمذی، ج۲، ابواب التفسير، باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ص۱۲۳، مجلس برکات]

اور اب جبکہ مسلم کے قبضہ میں آئی تو اس کی ملک ہوگئی اور اب وہ طیب ہوگئی، اس کی اصل وہ حدیث ہے جس میں سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صدقہ کے گوشت کے متعلق فرمایا:

"ہو لہا صدقۃ ولنا ہدیۃ"

[بخاری شریف، ج۱، کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ علی موالی ازواج النبی، ص۲۰۲، مجلس برکات]

تمہارے لئے یہ گوشت صدقہ تھا اور وہ ہمارے لئے حلال نہیں اور اب جبکہ تم نے ہمیں نذر کردیا تو یہ ہمارے لئے ہدیہ ہے اور اب ہمیں حلال وطیب ہے اور نیپال دار الحرب ہے کہ وہاں کبھی حکومت اسلامیہ نہ ہوئی اور وہاں مسلمانوں کا رہنا جائز ہے کہ حاجت معاش وتجارت داعی ہے اور اسے چھوڑنے میں حرج عظیم ہے پھر وہاں جبکہ مسلمان امن وامان سے ہیں تو انہیں وہاں سے منتقل ہونے کے لئے کون سی چیز داعی ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۱۸

میت کے نام پر نکالے ہوئے غلہ ونقدی سے مسجد تعمیر کرنے کا حکم! صرف کاکل رکھ لینے سے کوئی صوفی نہ ہوجائے گا جب تک نیک عمل نہ ہو! عدت گزرنے تک عدت کا نفقہ شوہر پر لازم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) کیا میت کے نام پر نکالے ہوئے غلہ ونقدی رقم سے مسجد تعمیر کرائی جاسکتی ہے؟

(۲) داڑھی رکھنے کی حد شرع کیا ہے؟ اور چہرے پر کہاں سے کہاں تک اس کو لگانے کا حکم ہے؟

(۳) کاکل رکھنے والے بہت سے صاحبان اپنے کو صوفی کہلوانا باعث فخر سمجھتے ہیں، کیا وہ صوفی کہلوا سکتے ہیں؟

(۴) ایک شخص اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اس کی سگی بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو زوجہ اول کو بطور

گزارہ کے کب تک گھر میں الگ رکھ سکتا ہے؟ جبکہ زوجہ اول یہ چاہتی ہے کہ طلاق کے بعد بھی میں الگ رہ کر اپنا گزر زندگی اپنے بچوں میں گزاروں گی، بچے بالغ شادی شدہ ہیں، استدعا ہے کہ شریعت کا حکم نافذ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط۔ والسلام

بشیر احمد خاں، بستی

الجواب

(۱) وہ رقم و غلہ اگر فقیر کو دے چکے ہوں تو اس کی اجازت سے مسجد کی تعمیر میں لگا سکتے ہیں، اس کے بے اجازت لگانا منع ہے اور اگر نہ دیا ہے تو میت کو ثواب پہنچنے کی خاطر ابتداء مسجد میں لگانا جائز ہے اور خوب ہے کہ صدقہ جاریہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ایک مشت۔ درمختار میں ہے: ''السنة فيها القبضة''

[الدرالمختار، ج۹، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، ص ۵۸۳، دارالکتب العلمية بيروت]

اس سے کم کرانا گناہ ہے۔ اسی میں ہے: ''یحرم علی الرجل قطع لحیته''

[الدرالمختار، ج۹، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، ص ۵۸۳، دارالکتب العلمية بيروت]

رخسار پر جو رواں ہو جاتا ہے، اسے استرے سے چھلوا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) عدت گزرنے تک اور عدت کا نفقہ شوہر پر لازم ہے اور بعد عدت اس پر نفقہ لازم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) محض کاکل رکھ لینے سے کوئی صوفی نہ ہو جائے گا جب تک عمل صالح نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۱۹

مسجد کی تعمیر میں بے وجہ شرعی رکاوٹ ڈالنا غلط افواہ پھیلانا حرام حرام!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

مسجد گڑ کی از سر نو تعمیر ہو رہی ہے اب تو خدا کا فضل و کرم ہے کہ تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے، سامنے کی دیوار اور چھت اور منارے بارش کی کثرت کے باعث کام بند ہے، شروع میں بنیاد قطب کی وجہ سے ہونے سے غلط ہو گئی تھی تو بعد میں قطب کے ذریعہ سے اس غلطی کو درست کیا، اتنی ہی غلطی پر حکیم منظور عالم صدیقی نے مسلمانوں سے کہا کہ مسجد میں ناجائز پیسہ صرف ہو رہا ہے، چندہ اس میں کوئی مت دو، دیہات میں جا کر یہ بدذہنی پھیلا دی بلکہ یہی نہیں یہ بھی افواہ برپا کر دیا کہ زکوٰۃ فطرہ کی رقم انجمن والے مسجد میں لگا رہے ہیں لیکن انجمن والے کبھی ایسا غلط رویہ اختیار نہیں کیے۔ زکوٰۃ فطرہ کی رقم جہاں جہاں روانہ کرنا تھا وہاں وہاں بھیج کر رسید بھی حاصل کرلیں۔ بریلی شریف، جامعہ حبیبیہ، الٰہ آباد، رائے پور، امبیکاپور وغیرہ کے یتیم خانوں میں ان اداروں کی رسیدیں تمام برادران کو دکھا کر حکیم منظور عالم کو انجمن و جمعیت سے الگ کر دیا۔ فسق و فجور حد سے اتنا بڑھ گیا ہے کہ مفتی ناگپور کو مردود کہہ دیا، یہ الفاظ اس وقت کہا جب حکیم صاحب کسی مسئلہ کو حل کرانے کے لئے ناگپور خط تحریر کر کے روانہ کیا، خط بغیر جواب کے لوٹ آیا، وجہ یہ تھی کہ حکیم صاحب کی تحریر ایسی تھی کہ خود ہی لکھتے اور خود ہی پڑھتے، دوسرا کوئی نہیں پڑھ سکتا، پشت پر یہ جواب تحریر کر کے آیا کہ کسی خوش نویس سے لکھا کر پھر سے بھیجو، سمجھ میں تحریر نہیں آ رہی ہے۔ بس اتنی سی بات پر جھٹ حکیم صاحب نے یہ کہہ دیا کہ دیکھو ان مردودوں کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ اب قبلہ محترم سے گزارش یہ ہے کہ مفتی دین کی شان میں گستاخانہ الفاظ بکنے والا اور تعمیر مسجد میں رکاوٹ جمعیت میں نفاق و انتشار پیدا کرنے والا شخص کیسا ہے؟ اس کا جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور عندالناس مشکور ہوں۔ فقط۔ والسلام۔

صدر انجمن عبدالرحمٰن خان

ریلوے مسجد، ضلع سرگوجہ (ایم پی)

الجواب

مسجد کی تعمیر میں بے وجہ شرعی رکاوٹ ڈالنا، غلط افواہ پھیلانا حرام، حرام، بدکام، بدانجام ہے اور علماء کی توہین بے وجہ شرعی بہت سخت ہے، علماء نے اس پر حکم کفر فرمایا ہے،

اشباہ میں ہے:

"الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر"

[الاشباہ والنظائر مع الحموی، کتاب السیر، باب الردۃ، ج۲، ص۸۷ مکتبہ زکریا]

توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح (اگر بیوی ہو) لازم ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۲۰

فنائے مسجد میں واقع حجرہ کو دکان بنانے کی اجازت نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید نے ایک مسجد بنوائی، مسجد کی دیوار میں ایک حجرہ بھی ہے، اب اس حجرہ کو توڑ کر مکان بنایا جا رہا ہے اور حجرہ دوسرا تیار کیا جا رہا ہے، وہ حجرہ از مسجد خارج ہے، اس کو کرایہ پر دیا جائے گا تو اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہوگا؟ آپ برائے مہربانی جواب تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد انوار حسین، مسجد نیازان، بریلی شریف

الجواب

صورت مسئولہ سے ظاہر ہے کہ وہ حجرہ فنائے مسجد میں ہے اور فنائے مسجد وہ جگہ جو مسجد سے متصل مصالح مسجد کے لئے ہو لہٰذا اس حجرہ کو دوکان بنانے کی اجازت نہ ہوگی کہ اس میں حرمت مسجد کا سقوط ظاہر ہے پھر فصل بانی سے اور عرف عام سے دلالۃ وہ جگہ مصالح مسجد کے لئے معین ہوگی اور علماء فرماتے ہیں کہ معروف مثل مشروط ہے تو اسے دکان کرنا تبدیل وقف ہے تو کھلی مخالفت شرط واقف کی ہوئی جو ناجائز وممنوع ہے۔ درمختار میں ہے:

"شرط الواقف كنص الشارع اى فى المفهوم والدلالة"

[الدر المختار، ج۶، کتاب الوقف، ص۶۴۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

ہندیہ میں محیط شمس الائمہ سرخسی سے ہے:

"قیم المسجد ان لا یجوز له ان یبنی حوانیت فی المسجد اوفی فنائه لان المسجد اذا جعل حانوتا ومسكنا تسقط حرمته وهذا لا يجوز والفناء تبع المسجد فيكون حكمه حكم المسجد اه"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوى الهندية، ج۲، كتاب الوقف، الفصل الثاني في الوقف، ص۱۳ ٤، دار الفكر بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۷۲۱

مسجد کی چیزیں واجبی قیمت پر خرید نا جائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین بابت اس مسئلہ کے:

مسجد کی چیزیں جیسے اینٹ وغیرہ تھوک سے خرید کر ہم اپنے مکان میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ یونہی سامان مسجد فروخت ہوا اس کو خرید کر اپنے گھر کے کام میں لگا سکتے ہیں؟ اس کا جواب تفصیل سے عنایت فرمایا جائے۔

حکیم محمد الحسن، سگرام پور

الجواب

ہاں، واجبی قیمت پر خریدنا جائز ہے اور جائے تعظیم پر لگائیں۔

درمختار میں ہے:

"حشيش المسجد و لا يلقى فى موضع يخل بالتعظيم"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۱، ص۳۲۲، كتاب الطهارة، دار الكتب العلمية بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹ صفر المظفر ۱۳۹۷ھ

مسئلہ-۷۲۲

ایک عیدگاہ کو مسجد سے تبدیل کرنے کا مسئلہ!

محترمی ومکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دریافت طلب یہ ہے کہ ہمارے یہاں اٹارسی میں ایک پرانی عیدگاہ موجود ہے، مگر قصبے کی آبادی بڑھنے کی وجہ سے عیدگاہ میں جگہ کی کمی اور اندرون بستی ہونے کی وجہ سے مدھیہ پردیش سرکار کی جانب سے نئی عیدگاہ کے واسطے جگہ شہر سے باہر مل گئی ہے مگر عید کی نماز ابھی تک دونوں عیدگاہوں (نئی اور پرانی) میں مسلمانان اٹارسی ادا کر رہے ہیں مگر کچھ حضرات پرانی عیدگاہ کو پنجوقتہ نماز کے لئے کچھ حصہ مسجد میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور بقیہ حصے میں دکانیں کرایہ پر دینے کے لئے بنانا چاہتے ہیں۔ کیا پرانی عیدگاہ کو مسجد اور مکانات ودکانات میں تبدیل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد عزیز اٹارسی کیراف منہاری دکان
درگا چوک، اٹارسی، ضلع ہوشنگ آباد، (ایم پی)

الجواب

وہ عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہے، اس پر مسجد کے لئے تغیر جائز ہے اور اس عیدگاہ کے کسی حصہ پر دوکانیں بنانا جائز نہیں کہ یہ تغییر وقف ہے اور یہ ناجائز ہے۔ علماء فرماتے ہیں:

"لایجوز تغییر الوقف عن ھیئتہ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاویٰ الھندیۃ، ج ۲، کتاب الوقف، ص ۴۲۳، دار الفکر بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۳۰/ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷۲۳

مسجد کے اوپر سے بجلی کا تار لے جانے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:
مسجد کے اوپر سے کسی کے مکان میں بجلی کا تار لے جانا جائز ہے کہ نہیں؟ جب کہ دو پول موجود ہیں،

ایک پول سے ایک صاحب کے مکان پر ہو کر جا سکتا ہے اور دوسرے پول سے مسجد پر ہو کر جا سکتا ہے۔

سائل: محمد سجاد خاں رضوی (امام مسجد)

محلہ خدا گنج، چھوٹا پیلی بھیت (یوپی)

الجواب

مسجد کے اوپر سے تار لے جانا جائز نہیں کہ یہ بغیر مسجد کی چھت پر چڑھے ممکن نہیں اور مسجد کی چھت پر چڑھنا بلا ضرورت شرعیہ ناجائز ہے۔ ہندیہ میں ہے:

"ان الصعود علی سطح کل مسجد مکروہ"

[الفتاویٰ الھندیۃ، ج ۵، ص ۳۷۲، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر فی آداب المسجد، دار الفکر بیروت]

بلکہ اسی ہندیہ میں اس سے متصل ہی تصریح فرمائی کہ اگر شدید گرمی ہو تو بھی سطح مسجد پر نماز مکروہ ہے تو جب نماز کے لئے شدید گرمی کا عذر ہوتے ہوئے سطح مسجد پر چڑھنے کی اجازت نہیں تو اپنے کام کے لئے سطح مسجد کا استعمال کب جائز ہوگا؟ پھر تار پر چڑیوں کے بیٹھنے کے سبب مسجد کی آلودگی کا صحیح اندیشہ ہے، یہ بھی ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵/شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح۔ | ذلک کذلک اخی اصدق لذلک والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

محمد ریحان رضا خاں رحمانی غفرلہٗ | قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۲۴

جس کا کوڑھ ٹپکتا ہے اور جسم سے بد بو آتی ہے اسے مسجد آنے سے روکا جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید کو کوڑھ کی بیماری ہے، کیا وہ زید مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) اور مذکورہ بالا زید کی کبھی کبھی علاج کراتا ہے، یعنی زخم وغیرہ پر پٹی کراتا ہے اور جب پٹی بندھی

رہتی ہے تو اس کے پانی وغیرہ نہیں گرتا ہے اور جب پٹی زید کھول دیتا ہے تو اس سے پانی وغیرہ گرتا رہتا ہے اور اس کے جسم سے بہت بُری بدبو آتی ہے۔ اب ایسی حالت میں وہ نماز کیا مسجد میں جماعت کے ساتھ ہو یا الگ، نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد یاسین
میا گنج، ضلع فرخ آباد (یوپی)

الجواب

(۱،۲) فی الواقع اگر کوڑھ ٹپکتا ہے اور جسم سے بدبو آتی ہے تو ایسی حالت میں اسے مسجد سے روکا جائیگا۔ دوسری صورت میں جبکہ زخموں پر پٹی باندھ کر آئے کہ کوڑھ نہ ٹپکے اور بدبو دب جائے، اسکے شامل جماعت ہونے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۶؍رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ—۷۲۵

معتکف کا مسجد میں بال بنوانا جائز نہیں!
مسجد میں ریاح خارج کرنا مکروہ تحریمی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
معتکف مسجد میں بال بنوا سکتا ہے؟ اور بلند آواز سے ریاح خارج کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: محمد حنیف/معرفت مفتی عبدالعزیز خاں صاحب
متصل لالہ کی بازار، محلّہ چھوٹی بازار، فتح پور (اترپردیش)

الجواب

مسجد میں جائز نہیں اور حدود مسجد میں (خارج مسجد) میں اجازت ہے اور مسجد میں ریاح خارج

کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲؍ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ-۷۲۶

عام طور پر مسجد میں خطبہ کے لئے بنے منبر کے زینے تین ہی کیوں؟
قرآن وحدیث کا مذاق اڑانے والا مسلمان نہیں
اسے کوئی منصب سونپنا حرام بدکام!

مخدوم ملت عظیم المرتبت وقار سنیت تاج مفتیان کرام قبلہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بندہ وخاک پائے حضرت، حضرت ہی کی دعاؤں کے فیض کرم کے سہارے الحمد للہ کہ بخیر ہے اور خاکسار حضرت کے سایہ عاطفت کو اپنے سروں پر تا قیامت قائم رکھنے کے لئے سرکار دوجہاں کا صدقہ بارگاہ حضوری سے طلب کرتا ہوں۔ آمین۔ اور ان شاء اللہ تا قیامت اسی سعادت سے کبھی باز نہ آوے گا۔ ثم آمین۔ حضور اسی سے قبل دو عریضہ خدمت میں ارسال کر چکا تھا جس میں اپنی بے بضاعی اور کم پڑھے لکھے ہونے کا اظہار کر چکا تھا میں صرف وسطانیہ اول کا زمانہ ماقبل طالبعلم رہ چکا ہوں اور فی الوقت مولیری میں نوکری کر رہا ہوں، اسی لئے مجھے ہمیشہ اس کا شدت سے احساس رہا ہے کہ میرا ہر ہر لفظ، ہر ہر سطر سرکار کی شان میں نہایت درجہ گستاخ اور بے باک ہو گیا ہوگا لیکن چونکہ مذہب میں لگاؤ اور سنیت سے والہانہ اور سچی محبت ہے اس لئے میں آپ جیسے عظیم اور میرے ضمیر کی یہ آواز ہے کہ عصر حاضر میں کل سنیت کے فخر اور اس لئے تمام پیروکار پر بھاری اور حرف آخر کی حیثیت رکھنے والی شخصیت جو آبدار اور نہایت بیش قیمت موتیوں کا سمندر بیکراں ہے کیونکر نہ اس کی بارگاہ میں اپنی عقیدت کے سجدے لٹاؤں اور چند موتی حاصل کرنے کی جسارت کروں اور بھی آپ کے نہایت قیمتی اور ضروری اوقات میں سے چند ساعت لینے کی ہمت کی ہے اس امید پر کہ مجھے نظر انداز نہ کیا جائے گا اور میرے شوق کو تقویت عطا کی جائے گی۔ اب خدمت میں چند مسائل۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل کے متعلق کہ:

(۱) عام طور پر مسجد میں خطبہ کے لئے بنے ممبر کے تین ہی زینے کیوں ہوتے ہیں؟ اس کے استعمال کے لئے خطیب کے لئے شرائط، آداب، مثلاً قیام وجلوس اور اول دوم خطبہ پر زینے کا استعمال وغیرہ پر روشنی ڈالیں۔

(۲) ایسے شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو مسجد کے حدود کے باہر معلومات نہ رکھتا ہو اور ایک نہایت ہی بے غیرت نماز وروزہ ودیگر ارکان دین سے لاپرواہ ہو، پیر بنا اور پھر جہلا کو اپنے دام فریب میں لے کر ان کی معیت میں قرآن وحدیث پاک کی حرمت کا مذاق نہایت بے باکی سے کرتا ہو، اس شخص کو مسجد کی تولیت بھی اور کمیٹی کا اہم رکن صدر وسکریٹری بنایا گیا ہو مسجد یا دیگر مصارف دینیہ کے واسطے چندہ دیا جانا چاہئے یا نہیں؟ جبکہ یہ حضرت مولانا ذکی اللہ مرحوم کلکتہ کے پیروکار ہیں اور ان ہی کے مسلک اور ذات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ مولانا ذکی اللہ صاحب غالباً ان کے کسی گدی نشیں نے سرکار محمد احمد رضا خاں صاحب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور دیگر کسی سنی صحیح العقیدہ بزرگ کو ہدف تنقید بنایا ہے، اپنی کتاب کا نام بھی بڑا زہریلا رکھا ہے، حامض الاسنان، جس کو میں دو چار صفحہ تک سرسری طور پر دیکھ چکا ہوں لیکن میں باخدا کہتا ہوں اور دعوہ کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس کا قلم ان میں یعنی اعلیٰ حضرت کی ذات غلطیوں کو دکھانے بے بنیاد اور غلیظ جرأت کی ہے۔ نیز اس کا مزار اپنے گاؤں پر کلکتہ سے بحکم رشید مولانا ذکی اللہ صاحب بذریعہ خواب اور ایک کافرہ کی روح میں حلول کر کے بھی اسی کافرہ کو اپنی زوجیت میں طلب کر کے ان کے گاؤں میں بس گئے یعنی ہزار یباغ سلطنہ میں۔ جبکہ مولانا ذکی اللہ صاحب کا مزار کلکتہ میں اب اس مزار کے متعلق نیز حضرت ذکی اللہ کے متعلق ارشاد ہوا کہ وہ کسی عقیدہ اور مسلک کا پیروکار ہے، اس کے متعلق میرا کیا مزاج ہونا چاہئے؟ میں حامض الاسنان کے مزید اوراق نہ الٹ سکا کہ فوراً مجھ سے لے لیے اور کہا کہ اس کو نہ پڑھیں، آپ سے برداشت نہ ہوگا اور اب بالخصوص عرض یہ ہے کہ عرصہ سے عریضہ بھیج رہا ہوں کہ حضور یہ کمترین اور گستاخ کی بچی کو پولیو (لقوہ) کے مرض نے ایک پاؤں سے معذور کر رکھا ہے، ان کے لئے تعویذ رخصت کریں۔ فقط۔ والسلام۔

الجواب

(۱) منبر نبوی شریف زمانہ اقدس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور خلافت کے عہد میں تین درجہ تھا، زرقانی علی المواہب میں ہے:

"وکان الی ان زادہ مروان فی خلافة معاویة ست درجات"

[شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، ج۲، ص۱۸۹، باب ذکر بناء المسجد النبوی وعلی المنبر، دار الکتب العلمیة بیروت]

اس لئے عام طور پر تین زینے ہوتے ہیں اور خطیب کو طہارت کاملہ کے ساتھ منبر پر کھڑے ہونا چاہئے اور دو خطبوں کے درمیان جلوس ہونا چاہئے کہ یہی سنت متوارثہ ہے اور جس زینے پر چاہے، کھڑا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بر تقدیر صدق سوال قرآن وحدیث کا مذاق اڑانے والا مسلمان نہیں، اسے کوئی منصب سونپنا حرام بدکام کفر انجام ہے اور اسے چندہ دینا بھی اور وہ شخص جس کا یہ شخص مرید ہے، اگر فی الواقع بدمذہب تھا تو اسے مرحوم لکھنا جائز نہ تھا، اس سے توبہ کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۸/ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۷۲۷

فنائے مسجد میں دوکانیں بنانا جائز نہیں! مسجد کے فرش کے لئے کسی حصہ کو جوتا اتارنے کے متعین کرنا مسجد کے ادب کے سخت خلاف ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) سنگریا میں بہت پرانی مسجد ہے اور اسی میں فرش مسجد صیفی کے نیچے حوض ہے، نقشہ ذیل ہے۔ حوض کے اوپر نماز پڑھنے کے لئے جو فرش بنا ہوا ہے، پانی نکالنے کے لئے تھوڑا حصہ کھلا ہوا ہے، یہاں پہلے پانی کی قلت کی بنا پر بارش کا پانی اکٹھا کرنے کے لئے زمین دوز حوض بنالیا کرتے تھے۔ اب پانی کی فراوانی ہے اور حوض مذکور کی ضرورت نہیں کیونکہ ٹنکی اوپر بنی ہوئی ہے۔ عرض کرنا یہ ہے کہ مسجد کی آمدنی

بڑھانے کے لئے جانب مشرق حوض کی سیدھ سے دکانیں بنا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور حوض کی جگہ جبکہ اوپر فرش مسجد بنا ہوا ہے۔ مسجد میں داخل ہے یا نہیں؟ اگر دکانیں بنانا جائز نہیں ہے تو مسئلہ واضح ہونے پر بھی جو لوگ بنانا چاہتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟ واضح ہو کہ دکانیں حوض کی جگہ اور حوض کے جنوب میں فرش مسجد کی جگہ میں بنانا چاہتے ہیں۔

(۲) مسجد کے جانب شمال گیٹ سے باہر جوتا اتارنے کی کوئی محفوظ جگہ نہیں ہے اور پہلے دیوار تک ہی فرش تھا بعد میں دروازہ ادھر کھولا گیا اور دروازہ سے اندر یعنی فرش مسجد پر تقریبا دو فٹ جگہ جوتا اتارنے کے لئے بنائی ہے، اس جگہ پر جوتے اتارنا اور پہن کر آنا کیسا ہے؟ اور اگر نا جائز ہے تو کس درجہ کا گنہ گار ہوتا ہے؟ نیز وہ جگہ بنانے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی: محمد علی اشرفی
گڑیا براہ، بنگریا، ضلع گنگانگر (راجستھان)
۲۷؍رجب المرجب ۱۴۱۰ھ

الجواب

(۱) وہ جگہ اگر مسجد نہیں تو فنائے مسجد ضرور ہے اور فنائے مسجد کا حکم حرمت میں وہی ہے جو مسجد کا ہے۔ لہٰذا وہاں دکانیں بنانا جائز نہیں کہ مسجد کی بے حرمتی کا باعث ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

”قیم المسجد لا یجوز له ان یبنی حوانیت فی حد المسجد او فنائه لان المسجد اذا جعل حانوتا و مسکنا تسقط حرمته وهذا لا یجوز والفناء تبع المسجد فیکون حکمه حکم المسجد کذا فی المحیط السرخسی“

[الفتاوی الهندیة، ج۲، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الوقف وتصرف القیم وغیره، ص۴۶۲، دار الفکر بیروت]

صورت مسئولہ میں ان لوگوں پر لازم کہ اس ارادہ سے باز آئیں ورنہ گنہگار ہوں گے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مسجد کے فرش کو اس غرض کے لئے استعمال اور وہاں جوتے پہن کر آنا مسجد کے ادب کے سخت خلاف

ہے، وہ جگہ بنانے والے اور اس غرض کے لئے استعمال کرنے والے سخت گنہگار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۶؍رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۲۸

فنائے مسجد میں دوکان بنانا شرعاً ناجائز!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جامع مسجد بیسلپور میں مسجد کی فصیل کے پیچھے کچھ زمین خارج مسجد ہے یعنی مسجد کے صحن کے وضو کرنے کی نالی ہے اور نالی کے بعد تقریباً ۴؍فٹ چوڑی اور لگ بھگ ۲۲؍فٹ لمبی زمین خارج مسجد خالی پڑی ہوئی ہے جس کے کچھ حصہ پر نمازی اپنے جوتے اتارتے ہیں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس خارج مسجد جگہ کے کچھ حصہ پر دکان تعمیر کرا کے کرایہ پر شرعاً دی جا سکتی ہے؟

المستفتی: سید حامد حسین قادری

جامع مسجد، بیسلپور، ضلع پیلی بھیت

الجواب

نہیں کہ فنائے مسجد میں دوکان بنانا شرعاً جائز نہیں۔ محیط و فتح القدیر و شلبی علی التبیین وہندیہ میں ہے:

"قیم المسجد لا یجوزلہ ان یبنی حوانیت فی حد المسجد او فی فنائہ لان المسجد اذا جعل حانوتا و مسکنا تسقط حرمتہ وھذا لایجوز والفناء تبع المسجد فیکون حکمہ حکم المسجد کذا فی محیط السرخسی"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاویٰ الہندیۃ، ج۲، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الوقف وتصرف القیم وغیرہ، ص۴۱۳، دار الفکر بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶؍ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۷۲۹

شرع میں مسجد کسے کہتے ہیں اس کی تعریف کیا ہے؟ کسی بھی زمین کا مسجد ہونے کے لئے وقف تام ضروری ہے!

وقدمنا ان المسلمين يقولون لا بد من الوقف للمسجدية ولا ترضى الدولة الوطنية ان تمنع الرضا بطريق الوقف ويتبعَ الا ان يثبتوا دعواهم من الشريعة الاسلامية ان الوقف لابد للمسجد، فما قولكم يا علماء الاسلام فيما ياتى؟ اخبرنا بالجواب من الكتب المعتمدة والله ياجركم اجراً جزيلاً.

والماموال ان لا يقع التاخر فى الاجابة فان الحاجة الىٰ الفتوىٰ شديدة.

(۱) ما يقال له المسجد فى الشرع الاسلامى؟ وما تعريفه الذى يمتاز به عن غيره؟

(۲) ان أُخذ عقار عارية او اجارة واكتراء وجعل المسلمون يصلون فيه فيصير مسجداً شرعياً ام لابد للمسجد من الوقف التام؟

بدر القادر، الجمعية الاسلامية

الجواب

(۱) المسجد هو الموضع الموقوف على ملك الله تعالىٰ الجوزوالافرازعن املاك الناس وحقوقهم المعد للصلاة اما قولاً بان يقول جعلته مسجدا او فعلا بان يصلى فيه المسلمون بالجماعة علىٰ وجه الاستداعة بعد افراز ذلك الموضع عن املاك الناس وحقوقهم قال فى الهندية والخانية وغيرهمامن كتب سادتنا الحنفية ما نصه:

”رجل له ساحة لا بناء فيها امر قوما ان يصلوا فيها بجماعة فهذا علىٰ ثلثة اوجه: ان امرهم بالصلاة فيها ابدا نصابان قال صلوا فيها ابداً او امرهم بالصلاة مطلقا و نوى الابد ففى هٰذين الوجهين صارت الساحة مسجداً وان وقت الامر باليوم او الشهر او السنة ففى هٰذا الوجه لا تصير مسجداً ولومات يورث عنه“

[الفتاوىٰ الهندية، ج۲، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر فى المسجد، الفصل الاول، ص۴۰۹، دارالفكر بيروت]

وفی الدر المختار:

" ما نصه یزول ملکه عن المسجد بالفعل وبقول جعلته مسجداً "

[الدر المختار، ج٦، کتاب الوقف، ص٥٤٤،٥٤٤، دار الکتب العلمیة بیروت]

وقال فی البحر الرائق:

" لا یحتاج فی جعله مسجداً الیٰ قوله وقفته ونحوه لان العرف جاز بالاذن فی الصلاة علیٰ وجه العموم والتخلیة بکونه وقفا علیٰ هذه الجهة فکان کالتعبیر به"

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج٥، ص٤١٧، کتاب الوقف، زکریا بکڈپو]

وفیه ایضا ما نصه:

"بنی فی فنائه فی الرستاق دکانا لاجل الصلاة یصلون فیه بجماعة کل وقت فله حکم المسجد"

[البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج٥، ص٤١٩، کتاب الوقف، زکریا بکڈپو]

وبهذا الذی تلونا ظهران المسجدیة لا تتأتی الا بالوقف قولا کان او فعلا وادل دلیل علیه قوله سبحنه وتعالیٰ :"وان المساجد لله"

[سورة الجن، آیت–۱۸]

صرح عزوجل بان المواضع المعدة للصلاة مختصة بالله جل شانه و الاختصاص لا یتاتی الا بالتخصیص فالنص علی الاختصاص نص علی کون المسجد موقوفا علیٰ ملك الله تعالیٰ. والله سبحنه وتعالیٰ اعلم.

(۲) لا یصیر مسجداً اذ لا بدله من الوقف التام والوقف اذا تم ولزم فلا یملك ولا یملك ولا یعار ولا یوهب کما فی التنویر. والله تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج٦، کتاب الوقف، ص٥٣٩، دار الکتب العلمیة بیروت]

حرّره: الفقیر الیٰ رحمة ربه الغنی

محمد اختر رضا خان الازهری القادری

مسئلہ-۷۳۰

بلاضرورت ایک مسجد کی آمدنی دوسری مسجد میں لگانا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ہٰذا میں کہ:

زید کہتا ہے کہ ایک مسجد کی جائیداد کی رقم یعنی روپیہ پیسہ وغیرہ دوسری مسجدوں میں خرچ کرنا یعنی تنخواہ دینا، امام ومؤذن ودیگر ضروریات مسجد میں خرچ کرنا حرام ہے۔ بکر کہتا ہے کہ ایک مسجد کی جائیداد روپے پیسے وغیرہ دوسری مسجدوں میں خرچ کرنا جائز ہے یعنی تنخواہ وغیرہ دوسری مسجدوں کے امام ومؤذن کو، دیگر ضروریات میں لگا سکتے ہیں۔ اب زید وبکر میں کافی اختلاف ہو گیا ہے۔ لہٰذا از روئے مسئلہ حدیث شریف وفقہائے کرام کی روشنی میں صاف صاف بیان فرمادیں تاکہ اختلاف ختم ہو جائے۔

المستفتی: مستان ولی

ولاڈ کٹہ، نرساراڈ پیٹ، ضلع گنٹور (کرناٹک)

الجواب

فی الواقع بلاضرورت یہ جائز نہیں کہ ایک مسجد کی آمدنی دوسری مسجد پر صرف کی جائے۔ اگر صرف کرے گا تو واقف ہو خواہ متولی، گنہ گار ہوگا اور مستحق عزل ہوگا کہ یہ فسق وناا ہلی ہے جو موجب عزل ہے۔ درمختار میں ہے:

"(وینزع) وجوبا بزازیة (لو) الواقف فغیرہ بالاولیٰ (غیر مأمون) او عاجزاً او ظهر به فسق-الخ"

[الدر المختار، ج٦، کتاب الوقف، ص۵۷۸ تا ۵۸۰، دار الکتب العلمیة بیروت]

ہاں اگر دوسری مسجد ضرورت مند ہے اور کسی مسجد کی آمدنی کثیر اور حوائج مسجد سے فاضل ہے تو اس صورت میں اس کی فاضل آمدنی بہ قدر ضرورت ضرورت مند مسجد کو دے دینا جائز ہے بشرطیکہ واقف دونوں کا ایک ہو اور اس صرف کو حاکم اسلام خود کرے، متولی کو بے حکم حاکم یہ صرف جائز نہیں۔ درمختار میں ہے:

"(اتحد الواقف والجهة وقل مرسوم بعض الموقوف علیه جاز للحاکم ان یصرف من فاضل الوقف الآخر علیه) لانهما حینئذ کشیء واحد (وان اختلف احدهما بان بنی

رجلان مسجدين) او رجل مسجداً و مدرسة ووقف عليهما اوقافا (لا) يجوز له ذلك"

[الدر المختار، ج٦، كتاب الوقف، ص٥٥١، دار الكتب العلمية بيروت]

طحطاوی میں ہے:

"قوله (للحاكم) التقييد به يفيد ان الناظر لايجوز له ذلك"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[حاشية الطحطاوی علی الدر، ج٢، كتاب الوقف، ص٥٣٨، ببولاق القاهره]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۷۳۱

مسجد کی چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں جبکہ مسجد بھر جائے!

کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وملت مسائل ذیل کے متعلق کہ:

(۱) مسجد دو منزلہ ہے، نیچے کا حصہ تنگ ہے اور اوپر کا کشادہ ہے یعنی نیچے ۱۷؍آدمی ایک صف اور اوپر کی منزل میں ۲۵؍آدمی ایک صف میں آتے ہیں۔

(۲) مسجد میں صحن بالکل نہیں ہے، یعنی چاروں طرف سے بند ہے۔

(۳) وضوخانہ کے علاوہ کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(۴) مسجد میں پنکھے کا انتظام ہے لیکن دیہات کی وجہ سے بجلی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

(۵) آبادی چاروں طرف سے گنجان ہے، مسجد کی دیواروں میں کوئی کھڑکیاں نہیں ہیں البتہ پیش امام کے سامنے چند روشن دان ہیں، گرمی کی شدت کی وجہ سے اوپر جماعت ہوسکتی ہے یا نہیں؟ بعض حضرات کو گرمی کی وجہ سے دماغ میں تکلیف کافی ہوتی ہے لہٰذا اس صورت میں بلا کراہت اوپر جماعت ہوسکتی ہے یا نہیں؟ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اوپر جماعت ہونے میں کوئی حرج نہیں اور بعض کا کہنا ہے کہ نیچے بھر جانے کے بعد اوپر جماعت ہوسکتی ہے۔ کتب معتبرہ سے حوالہ دے کر ممنون ومشکور فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد کمال الدین خاں

جامع مسجد، موضع نصرت پور، ڈاکخانہ کمال گنج، ضلع فرخ آباد (یوپی)

الجواب

مسجد کی چھت پر نماز مکروہ تحریمی ہے اگرچہ گرمی کی شدت ہو جب بھی سطح مسجد پر صف جائز نہیں۔ہاں اگر مسجد بھر جائے تو ضرورۃً سطح مسجد پر صفیں قائم کر سکتے ہیں۔ہندیہ میں ہے:

"الصعود علیٰ سطح کل مسجد مکروہ ولھٰذا اذا اشتد الحریکرہ ان یصلوا بالجماعۃ فوقہ الا اذا ضاق المسجد فحینئذ لا یکرہ الصعود علیٰ سطحہ للضرورۃ کذا فی الغرائب"

[الفتاویٰ الھندیۃ، ج۵، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد، دار الفکر بیروت]

صورت مسئولہ میں دوسری منزل پر جو کھلا حصہ ہو، وہاں جماعت قائم کریں، پھر جو لوگ بوجہ تنگی بچ رہیں وہ اوپر مسجد کی چھت پر اقتدا کریں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۷رشوال المکرم ۱۴۰۹ھ

مسئلہ-۷۳۲

مسجد کی کرسی، ڈول، قندیل، چٹائی وغیرہ مسجد کے لئے کارآمد نہ ہوں تو بیچ سکتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) کرسی، ڈول، چٹائی، قندیل، فرش، گملے اگر خراب ہو جائیں یا مسجد کے لئے کارآمد نہ رہیں تو انہیں دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست ہے یا نہیں؟ اور یہ فتویٰ دینا کہ جائز نہیں کیسا ہے؟ جس میں درمختار وردالمحتار کا یہ حوالہ بھی ہے:

"ولو خرب ماحولہ واستغنی عنہ یبقیٰ مسجدا عند الامام والثانی ابدا الی قیام الساعۃ وبہ یفتی فلا یعود میراثا ولا یجوز نقلہ ونقل مالہ الی مسجد اخر"۔ یہی خانیہ میں ہے۔

المستفتی: سید فخر الحسین صاحب۔از-خیرآباد، ضلع سیتاپور (یوپی)

الجواب

(۱) مذکورہ اشیاء اگر خراب ہو جائیں تو انہیں دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست ہے۔ درمختار کی جو عبارت نقل کی ہے وہ نفس مسجد کے بارے میں ہے۔ اشیائے مسجد کا اس میں ذکر نہیں۔ دوسری عبارت ردالمحتار کی ہے، اس میں البتہ یہ فرمایا ہے کہ:

"ولایجوز نقله ونقل ماله الی مسجد آخر-الخ"

[ردالمحتار، ج٦، کتاب الوقف، ص٥٤٨، دار الکتب العلمية بيروت]

مگر یہاں مال سے مراد آلات مسجد نہیں بلکہ مسجد کا ملبہ ہے۔

اسی ردالمحتار میں ہے:

"وصرح فی الخانيه بأن الفتویٰ علیٰ قول محمد قال فی البحر وبه علم ان الفتویٰ علی قول محمد فی آلات المسجد وعلیٰ قول ابی يوسف تابيد المسجد، والمراد بالآت المسجد نحو القنديل والحصير بخلاف انقاضه لما قدمنا عنه قريبا من ان الفتویٰ علیٰ ان المسجد لا يعود ميراثا ولا يجوز نقله ونقل ماله الیٰ مسجد اخر"

[ردالمحتار، ج، کتاب الوقف، ص٥٤٩، دار الکتب العلمية بيروت]

ملبہ مسجد کا بیع کرنا یا دوسری مسجد کی طرف منتقل کرنا بھی فساد زمانہ کی وجہ سے علما نے جائز رکھا،

اسی ردالمحتار میں ہے:

"ثم رأيت الآن فی الذخيرة قال وفی فتاویٰ النسفی سئل شيخ الاسلام عن اهل قرية رحلوا و تداعی مسجدها الی الخراب وبعض المتغلبة يستولون علی خشبه وينقلونه الی دورهم هل لواحد لاهله المحلة ان بيع الخشب بامر القاضی ويمسك الثمن ليصرفه الیٰ بعض المساجد او الی هذا المسجد قال نعم"

[ردالمحتار، ج٦، کتاب الوقف، ص٥٥٠، مطب فی نقل انقاض المسجد، دار الکتب العلمية بيروت]

اور اشیاء مذکورہ جبکہ مسجد کے لیے کارآمد نہ ہوں تو بیع کرنا بلاشبہ جائز ہے مگر بے ادبی کی جگہ نہ رکھیں۔

درمختار میں ہے:

''حشیش المسجد وکناسته لا یلقی فی موضع یخل بالتعظیم''۔ وھو تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج ۱، کتاب الطھارۃ، ص ۳۲۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ر رمضان المبارک/۱۳ر نومبر ۱۹۷۱ء

مسئلہ-۷۳۳

بے ضرورت شرعیہ ملبہ مسجد کی اینٹیں اکھیڑنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات میں کہ:

(۱) موضع بسیٹھ بازار کا ایک محلہ حسن پور ہے جو آج سے تقریباً چھ سال پہلے محلہ ہٰذا سے آگے ایک مشرقی کنارے پر باگمتی باندھ بہار گورنمنٹ نے بندھوا دیا ہے، اس وقت ایسا ہوتا ہیکہ دریا سے پانی نکل کر پوری بستی کو غرق کر دیتا ہے، آج سے تقریباً ایک سال پہلے بہار گورنمنٹ نے محلہ ہٰذا کے جنتا اور مسجد کے لئے باندھ سے مشرق میں زمین دی ہے اور وہیں سب آدمی آباد ہوئے ہیں اور مسجد کا حال اس وقت ایسا ہے کہ بالکل ویران ہے۔ چونکہ آبادی ختم ہوگئی ہے، اب وہاں کوئی آدمی نہیں رہتا، وہاں مسجد کے اندر اور اوپر تک برسات کے مہینے میں پانی رہتا ہے اور برسات ختم ہو جانے کے بعد مسجد ڈاکوؤں کا اڈہ بنا رہتا ہے اور چور، ڈاکو مسجد میں ٹھہرتے ہیں اور مسجد ہی میں کھاتے، پیتے، سوتے، جاگتے اور نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ اس صورت میں مسجد وہاں سے شہید کر کے جہاں آبادی ہے، وہاں بنا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) پیاری بی بی صاحبہ نے اپنے روپے سے مسجد بنوائی اور یہاں سے جب ہجرت کرنے لگی تو اپنی زمین تقریباً ساڑھے تین ایکڑ بایں شرائط وقف کیا ہے کہ اس زمین کی آمدنی سے مسجد بنائی اور مرمت کی جائے گی اور کوئی مسافر ایسا ہو جس کے پاس کرایہ نہیں، جو اپنے گھر تک گاڑی سے نہ جا سکے تو اس کو اس آمدنی سے کرایہ دیا جائے گا اور اس کی باقی آمدنی سے مدرسہ بھی چلے گا۔ مولانا بھی رہیں گے، مشاہرہ بھی پائیں گے، بچوں کو پڑھائیں گے اور امامت بھی کریں گے۔ مدرسہ رضاء العلوم موضع کنھواں، سیتا مڑھی بہار کے اساتذہ اور مدرسہ رضویہ ہدایۃ المسلمین موضع سندر پور بازار سرلاہی نیپال کے اساتذہ اور مولانا

عبدالرزاق صاحب قبلہ سابق مدرس مدرسہ عربیہ اور دارالعلوم آختہ بازار سیتامڑھی بہار نے بموقع محفل میلاد کے وہاں مدرسہ باضابطہ قائم کرادیا ہے جس کا نام مدرسہ عربیہ رضاء العلوم رکھا ہے جس میں سترہ جاگیردار طلباء ہیں اور ۳؍اساتذہ درس وتدریس کا کام کررہے ہیں۔ ایسی صورت میں اس جائیداد کی پیداوار مدرسہ کے مصارف میں صرف کرنا جائز ہے یانہیں؟

المستفتی: محمد الیاس
بسیٹہ بازار، ضلع سیتامڑھی (بہار)

الجواب

(۱) وہ جگہ ابدالآباد تک مسجد رہے گی۔ لہٰذا بے ضرورت شرعیہ ملجئہ وہاں سے اینٹیں اکھیڑنا جائز نہیں۔

درمختار میں ہے: ”لو خرب ما حوله واستغنى عنه يبقى مسجدا عند الامام والثانی ابدا الیٰ قيام الساعة وبه يفتى“

[الدر المختار، ج٦، کتاب الوقف، ص٥٤٨، دار الکتب العلمیة بیروت]

دوسری جگہ لوگ مسجد اپنے صرف سے بنائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حسب منشائے واقف صرف کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۶؍ذوالحجہ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷۳۴

خارج مسجد برائے نفع مسجد درخت لگانا جائز ہے! اور اس درخت کے پھل بے قیمت نہیں لے سکتے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

مسجد خارجہ میں درختوں کے لگانے کا کیا حکم ہے؟ اور نفع مسجد کے واسطے لگائے جائیں گے جو حکم شرع شریف کا صادر ہو، مع دستخط ومہر کے مرحمت فرمائیں۔ کرم ہوگا۔

السائل: محمد جمیل احمد، محلہ جگیاپورہ، پرانہ شہر، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

خارج مسجد برائے نفع مسجد درخت لگانا جائز ہے جبکہ وہ حصہ بس مصلحت کے لئے رہے، اس میں تبدیل یارکاوٹ نہ ہواور نہ کسی طرح مسجد کی آلودگی یا بے حرمتی لازم آئے ورنہ منع۔

علماء فرماتے ہیں:

"لایجوز تغییر الوقف عن هیئته"

[الفتاوی الهندیة، ج۲، کتاب الوقف، الباب الرابع عشرفی المتفرقات، ص٤٢٣، دار الفکر بیروت]

پھراس درخت کے پھل بے قیمت نہیں لے سکتے۔

ہندیہ میں ہے:

"اذا غرس شجرا فی المسجد فالشجر للمسجد"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوی الهندیة، ج۲، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر، ص٤١٨، دار الفکربیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲ر رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف (یوپی)

مسئلہ-۷۳۵

مسجد کی رقم اردو پرائمری اسکول میں لگانا درست نہیں!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں دریں مسئلہ کہ:

مسجد کی رقم اردو پرائمری اسکول کے استعمال میں لائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا بالتفصیل وتوجروا باجرالجزیل۔ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: صدر انجمن نورالاسلام

انوری مسجد، لنک روڈ، مولوی وسیم بمبئی-۸۴

الجواب

نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۲ رشوال المکرم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷۳۶

غیر مسلم یا بد مذہبوں کی رقم مسجد میں صرف کرسکتے ہیں یا نہیں؟

شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے اس بارے میں کہ:

کیا مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم یا بد مذہب یعنی وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی اور دیگر فرقہائے باطلہ وغیرہم کی رقم صرف کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کی جاسکتی ہے تو کن صورتوں میں؟

الجواب

نہیں۔ حدیث میں ہے: ''نهينا عن زبد المشركين''۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[مسند البزار البحر الذخار ـ باب ماروى بن حماد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، مؤسسة علوم القرآن بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۳۷

چرم قربانی کی رقم مسجد میں لگا سکتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مندرجہ ذیل مسئلوں میں کہ:

قربانی کی کھالوں کا پیسہ مسجد کے کسی کام میں لاسکتے ہیں یا نہیں؟ مثلاً ہینڈ پمپ وغیرہ میں، جبکہ مسجد کمیٹی کے پاس آمدنی کے ذرائع موجود ہیں۔

الجواب

چرم قربانی کی رقم مسجد میں لگا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۳۸

مسجد کا دروازہ اپنے مکان میں لگانے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ:

(۱) مولانا عبدالستار نے مسجد کے دروازہ کو اپنے مکان میں لگالیا ہے، لگانا کیسا ہے؟

الجواب

اگر وہ دروازہ ایسا ہوگیا تھا کہ مسجد کو اس کی ضرورت نہ اب تھی نہ آئندہ، ایسی صورت میں مولانا نے دروازہ مذکورہ کی قیمت واجبی مسجد کو دے دی ہو اور دروازہ لگالیا ہو تو اُن پر الزام نہیں ورنہ وہ ضرور ملزم وگنہگار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ: ۷۳۹

مسجد دھونا غیر مقلدوں سے نفرت و بے زاری کے اظہار کے لئے ہے!

اس میں علمائے کرام اہلسنت والجماعت کیا فرماتے ہیں کہ:

اگر غیر مقلد کا کوئی فرد اہل سنت و جماعت کی مسجد میں آجائے تو اس مسجد کو بغیر دھوئے اہل سنت جماعت کی نماز اس مسجد میں ہوگی یا نہیں؟ اور اگر اہل سنت و جماعت اس ڈر سے کہ غیر مقلد کے عوام ہم سے لڑیں گے اور ہمارے ساتھ برائی سے پیش آویں گے تو اس صورت میں اہل سنت و جماعت غیر مقلد سے پرہیز کریں یا نہیں احادیث صحیحہ سے مطلع فرمائیں۔

المستفتی: قاضی مولانا شیخ محمد انیس صدیقی رضوی اجمیری

پیش امام خطیب جامع مسجد تیلی پورہ مقام و پوسٹ گلاب پورہ پھلواڑہ راجستھان

الجواب

مسجد دھونا غیر مقلدوں سے نفرت و بے زاری کے اظہار کیلئے ہے اس پر نماز کی صحت موقوف نہیں اور غیر مقلدوں سے پرہیز بہر حال ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۹/ صفر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ: ۷۴۰

مسجد کی معرفت جائداد کی آمدنی شب قدر کو سحری کے لئے خرچ کرنا جائز نہیں!

از جلیسہ

جلیسہ بستی کے مسلمان بھائیوں کی طرف سے گزارش یہ ہے کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے متعلق جو زیر طبع ہے۔ اس کا بحوالہ قرآن شریف واحادیث صحیحہ فیصلہ فرمادیں۔

(۱) مسجد کی معرفت جو جائداد ہے اس کی تین طرح کی آمدنی سے مسجد قائم ہے۔

۱- زمین کی اجرت سے آمدنی ۲- گھر کے کرایہ سے آمدنی ۳- تالاب کی مچھلی کے ذریعہ آمدنی وغیرہ۔

اس بستی کے لوگ رمضان شریف کی ۲۷ر تاریخ شب قدر کی رات کو سحری اسی مسجد کی آمدنی سے کھلانا چاہتے ہیں آیا یہ جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ قرآن وحدیث جواب دیں۔

(۲) پرانی مسجد کی پرانی لکڑی جو کہ اس وقت کسی کام کے لائق نہیں ہے۔ وہ لکڑی جلائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اس لکڑی کو کوئی بھی دوسرا آدمی خرید کر جلاسکتا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب عطا فرمائیں

المستفتی مسلمانان کٹک اڑیسہ

الجواب

(۱) اس رقم کو مسجد کی تعمیر وضروریات مسجد پر صرف کرنا لازم ہے اور شب قدر کو سحری کیلئے خرچ کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) فی الواقع اگر وہ ایسی بیکار ہے کہ آئندہ بھی اس کی ضرورت نہیں تو اسے واجبی قیمت پر بیچنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۰ر ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ: ٤٤١

رافضی بے دین سے چندہ لینا اور ان سے میل جول حرام ہے!

مسلمانان اہل سنت کے رہبر اعلیحضرت کے جانشین ہم سنیوں کے پیشوا و رہنما مفتی اعظم (فاضل بریلوی)! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیگر ہم سنی مسلمانوں کی آپ سے گذارش ہے ہمیں کچھ فتووں کی ضرورت ہے برائے مہربانی ہمیں فتویٰ بھیجنے کی تکلیف گوارہ کریں آپ سے گذارش یہ ہے کہ بمبئی کے علاقے میں دوسئی نالوقہ کے ماتحت ایک قصبہ ہے جس کا نام آگاشی ہے یہاں شریعت کے خلاف کچھ لوگ شر پھیلا رہے ہیں جس کی تحریر ہم نیچے پیش کر رہے ہیں اس کا جواب برائے مہربانی جلد از جلد دینے کی تکلیف گوارہ کریں یہ آپ سے ہم سنیوں کی التجا ہے اس قصبہ میں ۴۵ سے ۵۰ گھر کے مسلمانوں کی آبادی ہے یہاں ایک مسجد ہے جس میں پانچوں وقت نماز بہ اذان ہوتی ہے اس وجہ سے اس مسجد میں ایک پیش امام (جو سنی حنفی ہے) اور ایک موذن رکھا گیا ہے نماز میں پنج وقتہ ۸-۱۰ ر نمازی ہوتے ہیں اور جمعہ کے روز ۵۰-۷۵ نمازی ہو جاتے ہیں مگر اس میں کچھ شریعت کے خلاف اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اسلئے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں نیچے کی تحریر کے مطابق کچھ فتویٰ بھیجنے کی زحمت گوارہ کریں یہی ہم غریب سنیوں کی آپ سے التجا ہے۔

سوال نمبر (۱) ہماری مسجد کے پڑوسی کچھ غیر مقلد لوگوں سے چندہ وصول کر کے مسجد کے کام میں لیتے ہیں غیر مقلد کا مطلب اس قصبہ میں کچھ کھوجہ لوگ جو شاہ ایران اور آغا خان کو مانتے ہیں، ہیں جن کی زبانوں پر اللہ اور رسول کے نام کے بجائے ان کے مولا رام اور بھگوان کا نام لیتے ہیں کیا ان لوگوں کا پیسہ ہماری مسجد میں کام آسکتا ہے کیا ٹرسٹی لوگ اس پیسہ سے مسجد میں کچھ کام کرا سکتے ہیں یا نہیں ہمارے علمائے دین کا کیا فیصلہ ہے؟

سوال نمبر (۲) ہم سنی مسلمانوں کے لیے یہ جائز ہے کہ ہم ان کھوجوں کے وہاں آ جا سکتے ہیں اور ان کے گھروں میں ان کے ہاتھوں سے پکایا ہوا کھا پی سکتے ہیں یا نہیں؟ اسکے لئے شریعت کا کیا فیصلہ ہے

برائے مہربانی ان دونوں سوالوں کا جلد از جلد جواب دینے کی تکلیف گوارہ کریں یہی آپ سے التجا ہے۔

المستفتی

ایم۔ایس۔سید ٹیلر ماسٹر پولس اسٹینڈ کے پاس

موضع و پوسٹ آگاشی 401301، مہاراشٹر

الجواب

(۱،۲) وہ لوگ رافضی بے دین ہیں ان سے چندہ لینا اور ان سے میل جول حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

شب ۲۶؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ:۷۴۲

فاسق کی تولیت صحیح نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

مسجد کے مکان میں جو کرایہ دار ہیں ان پر مسجد کمیٹی نے مقدمہ دائر کیا ہے حالانکہ تمام کرایہ دار آپس میں سمجھوتہ کرنے پر رضامند ہیں بلکہ مقدمہ دائر کرنے سے پہلے متولی نے وعدہ کیا کہ آپ لوگ ہماری نوٹس کا کوئی جواب نہ دو۔ ہم آپس ہی میں طے کرلیں گے لہٰذا دریافت کرنا ہے کہ وعدہ خلافی کرنے والا جھوٹ بولنے والا مقدمہ میں جھوٹے گواہ بنانے والا۔ مسجد کا متولی یا مسجد کمیٹی کا سکریٹری ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور مسلمانوں کو اسے رکھنا یا نکالدینا چاہیئے؟

الجواب

فی الواقع اگر وہ شخص بدعہد ہے اور جھوٹے مقدمہ چلاتا ہے اور جھوٹی گواہی دلواتا ہے تو وہ فاسق ہے جبکہ یہ امور شرعاً ثابت ہوں اور فاسق کی تولیت صحیح نہیں معزول کیا جائے گا۔ ایسے کو سکریٹری بھی نہ بنانا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ:۷۴۳

مسجد کی چٹائی پر مسجد میں تعلیم جائز ہے مسجد سے باہر نہ پہنچائیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جوشخص بچوں کو تعلیم دیتا ہو۔ اور مسجد کی چٹائی پر تعلیم دیتا ہو یا ان بچوں کو صحیح یاد نہ کرائے تو اس کا تعلیم دینا درست ہے یا نہیں؟

افتخار حسین رضوی موضع تخت پور
پوسٹ ڈینگر پور ضلع مرادآباد

الجواب

مسجد کی چٹائی پر مسجد میں تعلیم جائز ہے مسجد سے باہر نہ پہنچائیں جو شخص صحیح یاد نہ کرائے اس کی تعلیم درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۱۰؍شوال ۹۵ھ

مسئلہ-۷۴۴

قریب کی مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے! بلا وجہ شرعی نئی مسجد بنا کر اس میں جمعہ قائم کرنا درست نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ایک گاؤں میں تین مسجدیں ہیں، ان تینوں میں سے ایک مسجد پرانی ہے اور دو مسجدیں نئی تعمیر ہوئی ہیں۔ ان دونوں مسجدوں کی نئی تعمیر کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے اندر آپس میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ جس بنا پر ان لوگوں نے دو نئی مسجدیں تعمیر کی ہیں اور تینوں مسجدوں میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ پرانی مسجد پہلے سے وقف کی ہوئی نہیں تھی، اب ان دونوں مسجدوں کے ہونے کے بعد پرانی مسجد کو وقف کر دیا۔ اب کس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے؟ نئی مسجد ایک ایسی جگہ تعمیر ہوئی ہے کہ جہاں نہر پڑتی ہے اور لوگ وہاں نماز پڑھنے کو جاتے ہیں۔ اب ان دونوں مسجدوں میں جمعہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی: عبدالخالق بھوانی پور گلشن مالدہ بنگال

الجواب

جو مسجد جن لوگوں کے قریب میں ہے، ان کے لئے اسی مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ پرانی مسجد کو آباد رکھنا وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہے۔ اگر وہاں جمعہ جائز تھا اور پرانی مسجد میں جمعہ ہوتا تھا تو بلا وجہ شرعی نئی مسجد بنا کر اس میں جمعہ قائم کرنا درست نہیں جبکہ امام ماذون بہ اقامت جمعہ نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
بہاء المصطفیٰ قادری، بریلی شریف

الجواب صحیح۔
تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۷۴۵

مسجد کے بورڈ پر دینی مضامین کی تحریر کا حق متولیان کو ہے یا امام کو؟ متولیان میں سے کسی کو بے وجہ شرعی کم کرنا کسی کو اختیار نہیں! درس حدیث صحن مسجد میں دینا درست ہے جبکہ درس دینے والا سنی صحیح العقیدہ ہو۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج ذیل مسائل میں؟ شرعی جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مسجد کے بورڈ پر دینی مضامین کی تحریر کا حق متولیان (ٹرسٹیان) کو ہے یا امام کو؟ واضح ہو کہ متولیان دینی باتوں کا علم رکھتے ہیں۔

(۲) ایک فرد نے مسجد کی تعمیر کی اور تقریباً ایک سال قبل تحریری طور پر مسجد کے پنچوں (ٹرسٹیوں) کے حوالہ کر دی۔ اب کسی کو یہ اختیار ہے کیا کہ ان میں سے کچھ متولیان (ٹرسٹیان) کو کم کر دیا جائے جبکہ متولیان صوم وصلوٰۃ کے پابند اور غیر اخلاقی فعل سے دور ہیں۔

(۳) بعد نماز مسجد سے صحن میں درس حدیث اجتماعی طور پر دینا درست ہے یا نہیں؟ فقط۔ والسلام۔

المستفتی: محمد عمر حاجی، ۱۳۲۲/۱ اسلام پورہ، مالیگاؤں، ضلع ناسک

الجواب

(۱) اس جگہ کا عرف یہی ہے کہ متولی مسجد میں بورڈ پر دینی باتیں لکھتے ہیں اور وہ حق تو انہیں کا ہے

لأن المعروف کالمشروط، کذا فی الدر المختار۔ دوسرے کو ان کی بغیر اجازت اس میں سبقت خلاف اولیٰ ہے مگر یہ امر دریافت طلب ہے کہ متولیان امام کے اس امر میں مزاحم کیوں ہیں؟ اگر اس کا سبب اختلاف عقیدہ ہے تو تفصیل لکھ کر معلوم کریں۔

(۲) بے وجہ شرعی کم کرنے کا اختیار نہیں۔ جو لوگ کم کرنا چاہتے ہیں وہ وجہ شرعی بیان کریں جس کی بنا پر وہ کمی چاہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) درست جبکہ سنی صحیح العقیدہ صحیح طور پر تعلیم دیں۔ تبلیغی جماعت کی نام نہاد تعلیم جس کا مقصد اضلال مسلمین اور نئی قوم پیدا کرنا ہے جیسا کہ الیاس بانی تبلیغی جماعت کے ملفوظات میں ہے اور دینی دعوت سے ظاہر ہے، حدیث کی تعلیم نہیں، اس سے احتراز لازم بلکہ انہیں اپنی مسجد سے دور رکھنا فرض۔ درمختار میں ہے:

"ویمنع منه و کذا کل موذ ولو بلسانه" واللہ تعالیٰ اعلم

[در مختار، ج۲، ص ۴۳۵، ۴۳۶، باب ما یفسد الصلوة، دار الکتب العلمیه، بیروت]

یہی حکم مودودی جماعت اور غیر مقلدین اور دیوبندیوں اور جملہ بدمذہبوں کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ رجمادی الاخریٰ ۱۴۰۴ھ

الاجوبة کلها صحیحة۔ معزول کرنے کے اسباب تحریر کر کے معلوم کریں بورڈ پر بعض جگہ نصیحت آمیز باتیں لکھتا ہے وہاں امام ہی کو حق ہوگا وجہ نزاع بتا کر معلوم کریں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ: ۷۴۶

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

جمعہ مسجد میں کسی طرح کا اعلان کرنا یا دنیاوی تقریر کرنا یہ کیسا ہے؟ جیسا کہ زید جمعہ مسجد بعد جمعہ کے اعلان کرتا ہے کہ میں ایک ٹیچر ہوں آپ لوگ اسکول میں لڑکے بھیجئے اسکول ٹوٹ رہا ہے ہاں اسکول

میں بیٹھنے وغیرہ کا انتظام نہیں ہے۔

المستفتی: عبدالمصطفی محمد اکرم الحق ضلع کٹیہار بہار

الجواب

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا منع ہے حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو کھا جاتا ہے جیسا کہ آگ لکڑی کو کھا جاتا ہے یہ کلام جائز ومباح کا حکم ہے اور ناجائز کلام کرنا مسجد میں اور زیادہ وبال کا کام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

مسئلہ-۷۴۷

مسجد کی صف جس پر کسی نے پیشاب کر دیا اس کو دھو کر نماز پڑھ سکتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید کے یہاں شادی تھی، زید نے اپنے لڑکے کو مسجد میں کھانا کھانے کی صفیں لینے بھیجا، لہٰذا وہ لڑکا دھوکے میں ایک صف نماز پڑھنے کی لے گیا اور اس پر بھی کھانا کھایا گیا، ایک محفل نے کھایا اور دو چار نے اس کے بعد اور کھایا اب اس کو اچھی طرح دھو لینے کے بعد اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) مسجد کے اندر بجلی فٹ ہے لہٰذا ایک جوان لڑکا مسجد کے اندرونی حصے میں بلب فٹ کر رہا تھا، بجلی نے ایسا کرنٹ مارا کہ بیہوش ہو کر صف پر گرا اور صف پر پیشاب کر دیا اور فرش بھی نیچے تر ہو گیا۔ یہ صف دھو لینے کے بعد نماز کے قابل ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱،۲) پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۷۴۸

مسلمانوں کی آراضی میں زبردستی بنا اذن بنائی گئی مسجد میں نماز پڑھنا ممنوع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۲) زید نے مسجد مسلمانوں کی آراضی میں زبردستی بنا اجازت بنالی ہے، اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

المستفتی: مولانا ضمیر احمد

رلجہ کا سہس پور، بلاری، مراد آباد

الجواب

(۲) وہاں نماز پڑھنا ممنوع ہے کہ ظلم وغضب اور برائی اور اس سے راضی رہنا ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ ؍ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ: ۷۴۹

انجمن کے کسی عہدیدار کی رائے کے بغیر مسجد کو قرض دار بنانا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

مسجد کی تعمیر وتوسیع کے نام پر انجمن کے کسی عہدیدار کی بغیر رائے کے لکڑی کی دکان سے قرض کے طور پر لکڑی وغیرہ حاصل کر کے مسجد کو قرض دار بنانا اس مسئلہ میں علمائے دین کا کیا فتویٰ ہے؟ مطلع فرمایا جائے۔

المستفتی: لیاقت خاں، روم نمبر B-218-1/5 دھراوی کراس روڈ، دارواڑ، ممبئی-۱۷

الجواب

(۴) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷ ؍شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

مسئلہ: ۷۵۰

مسجد کا پیسہ طہارت خانہ میں لگا سکتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

مسجد کا پیسہ طہارت خانہ میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟
المستفتی: عبدالجلیل، مسجد شطرنجی پورہ، ناگپور

الجواب

لگا سکتے ہیں۔ درمختار میں ہے: ''ویبدأ من غلته بعمارته''۔ وھو تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۶، کتاب الوقف، ص۵۵۹، دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ر شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۵۱

غیر مسلم کی چیز مسجد کے لئے لینا جائز نہیں جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ وہ احسان جتائے گا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ایک غیر مسلم نے مسجد میں جانماز دی، یا خوشبو کے لئے اگربتی دی، مثلاً مسجد میں استعمال ہونے والی کوئی بھی چیز ہو، انہوں نے اپنے دھرم کمانے کے لئے مفت میں مسجد میں بھیج دیا، ان سب چیزوں کو مسجد میں استعمال کرنا کیسا ہے؟ فقط۔

حافظ محمد شرف الدین، حافظ بک ڈپو، سپرا مپور، دھنباد

الجواب

ناجائز ہے جب یہ اندیشہ ہو کہ وہ منت رکھے گا یعنی احسان جتائے گا یا اپنے کفری رسوم کے لئے مسلم سے بدلہ طلب کرے گا تو اور زیادہ ناجائز و گناہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

یکم رشعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۵۲

ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں عند الضرورت لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں ضرورت کے تحت لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

آپ کا خادم: جناب تاج محمد صاحب
موضع پرنسا مرتضیٰ ضلع بستی (اتر پردیش)

الجواب

دوسری مسجد کا سامان اس مسجد میں لگانا جائز نہیں جبکہ اس مسجد کو ضرورت ہو اور اس کی ضرورت سے فاضل ہو تو بطور قرض دے، مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۵۳

مسجد میں سونا معتکف کو حلال ہے اور غیر معتکف کو حرام!
مسجد میں کھانا معتکف کو حلال ہے!

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں:

(۱) خارج مسجد میں نمازی، بے نمازی کا سونا کیسا ہے؟

(۲) اگر کوئی نمازی مسجد کی حد میں لیٹ جائے اور سوئے نہ اور نہ سونے کی غرض سے لیٹے تو زید کا کہنا ہے، یہ بھی منع ہے۔

(۳) ایک مولوی صاحب باعمل اور پرہیزگار اور بہت بڑے متقی ہیں، یہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں روزانہ داخل ہوتے ہیں اور تلاوت قرآن شریف میں مصروف رہتے ہیں اور اوراد و وظائف میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں اور روزہ میں بھی مسجد میں افطار تے ہیں تو

کوئی مضائقہ تو نہیں؟ جبکہ نیت اعتکاف کی کیے ہوتے ہیں۔

المستفتی: رحمت اللہ، پیلی بھیت

الجواب

(۱) مسجد میں سونا معتکف کو حلال ہے اور غیر معتکف کو حرام اور خارج مسجد میں سونا سب کو جائز ہے۔ تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ شریف دیکھئے۔

(۲) ہاں! جب کہ معتکف نہ ہو اور خارج مسجد میں جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کوئی مضائقہ نہیں جبکہ مسجد کی آلودگی کا اندیشہ نہ ہو نہ جماعت کی جگہ میں تنگی ہو۔ معتکف کو کھانا مسجد میں حلال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

لقد اصاب من اجاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۷۵۴

مسجد کے اندر قبر ہو تو اس جگہ نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی؟

محترمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ:

میرے یہاں مسجد میں ایک بہت پرانی قبر فرش میں آ رہی ہے اور وہ قبر پختہ بنی ہوئی ہے تو کیا کوئی صورت ایسی ہے کہ فرش مکمل بن سکے؟ رہا جو بھی اس بارے میں مسئلہ ہو، تشریح کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: نبی شیر

موضع رہولہ، ڈاکخانہ بلگرام، ضلع ہردوئی

الجواب

قبر کو ڈاٹ لگا کر بند کردیں کہ مکان کی طرح ہو جائے اور اس کے اوپر فرش ڈال دیں اور فرش اور اس بند قبر کے درمیان کچھ فاصلہ رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۱ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

باب صلوٰۃ الجنائز

مسئلہ-۷۵۵

قبرستان میں کھیل کود کروانا دونوں حرام! قبرستان کی زمین کو کرایہ پر دینا ناجائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے ملت اسلامیہ ان مسائل میں کہ:

(۱) زید قبرستان کے اندر پالا کھلواتا ہے اور لوگ کثرت سے کھیل دیکھنے کے لئے قبرستان کے اندر گراؤنڈ میں پہونچتے ہیں جوتا وغیرہ بھی پیروں میں لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔لہٰذا ایسی صورت میں پالا کھلوانے والے اور کھیلنے والوں اور دیکھنے والوں پر شرع شریف کا کیا حکم ہوگا؟

(۲) قبرستان کے کسی ایک حصہ کو پتنگ کے دھاگہ رنگنے والوں کو کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ مدلل جواب عنایت فرمائیں تو عین کرم ہوگا۔

المستفتی: اہل بہاری پور معماران، بریلی شریف
یکم اکتوبر ۱۹۷۵ء

الجواب

(۱) دونوں گناہ گار مستوجب نار حق اللہ وحق مردگان میں گرفتار ہیں۔حدیث شریف میں ہے مردہ آدمی کو ایذا دینا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کو ایذا پہنچانا۔

[مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح،ج ٤، کتاب الجنائز،باب دفن المیت،الفصل الثانی،حدیث-۱۷۱٤،ص ۱۷۰،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

توبہ لازم اور اس فعل بد کو چھوڑنا ضروری ہے،قبرستان میں مطلقاً منع اور بیرون قبرستان بھی اس فعل کی اجازت نہیں ہو سکتی ہے،جب کہ بہ نیت لہو ہو اور کشف عورت کے ساتھ ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۶ر شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

صح الجواب۔ اور یہ حکم اسی صورت میں ہے کہ قبروں پر پالا کھیلنے یا دیکھنے والے قبروں کی بے حرمتی کریں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷۵۶

متعدد قبرستان کی رقم کو مخلوط کرنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

نجیب آباد میں ایک قبرستان نقشہ خسرہ نمبر 163 وقف ہے اور دوسرا قبرستان نقشہ خسرہ نمبر 168 وقف ہے۔ اور ملحق زمین دونوں کی ملی ہوئی ہے، مہتمم علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں، ایک دوسرے کی آمدنی علیٰحدہ علیٰحدہ لگ سکتی ہے، یا دونوں کی شرکت میں لگ سکتی ہے؟ بروئے شرع جواب مرحمت فرمایا جاوے۔

المستفتی: الٰہی بخش/معرفت بشیر احمد، الفت صابری
ساکنان محلہ گران، نجیب آباد (یوپی) ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۸ء

الجواب

دونوں قبرستانوں کی رقم مخلوط کرنا جائز نہیں، ہر ایک کی رقم اسی پر خرچ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ر محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ-۷۵۷

مصنوعی کربلا میں تصرف باذن مالک ارض جائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

مصنوعی کربلا میں ایک حجرہ بنوانا چاہتی ہوں تاکہ اس میں درود و فاتحہ بھی ہوتی رہے اور میں اس کی گدی نشین رہوں، شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ نیز مجھے بشارت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دی ہے، اسی وجہ سے حجرہ بنوانا چاہتی ہوں اور میں حضور مفتی اعظم ہند کی مریدہ بھی ہوں۔

المستفتیہ: سلیمن بیگم/معرفت احسان علی

مقام کلی نگر، ضلع پیلی بھیت شریف (اتر پردیش)

الجواب

وہ مصنوعی کربلا جس نے بنوائی اس کی ملک پر باقی ہے، اس کی یا اس کے ورثہ کی اجازت سے اس جگہ حجرہ بنوانا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۷۵۸

آراضی قبرستان کو کھانے پکانے کے لئے استعمال کرنا ناجائز! اس میں قضائے حاجت، حرام شدید، تفریق جماعت کر کے وہاں جمعہ قائم کرنا سخت مذموم ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

قبرستان کے اندر کھانا پکانے اور کھانے کے علاوہ دوسری ضروریات اصلیہ پورا کرنا کیسا ہے؟ جبکہ قبرستان کے اندرونی حصہ میں ایک واقع مسجد بھی شامل ہے، جبکہ پانچوں وقت کی فرض نماز کی اذان نہیں پکاری جاتی ہے نہ ہی فرض نماز کی جماعت ہوتی ہے صرف لوگ جمعہ کے روز جمعہ کی نماز جماعت اور عیدین کی نماز ادا کرتے ہیں، صرف محلہ کے اور مسجدوں کو غیر آباد کر کے لوگ قبرستان میں جمعہ ادا کرنے کے لئے جاتے ہیں، ان دونوں بیان کو از روئے شرع جواب سے نوازیں۔ فقط۔ والسلام۔

بارک پور، مصلیان مسجد قبرستان کمیٹی

الجواب

قبرستان کی آراضی کو کھانا پکانے کے لئے استعمال کرنا ناجائز اور وہاں قضائے حاجت حرام شدید اور بے ضرورت وہاں جمعہ قائم کر کے تفریق جماعت کرنا سخت مذموم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹ر محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

الجواب صحیح

بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۷۵۹

قبرستان میں کھیتی باڑی کرنا، قبروں کو مسمار کرنا، اس میں جانور چرانا، دیگر افعال غیر شرعیہ کو انجام دینا ناجائز و حرام بدکام بدانجام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مسئلہ ذیل میں کہ:

ہمارے موضع میں ایک قبرستان مدت دراز سے چلا آرہا ہے جس میں کچھ پکی قبریں بھی بنی ہوئی ہیں، ہمارے موضع کے تکیہ دار یعنی زید نے قبریں مسمار کردی ہیں اور قبرستان کی آدھی آراضی کاشت کے کام میں لینا شروع کردی ہے جب موضع کے مسلمانوں نے موصوف سے کہا کہ تم نے قبریں کیوں جوت ڈالیں؟ تو تکیہ دار زید نے کہا کہ یہ میری میراث ہے، میں جو چاہوں گا، کروں گا، مجھ کو کوئی نہیں روک سکتا، مسلمانان دھیہ کو بُرا بھلا بھی کہا اور اس نے دھمکی دی کہ اگر کوئی آدمی قبرستان میں مردہ لے کر آیا تو میں اس کو بھی مردہ کے ساتھ گاڑ دوں گا اور زید نے کہا کہ کوئی بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، مسلمانوں نے جھگڑے کو کم کرتے ہوئے یہ بات عدالت تک پہونچادی اور قانونی کارروائی کردی گئی، قانون مسلمانان دھیہ کے ساتھ ہے، امید ہے کہ قانون و عدالت مسلمانوں کو اُن کے آباؤ اجداد کی جائے تدفین دلا دے گا، تحریر ضروری یہ ہے کہ تکیہ دار کو باعتبار شرع کیا سزا ملنا چاہئے؟ کیونکہ تکیہ دار نے نظام مصطفیٰ کو ٹھکرایا ہے اور مذہبی جذبات کو مجروح کر ڈالا ہے، خطرہ لاحق ہے کہ مسلمانان موضع جان دیدیں یا لے لیں، جواب تحریر فرمائیں۔ مہربانی ہوگی۔

(۱) قبرستان کو جوتنا کیسا؟
(۲) قبرستان میں کھیتی کرنا کیسا؟
(۳) قبریں مسمار کرنا کیسا؟
(۴) قبرستان میں جانور چرانا کیسا ہے؟
(۵) قبرستان میں پتنگ کا دھاگہ بنانا کیسا؟

المستفتی: مولانا محمد ایوب خاں رضوی
موضع شکرس، تحصیل بہیڑی، ضلع بریلی شریف
یکم فروری ۱۹۸۱ء بروز اتوار

الجواب

یہ تمام امور مندرجہ سوال حرام بدکام بدانجام ہیں، ردالمحتار میں ہے:
"لانهم نصوا على ان المرور في سكة حادثة فيها حرام، فهذا أولى"
[ردالمحتار، ج۱، ص۵۵٦، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل الاستنجاء، دار الكتب العلمية، بيروت]
اوران کا مرتکب سخت گناہ گار، مستوجب نار ہے، اس پر توبہ لازم ہے کہ اپنے افعال قبیحہ سے باز آئے اور توبہ صحیحہ شرعیہ کرے، وہ خود باز نہ آئے تو حسب الاستطاعت دوسروں کو اسے باز رکھنا ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۵ ربیع الآخر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۷٦۰

اپنی ملک یا وقفی قبرستان میں فرضی کربلا بنا، مروجہ تعزیہ کی مٹی، پھول وقفی کربلا میں دفن کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں قبرستان کی ایسی زمین پر جہاں قبر

ہونے کا احتمال ہے، کربلا بنوانا جس میں تعزیہ مروجہ کی مٹی اور پھول دفن کئے جائیں، جائز ہے یا نہیں؟ گزشتہ سال تک پھول و مٹی دریا میں ڈال دیا جاتا تھا، جسے ہندوؤں سے مشابہت تعبیر کر کے ترک کر دیا گیا۔ جلد از جلد جواب مرحمت فرما کر نفاق بین المسلمین کو دور فرمائیں۔ ممنون و مشکور فرمائیں۔ فقط۔ والسلام

سائل: محمد خدابخش رحمانی قادری
بقلم محمد نعمت حسین حبیبی قادری
صدر المدرسین مدرسہ عربیہ غوث اعظم، کلکتہ-۱۸

الجواب

فرضی کربلا جو آج کل محرمات و خرافات کی آماجگاہ ہے، کسی کو خود اپنی ملک میں بنانا بھی جائز نہیں، چہ جائے کہ وقفی قبرستان میں بنائے، یہ حرام در حرام، بدکام بدانجام ہے۔ پھر جبکہ وہاں قبر ہونے کا گمان غالب ہو تو اور زیادہ عذاب و نکال و وبال شدید کا موجب ہے کہ ایذائے میت ہے جو اشد حرام ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو قبر پر بیٹھتے دیکھا تو فرمایا اے شخص قبر سے اتر، صاحب قبر کو ایذا نہ دے، نہ وہ تجھے ایذا دے۔ اور حدیث میں ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انگاروں پر چلوں یہ مجھے قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا جائے اس میں گزرنا حرام ہے کہ قبروں پر سے گزر کا احتمال ہے تو اس صورت خاصہ میں وہاں کچھ بنانا اشد حرام ورنہ قبرستان ہونا ہی کسی تصرف اجنبی سے ممانعت کافی۔ ردالمحتار میں ہے:

"لانهم نصوا على ان المرور فى سكة حادثة فيها حرام، فهٰذا أولى"

[ردالمحتار، ج۱، ص۵۵۶، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل الاستنجاء، دار الكتب العلمية، بيروت]

عالمگیری میں ہے: "لا يجوز تغيير الوقف عن هيئته"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[فتاوىٰ هنديه، ج۲، ص۴۲۳، الباب الرابع عشر فى المتفرقات، مطبع دار الفكر، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲ر صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۷۶۱

قبروں کو مسمار کرنا، ان پر چلنا، بیٹھنا، سونا، قضائے حاجت کرنا حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کہتا ہے کہ قبر کو ہر پانچ سال کے بعد مسمار کر دے اور اس پر ہل چلا کر سبزی اگائے یا گھر بنا کر سکونت اختیار کرے تو یہ سب کرنا مسنون ہے، وہ کہتا ہے کہ جنت البقیع جو کہ مدینہ منورہ میں قبرستان ہے اس میں ہر پانچ سال کے بعد ہل چلا دیا جاتا ہے۔ کیا زید کا کہنا صحیح و درست ہے؟

المستفتی: عبدالمالک قادری

ساکن ضلع دربھنگہ، بہار (انڈیا)

الجواب

زید بے قول کا قول باطل ہے، وہ شریعت مطہرہ پر نہایت جری و بے باک ہے اور بقول حدیث شریف:

"اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار"

[فیض القدیر مع شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، ج۱، حدیث نمبر-۱۸۳، ص۲۰۵، باب حرف الھمزۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

تم میں فتویٰ پر سب سے زیادہ جری وہ جری دوزخ کے آگ پر سب سے زیادہ جری ہے۔ قبروں کو مسمار کرنا تو سخت ہولناک حرام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو مسلمانان کی قبروں پر چلنا حرام فرمائیں، حدیث شریف میں ہے:

"لان امشی علی جمرۃ اوسیف او اخصف نعلی برجلی احب الیّ من ان امشی علی قبر مسلم"

[سنن ابن ماجہ، باب ما جاء فی النھی عن المشی علی القبور والجلوس علیھا، ص۱۱۲، مکتبہ تھانوی]

مجھے آگ یا تلوار پر چلنا قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے رواہ ابن ماجہ عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بسند جید۔ نیز فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:

"کسر عظم المیت ککسرہ حیا"

[فیض القدیر، ج٤، حرف الکاف، حدیث ٦٢٣١، ص٧٢٠، دار الکتب العلمیة، بیروت]

یعنی مردے کی ہڈی توڑنا اور اسے ستانا ایسا ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا اور ستانا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ:

"ان المیت یوذیہ فی قبرہ ماکان یوذیہ فی بیتہ"

[المقاصد الحسنہ للسخاوی، باب حرف الھمزة، ص١٥٥، مرکز اہل سنت برکات رضا]

وہ میت کو بھی قبر میں ایذا دیتی ہے وہ چیز جو اس کے گھر میں ایذا دیتی ہے۔ اسی لئے علمائے کرام نے اس راستے میں چلنے سے منع فرمایا جو قبرستان میں نیا نکالا گیا ہو۔ ردالمحتار میں ہے:

"لأنھم نصوا علی أن المرور فی سکة حادثة فیھا حرام، فھٰذا أولی"

[ردالمحتار، ج١، ص٥٥٦، کتاب الطھارة، باب الانجاس، فصل الاستنجاء، دارالکتب العلمیة، بیروت]

امام اعظم ہمام اقدم ابوحنیفہ النعمان بن ثابت الکرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ردالمحتار میں نوادر و تحفۃ الفقہا و بدائع و محیط وغیرہ سے ہے:

"من أن أبا حنیفة کرہ وطء القبر والقعود أو النوم أو قضاء الحاجة علیہ"

[رد المحتار، ج٣، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ص١٥٤، دارالکتب العلمیة، بیروت]

یعنی ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبروں پر چلنا، بیٹھنا، سونا، قضائے حاجت کرنا منع فرمایا۔

حدیقہ ندیہ میں جامع الفتاویٰ سے ہے:

"انہ والتراب الذی علیہ حق المیت فلا یجوز ان یوطأ"

[الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة، الصنف الثامن، ج٢، ص٤٠٥ سطبع نوریہ رضویہ فیصل آباد]

عالمگیری میں امام علمائے ترجمان سے ہے:

"یاثم بوطأ القبور لان سقف القبر حق المیت"

[الفتاوی الھندیہ، ج٥، ص٤٠٥، باب فی زیارة القبور وقرأة القرآن فی المقابر، دارالفکر بیروت]

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر ہر زمانے کے علمائے کرام تو قبر پر چلنا،

بیٹھنا، سونا حرام فرمارہے ہیں بلکہ مٹی پڑ جانے کے بعد اسے کھودنا حرام فرمارہے ہیں۔

درمختار میں ہے:

"ولا یخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمی، کأن تکون الأرض مغصوبة أو أخذت بشفعة ویخیر المالك بین اخراجه و مساواته بالارض"

[الدر المختار، ج۳، ص۱۴۵، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، دارالکتب العلمیة، بیروت]

علماء بلکہ خود حضور علیہ السلام تو قبر مسلم کا یہ احترام کریں اور یہ بے قید قبروں کو مسمار کرنا سنت بتائے، ہاں، سنت تو ہے مگر نہ سنت حضور علیہ السلام نہ سنت اہل اسلام بلکہ سنت وہابیہ بے دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مزید تفصیل کے لئے رسالہ "اهلاك الوهابیین علی توهین قبور المسلمین" مصنفہ حضور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدس سرہ العزیز دیکھیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۶۲

کسی بزرگ کے بارے میں یہ کہنا کہ "انہیں عذاب قبر سے محفوظ و مامون فرما" کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ہمارے یہاں جامع مسجد میں حضرت علامہ وجیہ الدین علیہ الرحمہ پیلی بھیتی کے انتقال پُر ملال پر فاتحہ خوانی کی گئی اور دعا میں زید نے مفتی صاحب کے لئے یہ بھی کہا کہ اے اللہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما، ان کی قبر میں رحمتوں کی بارش نازل فرما وغیرہ وغیرہ اور مزید یہ بھی کہا کہ انہیں عذاب قبر سے محفوظ و مامون فرما۔ "عذاب قبر سے محفوظ و مامون" پر بکر نے اعتراض کیا کہ ایک بزرگ کے بارے میں ایسا کہنا ان کی شایان شان نہیں۔ کیا واقعی کسی بزرگ کے لئے ایسا کہنا غیر مناسب ہے؟ جواب شرعی سے تسلی بخشیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

المستفتی: مولانا اختر حسین قادری

مدرسہ رحمانیہ، کھٹیما، نینی تال (یوپی)

الجواب

ضغطۂ قبر برحق ہے اور وہ کسی کے لئے خاص نہیں، سب کے لئے ہوتا ہے یہاں تک کہ حدیث شریف میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فرمایا:

"لقد تضايق على هذا العبد الصالح قبره"

[مشكوٰة شريف، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الثالث، ص ۲۶، مطبع مجلس بركات]

اس نیک بندے پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی پھر سرکار ابد قرار علیہ الصلاۃ والسلام کے تسبیح فرمانے کی برکت سے کشادہ ہوئی اور شک نہیں کہ یہ بھی ایک شکل تکلیف کی ہے۔ زید کی دعا اس پر محمول کی جائے تو اس میں حضرت مولانا علیہ الرحمہ کی بزرگی کے منافی کوئی بات نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸/ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۷۶۳

بارش یا دیگر وجوہات کے سبب قبریں شق ہوجائیں تو انہیں بند کرنے کا شرعی طریقہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

بکثرت بارش ہونے کی وجہ سے یا سیلاب کے سبب قبرستان میں قبروں کو نقصان پہنچے یا قبروں کے پتھر ہٹ جائیں یا قبریں شق ہو جائیں تو ان قبروں کو بالکل کھول کر درست کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ نقصان والی قبروں کی مرمت کرنے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ ہمارے یہاں عوام میں یہ بات زیادہ مشہور ہے کہ مومن کی قبر کو ہرگز نہ کھولا جائے لیکن قبر اگر ٹوٹ گئی ہو یا نقصان پہنچا ہو تو اب جواز کی صورت کیا ہوگی۔ براہ کرم مسئلہ شریعت کی روشنی میں پوری تفصیل کے ساتھ تحریر فرمایئے۔ عین نوازش ہوگی۔

الجواب

قبروں کو بالکل نہ کھولا جائے، بے ضرورت شرعیہ قبر کھولنا جائز نہیں ہے۔ قبریں کھل جائیں تو مٹی ڈال کے بند کردیں اور تختے ہٹ گئے ہوں تو انہیں برابر کریں۔ بس یہی شرعی طریقہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷٦٤

میت کے ایصال ثواب کے لئے تیار کیا گیا کھانا فقراء و اغنیاء کے حق میں کیسا؟
بزرگان دین کی نیاز کا کھانا تبرک ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ:

ضیاء الدین کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا انہوں نے ایصال ثواب کیلئے پڑھنے والوں کا بندوبست کیا، پڑھنے والوں میں کچھ غربا یتیم بھی شامل ہیں اور رشتہ دار اور گاؤں کے لوگ بھی شامل ہیں۔ضیاء الدین نے پڑھنے والوں کیلئے ناشتہ اور چائے کا بندوبست کیا بعد میں کھانے کا بھی۔عوام کو کھلانے سے پہلے کھانے کا کچھ حصہ فاتحہ کر کے فقیر و مسکین کو دیکر خود کھاتے ہیں دوسروں کو بھی کھلاتے ہیں۔اس بارے میں بہتر بات کون سی ہے؟

الجواب

میت کے ایصال ثواب کیلئے جو کھانا تیار کیا گیا ہے، غربا و مساکین کو کھلانا بہتر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔اور اگر رشتہ داروں میں نادار ہوں تو انہیں کھلانے میں دونا ثواب ہے۔اغنیاء کو نہ کھانا چاہیے۔بزرگان دین کی نیاز کھانا تبرک ہے اس کا کھانا سب کیلئے بہتر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷٦۵

بلا نیت درود پڑھنے سے نماز جنازہ میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید امام ہے اور نماز جنازہ پڑھائی اس نے جنازہ کی نیت میں درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں کہا نماز جنازہ پڑھائی ثنا کے بعد درود پڑھا نیت میں نہیں کہا بکر کہتا ہے کہ نیت کرنا فرض ہے لہٰذا نیت مکمل نہیں ہوئی اس لئے نماز جنازہ نہیں زید کہتا ہے میں نے نیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں مگر درود پڑھا نماز ہو گئی اس کا مفصل جواب عنایت فرمائیں۔والسلام۔

محمد جابر علی کھروی عرف محمد جاوید
محلہ براہم پورہ بریلی شریف (یوپی)

الجواب

نیت دل کے ارادہ کا نام ہے اس کے لئے زبان سے کہنا فرض نہیں ہاں مستحب و بہتر ہے مگر اس کے ترک سے نماز میں خلل نہ ہوا بکر نے اپنے جی سے نئی شریعت گڑھی اس پر توبہ فرض ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۹ / شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۷٦٦

بعد تدفین ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

مردہ کو قبر میں دفن کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے ایک جگہ ہم لوگوں نے ایسا کیا تو ایک دیوبندی مولوی نے کہا کہ یہ شرک ہے برائے کرم ثبوت کے ساتھ جواب دیں۔

المستفتی: سید بدر عالم

رجھتی، بوکارو، تھرمل، بہار

الجواب

جائز ہے کہ ہاتھ اٹھانا مطلق دعا کے آداب سے ہے۔ حصن حصین میں ہے:

”آداب الدعاء منها بسط اليدين“

[حصن حصین، باب آداب الدعا، ص ۱۷، مطبع افضل المطابع لکھنؤ]

یعنی حدیث صحاح ستہ کے حکم سے آداب دعا سے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا ہے اور مطلق اصول کا حکم ہر فرد میں یکساں ہوتا ہے بدلتا نہیں کہ ایک فرد کا حکم کچھ اور دوسرے کا حکم کچھ ہو، مگر یہ کہ کوئی عارض ہو تو حکم ضرور فرد سے فرد سے مختلف ہوگا۔ خود طوائف منکرین کے معلم ثانی نے مطلق کو دلیل ٹھہرایا ہے مسائل اربعین میں تعزیت میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھانے کو اسی دلیل اطلاق سے جائز بتا رہے ہیں لکھتے ہیں: ”دست برداشتن برائے دعا وقت تعزیت ظاہرا جوازست زیرا کہ حدیث شریف رفع یدین در دعا مطلقا ثابت شدہ پس دریں وقت ہم مضائقہ ندارد لیکن تخصیص آں برائے دعا وقت تعزیت ماثور نیست-الیٰ آخرہ“۔ ہر

جزئیہ مخصوصہ پر مطلق سے اندھے ہو کر دلیل طلب کرنے والے اپنے ہی پیشرو کا کلام دیکھ لیں۔ تو بدعت کے تو تراشیدہ معنی جو انہیں پیشروں سے انہوں نے سیکھے ہیں اسکی حقیقت کھل جائے۔ کہ یہ نئی تراش کی نرالی بدعت تو ایسی ہے جس کے حکم سے یہ معلمان طائفہ بھی بدعتی ٹھہرتے ہیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اب اگر اس جزئیہ مخصوصہ کو بدعت کہیں تو معلم ثانی مولوی اسحٰق دہلوی کے مذکورہ جزئیہ کو جو ابھی گزرا، بدعت کہنا ضرور کہ اس خصوص میں بھی خود بقول ان کے نص نہیں اور اگر دفن میت کے بعد ہاتھ اٹھانے کو شرک کہیں تو معلم ثانی نے جو وقت تعزیت ہاتھ اٹھانے کو جائز کہا اسے بھی شرک کہیں ورنہ ہمیں اللہ ورسول کے کلام میں دکھائیں کہ یہ تو شرک ہے اور وہ شرک نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۶۷

اجنبی لاش کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ دفنایا جائے یا جلایا جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید ایک گاؤں میں رہتا ہے رات میں جب وہ سو کر اٹھا تو اس نے اپنے دروازہ پر ایک لاش دیکھی اس کا چرچا تمام گاؤں میں ہوا ہندو مسلمان سبھی اکٹھے ہوئے تب زید نے کہا کہ اس لاش کو دفن کرنا چاہیے لیکن پتا نہیں یہ مسلمان ہے یا ہندو اب اس لاش کی پہچان کیسے ہو اور اس کو دفن کیا جائے یا جلایا جائے تحریر فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

سائل: شمشاد احمد بریلی شریف

الجواب

صورت مسئولہ میں مردے کے بدن کی علامتوں کو دیکھا جائے اگر کوئی علامت مسلمان جیسی پائیں تو مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اسے دفن کریں اور یہ اس صورت میں ہے کہ نہ کوئی رشتہ دار ملے جس سے اس کا حال معلوم ہو سکے اور اگر اس کے بدن پر کوئی علامت بالفرض نہ ہو تو غلبہ ظن پر عمل کریں جیسا

کہ شامی میں ہے:

"افاد بذکر التفصیل فی المکان بعد انتفاء العلامة أن العلامة مقدمة وعند فقدها یعتبر المکان فی الصحیح لانه یحصل به غلبة الظن کما فی النهر عند البدائع"

[رد المحتار، ج۳، ص۹۳، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، دار الکتب العلمیہ، بیروت]

اگر غلبہ ظن یہ ہے کہ مسلمان ہے تو اس کے ساتھ مسلم کا صلہ کریں ورنہ کفار کو دیدیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۷۶۸

غیر منکوحہ کو منکوحہ کی طرح رکھنے والا سخت گنہ گار، ظالم و جفا کار ہے، مگر اس کی یا اس کے برادری کے بچے کی نماز جنازہ پڑھنے، مٹی دینے میں کوئی حرج نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ایک شخص کالے خاں ولد ستاب خاں موضع پریوارکا رہنے والا ہے جو ایک عورت ساڑھے تین سال سے بلا نکاح کے اپنے گھر میں بیوی بنا کر رکھ رہا ہے اس ساڑھے تین سال کے عرصہ میں اس بلا نکاح عورت سے دو بچے ایک ساتھ ہو چکے ہیں۔ آج سے دو ہفتہ پہلے اس مسئلہ کا فتویٰ بھی آپ کے یہاں سے بستی کے دو آدمی لا چکے ہیں اس فتویٰ میں ایک عالم دین نے صاف لکھ دیا تھا جو شخص بلا نکاح عورت رکھتا ہے اس سے قطع تعلق کیا جائے تب بستی نے ایسے سبھی سے بالکل تعلق چھوڑ دیا ہے لیکن بستی کے چار چھ آدمیوں نے اس شخص سے کافی تعلق کر رکھا ہے اور اس کے گھر کھاتے پیتے ہیں۔ تب بستی نے ان چار چھ آدمیوں سے بھی تعلق چھوڑ دیا ہے۔ لیکن اس عرصہ میں ۱۵ر جون کو اس کے قریبی تعلق دار کے یہاں ایک بچے کا انتقال ہو گیا تب بچے کا وارث مسجد کے امام صاحب کے پاس گیا اور کہا آپ میت کی نماز پڑھا دیں۔ تب امام صاحب نے بستی کے چار چھ آدمیوں سے معلوم کیا بستی والوں نے کہا کہ اس مسئلے سے ہم واقف نہیں اور آپ جانیں اسی عرصے میں میت قبرستان کے قریب رکھ دی گئی پھر دوڑ کر

میت کا وارث امام صاحب کے پاس مسجد میں آیا اور کہا آپ میت کی نماز پڑھا دیں امام صاحب پہلے منع کر چکے تھے۔ دوبارہ کہنے پر میت کی نماز پڑھا دی لیکن قبر پر جا کر مٹی نہیں دی نماز پڑھا کر واپس چلے آئے۔ ایسی صورت میں امام صاحب کیلئے حکم شرع کیا ہے کہ وہ امام صاحب امامت کے قابل ہیں یا نہیں جواب مرحمت فرمائیں عین نوازش ہوگی فقط والسلام۔

الجواب

وہ شخص جو بے نکاح کے اجنبی عورت کو بیوی کی طرح رکھے ہوئے ہو وہ واقعی بڑا ظالم جفاکار مستحق عذاب نار مستوجب غضب جبار ہے مگر اسکے یا اسکے برادری کے بچے کا کیا قصور ہے؟

قال تعالیٰ:

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾

[سورۃ انعام-١٦٤]

بالفرض اگر یہی ظالم مرتا تو بھی نماز جنازہ مسلمانوں پر پڑھنا واجب تھا کہ نماز جنازہ ہر مسلمان کی اگرچہ مرتکب کبیرہ ہو مسلمانوں پر واجب کفایہ ہے حدیث میں ہے:

"الصلوٰۃ واجبۃ علیکم علی کل مسلم مات ان ھو عمل الکبائر"

[فیض القدیر، ج٣، ص ٤٨٢، حدیث-٣٦٥٣، حرف الجیم، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

لہٰذا امام پر الزام نہیں، مٹی ڈالنے میں بھی حرج نہیں تھا اس نے جو جان کر مٹی نہ ڈالی یہ بُرا کیا جس سے رجوع چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-٧٦٩

حضور تاج الشریعہ پر ایک بہتان اور اس کا ازالہ

حضور عالی مقام اختر رضا خاں صاحب دامت برکاتہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور آج کل شہر ناگپور میں ایک افواہ بڑے زور شور سے جاری ہے کہ آپ نے شہزادہ محترم خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مطہرہ پر اذان دینے سے منع فرمایا اور سوئم بھی کرنے سے روک دیا نیز یہ بھی کہ

انگوٹھوں کو چومنے سے منع فرمایا۔ خدارا صحیح جواب مرحمت فرماکر شکوک وشبہات دور فرمائیں۔
فقط۔ والسلام

المستفتی: ڈاکٹر انصاری
صدر سنت والجماعت محلہ لشکری باغ ناگپور

الجواب

میرے اوپر یہ بہتان ہے جو وہابیہ نے باندھا ہوگا۔ فقیر اذان قبر وسوئم وتقبیل ابہامین وجملہ معمولات جائزہ اہلسنت کا قائل ہے۔ والسلام

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۷۰

سوالات قبر خصائص امت محمدیہ سے ہیں، سوالات قبر منکر نکیر دونوں کرتے ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ:

(۱) حضور کے زمانہ سے پہلے امتیوں سے قبر میں سوال کیا جاتا تھا یا نہیں اگر اس زمانے کے نبی کے بارے میں کیا جاتا تھا تو اس کا ذکر حدیث میں ہے یا نہیں؟

(۲) قبر میں دو فرشتے آتے ہیں تو کون فرشتہ سوال کرتا ہے اگر منکر کرتے ہیں تو نکیر وہاں کیا کرتے ہیں تمام سوالوں کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی مین قلم بند کیا جائے۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: مجیب الرحمٰن
محلہ بستی پرانہ شہر بریلی شریف

الجواب

(۱) سوال قبر خصائص امت محمدیہ علی سیدنا محمد افضل التحیہ سے ہے حدیث میں ہے:
"ان هذه الامة تبتلى فى قبورها"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[مشکوۃ المصابیح، باب اثبات عذاب القبر، الفصل الاول، ص ۲۵، مجلس برکات مبارکفور]

(۲) حدیث میں دونوں کے بابت فرمایا کہ دونوں سوال کرتے ہیں اور جو کچھ حدیث میں وارد ہوا اس

پرایمان لازم ہے اور ایسے سوالات سے احتراز لازم ہے کہ یہ جاننا کہ کون سا سوال کرتا ہے اور کون سا خاموش رہتا ہے، ضروریات دین سے نہیں نہ مصالح دین سے ہے۔ تفسیر خازن میں ہے:

"قال بعض العلماء الاشیاء التی تجوز السوال عنها هی مایترتب علیها او الدین والدنیا من مصالح العباد و ماعداذلك فلا یحوز السوال عنه"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[تفسیر الخارن، ج۲،ص۸۳،تحت سورۃ المائدۃ،آیت-۱۰۲،دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضاں خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۷۷۱

مردہ کو قبر میں کیسے لٹایا جائے؟

بخدمت فیض درجت مرجع سنیت! سلام ورحمت

عرس شریف کی ہما ہمی میں کچھ گفتگو کا موقع نہیں ملا حالانکہ بعض مسائل میں استفادہ حاصل کرنا فقیر کیلئے ضروری تھا اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ جلد۴ کتاب الجنائز میں مردوں کو قبر میں لٹانے کا مشروع معمول بہا طریقہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ چت لٹا کر رخ قبلہ شریف کی جانب کردیا جائے لیکن اس مسئلہ پر وہابیوں کا اعتراض ہے وہ اسے خلاف سنت قرار دیتے ہیں لہٰذا میں وہ ماٰخذ معلوم کرنا چاہتا ہوں جس کی روشنی میں حضور اعلیٰحضرت نے طریقۂ مذکورہ کو جائز رکھا ہے بلکہ مسنون بتایا ہے اگر موقع مل جائے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ عریضۂ ہٰذا سے منسلک جو سوال و جواب ہے اس کو بھی مہربانی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ فقط۔ والسلام

عبدالواجد قادری، ادارۂ شرعیہ سلطان گنج پٹنہ

الجواب

دہنی کروٹ پر لٹانا مستحب ہے، کما فی الدر المختار:

"و نصه و ینبغی کونه علی شقه الایمن"

[درمختار، ج۳، ص۱٤١، کتاب الصلاۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور چت لٹانا بھی جائز ہے اور اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے چت لٹانے کا حکم اس صورت میں دیا ہے جبکہ دہنی کروٹ پر لٹانے میں دقت ہو اُن کے الفاظ یہ ہیں:

''اور جہاں اس میں دقت ہو تو چت لٹا کر منھ قبلہ کو کردیں اب اکثر یہی معمول ہے''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[فتاویٰ رضویہ شریف، ج ٤، ص ١١٨، رضا اکیڈمی، ممبئی]

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہٗ

۷؍ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷۷۲

بچہ کی قبر پر اذان دینے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) زید نے بچہ کی میت جسکی عمر ڈھائی سال تھی دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کہنے سے منع کیا اور کہا کہ بچہ معصوم ہوتا ہے اسکی قبر پر اذان کی ضرورت نہیں۔ بکر نے کہا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اذان کیوں ہوتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک کان میں اذان دوسرے میں تکبیر ہوتی ہے بچہ اگر کسی مصیبت میں گھرا ہو تو اس سے محفوظ ہوتا ہے اگر کوئی کسی مصیبت میں گھر کر فوت ہوجائے اس کو قبر میں بھی چھٹکارا نہیں ہے پھر بھی وہ مصیبت میں ہے اذان کیوں نہیں ہونی چاہیے۔ کل کوئی ولی یا عالم گزر جائے تو وقت کا عالم تھا اسکی بھی اذان کی ضرورت نہیں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے تحریر فرمایئے اور منع کرنے والے کیلئے کیا حکم شرعی ہے اس سے بھی آگاہ کیا جائے۔ فقط۔

المستفتی: شجاع الحق، محلہ پنجابیان، پیلی بھیت

الجواب

زید کا یہ کہنا کہ بچہ کی قبر پر اذان کی ضرورت نہیں ہے، صحیح ہے کہ اذان قبر تلقین ہے اور بچہ سے سوال نہ ہوگا تو وہ تلقین کا محتاج نہیں مگر رحمت الٰہی کے محتاج خورد و کلاں سب ہیں اور اذان مثل سائر اذکار الٰہی موجب رحمت و برکت ہے پھر قبر کا ضغطہ (بھینچنا، دبانا) سب کیلئے ہے اور ذکر الٰہی ایسے میں موجب تخفیف اور وہ اذان میں حاصل تو زید کا منع کرنا مطلقاً صحیح نہیں اور معصوم تحیت خاصہ

انبیاء علیہم السلام ہے کسی غیر نبی کو معصوم نہ کہنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳؍ رجمای الآخر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۷۷۳

قبرستان میں درخت لگانا کیسا؟ خودرو درختوں کا کیا کیا جائے؟
بعد دفن میت باآواز بلند قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) قبرستان میں بانس یا کوئی پھل دار درخت لگانا کیسا ہے؟

(۲) جو بانس قبر پر دیا جاتا ہے وہ بانس خود بخود بنیاد پکڑ کر اپنی جھاڑی باندھ لیا ہے اسے عام ممات کے فوائد کے واسطے چھوڑ دیا جائے یا کاٹ کر بنیاد سے ختم کر دیا جائے۔

(۳) بعد دفن میت قبر سے کچھ دور ہٹ کر باآواز بلند قبلہ رخ کھڑا ہو کر اذان دینا کیسا ہے؟ فقط والسلام

المستفتی: محمد فرید الدین اختر

مدرسہ یوسفیہ اودھوا پوسٹ اودھوا ضلع سنتھال پرگنہ

الجواب

(۱) جائز ہے جبکہ اس میں کوئی مصلحت جائزہ شرعیہ ہو ورنہ نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) قبرستان کو اس کی آمدنی سے اگر فائدہ کی توقع ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر بیکار جگہ گھیرے ہو تو کاٹ دیں اور اسکی آمدنی قبرستان کے مصالح میں خرچ کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جائز و مستحسن ہے اور تفصیل کیلئے رسالہ مبارکہ ''ایذان الاجر فی اذان القبر'' مصنفہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۷۴

میت کے ایصال ثواب کے واسطے جو کھانا عام دعوت کے طور پر تیار کیا جاتا ہے،اس کا تفصیلی بیان!

شہنشاہ اہلسنت واجب الاحترام مفتی اعظم ہند قبلہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری صاحب!

بعد دست بوسی قدم بوسی کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔خیریت طرفین مطلوب

دیگر یہ بمبئی سے شائع ہونے والا اخبار قالم میں ایک اشتہار پڑھا جو ساتھ ہی جڑا ہوا ہے طبیعت بے چین ہوگئی جائز اور ناجائز میں تمیز سمجھ میں نہیں آئی اسلئے آپ کی خدمت مبارکہ میں یہ اشتہار روانہ کر رہا ہوں تاکہ آپ مجھے حق اور باطل میں کیا فرق ہے اس اشتہار میں کہاں تک سچائی ہے تشریح فرمائیں اور اسی اشتہار کی بحث ہر رسالہ میں بھی نشر فرمائیں۔

آپ کا فرمانبردار: **محمد یوسف**

الجواب

اخبار مرسلہ میں مضمون بابت دعوت طعام میت ملاحظہ ہوا، فی الواقع میت کیلئے جو کھانا عام دعوت کے طور پر تیار کیا جاتا ہے ممنوع ہے بشرطیکہ فخر ومباہات ونا موری کے طور پر ہو اور اگر مقصود ایصال ثواب تو ممنوع نہیں بلکہ جائز وخوب ہے:

الامور بمقاصدها

[الاشباه والنظائر، ج۱، ص۱۰۲، القاعدة الثانية: الامور بمقاصدها، مطبع زکریا، دیوبند]

وانما الاعمال بالنيات وانما لامرئ مانوی

[مشکوۃ المصابیح، حدیث۱، ص۱۱، مجلس برکات، مبارکپور]

اور فقراء ومساکین کو کھلانا بہتر اور اس میں اجر بیشتر ہے مگر ایسا نہیں کہ غنی کو کھلانا حرام ہو یا اس میں ثواب نہ ہو اور تفصیل سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ مبارکہ سے واضح ہے، ہم بعونہٖ تعالیٰ سیدنا اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا ہی فتویٰ ہدیۂ ناظرین کریں۔اعلیٰحضرت فرماتے ہیں:

"عرف عام پر نظر شاہد کہ چہلم وغیرہ کے کھانے پکانے سے لوگوں کا اصل مقصود میت کو ثواب

پہونچانا ہوتا ہے اسی غرض سے یہ فعل کرتے ہیں۔ لہٰذا اسے فاتحہ کا کھانا، چہلم کی فاتحہ وغیرہ کہتے ہیں اور شک نہیں کہ اس نیت سے جو کھانا پکایا جائے مستحسن ہے اور عند التحقیق صرف فقرا ہی پر تصدق میں ثواب نہیں بلکہ اغنیا پر بھی مورث ثواب ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"فی کل ذات کبد حر جزاء"

[سنن ابن ماجه، باب فضل صدقة الماء، كتاب الادب، حديث نمبر ٣٦٨٦، مطبع دارالفكر، بيروت]

ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔ یعنی جس زندہ کو کھانا کھلائے گا پانی پلائے گا، ثواب پائے گا۔

اخرجه البخاری و مسلم عن ابی هريرة واحمد عن عبد الله بن عمرو ابن ماجه عن سراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهم۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فيما يا كل ابن آدم اجر و فيما يا كل السبع اوالطير اجر"

[المستدرك على الصحيحين، ج٤، كتاب الاطعمة، حديث نمبر ٧١٨٣، ص١٤٨، مطبع دارالكتب العلمية بيروت / شعب الايمان للبيهقي، باب ما جاء في الايثار، حديث نمبر ٣٢٢٤، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع للتعاون، مع الدار السلفية ممبئى، هند]

جو کچھ آدمی کھائے، اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھائے اس میں ثواب ہے، جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔ رواه الحاكم عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما و صحح سنده۔ بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ما اطعمت زوجك فهو لك صدقة وما اطعمت ولدك فهو لك صدقة وما اطعمت خادمك فهولك صدقة وما اطعمت نفسك فهولك صدقة"

[المعجم الكبير للطبراني، حديث نمبر ١٧٠٢٢ / فيض القدير، حرف الميم، حديث نمبر ٧٨٢٤، ج٥، ص ٥٤٠، دارالكتب العلمية، بيروت]

جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، یعنی جبکہ نیت محمود اور ثواب مقصود ہو۔ اخرجه الامام احمد و الطبرانی فی الکبیر بسند

صحیح عن المقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ردالمحتار میں بحرالرائق سے ہے:

"صرح فی الذخیرۃ بان تصدق علی الغنی نوع قربۃ دون قربۃ الفقیر"

[رد المحتار، کتاب الوقف، مطلب لووقف علی الاغنیاء وحدھم لم یجز، ج۶، ص۵۱۹، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

درمختار میں ہے:

"الصدقۃ لا رجوع فیھا ولو علی غنی لان المقصود فیھا الثواب" ملخصاً

[درمختار، کتاب الھبۃ، باب الرجوع فی الھبۃ، ج۸، ص۵۱۹، ۵۲۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت]

اسی طرح ہدایہ وغیرہ میں ہے، مجمع بحارالانوار میں توسط شرح سنن ابوداؤد سے ہے:

"الصدقۃ ما تصدقت بہ علی الفقراء ای غالب انواعھا کذالک فانھا علی الغنی جائزۃ عندنا یثاب بہ بلا خلاف"

[مجمع بحار الانوار، ج۳، ص۳۰۷، باب الصاد مع الدال، مکتبہ دارالایمان، سہارنپور]

اورمدارکارنیت پرہے:

"انما الاعمال بالنیات"

[مشکوۃ المصابیح، حدیث۱، ص۱۱، مجلس برکات، مبارکپور]

توجوکھانافاتحہ کیلئے پکایاگیا، بلاتے وقت اسے بلفظ دعوت تعبیرکرنااس نیت کوباطل نہ کریگا۔جیسے کسی نے اپنے محتاج بھائی بھتیجوں کوعید کے دن دل میں کچھ روپیہ زکوٰۃ کی نیت اوراورزبان سے عیدی کا نام کرکے دے توزکوۃ اداہوجائے گی عیدی کہنے سے وہ نیت باطل نہ ہوگی کما نصوا علیہ فی عامۃ الکتب۔معہذااپنے قریبوں عزیزوں کے مواسات بھی صلۂ رحم وموجب ثواب ہے اگرچہ وہ اغنیاہوں اورآدمی جس امرپرخودثواب پائے وہ کوئی فعل ہو،اس کاثواب میت کوپہونچاسکتاہے کچھ خاص تصدق ہی کی تخصیص نہیں۔

امام عینی بنایہ میں فرماتے ہیں:

(الاصل فی ھذا الباب ان الانسان لہ أن یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاۃ اوصوما او

صدقة او غیرها)ش: كالحج و قراءة القرآن والا ذكار وزيارة قبور الانبياء والشهداء والاولياء والصالحين و تكفين الموتى وجميع انواع البر والعبادة مالية كالزكوٰة والصدقة والعشور والكفارات ونحوها او بدنية كالصوم والصلاة والاعتكاف وقراءة القرآن والذكر والدعاء او مركبة منهما كالحج والجهاد من البدنيات وفى (البدائع) جعل الجهاد من البدنيات وفى (المبسوط) جعل المال فى الحج شرط الوجوب فلم يكن الحج مركبا من البدل قيل هواقرب الى الثواب ولهذا لا يشترط المال فى حق المكى اذا قدر على المشى الى عرفات فاذا عمل شخص ثواب ماعمله من ذلك الى آخره يصل اليه و ينفعه به حيا كان المهدى اليه وميتا—اھ

[البناية شرح الهداية، ج ٤، ص ٤٦٦، دار الكتب العلمية بيروت]

ونقلنا عبارة الشرح بطولها لما فيها من الفوائد۔ یوں بھی اس نیت محمود میں کچھ خلل نہیں اگر چہ افضل وہی تھا کہ صرف فقراء پر تصدق کرتے کہ جب مقصود ایصال ثواب تو وہی کام مناسب تر، جس میں ثواب اکثر و وافر۔ پھر بھی اصل مقصود مفقود نہیں جب کہ نیت ثواب پہنچانا ہے۔ ہاں جسے یہ مقصود ہی نہ ہو بلکہ دعوت و مہمانداری کی نیت سے پکائے جیسے شادیوں کا کھانا پکاتے ہیں تو اسے بیشک ثواب سے کچھ علاقہ نہیں نہ ایسی دعوت شرع میں پسند نہ اسکا قبول کرنا چاہیئے کہ ایسی دعوتوں کا محل شادیاں ہیں نہ غمی۔ و لہٰذا علماء فرماتے ہیں کہ یہ بدعت سیئہ ہے جس طرح میت کے یہاں روز موت سے عورتیں جمع ہوتی ہیں اور انکے کھانے دانے پان چھالیا کا انتظام میت والوں کو کرنا پڑتا ہے وہ کھانا فاتحہ و ایصال ثواب کا نہیں ہوتا بلکہ وہی دعوت و مہمان داری ہے کہ غمی میں جس کی اجازت نہیں کما بيننا ذالك فى فتاوينا۔ یونہی چہلم یا برسی یا ششماہی پر جو کھانا بے نیت ایصال ثواب محض ایک رسمی طور پر پکاتے اور شادیوں کی بھاجی کی طرح برادری میں بانٹتے ہیں وہ بھی بے اصل ہے جس سے احتراز چاہیئے۔ ایسے ہی کھانے کو شیخ محقق مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی قدس سرہ مجمع البرکات میں فرماتے ہیں:

"آنچہ بعد از سالے یا ششماہی یا چہل روز دریں دیار پزند و درمیان برادران بخشش کنند چیزے داخل اعتبار نیست بہتر آنست کہ نخورند" اھ

[مجمع البركات]

ھکذا نقل عنه شیخ الاسلام فی کشف الغطاء خصوصاً جب اسکے ساتھ ریا وتفاخر مقصود ہو کہ جب تو اس فعل کی حرمت میں اصلاً کلام نہیں اور حدیث صحیح میں ہے:

"نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتباریین أن یوکل قال المناوی ای المتعارضین بالضیافة فخرا و ریاءً لانه للریاء لا لله"

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کیلئے پکائے جاتے ہیں انکے کھانے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اخرجه ابو داؤد والحاکم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما باسناد صحیح، مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کا یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر ونا موری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ھذا ھو بحمد الله القول الوسط لا وکس فیه ولا شطط وان خالف من فرط فی الباب و من افرط۔ والله سبحانه وتعالیٰ اعلم۔ملخصاً

[الفتاویٰ الرضویة، ج ٤، کتاب الجنائز، ص ۲۳۰، رضا اکیڈمی ممبئی]

خلاصہ کلام امام علام قدس سرہ یہ ہے کہ جو کھانا بہ نیت ایصال ثواب پکایا جائے اس کا تناول فقیر وغنی سب کو جائز ہے اگر چہ فقراء کو کھلانا افضل ہے لہٰذا غنی کو نہ کھانا بہتر اور جو کھانا بے نیت ایصال ثواب محض مہمانداری و دعوت کے لئے تیار کیا جائے تو اسے قبول کرنا نہ چاہیے اور ایسی دعوت شرعاً ناپسندیدہ ہے کہ دعوت سرور میں مسنون ہے نہ کہ غمی میں اور اگر فخر ومباہات وریا کی نیت ہو تو اس دعوت کو قبول کرنا حرام اور وہ کھانا شرعاً منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۷۷۵

قبرستان میں راستہ نکالنا، مزار کو منہدم کرنا حرام در حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ:

ایک جگہ مسلمانان کی قبرستان ہے اور اسی قبرستان میں ایک باکرامت صاحب مزار ہیں جن کا عرس آج تقریباً ۱۳ برس سے ہو رہا ہے اب وہاں بالکل قریب سے محکمہ کولفنڈ نے ایک پکی سڑک بنائی

ہے اور جب مسلمانوں نے روکا تو کہتا ہے کہ آپ لوگ یہاں سے دوسری جگہ مزار بنالو اس کا خرچ میں دوں گا، روڈ الگ نہیں ہوگا اس لئے کہ کوئلہ نکالنا ہے صورت حال اتنی سنگین ہوگئی ہے کہ فسادات کی باری بھی آسکتی ہے اور خون خرابا بھی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت حال میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے مزار کے متعلق؟ مدلل اور مفصل تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: محمد ہاشم عرف چنا شاہ
الکوسا نمبر ۶ پوسٹ کسنڈا، ضلع دھانگل، بہار

الجواب

صورت مسئولہ میں اس قبرستان میں راستہ نکالنا شرعاً حرام اور مزار کو منہدم کرنا حرام در حرام ہے۔ درمختار میں ہے: ”ولا یخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمی“

[درمختار، ج۳، ص ۱۴۵، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

اور اسے راستہ بنانا، مشروعہ میں گزرنا حرام۔ ردالمحتار میں ہے:

”لانهم نصوا علی ان المرور فی سکة حادثة حرام فهذا اولیٰ“

[ردالمحتار، ج۱، ص ۵۵۶، کتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل الاستنجاء، دار الکتب العلمیة، بیروت]

مسلمانوں پر فرض ہے کہ حتی الوسع اس فعل حرام کو روکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۷۶

میت کو قبر میں لٹانے کا طریقہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) مردے کو قبر میں داہنی کروٹ لٹانا چاہیے یا چت لٹا کر منھ کعبہ کی طرف کردینا چاہیے؟

الجواب

(۱) میت کی پشت کی جانب کی طرف مٹی کا پشتارہ بنائیں اس طرح میت کا منھ بآسانی داہنی کروٹ

پر ہو جائے گا اور منہ بھی قبلہ کی طرف ہوگا اور اسکے جسم کا وزن ہاتھ پر نہ پڑے گا تو اسے اذیت نہ ہوگی۔
حدیث شریف میں ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
''ان المیت یتاذی مما یتاذی به الحی''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[فتاویٰ رضویہ، ج ٤، ص ١١٨، مطبع رضا اکیڈمی، ممبئی]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۷۷۷

کفن سنت کے علاوہ مرد میت کو عمامہ دینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
ہمارے گاؤں میں ہر مرد میت کا صافہ بھی کفن میں دیا جاتا ہے ابھی زید کا انتقال ہوا ہے ان کو صرف تین کپڑے دئے گئے ہیں ازار، قمیص، لفافہ اور عمامہ نہیں دیا گیا ہے اس پر گاؤں میں کافی اختلاف ہورہا ہے آیا مرد میت کو عمامہ دینا چاہیئے یا نہیں؟ صورت حال میں عمامہ دینا کیسا ہے؟ بحوالہ قرآن وحدیث کی روشنی میں صاف صاف جواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

المستفتی: سلطان عالم خاں
موضع کپور پور پوسٹ آفس ہاتھن ضلع فرخ آباد، یوپی

الجواب

مردے کیلئے کفن سنت وہی کپڑے ہیں جنکا ذکر سوال میں ہے، ان میں عمامہ نہیں ہے۔ سادات وعلماء کیلئے فقہاء نے کفن میں عمامہ کی اجازت دی ہے، عام لوگوں کے حق میں وہ اجازت نہیں ہے۔ جنہوں نے کفن سنت پر اکتفا کیا اور عمامہ نہ دیا انہوں نے ٹھیک کیا، اس وجہ سے آپس میں اختلاف جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۴ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۷۸

اذان قبر جائز و مستحسن! بعد نماز جنازہ دعا مانگنا جائز! عین قبر پر اگربتی جلانا حرام! شہیدوں کی نماز جنازہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل سوالات کے جواب میں کہ:

(۱) زید کہتا ہے کہ بعد نماز جنازہ ودفن، قبر کے پاس اذان دینا درست نہیں ہے؟ مع حوالہ جواب دیں۔

(۲) بعد نماز جنازہ دعا مانگنا جائز ہے یا ناجائز؟ حوالہ کے ساتھ جواب دیں۔

(۳) کیا قبروں پر اگربتی جلانا جائز ہے؟

(۴) شہیدوں کی نماز جنازہ ہے یا نہیں؟

المستفتی: سبحان میاں

مقام شام پور ہتوا، پوسٹ ساکھو پار بازار، ضلع دیوریا (یوپی)

الجواب

(۱) زید غلط کہتا ہے زید کے قول کا ثبوت زید سے مانگنا چاہیے۔ وہ کہاں سے کہتا ہے کہ اذان قبر درست نہیں ہے ثبوت دے اور ہم کہے دیتے ہیں کہ وہ ہرگز قرآن وحدیث سے اس اذان کی حرمت ثابت نہ کر سکے گا اور جب قرآن وحدیث سے حرمت اس اذان کی ثابت نہیں تو محض اپنی زبان سے اسے نادرست وحرام وناجائز کہنا بحکم قرآن حرام۔ قال تعالیٰ:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَـٰذَا حَلَالٌ وَهَـٰذَا حَرَامٌ-الآية﴾

[سورۃ النحل، آیت-۱۱۶]

اور جب اصلاً خدا ورسول نے کسی شے کو حرام نہ فرمایا بلکہ وہ جس کے بابت شرع نے سکوت فرمایا وہ جائز ومباح ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے کما تقرر فی الاصول جو اس اصل کے خلاف کسی شے کی حرمت کا دعویٰ کرتا ہو دلیل اس کے ذمہ ہے تاہم اس اذان کے جواز پر سیدنا اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے دلائل قاہرہ قائم فرمائے جنکی تفصیل ایذان الاجر فی اذان القبر، مصنفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا میں ہے، اس کا مطالعہ کریں۔ وھو تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے اور تفصیل کیلئے بذل الجوائز مصنفہ اعلیحضرت دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) نفس قبر پر جلانا مطلقاً حرام ہے، وہاں قبر کے اردگرد فاتحہ خوانی کیلئے جلانا جائز مگر جلتی چھوڑ کر آنا منع ہے کہ اضاعت مال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) شہیدوں کی نماز جنازہ ہے۔ فتح القدیر میں ہے:

''الشھید من قتله المشرکون أو وجد فی المعرکة وبه آثر، او قتله المسلمون ظلماً ولم یجب بقتله دیة فیکفن و یصل علیه ولا یغسل'' واللہ تعالیٰ اعلم

[فتح القدیر، ج۲، ص۱۵۲، ۱۵۳، مرکز اہلسنت برکات رضا]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۷؍ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ-۷۷۹

اغنیا کو میت کا کھانا کھانا کیسا؟

علمائے دین و مفتیان شرع متین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) گزارش ہے کہ اس آبادی میں بسنے والے کچھ صاحب نصاب بھی ہیں اور کچھ غربا و مساکین بھی بہرکیف جب کبھی کسی میت کے تیجہ دسواں چہلم یا برسی وغیرہ کا کھانا ہوتا ہے تو ایک عام دعوت کی جاتی ہے جس میں امیر و غریب کو بھی شامل کرایا جاتا ہے اس کھانے میں صاحب نصاب کو شامل ہونا یا کھانا کھانا کیسا ہے؟ دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد سے ایک ماہنہ رسالہ شائع ہوتا ہے جو گجراتی زبان میں شائع ہوتا ہے صاحب طیبہ لکھتے ہیں کہ ایسے کھانے میں امیروں کو شامل ہونا چاہیئے اور نہ کھانا چاہیئے ایک دوسرے رسالہ سے پتہ چلا کہ اعلیحضرت قبلہ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی میت والے کے گھر تشریف لے جاتے تو چائے، پان حقہ وغیرہ بھی استعمال نہیں فرماتے۔ لہٰذا ان مسائل کا صحیح جواب عنایت فرما کر عوام کو سکون بخشیں نوازش ہوگی۔ فقط۔

طالب الدعاء: محمد اشرف

کھیرانت جنرل اسٹور، ٹرانپور روڈ، بوٹسرا

الجواب

فی الواقع عام دعوت کے طور پر جو میت کا کھانا کرتے ہیں یہ دعوت مکروہ وممنوع ہے کہ ضیافت خوشی میں مشروع ہے نہ کہ غمی میں علماء نے اسے بدعت مستقبحہ فرمایا ہے پھر عام میت کا کھانا فقیر کھائیں غنی نہ کھائیں اور بزرگان دین کی نیاز تبرک ہے غنی وفقیر سب کھائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۶/ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷۸۰

قبر میں تختے لگانے کا طریقہ! شوہر کا اپنی مردہ بیوی کا چہرہ دیکھنا اور قبر میں اُتارنا کیسا؟ قبر میں میت کے بند کھول دینا چاہیے! زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنے کا حکم! عورتوں کو مردہ مردوں کا چہرہ دیکھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) کیا زنانہ اور مردانہ میت یعنی مرد اور عورت کو دفن کر کے قبر میں تختے لگانے کا شرعی حکم الگ الگ ہے؟ سرھانے اور پائنتی کا شرعی حکم صادر فرما دیجئے۔

(۲) بیوی کا انتقال ہوگیا ہے کیا شوہر اس کا (اپنی بیوی کا) منہ دیکھ سکتا ہے اور اس کو قبر میں اتار سکتا ہے؟ شرعی حکم تفصیل سے لکھ دیجئے۔

(۳) کیا میت کے قبر میں بند کھول دینا چاہیئے؟

(۴) نماز جنازہ کیلئے زوال کے وقت کی پابندی کا شرعا حکم کیا ہے؟

(۵) غیر مرد مردہ (جنازہ) کا منہ عورتوں کو دیکھنا چاہیئے یا نہیں؟ شرعی حکم سے مطلع فرما دیجئے۔

المستفتی: سردار خاں

ساکن قصبہ جہان آباد، ضلع پیلی بھیت

الجواب

(۱) اس باب میں مرد وزن میں کوئی فرق نہیں اور تختے سرھانے سے لگانا شروع کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) منھ دیکھنا اسے جائز ہے۔
طحطاوی علی المراقی میں تنویر الابصار سے ہے:
"لایمنع من النظر الیھا علی الاصح"

[حاشیہ مراقی الفلاح للطحطاوی، باب احکام الجنائز، ج۱، ص۳۷۶، المطبعۃ الکبریٰ الامیریۃ، ببولاق المصر]

اور بیوی کے محارم ہوں تو ان کا قبر میں اترنا مستحب ہے تو شوہر کو دفن کیلئے اترنا نہ چاہیئے۔
مراقی الفلاح میں ہے:

"وذوالرحم المحرم اولی بادخال المرأۃ ثم ذوالرحم غیر المحرم ثم الصالح من مشائخ جیرانھا–الخ" واللہ تعالیٰ اعلم

[مراقی الفلاح علی نور الایضاح، فصل فی حملھا دفنھا کتاب الجنائز، ص ۲۲۰، المکتبۃ الاسعدیۃ]

(۳) کھول دینا چاہیئے درمختار و مراقی الفلاح میں ہے واللفظ للدر:
"وتحل العقدۃ للاستغناء عنھا" واللہ تعالیٰ اعلم

[درمختار، ج۳، ص۱۴۱، ۱۴۲، کتاب الصلوٰۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

(۴) زوال کے وقت نماز جنازہ نہ پڑھے جبکہ پہلے سے جنازہ آ گیا ہو اور اگر وقت مذکور میں پڑھا تو نماز جنازہ نہ ہوگی اور اگر زوال کے وقت آئے تو اس وقت پڑھنا روا ہے۔ درمختار میں ہے:

"وکرہ تحریما صلاۃ مطلقاً ولو قضاء أو واجبۃ أو نفلا أو علی جنازۃ وسجدۃ تلاوۃ وسھو مع شروق والشواء وغروب الا عصر یومہ–ملخصا"

[درمختار، ج۲، ص ۳۰، ۳۱، کتاب الصلوۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

اسی میں ہے:

"لا ینعقد الفرض وسجدۃ تلاوۃ، وصلاۃ جنازۃ وحضرت الجنازۃ قبل لوجوبہ کاملا فلا یتأدی ناقصا فلو وجبتا فیھا لم یکرہ فعلمھا أی تحریما"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[درمختار، ج۲، ص ۳۴، ۳۵، کتاب الصلوۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت]

(۵) نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۶/ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ شوہر، عورت کے جسم کو بلا حائل چھو نہیں سکتا دیکھنے اور حائل کے ساتھ چھونے میں حرج نہیں لہٰذا قبر میں اتار سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۸۱

عام میت کا کھانا فقرا کو کھانا چاہئے، اغنیا کو نہ چاہئے! جو کام مسلمانوں میں رائج ہو اور شرع مطہر سے اس کی ممانعت وارد نہ ہو وہ بلاشبہہ مستحسن و مندوب اور عند اللہ محبوب ہوتا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

آدمی کے انتقال کے بعد میت کے مکان پر پہلے دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن یا دسویں دن یا چالیسویں دن یا سال بھر گزرنے پر کھانا پکا کر تمام مستحق و غیر مستحق حضرات کا کھانا کیا شرعاً جائز و درست ہے اور میت کے گھر سید زادے کا کھانا کیا جائز ہے جبکہ میت کے مکان پر کھانا مقصد میت کو ایصال ثواب ہے کیا شریعت میں ایسی کوئی نظیر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دور صحابہ میں یا علماء دین سے ملتی ہے کہ ان حضرات نے میت کے گزرنے پر اس طرح کھانے پکوا کر کھلائے ہوں جس طرح زمانہ حاضر کا دستور ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں میت کے گزرنے کے بعد کار خیر کیلئے ایصال ثواب کا کیا دستور تھا درج فرمادیں میت کے ایصال ثواب کے لئے گھر کنواں کھدوایا تو کیا اس کنوئیں کا پانی غیر مستحق حضرات نوش کر سکتے ہیں یا نہیں جواز کا ثبوت پیش فرمائیں۔ ہر بابت کا ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں مع حوالات کے تحریر فرمائیں۔ کرم نوازش ہوگی۔ فقط۔

المستفتی: سید عباس، کرناٹک

الجواب

تمام بلاد وامصار میں مدت ہائے دراز سے جملہ مسلمانوں کا یہ دستور بلانکیر جاری ہے کہ میت کیلئے طرح طرح ایصال ثواب کرتے ہیں اور کھانے پکاتے ہیں چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمہ جو مانعین فاتحہ کے امام کے چچا اور دادا پیر ہیں، فرماتے ہیں:

”وارد ست کہ مردہ دریں حالت مانند غریقے است کہ انتظار فریادرسی می بردو صدقات وادعیہ و فاتحہ دریں وقت بسیار بکار او می آید۔ ازیں ست کہ طوائف بنی آدم تا یک سال وعلی الخصوص تا یک چلہ بعد موت دریں نوع امداد کوشش تمام می نمایند“

[بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ج ٤، ص٢٢٨، مطبع رضا اکیڈمی، ممبئی]

اور جو کام مسلمانوں میں رائج ہو اور شرع مطہر سے اس کی ممانعت وارد نہ ہو وہ بلاشبہ مستحسن و مندوب اور عنداللہ محبوب ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے:

”ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن“

[المقاصد الحسنة للسخاوی، حرف المیم، رقم الحدیث-٩٥٧، ص٤٢٢، برکات رضا پوربند/مسند امام احمد بن حنبل، ج٢، ص١٨، حدیث نمبر ٣٦٠٠، باب مسند عبد اللہ ابن مسعود]

جیسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے ہمارے لئے جملہ معمولات اہلسنت مثل فاتحہ وسلام وقیام میں یہی ایک اصل اصیل کافی ہے۔ جو مدعی ممانعت ہو وہ دلیل دے اور عام میت کا کھانا فقرا کو کھانا چاہیئے غنی کو نہ چاہیئے اور بزرگان دین کی نیاز تبرک ہے غنی وفقیر سب کھائیں اور موت کے کھانے کی دعوت جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-٧٨٢

اگر مسلمہ غیر مسلم کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کر کے حاملہ ہو جائے اور اسی حالت میں مر جائے تو اس کے تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ کا حکم کیا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زبیدہ نام کی ایک لڑکی تھی ایک ہندو کے ساتھ ناجائز تعلقات کر کے اس کے ساتھ رہتی تھی اسکی طرف سے حاملہ ہوئی بوقت زچگی وہ مرگئی مسلمانوں کے اس لڑکی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جب وہ مرگئی تو مسلمانوں نے اس کی تجہیز و تکفین کی، جنازے کی نماز پڑھی گئی۔ ایسے کام کرنے والوں کیلئے شرع میں کیا حکم ہے اور اسکی سزا کیا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔

المستفتی: عبدالحفیظ، خابرگڑھ، ضلع سنبھل پور

الجواب

اگر اس لڑکی کا کوئی قول یا فعل مخالف ایمان ومنافی اسلام کرنا اور بے توبہ وتجدید ایمان مرنا شرعاً ثابت نہیں تو نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین کے امور انجام دینے والے کچھ ملزم نہیں بلکہ ماجور ہوئے کہ جب اس کا کفر ثابت نہیں تو ہم بحکم شرع اسے مسلمان ہی جانیں گے اور مسلمان اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو اسکی نماز جنازہ ہم پر فرض ہے کما ورد فی الحدیث۔ اور اگر شرعی طور پر یہ ثابت ہو گیا تھا کہ اس سے کفر سرزد ہوا اور اسکی توبہ اس کفر سے معلوم نہ ہوئی تو نماز جنازہ تجہیز و تکفین اور سنیوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام تھا کہ وہ مرتدہ تھی اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ بے غسل وکفن گڑھے میں ڈال دیا جائے۔ بحر میں ہے:

”وأما المرتد فلا يغسل ولا يكفن وانما يلقى فى حفرة كالكلب ولا يدفع الى من انتقل الى دينهم كما فى فتح القدير“

[بحر الرائق، ج۲، ص۳۳٤، كتاب الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، مطبع زكريا]

اس سے توبہ وتجدید ایمان کا حکم ہے: ”والحق حرمة الدعاء لكافر“

[درمختار، ج۲، ص۲۳٦، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، دار الكتب العلمية، بيروت]

اسی میں ہے: ”مايكون كفراً اتفاقاً: يبطل العمل والنكاح وأولاده أولاد زنا، ومافيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[درمختار، ج٦، ص۳۹۰،۳۹۱، باب المرتد، دار الكتب العلمية، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۷۸۳

صحت نماز جنازہ کے لئے جنازہ کا سامنے ہونا شرط ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:
ایک آدمی کو رات کے وقت راستے میں مار ڈالا اور اسکی لاش کو غائب کر دیا معلوم ہوا کہ فلاں آدمی کو مار ڈالا بغیر لاش کے جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

احقر ابوالحسن
مقام و پوسٹ پومی پور، ضلع مرشد آباد

الجواب

نہیں کہ جنازہ کا، سامنے ہونا شرط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۱/ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

مسئلہ-۷۸٤

جو سنی صحیح العقیدہ ظلماً مارے گئے یا طاعت الٰہی میں مارے جائیں وہ شہید ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
زید کہتا ہے کہ عید الفطر کے موقع پر جو ناگہانی اموات ہوئی ہیں وہ اور جو ڈوب کر دریا میں مرے یا بجلی یا آگ سے جل کر مرے یا دیوار سے دب کر مرے یا مکان میں دب کر مرے یا کسی کو کوئی جنگلی جانور پھاڑ کر کھائے غرض یہ کہ سب حرام موت ہیں۔ عمرو کا کہنا ہے کہ عید کے موقع پر جو لوگ ناگہانی مرے وہ شہید ہوئے زید کہتا ہے کہ شہید ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے بڑے بڑے نبی علیہم الصلاۃ والسلام اس تمنا میں گزر گئے۔

الجواب

بے شک جو سنی صحیح العقیدہ ظلماً مارے گئے ہوں وہ شہید ہوئے یونہی ہر سنی صحیح العقیدہ جو طاعت الٰہی میں مرجائے خواہ وہ کسی طرح مرے وہ شہید ہے۔ حدیث میں ہے:

”من مات فی سبیل اللہ فھو شھید“

[الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشھداء، ج۲، ۱۴۲، مجلس برکات مبارکفور]

البتہ شہید فقہی طاہر بالغ وہ ہے جو ظلماً دھار دار ہتھیار سے مارا جائے اور اس کے مجرد قتل سے دیت واجب نہ ہو یا کافروں یا باغیوں یا راہزنوں نے اسے کسی طرح قتل کر دیا ہو یا معرکہ میں زخمی ہو جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اسے کفن دیں گے اور اسے غسل نہ دیں گے اور اس کے بدن کے کپڑے نہ اتاریں گے اور نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ہدایہ میں ہے:

الشھید من قتله المشرکون أو وجد فی المعرکة وبه آثر، او قتله المسلمون ظلماً ولم یجب بقتله دیة فیکفن و یصل علیه ولا یغسل“

[ھدایه، ج۱، ص۱۸۳، کتاب الصلوۃ، باب الشھید، کتب خانه رحیمیه]

اسی میں ہے:

”کل من قتل بالحدید ظلما وھوطاھر بالغ ولم یجب به عوض مالی فھو فی معنا ھم فیلحق بھم“

[ھدایه، ج۱، ص۱۸۳، کتاب الصلوۃ، باب الشھید، کتب خانه رحیمیه]

نیز اسی میں ہے:

”ومن قتله اھل الحرب اواھل البغی اوقطاع الطریق فبای شیء قتلوہ لم یغسل“

[ھدایه، ج۱، ص۱۸۳، کتاب الصلوۃ، باب الشھید، کتب خانه رحیمیه]

نیز اسی میں ہے:

”ولا یغسل عن الشھید دمه ولا ینزع عنه ثیابه“

[ھدایه، ج۱، ص۱۸۳، کتاب الصلوۃ، باب الشھید، کتب خانه رحیمیه]

اور دیوبندی وہابی اور ہر بدمذہب وہ کسی طرح مرے ہرگز شہید نہیں بلکہ اسے شہید جاننا کفرو گمراہی ہے اور جو سنی صحیح العقیدہ ڈوب کر، جل کر یا دب کر مرجائے، درندہ کا شکار ہوجائے وہ بھی حدیث گزشتہ کے مفہوم میں داخل ہو کر شہید قرار پائے گا البتہ شہید فقہی کے احکام اسی پر جاری ہوں گے جو اسکی شرائط مسطورہ کتب فقہ کا جامع ہو اور اس کے ماسوا کو غسل دیں گے اگرچہ شہید وہ بھی ہے۔ فتح القدیر میں ہے:

''او افترسة سبع أو سقط عليه بناء أو سقط من شاهق أو غرق فانه يغسل وان كان شهيداً''

[فتح القدیر، ج۲، ص۱۵۲، کتاب الصلاۃ، باب الشہید، مرکز اہلسنت برکات رضا، پوربندر]

جس نے کہا یہ سب حرام موت ہے، توبہ کرے اور تجدید ایمان بھی کہ سنی مقتول ظلما کا شہید ہونا ضروریات دین سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸؍شوال المکرم ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۷۸۵

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی جواب دیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ تب فرمایا کہ پیغمبروں کو موت نہیں آتی اس لئے نماز جنازہ کا کوئی سوال نہیں حجرہ بہت تنگ تھا صرف لوگ تھوڑے تھوڑے جاتے رہے اور صلاۃ وسلام پڑھتے رہے اور آتے رہے یہ سلسلہ کافی دن تک چلتا رہا صحیح حکم سے مطلع کیجئے۔ فقط۔

الجواب

تحقیق یہ ہے کہ سرکار عالی مدار علیہ التحیۃ والسلام المدار کی نماز جنازہ صحابۂ کرام نے پڑھی اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امور مہمہ متعلقہ بہ خلافت سے فارغ ہو کر سرکار کی نماز جنازہ پڑھی اور

جب وہ پڑھ چکے تو پھر کسی نے نہ پڑھی کہ جنازہ مقدسہ کے ولی صدیق اکبر تھے اور ولی جب نماز جنازہ پڑھ لے تو اس کے بعد تکرار نماز جنازہ ہمارے علمائے اعلام کے نزدیک مشروع نہیں ہے اور موت سب کو آتی ہے انبیاء کرام کو بھی آتی ہے مگر ایک آن کو تصدیق وعدۂ الٰہیہ (کہ فرمایا: کل نفس ذائقة الموت [سورۂ آل عمران، آیت-۱۸۵]) کیلئے پھر انہیں حقیقی حیات روحانی جسمانی زیدی گئی تو یہ کہنا کہ انبیاء کو موت نہیں آتی غلط ہے جس سے توبہ لازم ہے اور ان پر مفرع ہو اوہ خود ساقط ہے اور سرکار کے نماز جنازہ کی تحقیق فتاویٰ رضویہ میں مسطور ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۸۶

بے طہارت میت کو کندھا دینے میں کوئی حرج نہیں! جب لاشوں میں مسلم وغیر مسلم کی پہچان نہ ہو سکے تو کیا کیا جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) کسی کی میت میں تقریباً ڈھائی سو کے قریب لوگ جمع تھے اور جب جنازہ کے نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو صرف ۲۵/آدمی نماز میں تھے باقی لوگوں سے دریافت کیا گیا کہ آپ لوگ جنازے میں کیوں شریک نہیں ہوئے تو جواب ملا کہ طہارت نہیں ہے تو سوال یہ ہے کہ بغیر طہارت والا میت کو کندھا دے سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) کسی مکان پر آگ لگ گئی اس مکان میں ہندو مسلم سب ہی تھے جب آگ بجھا کر لاشیں نکالی گئیں تو مسلمان مردوں کی لاشیں ختنہ کی وجہ سے پہچانی گئیں مگر عورتوں کی لاشوں میں فرق نہ ہو سکا کہ یہ مسلمان عورت کی لاش ہے یا کافرہ کی لاش اس صورت میں کیا کیا جائے؟

الجواب

(۱) دے سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) لباس وغیرہ سے اگر تمیز ممکن ہو تو لباس وغیرہ کی علامت خاصہ سے جو ظاہر ہو اس پر عمل کریں اور اگر کوئی علامت خاصہ نہ ملے تو اسی مکان میں مواقع اقامت سے تمیز کریں اور بالفرض اگر کچھ نہ ہو تو غلبہ

ظن پر عمل کریں۔جیسا کہ ردالمحتار میں ہے:

"افاد بذکر التفصیل فی المکان بعد انتفاء العلامة أن العلامة مقدمة وعند فقدها یعتبر المکان فی الصحیح لانه یحصل به غلبة الظن کما فی النهر عن البدائع" واللہ تعالیٰ اعلم

[ردالمحتار، ج۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، ص۹۳، دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸؍رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۷۸۷

قبل انتقال بہ ہوش وحواس کفریات سے توبہ کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے شہر کے چند مسلمانوں پر جس میں میں بھی شامل ہوں ہماری مسجد کے عارضی پیش امام صاحب جو تراویح پڑھانے کیلئے آئے تھے انہوں نے فتویٰ لگایا ہے کہ دوبارہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کے اور اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح پڑھوائیے وجہ یہ ہے کہ یہاں پر ایک امیر شخص کی میت ہوگئی تھی جو مسلمان سے مشرک ہوگیا تھا۔وہ ایسے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے وہ کسی بزرگان دین کو نہیں مانتے تھے۔اور غیر مسلموں کے کاموں میں شریک ہوتے تھے اور مندر بنوانے کیلئے چندہ دیا کرتے تھے اور مسلمانوں کے کاموں میں بھی خوب چندہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ ہمارے آقا تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی نہیں مانتے تھے پہلے وہ ایسے نہیں تھے یہ بعد میں انہوں نے کرنا شروع کیا انہیں مذہبی و دینی معلومات میں اچھی واقفیت تھی۔اہلسنت و جماعت کے عقیدے کے تھے سیاست میں بھی دخل رکھتے تھے۔مگر کچھ عرصہ تقریباً بارہ سال قبل وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھے تھے اسی سلسلہ میں مرحوم کا علاج ناگپور پاگل خانہ میں کرایا گیا۔اور آسیبی شک وشبہ کی بناء پر دعا وتعویذ بھی کرایا گیا مگر کوئی خاص فائدہ نہ ہوا اتنا ضرور ضرر کہ بظاہر ان کی گفتگو نشست وبرخاست سے بیرونی شخص ان کو پاگل نہیں سمجھ سکتا تھا۔مرحوم جب بستر علالت پر تھے۔تو اکثر ملنے والوں سے بہ ہوش وحواس گفتگو کرتے تھے اور ملنے والوں سے اپنی

غلطیوں کی معافی مانگتے تھے اور اللہ سے اپنے گناہوں کی توبہ کرتے تھے۔انتقال کے روز جب وہ ڈاکٹروں سے اہل وعیال سے عزیز واقارب اور ملازموں سے بہ ہوش وحواس گفتگو کر رہے تھے اسی درمیان ساڑھے گیارہ بجے دن میں جناب صوفی محمد منوراللہ صاحب نے انہیں کلمہ طیبہ پڑھایا کلمہ شہادت پڑھایا اور گناہ صغیرہ وکبیرہ سے توبہ واستغفار کروایا۔اور پھراسی دوران جامع مسجد اور مدرسہ کے مدرس جناب مولانا قاری سید اظہار حسین صاحب رضوی اور جناب حافظ نیاز الدین صاحب رضوی (نابینا) بھی تشریف لائے اوران دونوں حضرات نے بھی یکے بعد دیگرے کلمۂ طیبہ وکلمہ شہادت وغیرہ کے ساتھ گناہ کبیرہ وصغیرہ سے توبہ استغفار کرایا۔ایک بات اور بتادوں کہ کچھ دن پہلے ان کو لقوہ کی شکایت ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ بات کرتے وقت کبھی کبھی اٹک جاتے تھے۔اس لئے روح قبض ہونے کے تین گھنٹہ پہلے پڑھا۔کچھ صاف کچھ اٹک کر یہ ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا اور سنا ویسے میں نے جناب عنایت اللہ صاحب ریٹائر انسپکٹر جونمازی ہیں خود سنا کہ انہوں نے پندرہ دن قبل ان کے روبرو توبہ استغفار کیا۔

اب آپ بتائیے کہ اس کی میت میں جانے والے اور پڑھنے والے سب مسلمان توبہ کریں یا نہیں اس لئے کہ ایسے شخص نے مرنے سے پہلے توبہ کی اور کلمہ پڑھا وہ خدا کے نزدیک معافی کا طلبگار ہوا یا نہیں اسکی بخشش ہوگی یانہیں ہم لوگوں کا کیا ہوگا؟ اسی بات سے ہم لوگ بہت پریشان ہیں جس کی وجہ سے آپ کو خط لکھا اور جواب کے طلبگار ہیں۔فقط

سگ دربار رضا: محمد رضا رضوی

کسارڈی بارو والے درگ (ایم پی)

الجواب

اگر یہ واقعہ ہے کہ اس نے انتقال سے پہلے کفریات سے توبہ صحیحہ کر لی اور اس دوران درستگی حواس کی حالت میں اس سے کوئی قول یا فعل منافی ایمان صادر نہ ہوا تو وہ شخص مؤمن ومسلم قرار پایا اور اسکی نماز جنازہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہوئی جن لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کے جنازہ کے ساتھ چلے مستحق اجر ہوئے اور آدمی کا خاتمہ جب ایمان پر ہو تو وہ بلا شبہ بخشا جائے گا

حدیث شریف میں ہے:

"من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة"

[فیض القدیر، ج٦، ص٢٤٥، حرف المیم، حدیث٨٨٩٦، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور حدیث میں ہے:

"لأن العبرة بالخواتیم"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج١، ص١٧٥، کتاب الایمان، دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵/ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی
دار الافتاء منظر اسلام بریلی شریف

مسئلہ-۷۸۸

عام میت کیلئے تیار کیا گیا کھانا فقرا کو کھلانا چاہئے، اغنیا کو بہتر نہیں! میت کو کفن میں ٹوپی نہ دینا چاہئے! نماز جنازہ کے لئے کیے گئے وضو سے فرض نمازیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) ہمارے گاؤں میں جب کوئی شخص انتقال فرما جاتا ہے تو ہمارے گاؤں کے لوگ اس کا تیجہ، دسواں وبیسواں وچالیسواں کرتے ہیں اور ان میں گاؤں والوں فقیروں کی اور میلاد خواں کی دعوت کرتے ہیں لیکن میلاد خواں میں سے کچھ لوگ کھانا نہیں کھاتے ہیں اور کچھ میلاد خواں کھاتے ہیں لیکن کھانا نہ کھانے والوں پر لوگ ناراض ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو میلاد پڑھے گا تو وہ کھانا کھائے گا اور جو نہ کھائے گا وہ ہمارے یہاں میلاد شریف پڑھنے نہ آئے تو کھانا نہ کھانے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) میت کیلئے ٹوپی دینا چاہیئے یا نہیں؟

(۳)　میت کی نماز جس وضو سے پڑھی اس وضو سے فرض نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: انوار احمد

موضع ڈاکخانہ خاص، ضلع بریلی شریف

الجواب

(۱)　میت جبکہ عام لوگوں سے ہو تو اس کا کھانا فقراء کو کھلائیں، غنی کو بہتر نہیں اور اگر دینی بزرگ ہو تو اسکی فاتحہ کا کھانا تبرک ہے سب کھائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲)　میت کے کفن میں ٹوپی نہ دینا چاہئے اس لئے کہ کفن میں ٹوپی کا ذکر کتابوں میں کہیں نہیں آیا ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''کفن الرجل سنة: ازار و قمیص و لفافة، وکفایة ازار و لفافة، و ضرورة ما وجد، هکذا فی الکنز''

[الفتاوی الهندیة، ج ۱، کتاب الصلوٰة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث ص ۲۲۱، دار الفکر بیروت]

اور میت کی روح کو ثواب پہنچانے کیلئے کسی کو ٹوپی دینا جائز و مستحسن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳)　پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۷/ شعبان ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۸۹

اگر مرنے والے نے نماز جنازہ کی وصیت کردی ہے تو اس صورت میں غیر موصی لہ کا نماز جنازہ پڑھانا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی اولاد کو مرنے سے قبل یہ وصیت کی کہ میرے انتقال کے بعد میری نماز جنازہ مولانا احمد پڑھائیں گے زید کی موت کے بعد زید کے بڑے لڑکے نے نماز جنازہ سے بیشتر اعلان کر دیا کہ میرے دادا صاحب کی وصیت کے مطابق ہی نماز جنازہ مولانا احمد پڑھائیں گے لیکن مولانا بکر نے نماز جنازہ پڑھادی۔ اب سوال یہ ہے کہ وارث اول کے بغیر اجازت مولانا بکر نے نماز جنازہ پڑھادی، کیا یہ صحیح ہوا؟ اگر نہیں تو مولانا بکر کیلئے کیا شرعی حکم ہے؟

المستفتی: احمد بخش شیخ، ساکن بازار، ضلع کٹک (اڑیسہ)

الجواب

بکر نے نماز جنازہ احمد کی وصیت کے باوجود کیوں پڑھائی؟ اگر احمد میں کوئی وجہ شرعی مانع امامت نہ تھی تو وصیت پر عمل لازم تھا اور بکر کو تقدم ادا نہ تھا اور اسے امام بنانا جائز نہ تھا ان لوگوں پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۴؍ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ-۷۹۰

اپنے مرشد کے کُرتے کو بطور کفن استعمال کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

میرے پیر و مرشد حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی حیات میں مجھے بریلی شریف میں اپنے جسم کا کرتہ مبارک مجھے دیا تھا میری دلی خواہش ہے کہ میں اپنے گھر میں یہ تاکید کر دوں کہ کفن کی جگہ جب میرا انتقال ہو تو غسل کے بعد مجھے کفن کی جگہ میرے پیر و مرشد کے دیے ہوئے کرتے میں دفنا دیا جائے۔ مفتی صاحب! آپ تفصیل سے آگاہ کیجئے، یہ جائز ہوگا یا نہیں؟

المستفتی: فیروز خان کیر آف پیارے بھائی پٹی والے

جیل کے پیچھے، وادمحل چندر پور، ضلع چندر پور-۴۴۲۴۰۱

الجواب

جائز وخوب ہے مگر کفن سنت کے مطابق دیا جائے اور کرتا شریف کو برکت کیلئے کفن میں رکھا جائے گا اور تفصیل کیلئے رسالہ مبارکہ "الحرف الحسن" مصنفہ اعلیٰحضرت دیکھئے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۲۲؍صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۹۱

بعد تجہیز وتکفین اذان قبر جائز ومستحسن بلکہ باعث تخفیف ونجات ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اہلسنت وجماعت کے عقیدے کے مطابق اس مسئلے میں کہ:

مردے کو تجہیز وتکفین کے بعد قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟ اور کیوں دیا جاتا ہے؟ اس سے کیا کیا فائدے ہیں؟

الجواب

جائز ومستحسن ہے اور تلقین میت اور دعاء ثبات عند السوال جس کا حدیث میں حکم دیا گیا ہے کی ایک شکل ہے حدیث میں ہے: لقنوا موتاکم لاالہ الا اللہ"

[مشکوۃ شریف، باب ما یقال عند من حضرہ الموت، ص ۱۴۱، مجلس برکات]

دوسری حدیث میں ہے:

استغفروا لاخیکم وسلوا لہ کتبیت فانہ الآن یسال"

[مشکوۃ شریف، باب اثبات عذاب القبر، ص ۲۶، مجلس برکات]

اور فائدہ اس کا انشاء اللہ تذکر جواب وتخفیف ونجات ہے۔ حدیث میں ہے:

"وما من شیئ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ"

[مشکوۃ شریف، باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ، ص ۱۹۹، مجلس برکات]

اور تفصیل کیلئے ایذان الاجر فی اذان القبر مصنفہ سیدنا اعلیحضرت فاضل بریلوی دیکھئے۔
واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۷۹۲

میت کے واسطے دعا کرتے وقت والدین کا یا صرف ماں کا نام لینا ضروری نہیں! نماز جنازہ بلا اذن ولی میت بھی ادا ہو جائیگی!

محترمی جناب مفتی صاحب سلام ورحمت!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین:

میت کو ایصال ثواب پہونچانے میں اس کے باپ یا ماں کا نام لیا جاتا ہے؟ میں برابر باپ ہی کے نام سے کرتا آیا ہوں۔ یہاں ایک میاں جی ان پڑھ ہیں، دیہاتوں میں مرید بھی کرتے پھرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ماں کا نام لینا ضروری ہے دیگر یہ کہ تمام مٹھائی نیاز مت کرو بلکہ تھوڑی سی نکال کر مردہ کے حق میں پہونچا دو۔ یہاں شیرینی کا بہت احترام کیا جاتا ہے، بہت احتیاط سے تقسیم کرتے ہیں۔ اللہ ورسول کے حکم سے مطلع کریں۔نوازش ہوگی۔

(۲) میت کے جنازہ کی نماز بغیر اولاد کی اجازت نہیں پڑھائی جاتی، اس سے پتہ چلتا ہے کہ حقوق اب بھی باقی ہیں، مٹی دینے میں بھی وہی پہل کرتا ہے، اسکے بعد تمام لوگ مٹی دیتے ہیں۔ اگر لڑکا اجازت نہ دے تو کیا کرنا ہوگا؟ اس کی وجہ کیا ہے جواب جلد دیں۔فقط۔والسلام۔

خاکسار: محمد جمعہ، محلّہ چاندنی چوک، پوسٹ سکندرپور، بلیا

الجواب

(۱) میت کے باپ ماں میں کسی کا نام لینا ضروری نہیں ہے، میاں جی نے غلط کہا کہ ماں کا نام لینا ضرری ہے، خود اس میت کا نام زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں، دل میں ارادہ کر لینا ہی کافی ہے۔ ہاں، زبان سے دعا کرتے وقت بہتر ہے کہ اس کا نام لے اور اس کے ساتھ اسکے باپ یا ماں یا دونوں کو یاد کرے۔وھو تعالیٰ اعلم۔

(۲) نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، ایک نے بھی پڑھ لی تو سب سے فرض ساقط ہوگیا اور اگر کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار ہونگے۔ فرض کسی کی اجازت پر موقوف نہیں، وہ اجازت نہ بھی دے تو بھی ادا کیا جائے گا۔ ہاں ولی کا استحقاق زیادہ ہے لہٰذا اگر ولی نے نہ پڑھی تو اسے دوبارہ نماز جنازہ قائم کرنا جائز ہے اور اگر اس نے تنہا ہی پڑھ لی تو اب کسی کو نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے، تو اسکی اجازت لینا اس کا حق پہچاننا ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۷۹۳

میت کو قبلہ رو کر کے نماز پڑھانا ضروری!
میت کے موئے زیر ناف کاٹنا جائز نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) کسی حضرت کے مکان سے ایک عورت کا جنازہ ہوا تمام حضرات اس کے لئے قبرستان پہنچے اور پہنچنے کے بعد کچھ دیر یعنی دن کے گیارہ بجے ہم لوگ جنازہ کی نماز پڑھی جنازہ پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ میت کا رخ قبلہ کی طرف نہیں کیے بھول سے یعنی کسی کی بات سے وہ اسی خیال میں رکھ دئے بعد میں معلوم ہوا تو کیا ہم لوگوں کو جنازہ کی نماز ثانی پڑھنا تھا یا ہم لوگوں کی نماز درست ہوئی آپ قرآن اور حدیث کی روشنی میں فرمائیں۔

(۲) دوسری بات یہ کہ میت کو اٹھا کر لے کے گئے قبر کے پاس جس طرح سے قبر کے بانس اور چٹائی سب کچھ صحیح طرح سے دئے پوری قبر کی مٹی دے چکے آخری ٹائم میں سیدھی قبر کے بیچ سے دھنس کے مٹی چلی گئی اور مٹی دھنسنے کی کیا وجہ ہے؟ معلوم کرانے پر معلوم ہوا ہم لوگ وہیں سے قرآن شریف پڑھنا شروع کئے کچھ وقت گزرنے کے بعد مٹی دھنسنا بند ہوئی تمام لوگ گھبرا بھی گئے اور زوال کا عنقریب وقت تھا۔

(۳) لاش کو قبر کے اندر رکھنے سے پہلے جو حضرات قبر کے اندر اترتے ہیں انکا اترنے سے پہلے اپنی لنگی میں گانٹھ لگانا کہاں تک درست ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمائیں؟

(۴) کسی بھی انسان کی روح قبض ہوگئی لیکن ہم لوگوں کو معلوم نہیں کہ زیر ناف کی حجامت بنائے کہ

نہیں بعد میں غسل دینے کے وقت کسی آدمی نے کہا کہ انکا زیر ناف کی حجامت نہیں بنا ہے تو بنادو، کیا بنانا درست ہے؟

المستفتی: حافظ شیخ بابر علی حبیبی
مقام و پوسٹ بھجٹ پور، وایا کوٹ شاہی، ضلع کٹک

الجواب

(۱) میت کو قبلہ رو کر کے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا ضروری تھا اگر نماز جنازہ دوبارہ نہ پڑھی تو گنہگار ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مٹی کیوں دھنسی اس کی وجہ اللہ کو معلوم ہے۔ عذاب قبر سے پناہ مانگنا چاہیئے اور میت مسلم کیلیے دعائے مغفرت کرنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) گانٹھ باندھنا ضروری نہیں اور مضبوطی کیلیے باندھے کہ بے ستری نہ ہو تو بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) موئے زیر ناف میت کے کاٹنا جائز نہیں کہ یہ کام ستر کو دیکھے یا چھوئے بغیر ناممکن ہے اور بے ضرورت ستر چھونا حرام واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲۰؍رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۹٤

کفن میں پائجامہ دینا خلاف سنت! بدعقیدہ کے لئے کیے گئے فاتحہ کے انتظام میں شرکت کرنا ناجائز و گناہ! مرد و عورت کا سینہ بند پستان سے رانوں تک ہونا افضل! مرد و عورت کو لوہے، تانبے، پیتل کی چین مکروہ ہے!

علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں کہ:

(۱) کیا عورت کے کفن میں عورت کو پاجامہ پہنانا ضروری ہے؟ یعنی عورت مردہ کو تہبند کے بجائے پاجامہ

پہنا کر دفن کرنا چاہئے؟

(۲) چین والی گھڑی مرد کو پہننا جائز ہے؟ اور اس چین والی گھڑی سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) اگر کوئی شخص وہابی عقیدہ رکھتا تھا اور اس کا انتقال ہو گیا اس وہابی کے ورثاء مرنے کے بعد فاتحہ کا انتظام کریں۔ ایسی فاتحہ میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) عورت کے کفن میں پانچ عدد ہوتے ہیں، اس میں سینہ بند کا طول وعرض کیا ہونا چاہئے؟ براہِ کرم مذکورہ بالا سوالات کا جواب از روئے شرع مطہرہ عنایت فرما کر ممنون احسان فرمایا جائے۔

المستفتی: ڈاکٹر صابر/محمد عزیز الرحمٰن خاں

الجواب

(۱) کفن میں پائجامہ خلاف سنت ہے، کفن میں پائجامہ نہ پہنایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) مرد وعورت دونوں کو لوہے، پیتل، تانبے کی چین مکروہ ہے اور عورت کو سونے چاندی کی جائز ہونا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ناجائز وگناہ ہے اور سخت گناہ ہے، وہ ایصال ثواب کے قابل نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) پستان سے ناف تک ہونا چاہئے اور افضل یہ ہے کہ رانوں تک ہو، شامی میں ہے:

"(وخرقة) والاولى أن تكون من الثديين الى الفخذين"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[ردالمحتار، ج۳، ص۹۷، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی الکفن، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۹۵

تیجہ، دسواں، بیسواں وغیرہ میں جو کھانا برائے ایصال ثواب میت تیار کیا جاتا ہے، بطور دعوت فقراء واغنیاء کو اس کا کھانا کیسا؟ ایک تفصیلی بیان!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) اگر کوئی شخص بغرض ایصال ثواب اپنے باپ بھائی ماں بہن یا کسی دوسرے قریبی رشتہ دار کی

فاتحہ، تیجہ، چہلم یا برسی وغیرہ کرے اور اس میں کھانے کا اہتمام بھی کرے اور اپنے امیر غریب سبھی رشتہ داروں اور دوستوں نیز محلہ کے لوگوں کو مدعو کرے اور انہیں کھانا کھلائے جبکہ یہ سبھی کام صاحب خانہ اپنی مرضی سے کرے اس پر کوئی دباؤ بھی نہ ہو تب ایسی صورت میں وہ کھانا ہر امیر و غریب کھا سکتا ہے یا نہیں کھا سکتا؟ جسے وہ کھلائے جبکہ نہ کھانے کی صورت میں صاحب خانہ کو ملال ہوتا ہے۔ یہاں کچھ مولوی حضرات کا یہ کہنا ہے کہ کھانا ہر کسی کیلئے حلال نہیں بلکہ صاحب خانہ کی مرضی اور خوشی کے باوجود بتاتے ہیں کہ یہ کھانا حرام ہے اور صرف محتاج ہی کھا سکتے ہیں بلکہ خود ان مولویوں کا کہنا ہے کہ یہ کھانا واجبی صدقہ نہیں بلکہ صدقہ نفلی ہے اور نفلی صدقہ کسی کے لئے حرام نہیں اور نہ کوئی گناہ ہی ہے جبکہ کھانے والا ذاتی طور پر اس بات کا خواہش مند نہ ہو کہ یہ کھانا مجھے کھلائے نیز یہ مولوی یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ اپنے گھر آئے مہمان کو جو کچھ میزبان کھلاتا پلاتا اور خاطر تواضع کرتا ہے سبھی کچھ نفلی صدقہ میں شمار ہوتا ہے اور وہ ضیافت امیر مہمان کو بھی جائز ہے اور غریب کو بھی اور اگر صاحب خانہ چاہے تو اس کا ثواب کسی کو بخش سکتا ہے لہٰذا تیجہ چہلم، برسی وغیرہ کی فاتحہ کرنا اور اس کھانے کو کھانا جبکہ اپنی جانب سے اس کے کھانے کی تمنا نہ ہو جائز ہے اور اس کا ثواب میت کی روح کو ضرور پہنچتا ہے اور کوئی کھانا حرام نہیں ہوا کرتا جبکہ وہ حرام طریقہ سے حاصل نہ کیا جاوے صحیح حکم سے مطلع فرمائیں۔

(۲) گھر میں اگر کوئی مر جاتا ہے تو لوگ گھڑے وغیرہ دیگر برتنوں میں رکھا پانی پھینک دیتے ہیں اسے پینے کے لائق نہیں سمجھتے اگر کھانا پک رہا ہے یا پکا رکھا ہے تو اسے جانوروں کو کھلا دیتے ہیں اور اسے کھانے کے لائق نہیں سمجھتے اسکی کیا حقیقت ہے۔

المستفتی: محمد منہاج اللہ خاں

ساکن کھمہول پوسٹ بھلیا بزرگ، ضلع کھیری

الجواب

(۱) عرف عام پر بنظر شاہد کہ چہلم وغیرہ کے کھانے پکانے سے لوگوں کا مقصود میت کو ثواب پہنچانا ہوتا ہے اس لئے یہ فعل کرتے ہیں چنانچہ اسے فاتحہ کا کھانا چہلم کی فاتحہ وغیرہ کہتے ہیں اور بلاشبہ اس نیت سے کھانا پکانا کار خیر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ صرف فقراہی پر ایسے کھانوں کے تصدق میں ثواب نہیں بلکہ اغنیا

کو کھلانا بھی ثواب کا کام ہے۔حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"فی کل ذات کبد حر جزاء"

[سنن ابن ماجه، باب فضل صدقة الماء، كتاب الادب، حديث نمبر ٣٦٨٦، مطبع دار الفكر، بيروت]

ہر گرم جگر میں ثواب ہے یعنی جس زندہ کو کھانا کھلائے گا، پانی پلائے گا، ثواب پائے گا اخرجه البخاری و مسلم عن ابی هريرة و احمد عن عبد الله بن عمر و ابن ماجه فی سراقه بن مالك رضی الله عنهم۔حدیث میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فیما یاکل ابن آدم أجر وفیما یاکل البسع أو الطیر أجر

[المستدرك على الصحيحين، كتاب الاطعمة، حديث نمبر ٧١٨٣، دار الكتب العلمية، بيروت]

جو کچھ آدمی کھا جائے اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے جو پرند کو پہنچے اس میں ثواب ہے۔رواه الحاكم عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالىٰ عنهما و صحح سنده۔بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما اطعمت زوجك فهو لك صدقة وما اطعمت والدك فهو لك صدقة وما اطعمت خادمك فهولك صدقة وما اطعمت نفسك فهولك صدقة

[المعجم الكبير للطبراني، حديث نمبر ١٧٠٢٢ / فيض القدير، حرف الميم، حديث نمبر ٧٨٢٤، ج٥، ص ٥٤٠، دار الكتب العلمية، بيروت]

جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔اخرجه الامام احمد والطبرانی فی الكبير لسند صحيح عن المقدار بن سعد يكرب رضی الله تعالىٰ عنه۔ردالمحتار میں بحر الرائق سے ہے:

"صرح فی الذخيرة بان فی التصدق على الغنی نوع قربة دون قربة الفقير"

[رد المحتار، كتاب الوقف، مطلب لو وقف على الاغنياء وحدهم لم يجز، ج٦، ص٥١٩، دار الكتب العلمية، بيروت]

درمختار میں ہے:

"الصدقة لا رجوع فيها ولو على غنى لان المقصود فيها الثواب" ملتقطاً

[درمختار، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۱۹، ۵۲۰، دار الکتب العلمیة بیروت]

مجمع بحار الانوار میں توسط شرح سنن ابوداؤد سے ہے:

الصدقة ما تصدقت به على الفقراء اى غالب انواعها فانها على الغنى جائزة عندنا يثاب به بلا خلاف

[مجمع بحار الانوار، تحت لفظ صدق، نولکشور، لکھنؤ، ج۲، ص۲۳۸]

اور مدار کار نیت پر ہے:

انما الاعمال بالنيات

[مشکوٰة المصابیح، حدیث۱، ص۱۱، مجلس برکات، مبارکپور]

تو جو کچھ کھانا فاتحہ کیلئے پکایا گیا بلاتے وقت اسے بلفظ دعوت تعبیر کرنا اس نیت کو باطل نہ کریگا جیسے کسی نے اپنے محتاج بھائی بھتیجوں کو عید کے دن کچھ روپیہ میں زکوٰۃ کی نیت اور زبان سے عیدی کا نام لیکر دیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی عیدی کہنے سے وہ نیت باطل نہ ہوئی کما نصوا عليه فى عامة الكتب معتبرا، اپنے قریبوں عزیزوں کی مواسات بھی مثل صلۂ رحم موجب ثواب ہے اگرچہ وہ اغنیاء ہوں اور آدمی جس امر پر خود ثواب پائے وہ کوئی فعل ہو اسکا ثواب میت کو پہنچ سکتا ہے۔

"الأصل أن كل من أتى بعبادة ماله جعل ثوابها لغيره وان نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلة"

[درمختار، ج۴، ص۱۰، ۱۱، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، دار الکتب العلمیة بیروت]

یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس فاتحہ کا کھانا غنی کیلئے حرام نہیں اسے بھی کھلا سکتے ہیں اور دعوت بھی دے سکتے ہیں اگرچہ افضل یہی ہے کہ صرف فقرا پر تصدق کرے کہ مقصود ثواب ہے تو صرف فقیروں کو کھلانا مناسب تر ہے کہ اس میں ثواب اکثر ہے پھر بھی اصل مقصود مفقود نہیں جبکہ نیت ثواب پہنچانا ہے۔ وہاں جسے یہ مقصود ہی نہ ہو بلکہ محض فخر ومباہات و نام ونمود کا قصد ہو تو اسکی حرمت میں اصلا کلام نہیں۔

حدیث صحیح میں ہے:

نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن طعام الميت بين قال المناوى اى المتار خين بالضيافة فخراً و رياء لانه مار ياء لالله

[التيسر بشرح جامع الصغير للمناوى، باب حرف النون، باب المناهى، مكتبة الامام الشافعى، الرياض]

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کیلئے پکائے جاتے ہیں ان کے کھانے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔اخرجه ابو داؤد والحاكم باسناد صحيح ۔اور جو کھانے بے نیت ایصال ثواب محض دعوت ومہمانداری کے طور پر شادیوں کے کھانے کی طرح پکاتے ہیں انہیں ثواب سے کچھ علاقہ نہیں ایسی دعوت کو قبول نہ کرنا چاہیئے کہ ایسی دعوتوں کا محل شادیں ہیں نہ غمی ولہذا علماء فرماتے ہیں کہ یہ بدعت سیئہ ہے مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے لئے یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر وناموری کیلئے کیا ہے، جائز نہیں کہ قلب کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام۔مراقی الفلاح وغیرہ کتب مستندہ میں ہے:

وهذا لفظ المراقى:

"وتكره الضيافة من اهل الميت لانها شرعت فى السرور لافى الشرور وهى بدعة مستقبحة وقال عليه السلام لا عقر فى الاسلام وهوالذى كان يعقر عند القبربقرة او شاة"

[مراقى الفلاح بامداد الفتاح، كتاب الصلوة، باب احكام الجنائز، فصل فى حملها ودفنها، ص ۲۲۳، المكتبة الاسعدى شاه بهلول، سهارنفور]

بالجملہ ثواب پہنچانے کی نیت سے کھانا پکانا کھلانا، اسکی دعوت دینا جائز ومستحسن ہے بلکہ خود حدیث سے مسنون ہے۔

طحطاوی علی المراقی میں ہے:

على انه قدعارضه مارواه الامام احمد ايضا بسند صحيح، وابو داؤد عن عاصم بن كليب عن ابيه عن رجل من الانصار قال ((خرجنامع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم)) فى جنازة فلما رجع استقبلة داعى امرأته فجاء وجئ بالطعام فوضع يده، ووضع القوم فاكلوا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يلوك اللقمة فى فيه)) الحديث ·

فھذا یدل علی اباحۃ صنع اھل المیت الطعام، والدعوۃ الیہ-الخ"

[حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصلوٰۃ، باب الجنائز فصل فی حملھا و دفنھا، ص ۶۱۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

یعنی اہل میت کی طرف سے مہمانداری کی کراہت کا حکم جو اوپر گزرا، اُسکے معارض وہ حدیث ہے جسے امام احمد اور ابوداؤد نے عاصم بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ایک صحابی انصاری سے راوی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے پیچھے نکلے تو جب حضور علیہ الصلاۃ والسلام پلٹے میت کی عورت کا قاصد حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے روبرو حاضر ہوا اور دعوت دی تو سرکار اس کے یہاں تشریف لائے اور کھانا حاضر کیا گیا تو سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے اس میں دست اقدس رکھا اور لوگوں نے اپنے ہاتھ اس میں رکھے تو لوگوں نے وہ کھانا کھایا اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نوالہ کو اپنے دہن اقدس میں چبا رہے تھے تو یہ حدیث کھانا پکا کر اہل میت کی طرف سے دعوت دینے کی اباحت پر دلالت فرماتی ہے نیز اسی طحطاوی میں ہے:

"وفی شرعۃ الاسلام، والسنۃ أن یتصدق ولی المیت لہ قبل مضی اللیلۃ الاولیٰ بشیء مما تیسر لہ فان لم یجد شیئا فلیصل رکعتین، ثم یھد ثوابھما لہ قال، ویستحب أن یتصدق علی المیت بعد الدفن الی سبعۃ أیام کل یوم بشیء مما تیسر-اھ"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصلوٰۃ، باب الجنائز فصل فی حملھا و دفنھا، ص ۶۱۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

ھذا کلہ ملخص ما فی الفتاوی الرضویۃ بتصرف و زیادۃ منا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) پانی پھینکنا ناجائز و گناہ اور وہ خیال محض بےہودہ خیال ہے جسے دور کرنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۷۹۶

ایک سے زائد جنازوں کی نماز یکبارگی میں پڑھنا جائز!
علیحدہ علیحدہ پڑھنے کا بھی اختیار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

زید کہتا ہے کہ دو جنازہ ساتھ نہیں پڑھ سکتے اور بکر کہتا ہے کہ پڑھ سکتے ہیں۔ بینوا توجروا۔

احقر: خادم الفقر محمد شبیر قادری

مسجد گلشن مصطفےٰ، نیو گوتم نگر نمبر-۲، گوونڈی، ممبئی

الجواب

بکر کا قول درست ہے، ایک سے زائد جنازوں کی نماز یکبارگی پڑھنا جائز ہے اور علیحدہ علیحدہ بھی پڑھنے کا اختیار ہے، زید جو مانع ہے، برسر خطا ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ ہندیہ میں ہے:

"ولو اجتمعت الجنائز، يخيّر الامام ان شاء صلى على كل واحد على حدة وان شاء صلى على الكل دفعة بالنية على الجميع كذا في معراج الدراية"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوى الهندية، ج۱، ص۲۲۶، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في الصلوٰة على الميت، دار الفكر، بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ رجب المرجب

مسئلہ-۷۹۷

تہبند داخل کفن ہے، اسے کفن سے الگ نہ کرنا چاہئے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

میت کو غسل دینے کے بعد جو تہبند پہنایا جاتا ہے، کفن پہنانے کے بعد اس تہبند کو الگ کرلیا جائے یا نہیں؟

ہمارے گاؤں میں ایک مولانا صاحب ہیں جو میت کو کفن پہنانے کے بعد تہبند نکال لیتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے؟

المستفتی: محمد ابراہیم قادری، باوڑہ

الجواب

اس تہبند کو الگ نہ کیا جائے کہ تہبند بھی کفن میں شامل ہے اور اگر اسے الگ کرنے میں برہنگی

میت لازم ہے تو اشد حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۷ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ وہ تہبند کفن میں شامل ہو تو اسے الگ نہ کیا جائے اور کفن سے
زائد ہو بدلنے کیلئے ہے تو الگ کر سکتے ہیں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۹۸

میت کے کھانے کے لئے دعوت دینا قبیح وشنیع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

ایک مفتی نے اس مسئلہ کے جواب کہ

سوال-سید صاحب تیجہ، دسواں، چالیسواں کی دعوت قبول کر سکتے ہیں کہ نہیں اور ایسی دعوت کا کھانا درست ہے کہ نہیں؟

جواب-دسویں چالیسویں، برسی کے موقعہ پر جو کھانا ایصال ثواب کی نیت سے پکایا جائے اس میں حرج نہیں ہے مگر ایسے کھانوں کیلئے جو دعوت دی جاتی ہے وہ قبیح بدعت اور نا جائز ہے دعوت محض خوشی کے موقع پر ہوتی ہے غم کے موقعہ پر دعوت ہو نہیں سکتی حوالہ فتح القدیر و عالمگیری، شامی گزارش ہے کہ اہلسنت کا قدیمی معمول ہے کہ تیجہ، دسواں، چالیسواں اسی طور سے کرتے ہیں کہ خاص و عام کو کھانا پکا کر دعوت دیکر کھلاتے ہیں اور اس طرح ایصال ثواب کرتے ہیں لہٰذا مفصل اور مدلل جواب باصواب جلد از راہ کرم عنایت فرمائیں۔

المستفتی: خلیل الرحمن رضوی نوری
ساکن مودی واڑ جامنگر، سوراشٹر

الجواب

فی الواقع میت کے کھانے کیلئے دعوت دینا قبیح وشنیع وحرام ہے۔

مراقی الفلاح میں ہے:

"تکرہ الضیافة من اهل البیت لانها شرعت فی السرور لافی الشرور وهی بدعة مستقبحة وقال علیه السلام لا عقرفی الاسلام"

[مراقی الفلاح بامداد الفتاح، کتاب الصلوٰة، باب احکام الجنائز، فصل فی حملها ودفنها، ص۲۲۳، المکتبة الاسعدی شاه بهلول، سهارنفور]

ہاں اگر فقراء کیلئے کھانا تیار کریں تو اس میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے اور اگر ورثہ سب بالغ ہوں تو ترکہ سے کھانا تیار کرانا بھی جائز ہے جبکہ ورثا اپنے مال سے کھانا تیار کرائیں۔

طحطاوی میں بزازیہ وخانیہ سے ہے:

"ان اتخذ طعاماً للفقراء کان حسنااه وفی استحسان الخانیة ان اتخذ ولی المیت طعاماللفقراء کان حسنا الا ان یکون فی الورثة صغیر فلا یتخذ ذلك من الترکة اه"

[حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوة، فصل فی حملها ودفنها، ص۶۱۷/۶۱۸، دار الکتب العلمیة بیروت]

مگر تیجہ وغیرھا سے مقصود ایصال ثواب ونفع میت ہوتا ہے اور دعوت اسی ایصال ثواب کی ہوتی ہے نہ کہ قصداً کھانے کی بلکہ کھانا بعد فاتحہ ودعا کھلایا جاتا ہے اور یہ قصد اور اسکے لئے دعوت کوئی فعل مذموم نہیں بلکہ مستحسن ہے تو تیجہ وغیرھا اس عقد سے بالبداہۃ مستحسن ہیں اور ان کے کھانوں کا حکم یہ ہے کہ عام میت کا کھانا فقراء کو دینا میت کیلئے انفع وانسب ہے غنی کو نہ چاہیئے اور میت اگر بزرگان میں سے ہو تو اس کا کھانا تبرک ہے غنی وفقیر سب کھائیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۷۹۹

غیر مسلم کو بچانے میں اگر مسلم کی جان چلی جائے بندوق وغیرہ سے تو اسے غسل دیا جائے گا!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام دریں مسئلہ:

ایک مسلمان غیر مسلم کے بچانے میں پستول سے مارا جائے تو از روئے شریعت اس کو غسل دیا جائے گا کہ نہیں شہادت کا درجہ پائیگا کہ غیر شہادت میں داخل ہوگا شہادت کی کون سی کون سی قسم ہے جس میں غسل دینے کی ضرورت نہ پڑتی ہے بحوالہ کتب جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

المستفتی: محمد کلام حسن رضوی

مدرس جامعہ رضویہ رضاء العلوم ٹونڈلہ ضلع آگرہ

الجواب

غسل دیا جائے گا اور وہ شہید نہیں اور شہید فقہی وہ ہے جو ظلما کسی دھاردار ہتھیار سے مارا جائے ا دراس کے قتل کے سبب قصاص یا دیت واجب نہ ہوایسے کو غسل نہ دیا جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

شب ۲۴ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ--۸۰۰

اگر نماز جنازہ کتاب دیکھ کر پڑھائی تو نماز نہ ہوئی!

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام کہ:

کتاب دیکھ کر نماز جنازہ پڑھائی، نماز ہوئی یا نہیں؟ مع حوالہ جواب عنایت کریں۔

المستفتی: ابوالوقایہ

نصیر منزل، ڈاکخانہ پناشی پاڑہ

الجواب

نماز کی حالت میں اگر کتاب دیکھی تو نماز نہ ہوئی، اور اگر کتاب دعاء وطریقہ یاد کرنے کو پہلے

دیکھی پھر نماز پڑھائی تو نماز ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴؍ رجمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۰۱

مقبرہ وغیرہ کو مکان وکارخانہ میں تبدیل کرنا ناجائز وحرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک قبرستان موسومہ مقبرہ واقع محلہ جسولی نزد مسجد آخون زادہ کے ہے اور وہ مسجد کے بالکل علیحدہ ہے اور چہار دیواری بھی ہے، اس میں بزرگوں کے بہت سے مزارات بھی ہیں، عرس بھی ہوا کرتا ہے۔ متولی مسجد نے اس کو کئی دیگر شخص کو کارخانے بنانے کے واسطے کرایہ پر دے دیتا ہے، اس کی کھدائی وغیرہ ہوکر عمارتی کام بھی شروع ہوگیا ہے تاکہ یہ مقبرہ مسجد کی یا اپنی پراپرٹی ہوجائے، چاہے مزارات کی گونا گوں بے حرمتی ہو۔ آیا متولی کا یہ فعل جائز ہے؟ جواب صادر فرمایا جاوے۔

منجانب: اہل محلہ جسولی، بریلی

المرقوم ۲۲؍ جنوری ۱۹۸۱ء

الجواب

متولی کا یہ فعل ناجائز وحرام بدکام بدانجام ہے، اسے یہ حق نہیں کہ وہ مقبرہ کو کارخانہ یا مکان میں تبدیل کردے، اس پر توبہ لازم اور اس ارادہ سے باز آنا ضرور۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۰؍ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۸۰۲

مزدور کی چھت پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ولی اللہ کے مزار شریف مسجد کے دائرے میں ہے، جگہ کی تنگی کی وجہ سے اول مزار کے اوپر چھت

گیری اور چھت گیری کے اوپر لنٹر ہے، کیا اس لنٹر کے اوپر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اس محلہ والے کا اعتراض ہے کہ مزار شریف کے اوپر نماز نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ بے حرمتی ہے، اس کے بارے میں خلاصہ تحریر کرنے کی زحمت گوارہ کریں گے۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد ہاشم و عبدالقدیر
تاجر سرمہ والے، سرائے خام، بریلی شریف (یوپی)
۳؍فروری ۱۹۸۱ء

الجواب

پڑھ سکتے ہیں اور اس صورت میں قبر پر نماز پڑھنا صادق نہیں نہ قبر کی بے حرمتی لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم
فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۰۳

دعائے نماز جنازہ بالغ مرد وعورت کے لئے ایک ہی ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:
دعا بالغ عورت و مرد کی نماز جنازہ میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ جس طرح نابالغ میں صرف صیغہ کا فرق ہے اسی طرح اس میں بھی ہے یا نہیں؟ جواب مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا

المستفتی: فیروز صاحب
رتلام (مدھیہ پردیش)

الجواب

نماز جنازہ کی مشہور و معروف دعا جو عام طور سے پڑھی جاتی ہے: اللھم اغفر لحینا ومیتنا-الخ ،وہ سب کے لئے یکساں ہے، باقی دعاؤں میں عورت اور مرد کے لئے ضمائر کا فرق ہوگا، دعاؤں کی تفصیل بہار شریعت و رسالہ اعلیٰ حضرت "المنۃ الممتازہ فی دعوات الجنازہ" مندرجہ

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوی الرضویہ، ج ٤، ص ٨٨، رضا اکیڈمی ممبئی]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹ر محرم الحرام ۱۳۹۷ھ/۱۰ر جنوری ۱۹۷۷ء

مسئلہ-٨٠٤

عام میت کا کھانا اغنیا کو نہ کھانا چاہئے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ:

میت کے ایصال ثواب کے لئے جو تیجہ، دسواں، بیسواں، چہارم اور چہلم کے موقعہ پر کھانا کھلایا جاتا ہے تو اغنیاء کو کھانا کھلانا کیسا ہے؟ اور اہل محلہ کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ شرع کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں اور جو لوگ کھاتے ہیں، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

المستفتی: عبدالحمید ٹیلر ماسٹر، ساکن کوبیاں، عزیز پور، ضلع مظفر پور

الجواب

عام میت کا کھانا اغنیاء کو نہ کھانا چاہئے اور میت اگر بزرگان دین سے ہے تو اس کا کھانا تبرک ہے، غنی وفقیر سب کھائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-٨٠٥

مزارات وقبور پر پھول ڈالنا جائز ہے! نفس قبر پر اگربتی جلانا منع! قریب قبر اگر کوئی قرأت کرنا ہو یا حاضرین کا مجمع ہو تو اگربتی جلانا جائز ورنہ منع ہے!

برادران اسلام سے اپیل ہے کہ آپ ہمیں دو چار مسئلوں کا جواب دیں۔ آپ سے امید ہے کہ آپ ہمیں جواب ضرور دیں گے۔ مزار یا قبرستان میں پھول، مالا، اگربتی وغیرہ چڑھانا یا جلانا جائز ہے یا ناجائز ہے یا حرام ہے؟ یہ فقہ حنفی کے نزدیک جواب دیں، اللہ سے دعا ہے آپ جواب ضرور دیں گے۔

سندرم دھرم شالہ کے سامنے، کوٹہ (راجستھان)

الجواب

پھول ڈالنا مزارات وقبور پر جائز ہے اور اگربتی نفس قبر پر جلانا منع ہے اور قبر کے پاس اگر وہاں کوئی قرأت کرتا ہو یا حاضرین کا مجمع فاتحہ خوانی کے لئے ہو تو جائز ہے اور اگر وہاں کچھ نہ ہو تو منع ہے کہ اسراف مال ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۸ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ / ۸ر جنوری ۱۹۹۸ء

مسئلہ-۸۰۶

اگر مردہ بچہ پیدا ہو تو اسے دفن کیا جائے گا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک مسلمان کے یہاں مردہ بچہ پیدا ہوا تو کیا وہ بچہ قبرستان میں دفن کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اور کس جگہ دفن کریں؟

المستفتی: عبد الحمید، بہادر گنج، ضلع بریلی شریف

الجواب

ہاں، بلاشبہ اسے قبرستان میں دفن کیا جائیگا، جگہ کوئی متعین نہیں ہے، جس جگہ قبر نہ ہو وہاں قبر کھودیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ر ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۰۷

بعد تدفین قبر پر اذان جائز و مستحسن! لوگوں کے جانے کے بعد کوئی شخص قبر کے پاس کھڑے ہو کر مردہ کو تلقین کرے! فاتحہ قبر پر پڑھنا بہتر ہے، دور سے بھی پڑھنے میں حرج نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل سوالات کی بابت:

(۱) میت کے دفن کے بعد قبر پر اذان دینا جیسا کہ سنیوں میں رائج ہے، ہمارے یہاں چند احباب اس بات کو بدعت قرار دیتے ہیں اور جاہلانہ رسم بتاتے ہیں اور بطور مزاح کہتے ہیں کہ شیطان کو بھگانے کے لئے تم اذان دیتے ہو، لیکن شیطان اذان ختم ہوتے ہی واپس آجاتا ہے۔ کہاں تک درست ہے؟

(۲) یہ جو عوام میں رائج ہے کہ تدفین کے بعد فاتحہ خوانی کر کے تقریباً چالیس قدم کی واپسی پر دعائے مغفرت کی جاتی ہے، یہ کس حکم کے تحت وارد ہے؟ آیا قبر ہی پر فاتحہ خوانی کر سکتے ہیں یا دور سے بھی؟ مذکورہ بالا سوالات کا جواب مع حوالات واسناد قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل ومدلل تحریر فرمادیں تاکہ مخالفین بھی بلاحیل وحجت تسلیم کریں۔

المستفتی: غلام حسین چودھری بہلم
ساکن باسنی، ضلع ناگور (راجستھان)

الجواب

(۱) قبر پر بعد دفن اذان دینا بلاشبہہ جائز ومستحسن ہے اور اس کی اصل متعدد احادیث مبارکہ سے مستخرج ہے جس کی تفصیل سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے "ایذان الاجر فی اذان القبر" میں فرمائی اور وہ جو مانعین نے اذان کے جواب میں کہا وہ حدیث کا مذاق اڑانا ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ شیطان کا لوٹ آنا حدیث سے معلوم ہے مگر اذان بے فائدہ نہیں جس طرح کہ نماز کے لئے اذان بے فائدہ نہیں، اب مردہ اپنی حجت یاد کر چکا ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حدیث میں حکم ہے کہ جب لوگ چلے جائیں، ایک شخص مردہ کو تلقین کرے، یہ تلقین میت ہے جو اس حکم کے تحت ہے اور فاتحہ قبر پر بہتر ہے اور دور سے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

الجوبۃ کلھا صحیحۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۸۰۸

اگر کہیں دور دور تک پانی نہ ہو تو میت کو تیمم کرانا جائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ:

دو مسافر ایک گھوڑے پر دور دراز سفر کے لئے نکلے، ان کے پاس پینے کے سوا دوسرا پانی نہیں تھا، ایسی جگہ پہنچے جہاں پانی کا نام ونشان نہیں، ان دونوں میں سے ایک مسافر مر گیا اور ایک ساتھی کو احتلام ہوا اور لمبے سفر کی وجہ سے گھوڑے کو پیاس لگی، پانی نہیں۔ میت کو غسل دینا ضروری ہے، احتلام کی حالت میں غسل کرنا ضروری ہے، گھوڑے کی پیاس بجھانا ضروری ہے۔ ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟ جلد جواب عنایت فرمائیں۔

آپ کا ناچیز: حسین میاں رضوی
جنا بکری، متعلقہ منڈن گڑھ، ضلع رتنا گیری

الجواب

وہ پانی گھوڑے کو پلائے، خود تیمم کرے، میت کو بھی تیمم کرائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

مسئلہ-۸۰۹

عام میت کا کھانا اغنیا کو نہ کھانا چاہئے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ہٰذا میں کہ:

(۱) اولیائے کرام وشہدائے عظام کے فاتحہ شدہ کھانا وشیرینی کے علاوہ تمام مردوں کے فاتحہ وایصال ثواب کا کھانا اور ان کے نام پر دیا ہوا کپڑا اغرباء ومساکین کے علاوہ دوسرے لوگ کھا سکتے ہیں کہ نہیں؟ خصوصاً لوگ مسجد کے امام کو دیتے ہیں، امام اگر صاحب نصاب ہے تو مذکورہ کھانا اور کپڑا لے سکتا ہے کہ نہیں؟

المستفتی: محمد جمیل احمد نعیمی (امام مسجد)
مغل داتا پوسٹ سید چھپور، ضلع مہسانہ (گجرات)

الجواب

(۱) کھلا سکتے ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اغنیاء نہ کھائیں، یہی حکم امام کا ہے غنی (صاحب نصاب) ہو تو اسے کھانا، کپڑا لینا بہتر نہیں اور صاحب نصاب نہ ہو تو اسے مضایقہ نہیں مگر جبکہ بقدر کفایت کسب پر قادر ہو تو اسے سوال ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۸۱۰

پندرہ بیس دن کی بچی کو بھی کفن دفن دینا، نماز جنازہ پڑھنا ضروری ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید کی لڑکی قریب دس پندرہ یوم کی تھی، اس نے جو کپڑے پہنے ہوئے تھے، بلا کفن، بلا غسل، بلا نماز جنازہ، بلا اذان قبرستان میں دفن کردی گئی، جب دو ایک آدمی نے اعتراض کیا تو بکر نے کہا کہ یہ معصوم بچہ خون کی بوند ہے، اس میں کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ یہ سب کچھ کفن وغیرہ ہو، اس میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ فقط۔ والسلام علیکم۔

احقر بندہ: حسن از سرنیاں، ضلع بریلی

الجواب

اسے غسل وکفن دینا تھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا تھی، وہ لوگ گناہ گار ہوئے اور بکر بھی غلط مسئلہ بتا کر گناہ گار ہوا، سب توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹ رمحرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مسئلہ-۸۱۱

قبر پر اذان دینا جائز و مستحسن ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

مردہ کو دفن کرنے کے بعد ایک شخص قبر پر رُکتا ہے اور بقیہ لوگ چالیس قدم کی دوری پر آکر ٹھہرتے ہیں اور پھر قبر پر اذان دیتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ اور اگر درست ہے تو اس کی اصل احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ مفصل جواب دیں۔

الجواب

قبر پر اذان دینا جائز و مستحسن ہے، اس کی اصل متعدد احادیث سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے رسالہ مبارکہ ایذان الاجر فی اذان القبر دیکھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۱۲

اگر زبان سے درود کی نیت نہیں کیا مگر درود شریف پڑھا تو نماز جنازہ میں کوئی خلل نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید امام ہے اور نماز جنازہ پڑھائی، اس نے جنازہ کی نیت میں درود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہیں کہا، نماز جنازہ پڑھائی، ثنا کے بعد درود پڑھا مگر نیت میں نہیں کہا۔ بکر کہتا ہے کہ نیت کرنا فرض ہے لہٰذا نیت مکمل نہیں ہوئی اس لئے نماز جنازہ نہیں ہوئی، زید کہتا ہے کہ میں نے نیت میں درود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہیں کہا مگر درود پڑھا نماز ہوگئی۔ اس کا مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ فقط۔ والسلام

محمد جابر علی کھیروی عرف محمد جاوید

محلہ براہم پورہ، بریلی شریف (یوپی)

الجواب

نیت دل کے ارادہ کا نام ہے، اس کے لئے زبان سے کہنا فرض نہیں، ہاں مستحب و بہتر ہے مگر اس کے ترک سے نماز میں خلل نہ ہوا، بکر نے اپنے جی سے نئی شریعت گڑھی، اس پہ توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۹ر شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۱۳

تہبند داخل کفن ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ پر کہ:

ایک گاؤں میں سب سنی عقیدہ کے رہنے والے ہیں لیکن ایک نوجوان جو باہر سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے اور وہ ڈاکٹر ہے لیکن بدعقیدہ ہے، اس شخص کے باپ کا انتقال ہوگیا بعد غسل میت جو لنگی دی جاتی ہے کفن پہناتے وقت اس کو نکال لیا، گاؤں والوں نے اس پر اعتراض کیا تو وہ بولا تہبند دینا جائز نہیں ہے۔

(۱) کفن میں تہبند دینا کیسا ہے؟ اگر کوئی دے تو کیا حکم ہے؟

(۲) اگر کوئی تہبند کھینچ لے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ جواب تفصیل اور حوالہ کے ساتھ عنایت فرمائیں۔

سائل: محمد خلیل
مقام کھجڑا، پوسٹ بینی پٹی، ضلع مدھوبنی (بہار)

الجواب

(۱،۲) میت کے لباس میں تہبند بھی ہے اور منجملہ وہ کفن سنت ہے مراقی الفلاح میں ہے:

"وکفن الرجل سنة ثلثة اثواب قميص بلاد خريص وكمين وازار من القرن الى القدم ولفافة" ملخصاً

[مراقی الفلاح، کتاب الصلوٰۃ، باب احکام الجنائز، ص ۹۷، المکتبۃ الاسعدیہ]

تہبند دینے والا سنت پر عامل ہے اور اسے کھینچنے والا مرتکب خلاف سنت ہے اور ناجائز بتانے والا مفتری وگمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ اور بعض جگہ کی بابت مسموع ہوا کہ وہاں اسی طرح تہبند باندھنے کا معمول ہے جس طرح زندہ تہبند باندھتا ہے تو یہ بلاشبہہ ناجائز ہے، اگر وہ شخص اس ہیئت پر تہبند باندھنے سے منع کرتا ہے تو صحیح کہتا ہے۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۱۴

ہجڑوں کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے سے روکنا ناجائز ہے! اگر وہ مرجائیں تو انہیں کفن دفن دیا جائے گا اور نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) مسلمان ہجڑے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ بعض مولوی صاحبان ہجڑوں کو مسجدوں سے روکتے ہیں، اگر ہجڑے مسجد میں باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں تو روکنے والے مولویوں کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(۲) اگر ہجڑے مرجاویں تو ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں مسلمانوں کی قبر کے برابر دفن کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اُمید ہے کہ جوابات فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں گے۔ والسلام۔

سائل: مولوی عبد الحمید

بانیک پور روڈ، باجوری

الجواب

(۱،۲) ہجڑا اپنے اس فعل بد سے عورت نہ ہوگیا کہ اسے مسجد سے روکا جائے اور جماعت میں شریک نہ

ہونے دیں، نہ کافر ہوگیا کہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے سے ممانعت ہو۔ حاشا للہ، شریعت مطہرہ اسے حاضری مسجد و جماعت سے ہرگز نہیں روکتی، نہ اس کے کفن و دفن و نماز جنازہ سے مانع ہے۔ جو روکتا ہے، اپنے دل سے شریعت گڑھتا ہے اور ملائکہ زمین و آسمان کی لعنت کا مستحق بنتا ہے۔ حدیث میں ہے:

"من افتی بغیر علم لعنته ملئکة السموات والارض"

[کنز العمال، ج ۱۰، کتاب العلم، الباب الثانی فی آفات العلم، حدیث-۲۹۰۱۴، دار الکتب العلمیة بیروت]

یعنی جو بے علم کے فتویٰ دے اس پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳؍صفر المظفر ۱۳۹۸ھ، جمعۃ المبارکۃ

الجواب صحیح۔ تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۸۱۵

تہبند داخل کفن ہے، اسے خلاف شرع بتانے والا گنہ گار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے انتقال کیا تو ہم لوگوں نے قدیمی دستور کے مطابق ایک لفافہ ایک چادر، ایک تہبند کفن دیا اس پر ہمارے یہاں کے ایک مولوی صاحب جو قریب دو برس سے رہتے ہیں، انہوں نے تہبند کھینچ لیا کہ یہ دینا ناجائز ہے اس سے پہلے کبھی نہیں دیا جاتا تھا۔ اب وہ کہتے ہیں کہ یہ شرع کے خلاف ہے۔ کیا مولوی صاحب موصوف کا کہنا درست ہے؟ یا نہیں؟ جواب دیں۔

المستفتی: محمد عالم

مقام و پوسٹ وایہ موتی پور، مظفر پور (بہار)

الجواب

(۱) فی الواقع مرد کے لئے یہی تین کپڑے مسنون ہیں جو درج سوال ہوئے۔ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:

"ویسن فی الکفن له ازار و قمیص ولفافة"

[الدر المختار، ج ۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ص ۹۵، دار الکتب العلمیة بیروت]

جن مولوی صاحب نے تہبند کو ناجائز بتایا، گناہ گار ہوئے، توبہ کریں اور اگر کوئی معقول وجہ ہو تو تحریر کر کے پھر دریافت کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (تنبیہ) سوال میں کفنی کو چادر سے تعبیر کیا ہے، اگر یہ وہاں کا عرف ہے کہ کفنی کو چادر کہتے ہیں اور لفافہ اور کفنی کا امتیاز جانتے ہیں تو حرج نہیں ورنہ کفنی وہ ہے جو گردن کی جڑ سے پاؤں تک ہوتی ہے اور لفافہ وہ جو میت کے قدم سے سر اور پاؤں دونوں طرف اتنا زیادہ ہو کہ اسے لپیٹ سکیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۵ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۱۶

بدعقیدہ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح فرض ہے!

علمائے دین مفتیان کرام کیا فرماتے ہیں:

عمر ایک پکا سچا سنی بریلوی المسلک ضرور ہے، اس نے ایک دیوبندی مناظر عالم جو کہ سیاسی سماجی رہنما اور ہر دلعزیز آدمی تھے، ان کی نماز جنازہ اور تعزیتی جلسے میں عمر نے شرکت کی اور اُن کیلئے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ شہر کے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی جو کہ بریلوی مسلک سے متعلق ہیں بالخصوص پیش امام حضرات نے بھی شرکت کی۔

(۱) ایسی صورت حال میں کیا عمر پر کفر کا مصداق ہوتا ہے؟

(۲) کیا امام حضرات بھی شرعی زد میں آتے ہیں؟

(۳) اگر امام صاحب پر شرعی گرفت ہوتی ہے تو اُن کے پیچھے نماز پڑھنے والے مقتدیان کے لئے کیا حکم ہے اور اگر شرعی گرفت مندرجہ بالا لوگوں پر آتی ہے تو ان کے لئے کیا شرعی جواز ہے؟ تحریر فرمائیں۔

المستفتی: محمد سرور، قاضی پورہ، پانڈہ، فیض آباد (یوپی)

الجواب

عمرو کو اس کی نماز جنازہ میں شرکت جائز نہ تھی اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی حلال نہ تھی،

عمرو پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کرلے، یہی حکم دوسروں کا بھی ہے مگر وہ لوگ کافر قطعی نہ قرار پائیں گے جبکہ دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بری وبیزار ہوں اور دیوبندیوں کو حسب فتوائے علمائے حرمین شریفین کافر جانتے ہوں، تجدید ایمان کا حکم بربنائے احتیاط دیا گیا، بعض علماء نے کافر کے لئے دعائے مغفرت کو کفر فرمایا اور حق یہ ہے کہ یہ حرام ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

"الدعاء بالمغفرة للكافر كفر الخ"

[ردالمحتار، ج۲، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، مطلب في الدعاء المحرم، ص۲۳۶، دار الكتب العلمية بيروت]

درمختار میں ہے:

"والحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[درمختار، ج۲، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ص۲۳۶، دار الكتب العلمية بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۱۷

خودکشی کرنا حرام ہے، مگر خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

زید کی بیوی خالدہ خود سے پھانسی لے کر مری اور عمرو کی بیوی بھی خود سے زہر پی کر مرگئی۔ ان دونوں کی موت کیسے ہوئی، اور جنازہ پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر کسی نے ان میتوں کی جنازہ پڑھ لی تو ازروئے شرع اس پر اجتناب یا پیروی کا حکم ہے؟ بالتفصیل جواب تحریر فرمائیں۔

المستفتی: مینیجنگ کمیٹی مدرسہ شاہد الاسلام

پچپا چمن ڈاکخانہ سالماری ضلع پورنیہ (بہار)

الجواب

صورت مسئولہ میں دونوں عورتیں سخت گنہگار ہوکر مریں، خودکشی حرام ہے۔ قال تعالیٰ:

﴿ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة﴾ [سورة البقرة، آيت-۱۹۵]

مگر نماز جنازہ سے نہ روکا جائے گا کہ یہ مسلمان کا حق ہے، اگر چہ وہ گنہگار ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

"والصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان اور فاجرا وان عمل الکبائر"

[السنن لابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الغزو مع ایمۃ جور، ص۳۴۳، مطبع اصح المطابع]

یعنی ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے، چاہے نیک ہو یا بد، اگر چہ اس نے کبیرہ گناہ کیے ہوں۔ رواہ ابو داؤد، ابو یعلی والبیھقی فی سنۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح علی اصولنا۔ جنہوں نے نماز جنازہ پڑھی، درست کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ ررمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

مسئلہ-۸۱۸

قبر پر اذان دینا جائز و مستحسن ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

امام صاحب نے قبر پر اذان دلوانا شروع کر دیے ہیں، اس پر بھی زید اور کئی لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ شریعت کے خلاف ہے، لہٰذا اس کا مدلل طریقہ سے جواب ارشاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

المستفتی: محمد فرخند علی خاں شمس پور علی گڑھ یوپی

الجواب

قبر پر اذان دینا بلاشبہہ جائز و مستحسن ہے اور مسلمان بھائی کی مدد ہے۔ حدیث میں ہے کہ بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس سے جب سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو شیطان ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف سے اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں، امام ترمذی نے فرمایا: اسی لئے اس کے قدم ثابت رہنے کی دعا کرنے کا حکم حدیثوں میں آیا اور صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے اور حدیث میں شیطان کے کھٹکے کو دفع کرنے کے لئے اذان دینے

کا حکم وارد ہوا اور یہ بھی حدیث سے ثابت کہ وہ وقت میت کے لئے شیطان کے خطرہ کا سخت وقت ہوتا ہے تو اس وقت اذان دینا حکم شارع کے عین مطابق ہے، اسے خلاف قرآن وحدیث بتانا محض افتراء ہے۔ تفصیل کے لئے ''ایذان الاجر فی اذان القبر'' رسالہ مبارکہ سیدنا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اور زید اور اس کے ہمنوا وہابی معلوم ہوتے ہیں کہ ان باتوں پر اعتراض انہی وہابیہ کا کام ہے، ان کے عقائد کی تحقیق کی جائے اور بعد تحقیق انہیں ان مساجد سے روکنا لازم۔ درمختار میں ہے: ''ویمنع عنه کل مؤذ ولو بلسانه'' واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج ۲، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیها، ص ۴۳۶، ۴۳۵، دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۱۹

سنیہ کا نکاح اگر کسی وہابی دیوبندی سے ہو جائے تو بعد انتقال اس کے تیجہ دسویں چالیسویں اور نماز جنازہ کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) سنی خیال کی لڑکی کی شادی دیوبندی خیال کے لوگوں میں ہوگئی، اب اس کا انتقال ہوگیا، جنازے کی نماز پڑھانے والے اور پڑھنے والے دیوبند خیال تھے، اذان بھی نہیں ہوئی، جنازے کو دفنا دیا گیا، اس مسئلہ کا جواب دیجئے۔

(۲) تیجے میں چنے بھی نہیں پڑھے گئے، کیا چالیسویں تک پڑھ لیے جائیں؟

(۳) دسواں، بیسواں، چالیسواں کیا اپنے گھر پر کرتے رہیں؟

المستفتی: حامد حسین سیفی، موضع لالپور، تحصیل کچھا، ضلع نینی تال

الجواب

(۱) فی الواقع اگر وہ سنیہ تھی اور دیوبندیوں کو مسلمان نہ جانتی تھی نہ ان کے عقائد کفریہ سے راضی تھی تو اس کی نماز جنازہ سنیوں پر فرض کفایہ تھی، جس کے ترک سے وہ لوگ گنہ گار ہوئے، اب اگر تیجہ، دسواں

گزرے ہوں تو اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھیں اور اگر اس کی سنیت مشکوک ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۲) پڑھ سکتے ہیں اور دسواں وغیرہ بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی سنیت معلوم ہو ورنہ مخالفت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۷؍ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-- ۸۲۰

کافر کے جنازے کو کندھا دینے والا سخت گنہ گار مستحق نار ہے۔ میت پر کلمہ و پھول کی چادر دیکھ کر جنازے سے نکل جانے والے شخص کے عقائد کی تحقیق کرنا چاہئے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید نے جانتے بوجھتے ہوئے ایک غیر مسلم کے جنازہ کو کاندھا دیا۔ صورت مذکورہ میں ازروئے شرع زید پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ برائے کرم اس کا مستند کتاب کے حوالے سے جواب عنایت فرمائیں۔ فقط

(۲) ایک مسلم کی میت میں گیا اور جب میت پر کلمہ و پھول کی چادر دیکھا تو جنازہ کے ساتھ نہ جاتے ہوئے الگ ہو گیا۔

(۳) زید کا یہ فعل کیسا ہے؟ ازروئے شرع جائز ہے یا حرام؟ فقط۔

محمد اعجاز ناگپوری

الجواب

(۱) زید سخت گناہ گار مستحق نار ہوا، توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید بے قید کے عقائد کی تحقیق کی جائے کہیں وہ وہابی بدمذہب تو نہیں؟ بعد تحقیق وہابیت اسے چھوڑ دینا لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۲۱

اگر نماز جنازہ پڑھے بغیر کسی کو دفنا دیا گیا تو اس کی قبر پر پڑھی جائے جبکہ اتنی مدت نہ بیتے کہ جسم کے پھٹ جانے کا غالب گمان ہو!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید کا انتقال ہوگیا، اس کے جنازہ کی نماز نہ ہوئی، بعد دفن اس کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی جائے؟ اور نیت نماز کس طرح کی جاوے؟ حکم شرع سے مطلع فرمائیں۔

المستفتی: عبدالغفور

شکارپور، ڈاکخانہ عزت نگر، ضلع بریلی

الجواب

نماز جنازہ اس کی اہل محلہ پر فرض کفایہ تھی، اس کا ترک حرام و گناہ تھا، سب پر توبہ لازم ہے۔ اب قبر پر نماز پڑھیں جبکہ اتنی مدت نہ گزری ہو کہ جسم کے پھٹ جانے کا غالب گمان ہو اور نیت وہی ہو جو نماز جنازہ کی ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۸۲۲

مردے کو ایذا دینا ایسا ہے جیسے زندہ کو ایذا دینا!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک عورت نکاحی ایک بچے کی ماں تھی، وہ انتقال فرما گئی، قبرستان پر جنازہ پڑھنے کے وقت حمید حاجی صاحب جنازہ پڑھانے کی اجازت لینے سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا کہ اس عورت نے اپنی زندگی میں کبھی نماز پڑھا ہے؟ اس عورت کو نماز پڑھتے کسی نے نہیں دیکھا تھا اس وجہ سے اس کے نماز پڑھنے کے بارے میں نہ بتا سکے اس پر حمید صاحب نے کہا کہ میت کے انگوٹھے میں رسی باندھ کر

چالیس قدم گھسیٹے ورنہ میں جنازہ نہیں پڑھوں گا،اس بات کوانہوں نے کرواکرتب جنازہ پڑھا۔آپ سے گزارش ہے کہ شرعاً یہ بات چاہئے یا نہیں؟اگر ہونا چاہئے تو کیوں؟اور نہ ہونا چاہئے تو ایسا کرنے والے حمید حاجی صاحب سے کیا سلوک ہونا چاہئے؟ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔عین نوازش ہوگی

الجواب

مردے کوایذا دینا بحکم حدیث ایسا ہے جیسے زندہ کوایذا پہنچانا،حاجی مذکور کا یہ فعل شرعاً ممنوع و ناجائز تھا،ان پر اوران تمام پر جنہوں نے یہ فعل کیا یااس سے راضی رہے بلکہ ان سب پر جنہوں نے حاجی کوامام بنایا،توبہ لازم ہے کہ فاسق کوامام بنانا گناہ ہے۔غنیۃ میں ہے:

"لو قدموا فاسقا یاثمون بناءً علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم"۔واللہ تعالیٰ اعلم

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی،ص۵۱۳،فصل فی الامامۃ،سہیل اکیڈمی لاہور]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۲۳

نوحہ کرنا شرعاً ناجائز وحرام، گناہ کبیرہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

زید نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اس کے پسماندگان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اوراجازت مانگی کہ حضور!اجازت ہوتو ہم سب خالدابن ولید کے موت پرنوحہ کریں؟جواب میں فاروق اعظم نے فرمایا کہ تم سب جس قدر نوحہ کرنا چاہو،کرسکتے ہو،اجازت ہے،کیونکہ وہ ایک عظیم جرنیل تھے۔توجب خالد ابن ولید کی موت پرنوحہ کیا جاسکتا ہے تو حسین کی شہادت پر بدرجۂ اتم نوحہ کرنا چاہئے اور جائز ہے۔حوالہ میں سوانح خالد بن ولید نامی کتاب کو پیش کیا۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا زید کا یہ قول عندالشرع درست ہے یانہیں؟ اورکوئی ایسی روایت فاروق اعظم سے مروی ہے جونوحہ کے لئے جائز ہونے پر دال ہو؟اگر ہے تو اس کی

نشاندہی فرمائیں۔ اگر نہیں تو اس کا رد بلیغ فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد امین رضوی
پوسٹ ومقام مہم پور ترائی، ضلع بہرائچ

الجواب

نوحہ شرعا حرام، ناجائز و گناہ کبیرہ ہے جس کی حرمت متعدد احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل السلام والتحیہ سے ظاہر و باہر ہے اور جو شرعا حرام ہو وہ ہرگز کسی کی اجازت سے جائز نہ ہوگا اور یہ کہ عیاذاً باللہ المولیٰ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نوحہ کی اجازت دی نہ قابل سماعت نہ اس پر یقین لانا روا نہ اسے بیان کرنا حلال، علماء تو عام مسلمان کی نسبت فرماتے ہیں کہ اس کی طرف بے ثبوت شرعی کسی گناہ کی نسبت جائز نہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری علیہ الرحمہ امام غزالی علیہ الرحمہ کی احیاء العلوم سے ناقل:

"لایجوز نسبة مسلم الی کبیرة من غیر تحقیق"

[شرح فقہ اکبر، ص ۸۷، مکتبہ تھانوی]

تو حضرت عمر جیسے جلیل القدر صحابی کی طرف اس امر کی نسبت کرنا کیونکر مان لی جائے گی؟ اور وہ بھی ایسی صورت میں کہ اس کا خلاف ان سے کتب معتبرہ میں منقول ہے۔ زواجر میں علامہ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مکان سے نوحہ کی آواز آئی، آپ درہ لیے اس مکان میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ان عورتوں کی حرمت نہیں۔ وہو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۲۴

جب ولی میت یا اس کی اجازت سے کوئی دوسرا نماز جنازہ پڑھ لے یا پڑھا دے تو نماز جنازہ کی نامشروع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

جس کی جنازے کی نماز ہوگئی اور دوسرا مولوی آتا ہے اور کہتا ہے کہ لاؤ، اس جنازے کی نماز پڑھادوں، وہاں سب یہ کہتے ہیں کہ نماز ہوگئی ہے، بکر کہتا ہے کہ لاؤ میں اپنی پڑھوں تو یہ نماز کیسی ہے؟ دوسرے پڑھنے والے پر کوئی ظلم تو نہیں ہے؟ اس مسئلہ کا صحیح طور پر جواب دیجئے گا۔

الجواب

ہمارے ائمہ حنفیہ کے نزدیک ولی جب نماز جنازہ پڑھ لے یا اس کے اذن سے پڑھ لی جائے تو تکرار نماز جنازہ کی نامشروع ہے۔ درمختار میں ہے:

"تکرارها غیر مشروع"

[الدر المختار، ج ۲، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، ص ۱۲٤، دار الکتب العلمیة بیروت]

لہٰذا اگر ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی تھی یا اس کے اذن سے نماز جنازہ ہوگئی تھی خواہ یوں ہی کہ نماز بے اذن ولی شروع ہوئی اور ولی شریک ہوگیا تو دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہ تھا، یونہی دوبارہ پڑھنے کے لئے کہنا بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۴؍رجب المرجب ۱۴۰۱ھ

مسئله—۸۲۵

بعد تدفین قبر پر سورۂ بقرہ کی اول و آخر آیات پڑھنا مستحب ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

(۱) قبرستان پر مردہ دفنا کر بعد اذان کے سورۂ بقرہ کی آخری آیت پڑھنا پڑھانا کیسا ہے؟ جواب دیں، مہربانی ہوگی۔

(۲) مردہ دفنا کر بعد اذان کے کچھ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

علی اکبر، مدرسہ اصلاح المسلمین

الجواب

(۱،۲) دفن میت کے بعد قبر پر سورۂ بقر کے اول و آخر کی آیتیں پڑھنا مستحب ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

"یستحب ان یقرأ علی القبر بعد الدفن اول سورۃ البقرۃ وخاتمتها"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، مطلب فی دفن المیت، ص۱٤۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۲٦

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ کا بیان!

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کس طرح پڑھائی گئی؟ کس نے امامت کی تھی؟

المستفتی: محمد فاروق نور القادری، لائن بازار، ضلع گوپال گنج، بہار

الجواب

(۱) اس میں علماء کا اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی نماز جنازہ صحابۂ کرام نے پڑھی۔ یہاں تک کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نماز جنازہ اقدس پڑھ لی تو چونکہ ولی جنازہ وہ تھے لہٰذا ان کے بعد کسی نے نہ پڑھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۹/ جمادی الآخر ۱۳۹۸ھ

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم
بہاء المصطفیٰ قادری

مسئلہ-۸۲۷

مردہ کو سرمہ لگانا ناجائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہندوستان میں ہر جگہ رواج ہے کہ مردہ کو سرمہ ضرور لگاتے ہیں، لگانا جائز ہے کہ نہیں؟ کچھ آدمی ناجائز بتاتے ہیں۔ بینوا توجروا۔

محمود عالم، از کلکتہ، کیلا بگان

الجواب

ناجائز ہے۔ ردالمحتار میں ہے: ''لما فی القنية من أن التزئين بعد موتها والامتشاط وقطع الشعر لا يجوز نهر''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[رد المحتار، ج۳، کتاب الصلوة، باب صلوة الجنائز، مطلب فی القرأة عند المیت، ص۸۹، دار الکتب العلمیة بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۲۹ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۲۸

غائبانہ نماز جنازہ عند الاحناف ممنوع ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:
ایک شخص احمد خاں اپنے گھر والوں سے ناراض ہو کر چلے گئے اور انہوں نے دریا میں ڈوب کر خودکشی کر لی۔ ان کی نماز جنازہ ہو سکتی ہے یا نہیں؟ آدمی پرہیزگار بھی تھا، نماز بھی پڑھتا تھا۔ تفصیل سے جواب دینے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ لاش بھی ڈھونڈھنے پر نہیں ملی، دریا سیلاب پر تھا، لگ بھگ ایک ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے۔
مرسلہ: ولی محمد خاں، رسایاں خان پور، ضلع پیلی بھیت

الجواب

صورت مسئولہ میں اس کی نماز جنازہ نہیں، کہ ہمارے مذہب میں نماز جنازہ غائبانہ کا حکم نہیں بلکہ منع ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۲۹

چارپائی پر نماز جنازہ ہو جائیگی مگر زمین پر کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے! کن لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مسئلہ ہذا میں کہ:

(۱) جنازے کی نماز چارپائی پر ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا جنازہ زمین پر ہونے کا کیا مطلب؟ اگر کوئی چیز زمین اور میت کے درمیان حائل ہوگی تو جنازہ زمین پر سمجھا جائے گا یا نہیں؟

(۲) کن لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے؟ اور کیوں نہیں پڑھی جائے؟

المستفتی: محمد فہیم الدین رضوی، مسجد ککو، نوکھا، بیکانیر (راجستھان)

الجواب

(۱) ہو جائے گی مگر زمین پر ہی کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے اور جنازہ خاص زمین پر ہونا ضرور نہیں، تخت یا چارپائی پر ہو جب بھی زمین پر ہونے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ڈاکوؤں، باغیوں اور ناحق لڑنے والوں اور لوگوں پر ناحق غلبہ وقہر کرنے والوں اور اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو قتل کرنے والے اور باغیوں ڈاکوؤں کے تماشائیوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی بشرطیکہ یہ سلطان اسلام کی گرفت سے پہلے معرکہ میں مرجائیں اور نہ پڑھنے میں حکمت دوسروں کو زجر وتوبیخ اور عبرت دلانا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ / جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ--۸۳۰

شیعۂ زمانہ مرتد ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے!

جناب مفتی اعظم ہند، بریلی شریف! السلام علیکم۔

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ:

باز پور کے سرکاری ہسپتال میں رضیہ فیروز نام کی ایک عورت ذات A.N.M. کی پوسٹ پر نوکری کرتی ہے، یہ فرقے کی شیعہ ہے لیکن اس کا ہر کام سنیوں جیسا ہے اور سنیوں سے ہی تعلق ہے۔ یہ اکیلی شیعہ فرقے کے باز پور میں رہتی ہے، اس کے والد صاحب کا ۱۴ر ستمبر کو انتقال ہو گیا ہے لیکن باز پور کی مسجد کے امام صاحب نے ان کی جنازہ کی نماز نہیں پڑھائی۔ یہ عورت ذات ہے، اس کے اوپر اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اب آپ بتائیے کہ امام صاحب کو نماز پڑھانی چاہئے تھی یا نہیں؟ اور یہاں کے رہنے والوں نے تو قبرستان میں دفن بھی ہونے سے روکا لیکن دفن ہو گیا۔ آپ ان باتوں کا جواب میرے پاس جلد سے جلد دینے کی زحمت گوارہ کریں۔

المستفتی: زاہد حسین انصاری

ٹاؤن، پوسٹ سلطان پور پٹی، نینی تال

الجواب

شیعہ زمانہ مرتد ہیں اور مرتد کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے۔ درمختار میں ہے:

"والحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر"

[الدر المختار، ج۲، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ص ۲۳۶، دار الكتب العلمية بيروت]

امام نے درست کیا۔ وھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

نزیل بنارس/ ۱۳ر صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۳۱

قبر کے کھودنے میں اختیار ہے، خواہ قد آدمی کے برابر کھودیں یا نصف قد کے برابر!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

زید کہتا ہے بزرگان دین اور دیگر مردوں کی قبر چھ فٹ اندر کھودنی چاہئے۔ عمرو کہتا ہے اور عورتوں

کے سینہ تک کھودنی چاہئے۔ حکم شریعت کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

المستفتی: رئیس احمد، بلاس پور، ضلع رامپور

الجواب

قبر کی گہرائی میں اختیار ہے، خواہ قد آدمی کے برابر کھودیں، خواہ نصف قد کے بمقدار کھودیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۸۳۲

فعل حرام کے مرتکب سخت گنہ گار ہیں مگر نماز جنازہ پڑھی جائے گی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

نظر محمد بنگلہ دیش سے لائی ہوئی عورت زرینہ خاتون ایک دوسرے سے خرید کر اس سے نکاح پڑھالیا، دو چار دن کے بعد معلوم ہوا کہ زرینہ خاتون حاملہ ہے۔ گاؤں والوں کے لعن طعن کے ڈر سے نظر محمد نے ایک شخص کو ذمہ دار بنادیا کہ زرینہ خاتون کو کسی کے ہاتھ فروخت کردو، اپنا روپیہ نکل آئے۔ اس وکیل نے لے جاکر ایک غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کیا ہے، اس بناپر نظر محمد کو گاؤں نے اپنی برادری سے الگ کردیا ہے۔ نظر محمد کے بھائی کی لڑکی کا انتقال ہوا، اب تک کسی نے نماز جنازہ نہیں پڑھی ہے، ویسے ہی دفن کردیا ہے کہ جب تک شریعت کا حکم نہ معلوم ہو، ہم کچھ نہ کریں گے۔ آیا نظر محمد اور اس وکیل پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ مدلل تحریر فرمائیں اور جواب سے نوازیں۔ فقط۔ والسلام

المستفتی: محمد فاروق

متعلم مدرسہ اہلسنت اشرفیہ مظہر العلوم

متصل نئی مسجد دھان پور بازار، گونڈہ (یوپی)

الجواب

نظر محمد اور اس کا وکیل برتقدیر صدق سوال بہت سخت گناہ گار ہوئے، دونوں پر توبہ فرض ہے مگر

نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے جسے اگر سب نے چھوڑ دیا تو سب گناہ گار ہوئے، ان سب پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۳۳

جس کپڑے پر نماز جنازہ پڑھائی جائے، ورثہ کی اجازت سے اس میں دیگر تصرفات جائز ہیں! حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا نام کیا تھا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین واہل شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) جس کپڑے پر جنازے کی نماز پڑھائی جاتی ہے یعنی جائے نماز، اسی جائے نماز کو امام مسجد جو نماز پڑھاتا ہے وہ اپنے صرف میں کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور اسی جائے نماز کو نمازیوں کے منہ ہاتھ پوچھنے کو مسجد میں کسی کھونٹی میں لگا کر وضو کرنے والے منہ خوشک کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور میت کا جوڑا امام مسجد لے سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) دیگر ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام کیا تھا؟

الجواب

(۱) ہاں ورثہ کی اجازت سے اور میت کا جوڑا بھی امام کو لینا جائز ہے مگر جبکہ بقدر کفایت کما سکتا ہو تو اسے سوال جائز نہیں اور ایسی صورت میں اسے دینا بھی منع۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یوحانذ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۳۰ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۳۴

میت کا کھانا جبکہ عام دعوت کے طور پر نہ ہو تو فقرا اور اغنیا سب کو کھانا جائز ہے مگر اغنیا کو بچنا بہتر ہے! ہندؤں کی تیرہویں کا کھانا سخت ناجائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) میت کا کھانا کیسا ہے؟ اور زید مولانا تیجہ کا کھانا نہیں کھاتے ہیں اور دسواں بیسواں اور چالیسواں کا کھانا کھاتے ہیں۔ ہندؤں میں ان کے یہاں موت کے سلسلہ میں تیرہویں کا کھانا کھاتے ہیں۔ ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

المستفتی: شبیر ولد الن، ساکن موضع ہلاں مکھل

الجواب

جائز ہے جبکہ عام دعوت کے طور پر نہ ہو مگر اغنیاء کو بچنا چاہئے جبکہ میت عام آدمی ہو اور اگر بزرگ دینی ہو تو اس کا کھانا تبرک ہے، امیر و فقیر سب کھائیں اور ہندوں کی تیرہویں کا کھانا سخت ناجائز ہے، زید پر اس سے توبہ لازم ہے اور خاص تیجہ کھانے سے زید کیوں بچتا ہے؟ دسواں بیسواں چالیسوں تیجہ کی طرح ایصال ثواب ہی کی قسمیں ہیں، ان میں تفرقہ فضول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ-۸۳۵

میت کے لئے تلاوت قرآن پاک، اذان و دیگر اذکار جائز و مستحسن ہیں!

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ:

(۱) زید نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھوا کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، اس پر بکر کو اعتراض ہوا کہ ایسا ہم نے کہیں نہیں دیکھا، اس لئے برائے کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) میت کی تدفین کے بعد سب لوگ چلے گئے تو زید نے قبر کے قریب کھڑے ہو کر اذان کہی، اس

پر بکر نے پوچھا، اس کی دلیل قرآن وحدیث سے دو، اس لئے برائے کرم جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیں۔

المستفتی: محمد حنیف احمد قادری

مقام وپوسٹ حضرت شیوڑہ، وایہ پٹوری، ضلع سستی پور

الجواب

(۲،۱) دونوں باتیں جائز ومستحسن ہیں اور بکر کا کہنا کہ ایسا ہم نے کہیں نہیں دیکھا، یا تو محض نادانی ہے یا دیدہ دانستہ بے خبر بنتا ہے اور اگر یہ دوسری صورت ہے تو بکر کا عناد وفساد اعتقاد ظاہر ہے، دلیل بکر ہی سے مانگے، وہ دکھائے کہ قرآن پڑھنے سے کہاں ممانعت ہے؟ اور اذان قبر کو کون سی آیت یا حدیث نے حرام فرمایا؟ اور اگر وہ دلیل نہ دے سکے اور ہر گز نہ دے سکیں گا تو بے دلیل تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی سے منع نہ کرے اور اللہ سے ڈرے اور تفصیل ان دونوں مسئلوں کے جواز واستحسان کی ایذان الاجر فی اذان القبر اور بذل الجوائز وغیرہ رسائل اعلیٰ حضرت میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ

مسئلہ-۸۳۶

میت کی امانت کسی کے پاس رکھی ہو تو بعد تجہیز وتکفین جو کچھ بچے وہ ورثا کا ہے اگر کوئی بات مانع ارث نہ پائی جائے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

حاجی مقبول حسین جو ایک نمازی پرہیز گار آدمی تھے (اب ان کا انتقال ہو چکا ہے) انہوں نے اپنی حالت بیماری میں میرے پاس بطور امانت تقریباً ساڑھے پانچ ہزار روپیہ نقد اور کچھ سامان جس میں ٹین کے صندوق اور سلے وبغیر سلے کپڑے جو سوئم، چہلم وغیرہ فاتحہ میں ملتے ہیں، وہ میرے پاس ہیں، ان کے انتقال کے بعد مرحوم کے علاج، تجہیز وتکفین، فاتحہ، سوئم، چہلم، سہ ماہی وغیرہ میں تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ خرچ ہوگئے۔ مرحوم مذکور کا انتقال ان کے ماموں کے یہاں محلہ باقر گنج میں ہوا تھا۔ نیز ان کے

وارثان میں سوتیلی ماں اور سوتیلی بہن جو (دونوں بیوہ) ہیں ان لوگوں کو بھی کوئی نصیحت یا وصیت اس سامان یا نقدی کے متعلق نہیں کی تھی۔لہٰذا از روئے شریعت مندرجہ بالا سامان ونقدی بقیہ کا کیا مصرف کیا جائے؟ بہر حال جو بھی حکم شرع ہو، اس احقر العباد کو تحریراً مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تا کہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔(نوٹ) مرحوم کے وارثان مرحوم سے ناخوش تھے، نہ ان کے پاس رہتے تھے، بلکہ علیحدہ رہتے تھے۔

المستفتی: شوکت حسین قمر رضوی بریلوی
محلہ ملوکپور، ضلع بریلی شریف (یو۔پی۔)

الجواب

علاج ومعالجہ وتجہیز وتکفین موافق سنت میں جو خرچ ہوا وہ آپ لے سکتے ہیں جبکہ میت نے خرچ کرنے کو کہا تھا یا ورثہ نے کہا، یا آپ نے بشرط رجوع خرچ کیا اور نیاز وفاتحہ میں جو خرچ کیا اس کا مطالبہ ترکہ میت سے آپ کو نہیں پہنچتا اور اگر آپ نے کلی خرچہ محض تبرعاً بے حکم میت و بے شرط رجوع کیا تو مطالبہ کا حق نہیں ہے اور ترکہ میت اس کے وارث کو دینا لازم ہے اور صورت مسئولہ میں بشرط صدق سوال وعدم مانع ارث ووارث دیگر اس کی بہن سوتیلی وارث ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۲ر ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۳۷

مردہ کو ہر اس بات سے اذیت ہوتی ہے جس سے زندہ کو ہوتی ہے! قبرستان میں جوتا پہن کر چلنا، جانور باندھنا، گاڑی گزارنا، غلاظت کرنا شرعاً منع ہے!

مخدوم ومکرم قائم مقام مفتی اعظم ہند علامہ مفتی ازہری صاحب قبلہ دام ظلکم علینا
گزارش خدمت اینکہ مندرجہ ذیل استفتاء حاضر خدمت ہے، جواب مرحمت فرما کر شکریہ کا موقع

عنایت فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ:

ہمارے علاقے میں مسلمانوں کا قبرستان کھلا ہوا ہے یعنی دیوار وغیرہ نہیں ہے اور عام جانور اور مرد وعورت قبروں کے اوپر سے چلتے پھرتے ہیں اور مسلمان اپنے جانوروں کو لے جا کر قبرستان میں باندھتے ہیں یعنی گائے بیل بکرے بکریاں وغیرہ یہ سب جانور قبرستان میں چرتے ہیں اور قبروں کے اوپر پیشاب پاخانہ کرتے ہیں۔لہٰذا مذکورہ بالا افعال سے مردے کی روحوں کو تکلیف ہوتی ہے کہ نہیں؟ اور قبروں کے اوپر سے جوتا پہن کر یا خالی پاؤں یا سائیکل یا کوئی گاڑی وغیرہ لے کر چلنا کیسا ہے؟ اور اپنے جانور یعنی گائے بیل بکری وغیرہ قبرستان میں لے جا کر باندھنے والا گنہ گار ہوگا یا نہیں؟ ایسی حالت میں مسلمانوں کے قبرستان کی حفاظت کرنا مسلمانوں پر (گاؤں والوں) پر ضرور ہے یا نہیں؟ اگر کوئی جان بوجھ کر حفاظت نہ کرے اور اپنے جانوروں کو قبرستان میں لے جا کر باندھے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور پندرہویں شعبان (شب برأت) کو قبرستان میں جا کر درود وفاتحہ پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

المستفتی: محمد تمیز الدین نوری

خطیب الکعبہ مسجد قندھار واڑا، مین روڈ راجکوٹ

الجواب

حدیث شریف میں ہے کہ مردے کو ہر اس بات سے اذیت ہوتی ہے جس سے زندہ کو اذیت ہوتی ہے،قبرستان میں جوتے پہن کر چلنے کی اجازت اس لئے نہیں اور جانوروں کا غلاظت کرنا اور گاڑی وغیرہ گزارنا اور زیادہ سخت ہے اور جانور باندھنا بھی شرعاً منع ہے کہ وہ زمین میں دفن اموات کے لئے مقرر ہے نہ کہ جانور باندھنے کے لئے اور یہ کام بلاشبہ اموات کے لئے سبب آزار ہیں اور ان کا مرتکب سخت گنہگار ہے اور مسلمانوں پر قبرستان کی حفاظت حسب استطاعت لازم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۳۸

جس نے اپنی حیات میں مسلمان ہونے کا اقرار کرلیا ہو بعدہ کوئی قول یا فعل منافی اسلام صادر نہ ہوا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا!

عظیم المرتبت رفیع الدرجات گرامی قدر کرم گستر
حضرت قبلہ مفتی دار العلوم منظر اسلام، بریلی شریف! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مزاج گرامی!

مندرجہ ذیل استفتاء پیش خدمت ہے برائے کرم جلد از جلد جواب ارسال فرمائیں۔ نوازش ہوگی کیونکہ اسے افریقہ روانہ کرنا ہے۔ یہ استفتاء میری معرفت آپ کی خدمت گرامی میں ارسال ہو رہا ہے۔ جواب سے سرفراز فرما کر ممنون فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک عیسائی عورت جسے لوگ عیسائی ہی سمجھتے تھے، اچانک ایکسیڈینٹ میں اس کا انتقال ہوگیا۔ لاش کی جیب سے ایک پرچہ برآمد ہوا جس میں تحریر تھا کہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میں اگر کسی حادثہ کا شکار ہوکر مرجاؤں تو میری تجہیز وتکفین اسلامی طریقہ پر کی جائے۔ اس پرچہ کو پڑھ کر حکومت کے آدمیوں نے لاش مسلمانوں کے حوالہ کردی تاکہ مسلمان اس کو اسلامی طریقہ پر تجہیز وتکفین کریں لیکن جب دفن کرنے کا معاملہ آیا تو بعض مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ ہم اس غیر معروف تحریر پر بھروسہ کرکے اپنے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیں گے، اسی تکرار کے دوران اس مرحومہ عورت کا وکیل آیا اور اس نے مسلمانوں کو موصوفہ کا وصیت نامہ دکھایا، یہ وصیت نامہ اس نے اپنی زندگی ہی میں مرتب کرکے اپنے وکیل کی تحویل میں دے دیا تھا۔ وصیت نامے میں بھی وہی بات درج تھی کہ میں مسلمان ہوں، میرے مرنے کے بعد مجھے اسلامی طریقہ پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ اس وصیت نامے کو سن کر مسلمانوں کا مخالف گروہ بھی موافق ہوگیا اور موصوفہ کی وصیت کے مطابق ہی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ جو کچھ کیا شریعت کی روشنی میں مطلع فرمائیں

کہ انہوں نے ٹھیک کیا ہے یا غلط؟ اسلامی نقطۂ نظر سے انہیں کیا کرنا چاہئے تھا؟ فقط۔

المستفتی: عبدالمجید نوری
مسجد اعظم جامع مسجد روڈ، بنگلور

الجواب

جبکہ اس عورت نے اپنی حیات میں یہ اقرار کیا کہ میں مسلمان ہوں، تو اسے مسلمان جاننا، ماننا، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا لازم جبکہ بعد اقرار کوئی قول یا فعل منافی اسلام اس سے صادر ہونا ثابت نہ ہو۔ مخالفین کی مخالفت بے وجہ شرعی تھی تو محض بیجا تھی اس کے افتراء مسلمانوں کے خلاف کوئی دلیل شرعی نہ تھی تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونا بجا ہی تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۳۹

مالک زمین کی اجازت سے اس کی زمین میں میت کو دفن کر دیا جائے تو اب قبر کھودنا، میت کو نکالنا سخت حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

زید اور بکر دونوں حقیقی بھائی ہیں، بکر کا لڑکا زید کی زمین میں دفن ہے، دونوں بھائیوں کی آپسی رنجش کی بنا پر زید نے اپنے بھائی سے کہا کہ اپنے لڑکے کی لاش میری زمین سے نکالو جبکہ دفن کیے ہوئے تقریباً آٹھ سال ہوئے ورنہ میں اس قبر پر کاشتکاری کروں گا۔ بکر اس پر اپنے لڑکے کی لاش نکالنا چاہا لیکن لوگوں کے کہنے پر مان گیا نہیں نکالا، بکر اس پر بھی راضی ہے کہ اپنی زمین کا بدلہ زمین لے لو یا زمین کی قیمت لے لو، زید اس پر راضی نہیں ہے۔ لہٰذا قرآن وحدیث وکتب معتبرہ سے مفصل ومدلل جواب جلد ارسال فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

الجواب

زید کا لڑکا بکر کی زمین میں اگر بکر کے اذن سے دفن کیا گیا ہے تو اس کی قبر کھودنا اور اسے نکالنا سخت حرام نہایت ظلم غایت درجہ وحشیانہ کام سخت بد انجام ہوگا۔ اس کی قبر کھودنا جائز نہیں۔ درمختار میں ہے:

"ولا یخرج منه بعد اهالة التراب الا لحق آدمی کان تکون الارض مغصوبة أو أخذت بشفعة ویخیر المالك بین اخراجه ومساواته بالارض"

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ص ۱۴۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اور اگر اس کی رضامندی کے بغیر دفن کیا گیا تو اسے اخراج یا ہموار کرنے کا حق ہے۔ حدیث میں ہے:

"لیس لعرق ظالم حق"

[مسند امام احمد ابن حنبل، ج۷، باب حدیث عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث-۲۳۱۵۹، ص۵۶۹، مطبع عالم الکتب بیروت]

مگر اس کے لئے افضل و بہتر وموجب اجر وثواب یہی ہے کہ قبر سے نہ نکالے نہ اس کی قبر کو برابر کرے کہ بالفرض اگر وہ جبراً اس کی زمین میں دفن کیا گیا تو اس میں مردہ کا کیا قصور ہے؟ اور قیمت زمین یا زمین نہ لینا مزاحمت ہے جو مذموم وناشائستہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۸ر رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح وصواب والجیب مصیب ومثاب۔ اتنے زمانے کے بعد قبر کھودنے کا مطالبہ سراسر غلط وباطل ہے اور بکر کی زیادتی ہے، اسے توبہ تقدم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دار الافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی

مسئلہ-۸۴۰

گیارہویں شریف کی فاتحہ کا طریقہ! غوث پاک کا یوم وصال کیا ہے؟

لائق احترام مکرمی جناب! ہدیہ سلام مسنون!

بعد ادب واحترام خدمت گرامی میں عرض اینکہ ایک بات ناچیز کی سمجھ میں نہیں آئی کہ گیارہویں شریف کی فاتحہ جو غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک پر پیش کیا جاتا ہے، آخر وہ کس طرح کیا جائے؟ اور کیا وہ دن ان کے پردہ فرمانے کا دن ہے؟ یا پیدائش کا؟ لہٰذا حضور والا سے استدعا ہے کہ

تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں تاکہ ناچیز کے دل میں سکون پیدا ہو۔اس طرح ناچیز مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے والا ہے اور زیادہ کیا عرض کروں۔

الجواب

سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص تین بار، سورۂ فلق، سورۂ ناس، سورۂ فاتحہ پڑھ کر دعا کریں کہ اس تلاوت اور ماحضر کا ثواب روح پر فتوح حضرت شیخ عبدالقادری جیلانی غوث اعظم کو پہنچے اور گیارہویں تاریخ کو عوام حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وصال گمان کرتے ہیں اور وصال کی تاریخ ۱۷ ربیع الآخر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۳ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۴۱

قبرستان کے خودرو پیڑ اگر ہرے بھرے ہوں تو انہیں نہ کاٹا جائے! ان پیڑوں کے مالک یا ورثا کا پتہ نہ ہو تو ان کو بیچ کر مصالح مسلمین میں خرچ کرنا جائز ہے! قبرستان میں مکان بنانا، دیگر دنیوی امور کو انجام دینا حرام ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہمارے یہاں ایک قبرستان ہے جس کا کوئی متولی نہیں ہے کہ وہ کس کا وقف کردہ ہے سارے گاؤں کے مسلمان ہی اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اس میں بہت سے پیڑ خودرو پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے کسی مسلمان کا جب کبھی انتقال ہوتا ہے تو اس سے پیڑ کاٹ کر اسی کا پٹاؤ دیا جاتا ہے۔

(۱) کیا یہ پٹاؤ دینا ہر امیر وغریب کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے یہاں کوئی دینی درسگاہ بھی نہیں ہے۔ کیا اس کے پیڑ بیچ کر مدرسہ کی تعمیر میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) قبرستان میں رہنے کے لئے مکان بنانا کیسا ہے؟ اور اس میں بیت الخلاء کے گندے نالے بھی نکالے جا رہے ہیں اور عام راستہ بھی اسی میں ہے جب کہ ہم نے اپنی زندگی میں دیکھا کہ قبرستان میں کوئی جگہ قبر سے خالی نہیں ہے اور جان بوجھ کر یہ کام کیا جا رہا ہے اور دنیوی تمام کام مثلاً گاڑی، بیل حتی

کہ ان کے کھانے کا چارہ بھی اس میں رکھتے ہیں جبکہ پکے سنی مسلمان ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔ فقط۔ والسلام

المستفتی: شفیق احمد پیش امام

دیوی پورہ، ڈاکخانہ خاص، بھوجپور، مراد آباد

الجواب

(۱) خودرو پیڑ اگر ہرے بھرے ہوں تو انہیں نہ کاٹنا چاہئے اور خشک پیڑوں کو کاٹنے میں حرج نہیں اور پیڑوں کے مالک کا پتہ نہ ہو نہ اس کے ورثہ کی خبر ہو تو ان کو بیچ کر مصالح مسلمین میں خرچ کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز وحرام اور باقی امور مذکورہ بھی حرام اشد حرام اور اس کے مرتکب سخت گنہ گار مستوجب نار ہیں، توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی

مسئلہ-۸۴۲

قبر کو اوپر سے پختہ کرنا جائز ومباح ہے!

اس مسئلہ میں علمائے اہلسنت ومفتیان دین متین کیا فرماتے ہیں کہ:

ہمارے یہاں کے امام صاحب اور دوسرے لوگ جو دیندار ہیں، کہتے ہیں میت کی پختہ قبر بنانا گناہ ہے اور اصراف بیجا میں شمار ہے۔ دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی اور ولی اور اماموں کی قبر پختہ کیوں بنائی جاتی ہیں؟ میں الجھن میں ہوں، میرے یہاں کے قبرستان کی پوزیشن عجیب ہے، جس میں عام راستہ گاڑی بیل، مویشیوں کا گھاس چرنا، محرم چہلم، شریف کا میلہ لگتا ہے، حلوائی وغیرہ کا قبروں پر دکان،

بٹھیاں لگانا، ایسی حالت پر غور کرتے ہوئے والد کی قبر پختہ بنانا چاہتا ہوں۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب بطور سرفراز نامہ ارسال فرمایا جائے۔

الجواب

قبر کو اوپر سے پختہ کرنا جائز ومباح ہے بلکہ بعض حالات میں حفظ قبر کے لئے ضروری ہے، اسے ناجائز وگناہ کہنے والا مقابر شکن، وہابی بے دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۵ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۴۳

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی! نماز میں پائجامہ یا تہبند پلٹنا مکروہ تحریمی ہے، اس سے نماز واجب الاعادہ ہوگی!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ:

(۱) خودکشی کیے ہوئے کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جن لوگوں نے جنازے کی نماز نہیں پڑھی، ان لوگوں کا کیا کرنا چاہیۓ؟

(۲) پائجامہ یا تہبند نماز کے اندر، اوپر کی طرف لپیٹنا کیسا ہے؟

المستفتی: نعیم الدین، مرشد آباد، بنگال

الجواب

(۱) قصداً خودکشی سے جو مر جائے، اس کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ وہ کہ بعض کے انجام دینے سے سب کے سر سے گناہ ٹل جائے ورنہ سب گناہ گار ہوں گے۔ اگر اس جگہ کے تمام لوگوں نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو سب گناہ گار مستحق نار ہوئے، اگر کچھ لوگوں نے نہ پڑھی تو اگر اعتقاد یہ تھا کہ اس کی نماز جنازہ ناجائز ہے تو وہ اس خیال سے گناہ گار ہوئے، ان پر توبہ لازم ہے۔ درمختار میں ہے:

"(من قتل نفسه) ولو (عمداً يغسل و يصلى عليه) به يفتي، وان كان اعظم وزرا من قاتل غيره"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المحتار، ج۳، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ص۱۰۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

(۲) مکروہ تحریمی ہے اور نماز واجب الاعادہ۔ درمختار میں ہے:

''وکرہ کفہ ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم او ذیل الخ''

[الدر المختار، ج۲، کتاب الصلوۃ، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا، ص۴۰۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

ردالمحتار میں ہے:

''قولہ (ای رفعہ) ای سواء کان من بین یدیہ او من خلفہ عند الانحطاط للسجود بحر وحرر خیر الرملی ما یفید ان الکراھۃ فیہ تحریمیۃ اھ''

[ردالمحتار، ج۲، کتاب الصلوۃ، مطلب فی کراھۃ التحریمۃ والتنزیھۃ، ص۴۰۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اور یہ حکم دونوں صورت میں ہے۔ تہبند کو اس کی وضع معتاد سے زائد پر پلٹ کے اور پائجامے کو گھرس کے نماز پڑھے یا نماز کے اندر یہ فعل کرے۔ اسی ردالمحتار میں ہے:

''قولہ (کمشمر کم او ذیل) ای کما لو دخل فی الصلاۃ وھو مشمر کمہ او ذیلہ الخ''

[ردالمحتار، ج۲، کتاب الصلوۃ، مطلب فی کراھۃ التحریمۃ والتنزیھۃ، ص۴۰۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

درمختار میں ہے:

''کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا''۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۲، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، ص۱۴۷/۱۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۴۴

کیا والدین کے قدم چومنے سے حج کا ثواب ملتا ہے؟ بوسہ قبر عوام کو نا جائز ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ:

ایک عالم صاحب نے اپنے بیان میں ماں باپ کی عظمت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اگر بیٹے کو حج کا شوق ہو اور زادراہ سے مجبور ہو تو وہ اپنے ماں باپ کے قدم چوم لے تو حج کا ثواب مل جائیگا۔ اور اگر اس کے ماں باپ کا انتقال ہو گیا ہو تو ان کی قبر کی پائنتی کی مٹی آنکھوں سے لگا کر چوم لے تو حج کا

ثواب مل جائے گا۔اسی طرح اولیائے کرام کی مزار کی ہم خاک چومیں تو کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟ جواب سے مطلع فرمائیے۔ ہمارے یہاں جب بھی کوئی بزرگان دین تشریف لاتے ہیں تو مصافحہ کرتے وقت ہاتھوں کو چومتے ہیں۔

بعض لوگ ہمارے اس فعل کو سجدہ سے تعبیر کرتے ہیں۔سجدے کے ارکان کتنے ہیں؟

المستفتی: عبدالمجید نعیمی قادری سنی حنفی

پیش امام جامع مسجد، شیر پور ضلع مرادآباد

الجواب

عالم صاحب نے جو بیان کیا، میری نظر سے نہ گزرا اور بوسۂ قبر عوام کو ناجائز ہے اور اسے سجدہ کہنا جہالت ہے۔سجدہ پیشانی کو زمین پر رکھنے سے عبارت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۳۰ رشعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۴۵

غیر مملوکہ زمین سے قبروں کو منہدم کر کے مسجد بنانا ناجائز ہے!
اس جگہ نماز پڑھنا حلال نہیں، وہ جگہ مسجد بھی نہ ہوگی!

محترم قبلہ اختر رضا خاں صاحب! السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل کے بارے میں کہ:

(۱) زید نے مسلمانوں کی قبر توڑ کر مسجد تعمیر کرائی۔ یہ مسجد ہے یا نہیں؟ اس کا فعل کیسا ہے؟

(۲) اس مسجد میں نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) زید پر ازروئے شرع کیا حکم ہوتا ہے؟

المستفتی: خادم علی کیراف نیوگوند، گینز یما پوشہید کاٹھلیا، جاج مئو، کان پور

الجواب

(۱،۲،۳) جن زمین پر قبریں تھیں وہ اگر زید کی مملوکہ نہ تھیں تو زید کی قبریں توڑنا اور مسجد بنانا جائز

نہ تھا، اس پر توبہ لازم ہے اور اس جگہ نماز پڑھنا حلال نہیں اور وہ جگہ مسجد نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۴۶

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کا بیان!

محترم المقام قبلہ مفتی صاحب! السلام علیکم

التماس خدمت اقدس میں ہے کہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ:

ایک شخص اپنی دوران تقریر میں یہ کہتا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ نہ پڑھائی گئی، جو بھی آتا گیا وہی سلام پڑھتا گیا اور واپس ہوتا گیا۔ جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: منور خاں قادری

الجواب

اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ حضور اقدس صلی المولیٰ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز ہوئی یا نہیں؟ ایک جماعت کا یہی قول ہے جو مقرر نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ دوسری جماعت کا کہنا یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر تسکین فتنہ میں مشغول تھے، لوگ حضور کے جنازہ پر آتے اور نماز پڑھ کر چلے جاتے، پھر صدیق اکبر نے نماز پڑھی اور ان کے بعد کسی نے نہ پڑھی۔ رسالہ مبارکہ النھی الحاجز ملاحظہ کیجئے۔ نام اقدس پر ؐ وغیرہ بنانا ناجائز ہے، پورا درود شریف لکھا کریں۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۹/ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ/ ۱۵/فروری ۱۹۷۲ء

صح الجواب۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف

مسئلہ-۸۴۷

غیر مسلموں سے چندہ لینا کیسا؟ اولیائے کرام کے لئے تیار کیا گیا کھانا تبرک ہے!

حضرت مولانا مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

ہمارے شہر میں ایک ولی اللہ کی درگاہ ہے، ان کا سالانہ عرس بھی ہوتا ہے، یہاں کے ممبران اور دوسرے حضرات سب مل کر پورے شہر میں چندہ کرتے ہیں، یہ چندہ مسلمان اور غیر مسلم تمام لوگوں کے پاس سے لیتے ہیں اور ان پیسوں سے کھانا پکاتے ہیں اور سب لوگوں کو کھلاتے ہیں، مسلمان غیر مسلم اور غرباء اور امراء تمام لوگوں کے لئے یہ دعوت ہوتی ہے، سب لوگ آکر کھاتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) درگاہ کے لئے غیر مسلموں سے چندہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور وہ خود دے تو لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) مسلمان جو غریب ہیں، ان کے سوا سب لوگ یعنی غنی بھی یہ کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) یہ کھانا صدقہ ہے یا تبرک؟

المستفتی: محمد سرمد پاشا قادری

قول پیٹ، ہاسپیٹ، ضلع بلاری (کرناٹک)

الجواب

(۱) غیر مسلموں سے چندہ مانگنا جائز نہیں۔

حدیث میں ہے:

"نهينا عن زبد المشركين"

[مسند البزار البحر الذخار، باب روی عیاض بن حماد، موسسۃ علوم القرآن بیروت]

ہمیں مشرکوں کے جھاگ سے منع فرمایا گیا ہے اور خود بخوشی عاجزانہ بغیر بدلہ کی نیت کے دیں تو رخصت ہے مگر بچنا بہتر ہے اور اگر احسان دھرنے کے طور پر دیں یا رسوم شرک میں معاوضہ چاہیں تو اُن کا چندہ لینا بہر حال حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۲) وہ کھانا تبرک ہے، سب کھائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۴؍صفر المظفر ۱۴۰۴ھ/ در سفر

مسئلہ-۸۴۸

قبر پر اذان دینا شرعاً جائز و مستحسن ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ:

(۳) ہمارے یہاں کچھ روز سے قبرستان میں اذان ہونے لگی ہے، مردہ کو دفن کرنے کے بعد اذان دیتے ہیں۔ لوگوں کو اس سے بہت شکایت ہے، اذان کا ثبوت کہیں نہیں ملتا اور یہ کہتے ہیں۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی اذان دی تھی؟ ہمیں آپ ان تینوں سوالوں کا جواب سند وثبوت کے ساتھ مرحمت فرمائیں۔ فقط۔ والسلام

المستفتی: امانت شاہ نقشبندی

الجواب

(۳) قبر پر اذان دینا شرعاً جائز و مستحسن ہے اور یہ تلقین میت کی ایک شکل ہے، تلقین میت کا حکم حدیث شریف میں موجود ہے اور جواز کے لئے یہی بس ہے کہ شرع مطہر سے ممانعت وارد نہیں تو اگرچہ بعینہ اس اذان کا ثبوت نہ ہو مگر اصل جواز سے مانع کوئی دلیل شرعی نہیں اور جب ممانعت ثابت نہیں تو ممنوع جاننا اور منع کرنا خود ممنوع ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی ایذان الاجر فی اذان القبر میں ملاحظہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
شب ۲؍محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

مسئلہ-۸۴۹

قبرستان کے کنویں کا پانی پینا جائز ہے! قبرستان کے درختوں کا حکم! قبرستان میں جانور چرانا، باندھنا ناجائز و حرام! جب مرد و عورت اور بچوں کے جنازے جمع ہوں تو نماز جنازہ میں ان کی ترتیب و دعا کیسی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے متعلق کہ:

(۱) احاطۂ قبرستان میں ایک کنواں ہے جس کا پانی بیس ہاتھ نیچے سے کھنچتا ہے اور کنواں سے پانچ ہاتھ فاصلے پر قبریں موجود ہیں، آیا اس کنواں کے پانی سے وضو، غسل کرنا اور پینا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(۲) قبرستان میں جو پیڑ لگے ہیں یا لگائے جائیں تو اس کا پھل کون کھا سکتا ہے؟ نیز اکثر لوگ قبرستان میں اپنے بیل بھینس، گائے بکری چرانے کے لئے لاکر باندھتے ہیں، اسی قبرستان میں تمام جانور پیشاب پاخانہ بھی کرتے ہیں، ایسا کرنا گناہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(۳) مردوں عورتوں اور بچوں کے جنازے کو ایک ساتھ رکھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ دعائیں الگ الگ ہیں اور نیت میں بھی تھوڑا فرق ہے، اگر پڑھی جائے تو جنازے رکھنے کی ترتیب کیا ہوگی؟ بینوا توجروا۔

خاکپائے مفتی اعظم ہند

عبدالقدوس مظہر القادری، چوپڑا، بائسی، پورنیہ (بہار)

الجواب

(۱) جائز ہے جبکہ اس میں کوئی نجاست یقینی طور پر معلوم نہ ہو، محض وہم پر حکم نجاست نہ ہوگا۔

”لأن اليقين لا يزول بالشك“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الاشباہ والنظائر، ج۱، ص۱۸۳، زکریا بکڈپو]

(۲) پیڑ جس نے لگایا وہ پیڑ اور پھل اس کی ملک ہے، بغیر اس کی اذن کے دوسرا پھل نہیں کھا سکتا اور جانوروں کو قبرستان میں چرانا حرام ہے، اس کے مرتکب پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) سب کی نماز ایک مرتبہ پڑھیں یا علیحدہ، ہر ایک کی پڑھیں، اختیار ہے۔ پھر جبکہ سب پر ایک ہی مرتبہ نماز جنازہ پڑھنا ہو تو تیسری تکبیر میں بڑوں اور بچوں کی دعائیں پڑھیں اور جنازے یوں رکھے جائیں کہ پہلے امام کے قریب مردوں پھر بچوں، پھر عورتوں کے جنازے رکھیں۔

جوہرہ نیرہ میں ہے:

”واذا اجتمع جنائز فا لامام بالخيار ان شاء صلى عليها كلها صلوٰة واحدة وان شاء صلى على كل ميت عليحدة وان اجتمعت جنائز من رجال و نساء و صبيان وضعت جنائز

الرجال مما یلی الامام ثم الصبیان بعدھم ثم النساء"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الجوھرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری، ج۱، کتاب الصلوۃ، مطلب فی کیفیۃ الصلوۃ علی المیت، ص۲۶۶/۲۶۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۰/ ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ / ۲/ دسمبر ۱۹۷۶ء

مسئلہ — ۸۵۰

قبر پر اذان دینا جائز و مستحسن ہے، تیجہ، دسواں، چالیسواں جائز ہے!

برادران اسلام سے اپیل ہے کہ آپ میت کے بارے میں بھی مسئلہ لکھیں کہ:

موت کے وقت قبرستان میں قبر کے پاس اذان دینا یا قبر کے اندر مٹی دینا اور تیجہ یا سوئم کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے جیسے جاہل آدمی کو جواب ضرور دیں۔ اللہ سے دعا ہے آپ اس پر غور فرمائیں۔ فقہائے حنفی کے نزدیک جواب دینا۔

سندر دھرم شالا، موہن ٹاکیز روڈ
محمود ساب رکشا الے کی دکان، کوٹہ (راجستھان)

الجواب

قبر پر اذان دینا جائز و مستحسن ہے کہ متعدد حدیثوں سے اس کا جواز ثابت ہے، از انجملہ یہ کہ حدیث میں فرمایا کہ اپنے مردوں کو "لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کرو، جو ابھی مرا نہیں بلکہ نزع میں ہے، وہ مجازاً مردہ ہے، حقیقت میں مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے تو جب اسے بہ حکم حدیث تلقین جائز ہوئی تو جو مردہ ہو گیا اور اب قبر میں اس سے سوال کی گھڑی آ گئی اور حدیث میں وارد ہوا کہ مردہ جب رکھا جاتا ہے، شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور جب فرشتے سوال کرتے ہیں کہ میرا رب کون ہے، اپنی طرف اشارہ کرتا ہے تو اس کے لئے تلقین بہ درجۂ اولیٰ جائز اور حدیث پر عمل ہے کہ حقیقت میں اب وہ مردہ ہے اور اذان میں لا الٰہ الا اللہ کی تلقین بدرجۂ اتم و اکمل حاصل ہے۔ مفصل ایذان الاجر میں دیکھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ تختے لگا کر مٹی ڈالنا بھی جائز ہے بلکہ یہی حکم ہے، قبر کے اندر ڈالنے کا حکم نہیں۔

درمختار میں ہے:

"ویھال التراب علیه الخ"

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوٰة، باب صلوٰة الجنائز، ص۱٤٢، دار الکتب العلمیة بیروت]

اور تیجہ، دسواں، چالیسواں بھی جائز و مستحسن ہیں کہ ان سے مقصود، میت کے لئے ایصال ثواب ہے، بلاشبہ جائز ہے۔

درمختار میں ہے:

"الاصل ان کل من اتی بعبارة ما له جعل ثوابها لغیره وان نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الادلة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الدر المختار، ج۳، باب الحج عن الغیر، ص۱۱٠۱، مطبع دار الکتب العلمیة، بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مسئلہ-۸۵۱

قبل تدفین میت کے گھر پکا ہوا کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کی وفات ہوگئی اور زید کو مدفون کرنے سے پہلے زید کے گاؤں والوں نے کھانا کھایا اور امام صاحب نے بھی کھانا کھایا، امام صاحب صبح سے لے کر شام تک کچھ نہیں کھایا تھا، بھوک کی وجہ سے امام صاحب کی حالت ہی بہت خراب ہوگئی تھی، بکر کا قول ہے کہ میت کو بغیر دفن کیے امام صاحب نے جو کھانا کھایا وہ کھانا ان کے لئے ناجائز و حرام ہے، بحوالہ کتب جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

سائل: محمد سلیمان

نوانگلہ، بھوجی پورہ، بریلی شریف

الجواب

بکر کا قول غلط ہے، وہ غلط مسئلہ بتا کر خود مرتکب حرام ہوا، توبہ کرے۔ زید پر

التزام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۶؍رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

مسئلہ-۸۵۲

عام میت کا کھانا اغنیا کو نہ کھانا چاہئے! ایصال ثواب کا طریقہ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ:

(۱) زید نے ایک شخص کے تیجے کی فاتحہ کی اور ایصال ثواب اس طرح کیا: اے رب! یہ جو کچھ قرآن خوانی اور تلاوت وغیرہ ہوئی اور اس کھانے وغیرہ کا جس کا انتظام کیا ہے، کچا پکا، سب کا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو ثواب پیش ہے، بعدہٗ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رضی اللہ عنہم، ملائکہ علیہم السلام وجملہ مومنین ومومنات ومسلمین ومسلمات کو اور اس شخص کو جس کے آج تیجے کی فاتحہ ہے، ثواب پہنچے۔ آیا اس کھانے کو اغنیاء کھائیں یا نہیں کھائیں؟ اگر نہ کھائیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟ تیجے وغیرہ کا کھانا اغنیاء کو کیوں نہیں کھانا چاہئے؟

(۲) زید نے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نیاز کی اور ایصال ثواب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو پھر انبیائے کرام پھر اولیائے عظام بالخصوص غوث پاک پھر عام مومنین ومومنات کو، مسلمین ومسلمات کو کیا۔ آیا اس جگہ پر زید کا عام مومنین ومومنات کو، مسلمین ومسلمات کو ثواب پہنچانے کا قصد وارادہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ اثر اب جو تیجے اور چالیسویں وغیرہ کی فاتحہ میں کھانے پر مرتب ہوئے ہیں، ہوئے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئے تو کیوں نہیں ہوئے؟ اگر بار خاطر عاطر نہ ہو تو عربی عبارت کا ترجمہ اردو میں کردیا جائے تاکہ عوام کو آپ کے الفاظ سے تسکین ہوسکے۔ ایک عرض اور ہے کہ تیجے کی فاتحہ کی طرف اہتمام کے وقت نبی کریم علیہ السلام وحضور غوث پاک کی ارواح پاک کو ایصال ثواب کا قصد وارادہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اور قصد وارادے کے وقت نبی کریم کو غوث پاک کو مقدم رکھنا کیسا ہے؟

سائل: محمد عمر، کانکرٹولہ

الجواب

(۱،۲) اگر وہ میت عام آدمی ہے، بزرگان دین سے نہیں تو اس کی طرف سے جو کھانا دیا جاتا ہے، اغنیاء کو کھانا بہتر نہیں ہے اور سائل کی خط کشیدہ ہر دو عبارت سے عام مردوں کی طرف تصدق اور بزرگان دین کی نیاز میں فرق خود ظاہر ہے اور اس میں امتیاز بحکم عرف وعادت خود معلوم ہے ورنہ سائل خود بتائے کہ اس نے کس وجہ سے پہلی صورت میں "جس کے تیجہ کی آج فاتحہ ہے" اور دوسری صورت میں زید نے "حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی الخ" کیوں کہا؟ آخر سائل کے ذہن میں کوئی وجہ فرق تو ضرور ہوگی۔ اور جو اشکال سائل نے تحریر کیا وہ اس کی دونوں عبارتوں پر وارد ہوتا ہے۔ اب جو سائل کا جواب ہوگا وہی ہمارا جواب ہوگا اور ہر فاتحہ میں نبی کریم وغوث پاک کی ارواح طیبہ کے لئے ایصال ثواب کر سکتے ہیں اور نبی کریم وغوث پاک کو مقدم ہی رکھنا چاہئے۔ واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں از ہری قادری غفرلہٗ

۲۳ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۵۳

تیجے کے چنے اغنیا کو نہ کھانا چاہئے، اگر میت عام آدمی ہو!
تیجے کے چنے کھانے سے کیا دل سیاہ ہو جاتا ہے؟

محترم ومکرم ومعظم بخدمت مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ! السلام علیکم

بعد سلام کے گزارش ہے کہ میں کچھ مسائل جو قرآن وحدیث سے ثابت ہوں، معلوم کرنے کا خواہشمند ہوں، آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمانے کی زحمت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

(۱) میت کے تیسرے دن جو چنے پڑھے جاتے ہیں تو وہ کلمہ شریف پڑھے ہوئے چنے کیا عام مسلمان عام طور پر کھا سکتے ہیں؟ اور جو یہ کہے کہ وہ چنے کھانے سے قلب یعنی دل سیاہ ہوتا ہے تو وہ شخص کون ہوا؟ یا چنے کھانا کیسا ہے؟ جواب دیں۔

(۲) میت کے تیسرے دن تیجہ درست ہے یا کہ دوسرے دن؟ یا چوتھے دن؟ جواب دیں۔

ناچیز احقر العباد عبدالواحد (پیش امام) مسجد جھتہ پوروہ، پوسٹ مجگئی، ضلع کھیری

الجواب

(۱)　میت اگر عام آدمی ہو تو اس کے پچھے وغیرہ غنی کو کھانا، لینا بہتر نہیں اور وہ بزرگان دین سے ہے تو اسکی نیاز کا کھانا تبرک ہے، سب کو کھانا چاہئے جیسا کہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے تصریح کی ہے، دیکھو فتاویٰ عزیزیہ اور اس کا سیاہ ہو جانا اس کے حق میں ہے جو کسی کے مرنے کا منتظر ہو کہ اس کے پچھے وغیرہ کھانے کو ملیں گے، سب کے لئے نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)　جب چاہیں کہ اس میں شرعی کوئی تعیین نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۵ رجمادی الآخرہ ۱۴۰۷ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ۔۸۵۴

حضرت عزرائیل علیہ السلام کا روح نکالنا! تیجہ معمولات اہلسنت سے ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱)　زید کا کہنا ہے کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام جس وقت روح قبض کرنے کے لئے جاتے ہیں تو خدا حکم کرتا ہے کہ اس بندے کا خاتمہ ایمان پر کرو اور اس کا خاتمہ کفر پر۔ الغرض خدا جیسا حکم دیتا ہے، حضرت عزرائیل علیہ السلام حکم کے مطابق روح نکالتے ہیں۔ بکر اب اعتراض کرتا ہے کہ خدا کی طرف سے صرف روح نکالنے کا حکم ہوتا ہے اور بکر کا یہ بھی کہنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا حکم ہوتا ہے تو ہمارا تیجہ چالیسواں، کلمہ طیبہ کا پڑھنا وغیرہ وغیرہ سب بیکار ہے۔ از روئے شریعت زید کا کہنا کیسا ہے؟ اگر غلط ہے تو زید کے لئے کیا حکم ہے؟

محمد عثمان رضوی قادری، موضع سموخاں، ڈاکخانہ رنبا، ضلع بریلی شریف

الجواب

(۱)　زید کا قول محتاج دلیل ہے اور بکر کو اس سے طلب دلیل کا حق پہنچتا ہے، باقی اس کا یہ کہنا کہ صرف

اس کی روح نکالنے کا حکم ہوتا ہے یہ بھی محتاج دلیل ہے، تیجہ وغیرہ معمولات اہلسنت کا قاعدہ ہے مسلم میت کو اس کا فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

دارالافتاء منظر اسلام، بریلی شریف

مسئلہ-۸۵۵

فرضی قبر بنانا، اسے باقی رکھنا ناجائز وحرام! فرضی قبر بنوانے میں مدد کرنے والا گنہ گار ہے! جہاں انتقال ہو، وہیں دفن کرنا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی خصوصیت ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک بزرگ کا جہاں انتقال ہوا، وہیں مدفون ہوئے، وہیں ان کا مزار ہے، وہیں عرس وغیرہ ہوتا ہے۔ بعد کو اس بزرگ کا جہاں وطن ہے، اسی وطن اصلی میں ان کی زوجہ نے انتقال کیا اور وہ اپنی زمین کے ایک گوشہ میں مدفون ہوئیں، وہ زمین کافی وسیع ہے پھر ان کی زوجہ کی قبر پختہ کی گئی اور ان کی زوجہ کی پختہ قبر کے ساتھ اس بزرگ کی بھی فرضی قبر تیار کی گئی۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ:

(۱) فرضی قبر بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اور فرضی قبر جو بن چکی ہے اور باقی فرضی قبر کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۲) جب یہ فرضی قبر تیار ہو رہی تھی تو وہاں پر ایک عالم دین بھی موجود تھے۔ حتی کہ فرضی قبر مکمل ہوگئی جب تک وہ عالم دین اسی جگہ فرضی قبر بنانے اور اس کے پاس آیا جایا کرتے اور ٹھہرا کرتے تھے، یعنی وہ بلائے جاتے تھے، انہوں نے فرضی قبر بنانے کا اعلان بھی سنا اور بنتے دیکھا مگر احکام قبر کی ان کو اطلاع نہیں بلکہ خاموشی اختیار کیا۔ لہٰذا ایسے علمائے دین کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۳) ایسی صورت میں جبکہ اس سرزمین پر دو قبریں موجود ہیں، ایک اصلی قبر ہے اور دوسری فرضی قبر تو اصلی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اصلی قبر والی میت کے ایصال ثواب کے واسطے باقی ماندہ زمین پر محفل میلاد شریف وقرآن خوانی ودعوت طعام وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اصلی قبر والی مرحومہ کے نام پر جو محفل کی جائے تو اس میں مسلمان شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) اور اسی سرزمین پر اس بزرگ کے دیگر مریدوں نے گیارہویں شریف کی محفل کی اور ایک عالم دین کو اس مجلس میں شرکت کی دعوت دی تو اس عالم دین پر اصلاح بانی فرضی قبر کرنا ضروری ہے یہ سمجھ کر اس کی دعوت قبول کر لی اور شریک محفل ہوئے اور اپنی تقریر میں فرضی قبر کے احکام شرعیہ کو مفصل طور پر بیان کیا اور بتایا کہ فرضی قبر بنانا حرام وناجائز ہے اور اس فرضی قبر کے واسطے اس کے نام پر کوئی محفل یا فاتحہ خوانی یا رسم قبر ادا کرنا ناجائز وحرام ہے۔ لہٰذا اس عالم دین کا اس مجلس میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس عالم کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) اس عالم دین کے اصلاح کرنے سے بانی فرضی قبر نے احکام شرع کو قبول کیا اور فرضی قبر کے ساتھ رسومات ادا کرنے سے پرہیز کیا اور اپنی غلطی کو تسلیم کیا تو اب اس شخص کی جائز محفلوں میں علمائے دین کا شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسلمان شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

المستفتی: محمد قمر عالم
باتھ اصلی، سیتا مڑھی (بہار)

الجواب

(۱) فرضی قبر بنانا حرام اور اسے باقی رکھنا گناہ در گناہ اور بانی گناہ گار۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) انہیں لازم تھا کہ حکم شرع بتاتے اور بہ صورت عدم تعمیل حکم شرع ان لوگوں سے احتراز کرتے۔ اب کہ انہوں نے میل جول ان لوگوں سے رکھا اور منع نہ کیا وہ گناہ گار ہیں، توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے اور اس جگہ محفل میں شرکت بھی جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ان عالم پر الزام نہیں اور ان کی اقتدا جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

شب ۲۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

صح الجواب۔ جہاں انتقال ہو، وہیں دفن کرنا انبیاء کرام کی خصوصیات سے ہیں، ان بزرگ کو وہیں دفن کرنا بھی درست نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۵٦

کفن کے علاوہ مردہ کی چادر میت کے ورثا کی ملک ہے، انہیں اس کے صرف کا اختیار ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) مردے کی چادر کسی شخص کو دینا جائز ہے یا مسکین یا غریب یا فقراء یا طالب علم کو؟ ان میں سے سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ اور کس کو دینے سے مردے کو زیادہ ثواب ملے گا؟ صریح جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) مردے کے چادر کو اُٹھا کر کے اگر کوئی شخص فروخت کر کے شب قدر مناتے ہیں، یہ کہاں تک صحیح ہے؟ ملاحظہ فرمایئے اور دیگر اخراجات میں لا سکتا ہے یا نہیں؟

آپ کا نیاز مند: سجاد حسین مستری

محلہ بہاری پور، معماران، بریلی شریف

الجواب

(۱) مردے کے چادر کے اوپر جو چادر علاوہ کفن کے اوپر سے ڈالی جاتی ہے، ورثہ میت کی ملک ہے انہیں اختیار ہے جس کو چاہیں دیں یا نہ دیں، اپنی ملک پر باقی رکھیں۔ فقیر و مسکین کو دینا بہتر ہے اور دینے میں مردے کو ثواب پہنچنے کی نیت کریں اور طالب علم جبکہ نادار ہو تو اور اچھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ
۱۵ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

الجواب صحیح۔ بہاء المصطفیٰ | الجواب صحیح۔ تحسین رضا غفرلہٗ

مسئلہ-۸۵۷

اگر میت کو برص کا مرض لاحق تھا تو اس کی وجہ سے ترک غسل ونماز جنازہ وغیرہ ناجائز وگناہ ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسئلوں میں کہ:
ہمارے یہاں ایک شخص کو برص کا مرض تھا، ہاتھ پیر پھٹ گئے تھے، ایسے شخص کی نماز اور غسل درست ہے یا نہیں؟ جبکہ مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور بوڑھا ہو کر مرا۔ مگر امام صاحب نے نہ غسل دلوایا نہ نماز جنازہ پڑھی اور تہجید بھی نہیں کیا جبکہ مرنے والا اہلسنت وجماعت کا شخص تھا، انکار کرنے والوں کو کیا حکم ہے؟
المستفتی: حسینی، فیروز پور

الجواب

اسے غسل دینا اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا لازم تھا جس کے ترک سے سب گناہ گار ہوئے اور اسے غسل دینا یہ تھا کہ اس پر پانی بہا دیتے جب کہ بدن پھٹ جانے کی وجہ سے مسح کرنا ممکن نہ تھا۔ ہندیہ میں ہے:

"غسل المیت حق واجب علی الاحیاء بالسنة واجماع الامة کذا فی النهایة ولکن اذا قام به البعض سقط عن الباقین کذا فی الکافی"

[الفتاوی الهندیة، ج۱، کتاب الصلوٰة، الفصل الثانی فی الغسل، ص۲۱۸، دار الفکر بیروت]

اسی میں ہے:

"لو کان المیت متفسخا یتعذر مسحه کفی صب الماء علیه کذا فی التتارخانیة

ناقلا عن العتابية"

[الفتاویٰ الهندية، ج ١، كتاب الصلوٰة، الفصل الثاني في الغسل، ص ٢١٨، دار الفكر بيروت]

اسی میں ہے:

"الصلوٰة على الجنازة فرض كفاية اذا ترك الكل اثموا هكذا في التتارخانية"۔

واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاویٰ الهندية، ج ١، كتاب الصلوٰة، الفصل الخامس في الصلوٰة على الميت، ص ٢٢٣، دار الفكر بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۰۵ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ رسوداگران، بریلی شریف:

مسئلہ-۸۵۸

قبر پر اذان دینا جائز ہے! میت کو چالیس دن تک اپنے گھر سے تعلق رہتا ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

(۱) کیا قبر میں بعد تدفین اذان دینا جائز ہے؟ اگر ہے تو کیوں؟ اور اس پر عمل کیوں نہیں؟ کیا حضور ﷺ سے لیکر تبع تابعین کے زمانہ تک کسی کی قبر میں اذان دینا ثابت ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۲) یہ بات عوام میں مشہور ہے کہ متوفی کی روح چالیس دن تک جس مکان یا جگہ میں وفات پاتی ہے آتی رہتی ہے، کیا اس قسم کا عقیدہ رکھنا صحیح ہوگا؟ جبکہ یہ فیصلہ اٹل ہے کہ متوفی یا تو جنتی ہوگا یا جہنمی، اگر جنتی ہوگا تو جنت بھی آرام وسکون کی جگہ چھوڑ ناپاک دنیا میں جبکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "الدنیا کلاب" کیوں آئیگا؟ اور اگر برعکس ہے تو جہنم کے فرشتے اسکو کب مہلت دے سکتے ہیں؟

المستفتی: محمد حسنین احمد

الجواب

(۱) قبر پر اذان دینا بعد دفن بلاشبہ جائز و مستحسن ہے اور بلانکیر مسلمانان اہل سنت میں رائج ہے اور قرآن و حدیث سے ہرگز کوئی نص اسکی حرمت پر نہیں۔ مسلمان جسے اچھا سمجھیں وہ بے شک عند اللہ و عند الرسول اچھا ہے کہ یہ امت گمراہی پر اتفاق کرنیوالی نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً و مرفوعاً مروی:

"ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن"

حضور ﷺ اور صحابہ و تابعین سے کسی امر کا منقول نہ ہونا اسے ناجائز نہ کر دیگا، ناجائز وہی ہے جسے اللہ و رسول ناجائز کہیں۔ بنابریں مانعین کے ذمہ یہ ہے کہ وہ اس اذان کی ممانعت دکھائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہاں میت کو چالیس دن تک اپنے گھر سے زیادہ تعلق رہتا ہے۔ ارواح کا اپنے گھروں کو آنا بھی حدیث سے ثابت ہے۔

"کشف الغطاء" میں ہے:

"در غرائب و خزانہ نقل کردہ کہ ارواح مومنین می آیند خانہائے خود را ہر شب جمعہ و روز عید و روز عاشورہ و شب برأت۔ پس استادہ می شوند بیرون خانہائے خود و ندا می کند ہر یکے بآواز بلند اندوہ گیں: اے اہل و اولاد من و نزدیکان من مہربانی کنید بر ما بصدقہ"

[کشف الغطا عما لزم للموتی علی الاحیاء فصل احکام دعا و صدقہ، ص٦٦]

روح بعد موت بدن شان عظیم رکھتی ہے کہ اپنے مقبرے میں ہوتے ہوئے جسم سے تعلق باقی رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث میں آتا ہے کہ مردہ اپنے نہلانے کھانے اور پہنچانے والوں کو دیکھتا ہے اور ان کی باتیں سنتا ہے تو جس طرح بدن میت اور قبر میت سے اس کا لگاؤ جائز ہے خانۂ میت سے کیوں کر جائز نہ ہوگا بالجملہ روح کے لئے قرب و بعد مکان یکساں ہے یہ تفسیر عزیزی میں فرمایا کہ حضور ﷺ کا وہ دیکھنا عالم مثال کو دیکھنا تھا۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۸۵۹

جہت کعبہ کا بیان!

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمين له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن و صلى الله علىٰ سيدنا محمد و علىٰ آله و صحبه وسلم.

من سمير بن سامى القاضى نسباً الرفاعى طريقة الشافعى مذهبا الى فضيلة الشيخ المفتى اختر رضا خان الازهرى حفظه الله و سدده.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

اما بعد! فاننى أسأل الله عزوجل ان تكونوا بخير و عافية وأخبركم حفظكم الله باننى قد تعرفت فى الولايات المتحدة الامريكية علىٰ الاخ الفاضل الشيخ محمد قمر الحسن القادرى فشوقنى للتعرف عليكم فكتبت اليكم هذه الرسالة فى امرين اثنين:

الامر الاول التماسى الاجازة من جنابكم فانه لبعد المسافة وقلة ذات اليد لا يسهل أن أحضر اليكم الترود منكم فياليتكم تتكبرمون وتجيزوننى بما ترون وتسندون ولكم الثواب ان شاء الله تعالىٰ.

والامر الثانى هو صورة فتوى منكم عن اتجاه القبلة لمن يريد الصلاة فى الولايات المتحدة الامريكية اذان نغاة التوسل هنا والذين لا يحبون اتباع الائمة الاربعة رضى الله عنهم يخالفون اهل الحق ويتوجهون الى الشمال الشرقى مع أمننا كلنا نعرف ان امريكا الشمالية هى شمال مكة المكرمة حرسها الله فلا بد فى الصلاة من التوجة الىٰ الجنوب الشرقى لكن هؤلاء الشادين دأمهم المخالفة وقد أصدر الازهر الشريف فتوى فى المسئلة بنصر اهل السنة ولكن كلاما منكم يكون ايضاً له وقعة فى ذلك.بارك الله فيكم و سددكم.

وكتب المقصر المذنب سمير القاضى

حامدا و مصليا وآملا منكم الدعاء

فيلاد لفيا ٦/ جمادى الآخرة ١٤١٤ھ

الجواب

الحمدلله الذی جعل الکعبة قبلة واماماه والصلوٰة والسلام علی من الی افضل قبلة ولانا. رسول الثقلین وامام القبلتین جعل الله تعالیٰ حسابه الکریم فی الداریب قبله اما لنا وکعبة مناناه وعلی آله وصحابته وسائر اهل القبلة الذین ولوالیه وجوههم تصدیقا وایمانا آمین.اللهم هدایة الحق والصواب.

امـا بعد! فقد تامکنا فی مسئلة جهة الکعبة المشرف غایة التأمل فتحصل بامعان السظر ان الغنیا الصادرة من الازهر الشریف هی الصواب وذلك لأن:

(۱) دائـرة الارتـفـاع الـمارة بسمت راس مکة وسمت راس واشنغتن، اصفرقو سیها یـقـع فـی الـجـانـب الـشـرقـی واشـنغتن متوجها الی الکعبة الشریفة تثبت بهٰذا ان الکعبة المشرقة فی الجانب الشرقی.

(۲) وان عـرض الـمـوقـع اقـل مـن عـرض بـلـد واثنغتن حال کونهما واقعین فی جهة الشـمـال ان الانحراف الی الکعبة المشرفة جنوبی کما قد تقرر فی الفن الذی یبحث عن استخراج سمت القبلة.والله تعالیٰ اعلم.

الفقیر الی الله الغنی محمد اختر رضا خان القادری الازهری غفر له القوی

بقلم محمد مطیع الرحمن الرضوی غفرله، خادم الافتاء بدار الافتاء المرکزیة

فی بریلی الشریفة الهند، ۲/رمضان المبارك ۱۳۱۳ھ

مسئله-۸٦۰

جمعہ میں اذان ثانی کا بیان!

الیٰ حضرات علماء الکرام بدار الافتاء، بریلی شریف

السـلام علیکـم ورحمة الله وبرکاته . اجیبـوا عن الاسئلة الآتیة من فضلکم القیام ثم علقوا القطعة الملفوظ واضحا، یرحمکم الله:

(۱) قال عبد الحی الکھنوی فی حاشیة علی شرح الوقایة المسعی بمجدة الرعایة الاذان الثانی عند تلاوة الخطبة فی الجمعة یکون فرجا المسجد ثم اید بالاحادیث التی بعضها فی سند ابو داؤد فی کتاب المدخل لا ینذ الجلیح.

(۲) عبارة شرح الوقایة واذا جلس علی المنبر اذن ثانیا بین یده الامام حققوا العبارت المذکورة ثم بینوا رایکم ما المراد بین یدی الامام.

(۳) هل اذن فی عهد النبی صلی علی باب المساجد ام خرجا المسجد.

وهل الاذان الثانی ثابت بالاحادیث المرفوع یکون خرجا المسجد.

(۳) فان وجدتم فی عهد النبی کان الاذان الثانی خرجا المسجد فلو اذا حبل الاذان الثانی داخل المسجد بید عثمان والصحابة لم ینکر فعل العثمان.

(۳) ما هی الرأی الحنفیة علی الاذان الثانی فی الجمعة وماذا حکمه عند علماء اهل السنة والجماعة بای عملتم هل خرجا المسجد او داخل المسجد.

ایها العلماء الکرام! علقوا المسئلة بتحقیق وایضاح ثم اذکر اسماء الکتب المحولة بالاذان الثانی کی الجمعة علی باب المسجد وخرجا المسجد مع خواتیمکم وتوقیعا منکم حتی ارسلوا الینا مسجد فی سبیل الله تعالیٰ.

سوال:

ماقولکم علی سید احمد بریلی التی مات فی الحرب بلا کوٹ ما اعتقتم به؟ هل هو وهابی ام سنی؟ والسلام علیکم خصوصا من اتبع اعلیٰ حضرت رضی الله تعالیٰ عنه.

المستفتی: محمد قمر الدین

ساکن راؤلی پوسٹ مین پور کوڈنو بنگله دیش

الجواب

الامر فی ذلك واضح جلی لا یخفی علی مطلع مثلك ولیت شعری ای حاجة میست بك الی السوال بعد الوقوف علی ما قاله مولانا عبد الحی الکنوی فی تعلیقه علی

شرح الوقاية وهنالك بين الشيخ عبد الحي بنفسه المراد عن قوله بين يدى الامام حيث قال اى مستقبل الامام سواء كان داخل المسجد او خارجه والمسنون هو الثاني ولا يظن بمثلك ان تقف على ما قال في شرح الوقاية ويذهب عنك ما قاله المحشي العلام في نفس المقام كيف وانت بنفسك في هذا السوال مقربا للمحشي من مقال في هذا المجال فهذا منك لا يقضى منه العجب والله المسئول ان يتولى هداى وهداك لما فيه الخير والله تعالىٰ اعلم.

(٢) الراى ما قد علمت ولا وجدى في السوال عن معلوم. والله تعالىٰ اعلم.

(٣) اذا اردت مزيد الايضاح فعليك وباوفى في الجمعة وفي اذان الجمعة سيدنا الجد الامام احمد رضا قدس سره وفتاواه الدرجة في العطايا النبوية في الفتاوىٰ الرضوية. والله تعالىٰ اعلم.

(٤). لم يتحقق لنا من امره شئ وما تذقبل عنه يورث شبهة في امره فلا أقل من ان نتوقف في شانه كما توقف الامام المجدد احمد رضا عليه رحمة ربه ورضاه عن اطلاق اللسان بتكفير اسمعيل مريد احمد البريلوى. والله تعالىٰ اعلم.

الفقير محمد اختر رضا الأزهرى القادرى غفرله

صح الجواب. والله تعالىٰ اعلم.

قاضى محمد عبد الرحيم بستوى غفرله القوى

مسئلہ-۸٦١

قبر پراذان بعد تدفین دی جائے یا میت کو قبر میں اتارتے وقت؟
بھیڑیا کتے کی طرح غلیظ ہے!

الى سماحة الاستاذ المحترم الشيخ الموقر! السلام عليكم ورحمة وبركاته

بعد الوظائف المسنونات نحن في محلة كرندود ببلدة كتيادى و نحن في اشد الحاجة لمعرفة هذه المسئلة الآتية فلو افتوتم في هذه المسئلة لكان ذلك شفاء لما كنا في

ازمة الاختلافات والاضطرابات.

مسئله (۱)

هل ليس الاذان بعد تدفين الميت فى القبر او عند دخوله فى القبر؟ افتو بى فى هذه المسئلة الواردة باشارة الادلة الشافية.

(ولو حللتم هذه العبارة الى فى الجزء الاول من اعانة الطالبى ص ۲۳۰)

"واعلم انه لا بس الاذان عند دخول القبر خلافا لمن قال بنسية قياما لخروجه من الدنيا علىٰ دخوله فيها. قال ابن حجر ورددته فى شرح العباب لكن اذا وافق انزاله القبر اذان خفف عنه فى السوال"

بينوا اسم القائل بسنيته هل يمكن الاخذ به او يرجح او يرد ردا قيما والمجاهدون والجماعة الاسلامية يردون كلا الآذانيف اذان السفر واذان القبر.

مسئله (۲)

ماهى المسئلة فى الذئب هل هذا مغلظ كالكلب؟

المستفتى: عبد الله

الجواب

(۱) نعم قد صرح بعض العلماء باستنان الاذان عند انزال الميت فى القبر واثر قوله الامام ابن حجر المكى الشافى فى فتاه و شرحه علىٰ العباب وارضه ورده كما علمت والامام خير الدين الرملى فى تعليقه علىٰ البحر الرائق وضعفه لكن ليس يلزم من نفى الاستنان نفى جوازه مطلقا ولذا قال فيما زبرت لكن اذا وافق انزاله القبر ه اذان خفف عنه فى السوال وله اصل اصل فى السنة والبط فى رسالة سيدنا الجد الامام احمد رضا الفاضل البريلوى المسماة ايذان الاجر فى اذان القبر فراجعها ولا تضرع الى ما يهدى به الوهابية المستقمية زورا بالجماعة الاسلامية. والله تعالىٰ اعلم۔

(۲) نعم ريق الذئب وجمع النجاسة الخارجة منه مغلظ عندنا معشر الحنفية بمعنى ان

الزائد علی قدر الدرھم یمنع الصلوٰۃ اما بعلم مصطلح الشافعیۃ فلا کما یظھر بمراھۃ نھایۃ الدین فلا یغسل انا ولغ فیہ الذئب سبعًا آخرھن بالتراب والعلم عند الملک الوھاب.

کتبہ الفقیر محمد اختر رضا خاں الازھری القادری غفرلہٗ

لقد اصاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم

القاضی محمد عبد الرحیم البستوی غفرلہ القوی

مسئلہ- ۸۶۲

اہلسنت وجماعت کے قبرستان میں کسی بدمذہب کو دفن کرنا ناجائز ہے، جو ایسا کرنے کا حکم دے وہ سخت گنہگار ہے!

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ:

اہلسنت وجماعت کی قبرستان میں غیر اہلسنت وجماعت مثلاً شیعہ، اثنا عشری، رافضی، تبرائی، خواجہ اسماعیلی، یا ملاجی کے ماننے والے بوہرہ حضرات قادیانی وغیرہ وغیرہ مسالک کے لوگوں کو دفن کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت دے دیں تو ٹرسٹیوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز دفن شدہ میتوں کے بارے میں اب کیا کیا جائے؟ علاوہ ازیں اگر کسی مسجد کا امام مذکورہ فرقے کے مردوں کی نماز جنازہ پڑھادے جبکہ امام اس فرقے کے لوگوں سے واقف بھی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آیا ایسے امام کے پیچھے نماز پنجگانہ پڑھی جائے یا نہ پڑھی جائے؟ دیگر کسی ایسے شخص نے جو نہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے نہ اسلامی صورت وسیرت کا حامل ہے، اپنے خواب کی بنا پر ایک فرضی قبر پر استفادہ فاتحہ ہوتی ہے، امام مسجد بھی ایسی قرآن خوانی میں شرکت کرتا ہے علاوہ ازیں قبرستان کے قریب محفل قوالی معہ ساز باجے کے ہوتی ہے جس کو امام مسجد جائز قرار دیتا ہے جبکہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ کسی عامی آدمی کے خوابوں کی بنا پر فرضی قبر بنائی جاسکتی ہے؟ اور ایسی قبر پر ایصال ثواب، فاتحہ خوانی کرنا جائز ہے؟ اگر امام مسجد اس میں

شریک ہوتو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا قبرستان کے درخت پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر باجے گاجے کے ساتھ قوالی جائز ہے؟ ایک مدرس جو قرآن کی تعلیم دیتا ہے چھوٹے یا بڑے استنجے سے فارغ ہونے کے بعد صرف پانچ انگلیاں دھولیتا ہے اور جاکر بچوں کو قرآن پڑھانے لگتا ہے، جب اس پر اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ بار بار میں وضو کب تک کروں؟ تو ایسے مدرس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ امید ہے کہ حوالہ جات کے ساتھ جواب سے سرفراز فرمایا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ بینوا توجروا۔

حکیم محمد اسماعیل صوفی نقشبندی کانپوری
شافی دواخانہ، سات رستہ- 400011

الجواب

اہلسنت وجماعت کے قبرستان میں کسی ایسے بدمذہب کو دفن کرنا ہرگز جائز نہیں، سنیوں کے قبرستان میں بدمذہبوں کے مردے کو دفن کرنے کی اجازت دینے والے ٹرسٹی سخت گناہ گار بدخواہان اہلسنت حق اللہ وحق العباد میں گرفتار، مستحق عذاب نار ہیں اور دنیا میں ان کے لئے شرع کا حکم یہ ہے کہ انہیں تولیت سے معزول کرنا اشد واجب ہے کہ سخت غیر متدین ہیں۔ بلاحقوق مسلمین میں سخت خیانت کے مرتکب ہیں۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۶۳

کوئی کافر اسلام لایا بعدہ قبل موت اس سے کوئی فعل قول منافی ایمان صادر نہ ہوا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، دعائے مغفرت کی جائے گی!

عدت وفات چار ماہ دس دن ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید لوہار قوم کا ہے، میری اور زید کی عرصہ پانچ سال سے دوستی تھی، جب زید میرے پاس شراب پی کر آتا تو میں اس کو منع کرتا لہٰذا زید کو ایک بار سخت بُرا بھلا کہا، زید نے شراب پینا اور بُرے کام کرنا چھوڑ

دیا۔خیر زید نے اپنا پاسپورٹ باہر ملک کا بنوالیا جس پر کمر یل ولد چھجو رام درج تھا۔بعد زید ایک سال دو یا تین ماہ سے مسلمان ہوا جس کو مفتی محمد احمد مالیر کوٹلہ والوں نے مسلمان کیا تھا۔زید جب مسلمان ہوا تو اس کا محمد علی نام رکھا گیا،زید گرستی سمیت مسلمان ہوا مگر جب زید نے اپنا نام پاسپورٹ پر تبدیل کرانے کی کوشش کی،کامیاب نہ ہوسکا غرضیکہ عرب ممالک ،دوبئ ڈیڑھ کمپنی میں 14-06-1977 کو داخل ہوا، وہاں 15,16,17 کو کام کیا 18-06-1977 کو 10 بجے شب طبیعت خراب ہوئی، کچھ اس کے جاننے والے وہاں موجود تھے،انہوں نے زید کو داخل اسپتال کیا،وہاں 1 بجے زید نے دم توڑ دیا،اسپتال والوں نے زید کی لاش دینے سے انکار کیا،زید کی لاش دو دن اس میں پڑی رہی،چند خیر خواہ لاش کی خرابی کی وجہ سے انہوں نے پانچ سو روپیہ میں زمین مول لے کر اس لاش کو پھونک دیا،جب زید کے خط لینے کے لئے کیمرے والے فوٹوگرافر آئے تو دو کیمرے جل گئے اور بمشکل پانچ فوٹو زید کے حاصل کر کے پنجاب بھیج دیے گئے اور اس کی عورت کا کیا حال ہوگا۔زید کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟

(۲) عورت کی عدت کس طریقہ سے ادا ہو؟

(۳) کیا زید آگ دینے سے اسلامی مذہب سے خارج ہوگیا؟

المستفتی: صابر حسین

محلہ مدینہ شاہ،امام،پرانہ شہر

الجواب

زید فی الواقع اگر مسلمان ہوگیا تھا اور وہ ایمان پر قائم رہا اور کوئی قول وفعل اس سے منافی ایمان صادر نہ ہوا تو اسے مسلمان ہی مانیں گے،آگ سے جلائے جانے سے وہ خارج از اسلام نہیں ہوگا،اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے،نماز جنازہ اب نہیں پڑھی جاسکتی،اس کی عورت پر عدت وفات لازم ہے جو ۴ر ماہ ۱۰ ردن ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۸٦٤

راستے یا عیدگاہ کو بونڈری میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے! قبروں کے سامنے نماز جنازہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے! نصف النہار شرعی میں کوئی نماز جائز نہیں مگر جبکہ جنازہ اسی وقت آیا ہو تو پڑھنے میں حرج نہیں!

خدمت میں،

جناب مفتیان دین وعلمائے شرع متین

اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ:

میت کی نماز جنازہ پڑھنا یا راستے میں عیدگاہ ہو وہاں عیدگاہ کی بونڈری یعنی باہر میت جنازہ رکھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ جواب دینے کی مہربانی فرمائیں اور غیر قبرستانوں میں اکثر مسجدیں بنی ہوئی ہیں، وہاں بھی نماز جنازہ پڑھتے ہیں، جہاں کسی جگہ قبرستانوں میں نہ مسجدیں ہیں نہ وہاں کوئی مسجد کا نشان ہے، پرانی قبران کے سامنے میت رکھ کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، کیا ایسے قبرستان میں مسجد کا نشان، ہی مسجد ہے؟ آبادی کی مسجد راستے میں آتی ہے ان کو چھوڑ کر قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اور دن ۱۲/ بجکر ۵/ منٹ پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ زوال کا وقت شروع کہاں سے ہوتا ہے اور کہاں ختم ہوتا ہے؟ کیا ۱۲/ بجکر ۵/ منٹ پر زوال کا وقت شروع ہوتا ہے؟ اور کیا نماز جنازہ قبرستانوں میں پڑھنے سے تمام مردے نماز میں شرکت کرتے ہیں؟ نوازش ہوگی، جواب عنایت کیجئے۔

لہٰذا اس مسئلے کا جواب دیں۔

المستفتی: محمد رمضان

بلنگر، ضلع کوٹہ (راجستھان)

الجواب

(۱) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) قبروں کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جبکہ مصلی وقبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) نصف النہار شرعی (جب آفتاب بیچ آسمان پر ہو) اوقات ممنوع سے ہے جس میں کوئی نماز جائز نہیں مگر نماز جنازہ ہو جائے گی جبکہ اسی وقت آئے اور اوقات ممنوعہ کہ طلوع وغروب آفتاب ونصف النہار شرعی (جسے عوام زوال کہتے ہیں) شہروں اور موسم کے اعتبار سے مختلف ہیں، ان کی تفصیل صاف بہار شریعت وفتاویٰ رضویہ میں تحریر جو صبح اور گھنٹوں اور منٹوں کے حساب سے ان کی معرفت پر شہر کی متعد جنتری کے مطالعہ پر موقوف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۶۵

جب میت قابل غسل نہ ہو تو اس پر محض پانی بہا کر دفنایا جائے!

کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

ایک لڑکا جو ابھی بالغ ہونے میں کچھ عرصہ دیر تھا، لڑکا ریل والی سڑک سے گزر رہا تھا، اچانک ریل گاڑی آگئی، ابھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ ریل سے کٹ کر انتقال ہو گیا، جسم کا اکثر حصہ پرزہ پرزہ ہو گیا تھا۔ ہاتھ الگ اور پیر، ران سے الگ ہو گیا تھا۔ ہر جگہ زخم سے چور تھا اور گوشت بھی ریزہ ریزہ ہو گیا تھا، ہر جگہ خون سے لبریز تھا صرف سر جسم سے لگا ہوا تھا، ایسی خطرناک موت تھی جو قابل غسل نہ تھی۔ ایسی صورت حال میں کیا حکم ہے؟ بغیر غسل کے دفن کفن کیا جائے یا نہیں؟ از روئے شریعت جواب ارسال فرماویں، عین کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد صدیق عالم رضوی
کلیا نگر گوال ٹولی پوسٹ گنجن بارسوئی، کٹیہار (بہار)

الجواب

غسل دینا واجب ہے بغیر غسل کے دفن کر دینا گناہ ہے اور صورت مسئولہ میں صرف پانی بہادینا کافی ہے، لہٰذا اگر بے غسل دفن کر دیا تو سب گنہ گار ہوئے۔ ہندیہ میں ہے:

"غسل المیت حق واجب علی الاحیاء بالسنة واجماع الامة کذا فی النہایة ولکن اذا قام به البقین سقط عن الباقین کذا فی الکافی"

[الفتاوی الهنديه، ج١، ص٢١٨، فصل الحادی والعشرون فی الجنائز، مطبع دار الفكر، بيروت]

اسی میں ہے:

"ولو كان الميت متفسخا يتعدى جسمه كفى صب الماء عليه كذا فى التاتارخانية ناقلا عن العتابية"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[الفتاوى الهنديه، ج١، ص٢١٩، كتاب الصلوة، الفصل الثانى فى الغسل، مطبع دار الفكر بيروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲۶ر رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸٦٦

عبادت مقصودہ میں نیت شرط ہے! جنازہ میں سات شرطیں ہیں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) عمرو کہتا ہے کہ جنازہ کی نماز کی نیت بذات خود سنت ہے نہ کہ دیگر نماز کی، مگر مجھے یہ معلوم نہیں کہ سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ؟

(۲) نماز جنازہ میں فرض کتنے ہیں؟ اور قیام جو فرض ہے اس سے مراد مطلقاً کھڑا ہونا ہے یا قبلہ رُخ ہونا ہے؟

المستفتی: محمد زاہد الرحمٰن

محلہ گڑھیہ، متصل پنجابیان اسکول، بریلی

الجواب

(۱) نیت دل کے ارادہ کا نام ہے اور وہ ہمارے ائمہ حنفیہ قدست اسرارہم کے نزدیک عبادت مقصودہ میں شرط ہے۔ قال تعالیٰ:

"وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين"　　[سورۂ بینہ، آیت-۵]

کما استدل بہ فی الغنیہ۔ جنازے کی نماز میں بھی نیت شرط ہے اور شرط اور فرض میں باہم منافات نہیں، جو شرط ہوگا وہ فرض ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) نماز جنازہ میں سات شرطیں ہیں: (۱) اسلام میت۔ (۲) طہارت۔ (۳) مصلی کے سامنے اس کا قبلہ رو رکھا ہونا۔ (۴) ستر عورت (امام ومیت دونوں کے حق میں شرط ہے)۔ (۵) طہارت میت کا حاضر ہونا۔ (۶) امام کا بالغ ہونا۔ (۷) اور دو رکن ہیں: (۱) تکبیرات اور (۲) قیام۔ تو یہ کل نو فرض ہوئے۔ تنویر ودرمختار میں ہے:

"(وشرطها) ستة اسلام الميت وطهارته وفي القنية الطهارة من النجاسة في ثوب وبدن ومكان وستر العورت شرط في حق الميت والامام جميعا فلو ام بلا طهارة والقوم بها اعيدت وبعكسه لا كما لو امت امرأة ولو أمة لسقوط فرضها بواحد وبقي من الشروط بلوغ الامام تأمل و شرطها ايضا حضوره (ووضعه) وكونه هو أوأكثره (امام المصلى) فلا تصح على غائب و محمول على نحو دابة وموضوع خلفه لأنه كالامام من وجه دون وجه (وركنها) شيئان التكبيرات الاربع فالاولىٰ ركن ايضا لا شرط فلذا يجر بناء اخرىٰ عليها (والقيام) فلم تجز قاعداً بلا عذر"۔ والله تعالىٰ اعلم

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، ص۱۰۳ تا ۱۰۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۵ رشوال المکرم ۱۳۹۶ھ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۶۷

نماز جنازہ ہر مسلمان صحیح العقیدہ کی فرض ہے سوائے چار کے! ایک پیر صاحب کے مریدین ایک سٹہ باز کو لے جا کر اسے مرید کرائیں اور نذرانہ وغیرہ دلوائیں اس کا کیا حکم ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ:

ایک پیدائشی ہجڑا جس کا نام شمس الدین عرف نھو تھا، انتقال ہوگیا جو وضع قطع کے اعتبار سے عورت ہی بنا تھا لیکن گانے بجانے ودیگر منہیات شرعیہ سے بالکل تائب ہو چکا تھا، اس کے جنازے کی نماز کے متعلق علاقے کے امام صاحب سے پوچھا گیا کہ نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ تو امام صاحب موصوف نے بتایا کہ اگر وہ منہیات شرعیہ سے تائب ہوگیا تھا اور مسلمان صحیح العقیدہ ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے گی جس پر اسی علاقے مسجد کے مؤذن صاحب نے نماز پڑھائی جس پر زید ودیگر لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی تو جو لوگ یہ کہتے ہیں ان کا یہ کہنا صحیح ہے؟ واقعی اس کی نماز نہیں پڑھی جائے گی؟ یا امام صاحب موصوف نے جو فرمایا وہ صحیح ہے؟ اور کتنے لوگ ہیں جن کی شرع میں نماز جنازہ کی ممانعت ہے؟ بالوضاحت عنداللہ وعندالشرع جواب مرحمت فرمائیں۔

(۲) ایک پیر صاحب کو ان کے مرید نے ایک سٹہ باز کے یہاں لے جا کر مرید کرایا اور کھلایا اور نذرانہ بھی دلوایا جبکہ پیر صاحب موصوف اب تک نا آشنا ہیں کہ وہ سٹہ باز ہے، دھوکے سے مرید لے گیا، چونکہ پیر صاحب دوسرے صوبہ کے رہنے والے اور آل رسول ہیں تو ایسے مرید کا کیا حکم ہے؟ اور اس معاملے میں پیر صاحب بھی ماخوذ ہوں گے یا نہیں؟ لہٰذا ان دونوں سوالوں کا جواب مرحمت فرما کر عامۃ الناس کے شبہ کا ازالہ فرمائیں۔ وہ عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط۔ والسلام۔

ابوالخیر خاں ابوالکلام آزاد روڈ
ٹیا گڑھ، پرگنہ، بتاریخ ۱۲ ردسمبر ۱۹۸۰ء

الجواب

اس مسلمان کی، اگر وہ منکرات شرعیہ سے تائب نہ ہوا ہوتا جب بھی نماز جنازہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہوتی۔ حدیث میں ہے:

”الصلوۃ واجبۃ علیکم علی کل مسلم مات برا کان او فاجرا وان ھو عمل الکبائر“

[السنن لابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الغزو مع ائمۃ الجور، ص۳۴۳، فیصل انٹرنیشنل دھلی]

درمختار میں ہے: ”والصلوۃ علیہ صفتھا فرض کفایۃ بالاجماع“

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، ص۱۰۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

اور نماز جنازہ ہر مسلمان صحیح العقیدہ کی فرض ہے، سوائے چار کے کہ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی، نہ غسل دیا جائے گا۔ پہلا باغی اور دوسرا رہزن کہ جنگ و رہزنی کی حالت میں مارے جائیں اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو ان دونوں کو تماشائی بنے دیکھ رہے ہوں اور اسی حالت میں مارے جائیں اور تیسرے محض بیجا تعصب کی لڑائی لڑنے والے دو گروہ اور چوتھا شہر میں لوگوں پر دن یا رات میں حملہ آور ہونے والا اور یونہی جو گلا گھوٹ کر مار دیا کرتا ہو اور یہ دونوں بھی باغیوں سے ملحق ہیں، ان کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائیگی جبکہ اپنے فعل کے سبب قتل کیے جائیں اور اسی طرح اپنے ماں باپ میں سے کسی کو مار ڈالنے والا جبکہ قصاص میں قتل کیا جائے کہ وہ بھی باغی ہے۔ درمختار میں ہے:

”ھی فرض علیٰ کل مسلم مات خلا اربعة بغاة و قطاع طریق فلا یغسلوا ولا یصلی علیھم اذا قتلوا فی الحرب وکذا اھل عصبة ومکابر فی مصر لیلا بسلاح و خناق غیر مرة فحکمھم کالبغاة“

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنائز، ص۱۰۷، ۱۰۸، دار الکتب العلمیة بیروت]

اسی میں ہے:

”لا یصلی علیٰ قاتل احد ابویه اھانة له وألحقه فی النھر بالبغاة اھ“

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنائز، ص۱۰۹، دار الکتب العلمیة بیروت]

ردالمحتار میں ہے:

”وکذا الواقفون الناظرون الیھما ان اصابھم حجر او غیرہ وماتوا فی تلك الحالة“

[ردالمحتار، ج۳، کتاب الصلوۃ مطلب ھل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ص۱۰۸ دار الکتب العلمیة بیروت]

اسی میں ہے:

”والظاھر أن ھذا مبنی علی قول ابی یوسف من أنه یکون قاطع طریق اذا کان فی المصر لیلا مطلقا او نھارا بسلاح وعلیه الفتویٰ“۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[ردالمحتار، ج۳، کتاب الصلوۃ مطلب ھل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی، ص۱۰۸ دار الکتب العلمیة بیروت]

(۲) پیر صاحب اگر اس واقعہ سے بے خبر تھے تو ان پر الزام نہیں، ملزم وہ ہے جو انہیں لے گیا اور اس

شخص کا حال نہ بتایا مگر بعد اطلاع پیر کو مناسب نہیں کہ اس نذرانہ کی رقم کو رکھے بلکہ واپس کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ بعینہ اس رقم کا مال حرام ہونا معلوم نہ ہو ورنہ رکھنا ہرگز جائز نہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۷/ صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۶۸

اذان قبر کے جواز پر دلائل / کیا اذان قبر کا عمل قرون ثلاثہ میں تھا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں:

(۱) اذان القبر کے جواز وعدم جواز کے متعلق مدلل جواب آیات قرآنی واحادیث نبوی سے بالتفصیل تحریر فرمائیں۔ نیز اگر کم از کم استحبابی درجہ ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔

(۲) قرون ثلثہ میں اگر اس پر عمل رہا ہو تو کسی معتبر صحابی، تابعی یا تبع تابعی کے عمل کا ثبوت صحیح حوالہ سے دیجئے۔ جواب مفصل عام فہم ہونا چاہئے۔ کتاب المشی (راہ سنت) کے مصنف مولانا سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند نے مستند احادیث سے اذان علی القبر پر عدم جواز کا ثبوت دیا ہے۔

المستفتی: محمد ابراہیم

چڑوا بیہاڑی، ضلع جونپور

الجواب

(۱) بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا۔ امام ابن حجر مکی و علامہ خیر الملۃ والدین رملی استاذ صاحب "درمختار" علیہم رحمۃ الغفار نے ان کا یہ قول نقل فرمایا:

"اما المکی ففی "فتاواہ"

[الفتاوی الفقهية الكبرى، ج۲ كتاب الصوة، باب الجنائز، ص۲٤]

وفی "شرح العباب" وعارض ،واما الرملی ففی حاشیۃ "البحر الرائق" و مرض "

حق یہ ہے کہ اذان مذکور فی السوال کا جواز یقینی ہے، ہرگز شرع مطہر سے اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہوسکتا۔ قائلان جواز کے لئے اسی قدر کافی، جو مدعی ممانعت ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعویٰ ثابت کرے!۔ ہماری طرف سے تبرعاً ایک دلیل پیش ہوئی ہے۔ وارد ہے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے، شیطان رجیم وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے۔ والعیاذ بوجہ العزیز الکریم ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ امام ترمذی محمد بن علی ''نوادر الاصول'' میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

''اذا المیت سئل :"من ربک؟" ترا ءی لہ الشیطان فیشیر الی نفسہ أنی انا ربک" فلھذاورد سوال التثبیت لہ حین یسئل''

[نوادر الاصول،الاصل ۲۴۹،ص ۵۵۸،بتصرف]

یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے، تیرا رب کون ہے؟ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں، اس لئے حکم آیا کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں:

''ویؤیدہ من الأخبار قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عند دفن المیت"اللھم اجرہ من الشیطان" فلو لم یکن للشیطان ھناک سبیل ما دعا صلی اللہ علیہ وسلم بذلک''

[شرح الصدور،الباب ۲۴،باب فتنۃ القبر وسؤال المکین،تحت حدیث عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،ص ۱۳۹ بتصرف نقلا عن الحکیم]

یعنی وہ حدیثیں اس کی مؤید ہیں جن میں وارد کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میت کو دفن کرتے وقت دعا فرماتے: الٰہی اسے شیطان سے بچا۔ اگر وہاں شیطان کا کچھ دخل نہ ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیوں فرماتے؟ اور صحیح حدیثوں سے ثابت کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی:

"اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص"

[الصحیح لمسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ، ص ۱٦٤]

یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب موذن اذان کہتا ہے، شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا بھاگتا ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح کہ ۳۶ میل تک بھاگ جاتا ہے اور خود حدیث میں حکم آیا جب شیطان کا کھٹکا ہو اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا اور جب ثابت ہولیا کہ وہ وقت بعیاذ اباللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور اس میں حکم آیا کہ اس کو دفع کرنے کے لئے اذان کہو تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ عین ارشاد شارع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن و حدیث مالا مال، یہ دلیل رسالہ مبارکہ "ایذان الاجر فی اذان القبر" میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی نے افادہ فرمائی۔ اور مزید دلائل کے لئے اسی رسالہ کو دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جب احادیث سے اس کا جواز ثابت تو یہ مطالبہ قرون ثلثہ سے ثبوت دو، مہمل ہے۔ مطالبہ کرنے والے پر ہے کہ منع کا ثبوت دیں یا کم سے کم یہی ثابت کریں کہ قرون ثلاثہ میں یہ عمل نہ تھا اور یہاں یہ واضح رہے کہ عدم نقل سے کہ ایسا منقول نہیں اس عمل کا معدوم ہونا ہرگز ثابت نہ ہوگا۔ چہ جائیکہ ممنوع ہونا ثابت ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

۱۰ ر محرم الحرام ۱۳۹۸ھ/ ۷ر دسمبر ۱۹۷۷ء

الجواب صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تحسین رضا غفرلہ

مسئلہ-۸٦۹

ایصال ثواب کی دعوت جائز و مستحسن ہے! بہ نیت تفاخر دعوت ناجائز ہے! چین وار گھڑی پہننا مکروہ تحریمی ہے، چین باندھنا علانیہ فسق ہے!

کیا حکم ہے علمائے احناف کا اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید بنیت ایصال ثواب تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی کے دن اغنیاء کو دعوت دیتا ہے، اس کا یہ فعل جائز ہے یا ناجائز ہے؟ اور زید کی دعوت پر مذکورہ دنوں میں اغنیاء کو کھانا کیسا ہے؟ اور اگر تفاخر میں کرتا ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲) زید بہ نیت ایصال ثواب میت کی روٹی کے دن اغنیاء کو دعوت کرتا ہے، اسکا یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ اور زید کی دعوت پر میت کی روٹی کے دن مالداروں کو کھانا کیسا ہے؟

(۳) اور اگر تفاخر کی نیت سے روٹی کے دن دعوت کرتا ہے تو ایسی صورت میں کھانا کھلانا کیسا ہے؟ اور یہ بھی فرمایئے کہ کب تفاخر کہیں گے؟ اس لئے پوچھنے پر سبھی کہتے ہیں کہ ایصال ثواب کی نیت سے کرتا ہوں۔ مفصل تحریر فرمایئے۔

(۴) چیندار گھڑی پہننا گناہ کبیرہ ہے یا گناہ صغیرہ ہے؟ اور اگر چین کو کپڑے سے سل کر چھپا لیا جائے تو کیا حکم ہے؟

(۵) چین پہننے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ جبکہ نماز کے وقت اتار لیتا ہو؟ اگر نہیں درست تو کیوں؟ مفصل وضاحت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: محمد ہارون قادری

الجواب

(۱) ایصال ثواب کی دعوت جائز و حسن ہے اور کھانے کی دعوت منع کہ دعوت خوشی میں مشروع ہے نہ کہ غم میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ نہ چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حرام ہے۔ والامور بمقاصدہا کذا فی الاشباہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ایصال ثواب کی دعوت کرنا کہ جائز ہے اور اغنیاء کھانے سے بچیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) بہ نیت تفاخر پر دعوت ناجائز ہے اور ایسی دعوت میں جانے کی اجازت نہیں اور جو تفاخر ظاہر کرے اس کی دعوت سے پرہیز کرنا چاہئے اور جس سے تفاخر ظاہر نہ ہو، اسے بے دلیل تفاخر کی تہمت لگانا جائز نہیں اور بدگمانی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی صغیرہ ہوتا ہے اور اس کی عادت کبیرہ گناہ ہے۔ صغیرہ اصرار سے

کبیرہ ہوجاتا ہے۔ کما فی الحدیث المروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جب تک چین باندھنے سے توبہ صحیحہ نہ کرے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے کہ چین باندھنا علانیہ فسق ہے اور فاسق معلن کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۴ر جمادی الآخر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ-۸۷۰

وہابی دیوبندی کو اپنے قبرستان میں دفن نہ کریں!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہٰذا میں کہ:

عام قبرستان جو سنی مسلمانوں کے ہیں ان قبرستانوں میں کیا دیوبندی-وہابی کو دفن کیا جاسکتا ہے؟

المستفتی: محمد صدیق شاہدانہ بریلی شریف

الجواب

کسی وہابی دیوبندی غیر مقلد کو اپنے قبرستان میں دفن نہ کریں کہ وہ مسلمان نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ القوی

مسئلہ-۸۷۱

عیدگاہ میں نماز جنازہ جائز ہے!

کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علمائے دین کہ:

عیدگاہ میں جنازہ کی نماز کا کیا حکم ہے۔

المستفتی: محمد انیس الاسلام، متعلم مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف

الجواب

جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۷۲

اذان قبر پر تعامل مسلمین ہے!

یا پیر روشن ضمیر حضور مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہ العالی السلام علیم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:
عاجزانہ التماس! عرض کر رہا ہوں علمائے دین ہماری باتوں کو زیر غور کریں۔
میت دفن کرنے کے بعد غیر فرقہ روکتا ہے کہ اذان مت دو اس کی نماز کب ادا ہو گی؟

المستفتی: حافظ عاشق علی شاہ قادری
موضع بھیلولی پوسٹ حستی بڑا ڈاکخانہ ہند کی ضلع فتح پور

الجواب

اذان قبر پر تعامل مسلمین ہے لہٰذا بلاشبہ جائز و مستحسن ہے حدیث میں ہے:

ماراه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن.

[المقاصد الحسنة للسخاوی، حرف المیم، حدیث-۹۵۷، ص۴۲۲، برکات رضا گجرات]

مسلمان جسے اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور غیروں کا اعتراض جاہلانہ ہے کہ یہ اذان برائے نماز نہیں بلکہ تلقین و تحقیق کیلئے ہے اور اذان دفع ہم و غم و سوء خلق و وبا کے لئے بھی کہی جاتی ہے جیسا کہ حدیث وفقہ سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ القوی

مسئلہ-۸۷۳

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مطلق دعا کے آداب سے ہے!
دعا قبر میت کے نزدیک ٹھہر کر مانگنا بہتر ہے!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:
(۱) میت کو دفن کرنے کے بعد سورہ بقرہ اول و آخر قبر پر ایک شہادت کی انگلی گاڑ کر پڑھنی چاہیئے یا ہاتھ

باندھ کر یا ہاتھ چھوڑ کر پڑھنا چاہیئے؟

(۲) قبر پر بعد دفن اور جب زیارت کو بعد میں جائے تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی چاہیئے یا بغیر ہاتھ اٹھائے اگر پہلی صورت درست ہے تو حدیث شریف مطلوب ہے۔

(۳) قبر سے یعنی میت کو دفن کر کے آتے وقت واپسی پر چالیس قدم چل کر ایک شخص کا ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور یہ کہنا کہ یہی صورت مخصوص ہے، کیسا ہے؟

(۴) پھر بعد میں مدفون کے گھر پہونچ کر خاص اس جگہ پر کہ جہاں میت کو غسل دیا ہے فاتحہ پڑھنا اور دسری جگہ نہ پڑھنا کیسا ہے؟ اس کا جواب مطلوب ہے۔

المستفتی: عبدالقدیر

الجواب

(۱) کیفیت نظر سے گزری۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مطلق دعا کے آداب سے ہے اور یہ حکم صحاح ستہ کی احادیث سے ثابت ہے حصن حصین میں ہے:

ومن آداب الدعاء منها بسط يديه ورفعهما

یہاں بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۴) دعا قبر میت کے نزدیک ٹھہر کر مانگنا بہتر ہے اگر چہ یہ صورت مذکورہ میں بھی جائز ہے مگر یہ اعتقاد کہ اس صورت خاصہ میں دعا مانگنا چاہیئے یا یہی بہتر ہے باطل ہے اور لحد پر فاتحہ پڑھنا جائز ہے جبکہ عوام کے خیالات باطلہ سے خصوصیت کا اعتقاد نہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۸۷۴

نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو سورہ فاتحہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ:

ہم نے رسالہ الحامد جو سنبھل سے نکلتا ہے، اس میں لکھا دیکھا ہے کہ نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو

سورۂ فاتحہ پڑھ سکتے ہیں۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب

یہ صحیح ہے مگر دعا کی نیت سے پڑھیں، تلاوت کی نیت سے نہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

مسئلہ-۸۷۵

جس جگہ کوئی ایسا نہیں جو میت کو نہلا سکے تو امام پر غسل میت فرض ہے، اس کی اجرت اسے ناجائز ہے! امام کا زکوٰۃ لینا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱)　میت کو غسل دینا اور اس کی اجرت لینا اور زکوٰۃ وخیرات کا لینا امام کے لئے درست ہے یا نہیں؟ معلوم ہوتے ہوئے جن لوگوں نے نماز پڑھی ہے، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

مستفتی: منشی بندو خاں رضوی ساکن محلہ احمد نگر، (ضلع) بلند شہر

الجواب

(۱)　اس جگہ اگر کوئی ایسا نہیں جو میت کو نہلا سکے تو امام پر غسل میت فرض ہے اس کی اجرت اسے ناجائز ومنع ہے ورنہ جائز ہے اور زکوٰۃ کا لینا اگر بایں طور ہو کہ یہ صاحب نصاب نہیں ہے مگر بقدر کفایت کمائی کرسکتا ہے اور زکوٰۃ وغیرہ کا سوال کرتا ہے تو یہ سوال اور وہ مال اسے ناجائز وحرام ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

”لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي“

[ترمذی، ابواب الزکاۃ، ج۱، ص۸۳، باب من لا تحل له الصدقة، مجلس برکات، مبارکپور / مشکوٰۃ المصابیح، باب من لا تحل له الصدقة فصل ثانی، ص۱۶۱، مجلس برکات، مبارکپور]

صدقہ غنی وصحتمند کمانے کے قابل کے لئے حلال نہیں۔ اور اس صورت میں دینا لینا دونوں گناہ ہے۔ درمختار میں ہے: ”الأخذ والمعطی آثمان“

[ردالمحتار، ج۲، ص۵۳۴، کتاب الصلوٰۃ، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان الوصیة، دار الکتب العلمیة، بیروت]

اور اگر کمانے پر قدرت نہیں تو مانگنے کی اجازت ہے اور اگر یہ صورت ہے کہ امام کو لوگ از خود دیتے ہیں تو اس پر الزام نہیں بقدر کفایت مگر جبکہ صاحب نصاب ہو تو اسے ہرگز زکوٰۃ وصدقات واجبہ حلال نہیں، نہ اسے دینے سے زکوٰۃ وفطرہ ادا ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

صح الجواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی

مسئلہ-۸۷٦

کسی سنی صحیح العقیدہ کو بے وجہ شرعی نماز جنازہ سے روکنے والا سخت گنہ گار ہے! کسی سنی صحیح العقیدہ کو "اسلام کا دشمن" کہنے والے کا حکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک سنی صحیح العقیدہ کا انتقال ہوا، غسل وکفن کے بعد نماز جنازہ کے لئے صفیں درست ہونے لگیں، تمامی حاضرین صف بندی کر کے کھڑے ہو گئے۔ حاضرین میں ایک شخص بنام نذیر اللہ قادری تیغی سنی صحیح العقیدہ بھی صف میں موجود تھے۔ ابھی امام نے نماز شروع نہیں کی تھی کہ عبد الرشید نام کے ایک صاحب نے نذیر اللہ سے کہا کہ تم نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتے اور یہ کہتے ہوئے نذیر اللہ کو جنازہ پڑھنے سے روک دیا۔ عبد الرشید کے الفاظ یہ تھے: "اسلام کے دشمن! دور ہٹو"۔ عبد الرشید متوفی کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور نماز جنازہ بھی اس نے پڑھائی۔

سائل: جھگڑو میاں، محمد حبیب میاں ساکن نگواں، پوسٹ چکواں، جانگواں، مظفر پور

الجواب

(۱) عبد الرشید مذکور نے فی الواقع اگر ایسا کیا تو سخت گنہگار ظالم جفاکار، حق اللہ وحق العبد میں گرفتار ہوا۔

﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ○ عَبْدًا إِذَا صَلَّى﴾

[سورہ علق، آیت-۹،۱۰]

کیا تو نے اسے دیکھا جو بندۂ خدا کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔اور:

﴿مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝﴾

[سورۂ قلم،آیت-۱۲]

بھلائی سے روکنے والا حد سے گزرنے والا بہت گناہ کا مصداق ہوا،توبہ کرے۔نیز فقرہ ''اسلام کا دشمن'' بہت سخت ہے،قرآن عظیم بُرے لقب سے منع فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾

[سورۂ حجرات-۱۱]

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''سباب المسلم فسوق وقتاله كفر''

[مسلم شریف، ج۱، ص۵۸، کتاب الایمان، مجلس برکات، مبارکپور]

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر کا کام ہے۔بلکہ یہ کہنا معاذ اللہ کافر کہنا ہے اور اگر ایسا اسے بدعقیدہ جان کر کہا تو خود کافر ہو گیا۔توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح اگر بیوی والا ہو،لازم ورنہ توبہ ضرور اور تجدید ایمان بھی احتیاطاً مامور۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۸۷۷

ٹوپی کفن میں مکروہ خلاف سنت ہے!

علمائے دین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ:

(۲) زید نے اپنی مرضی سے مردے کے کفن میں ٹوپی دلوائی اور یہ مسئلہ اپنی طرف سے نکالا تو زید کے بارے میں کیا حکم شرع ہے؟

آپ کا خادم: محمد رضا خاں،علی گنج

الجواب

(۲) توبہ لازم۔ٹوپی کفن میں مکروہ خلاف سنت ہے۔

درمختار میں ہے:

"تکرہ العمامة للميت فی الاصح مجتبی"

[الدر المختار، ج۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، ص ۹۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

ردالمحتار میں ہے:

"تقدم انه يكره فيه كل ما كان للزينة"

[ردالمحتار، ج۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنائز، ص ۹۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت]

نور الایضاح و مراقی الفلاح میں ہے:

"تكره العمامة فی الاصح لانها لم تكن فی كفن النبی صلی الله عليه وسلم قلت وكراهة العمامة تضمنت كراهة القلنسوة اذا العمامة فوق القلنسوة فی المعروف من الشرع قال النبی صلی الله عليه وسلم فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[مراقی الفلاح علی نور الایضاح، کتاب الصلوٰۃ، ص ۲۱۲، المکتبۃ الاسلامی]

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۱۳/ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ

کیا زندہ شخص کے نام سے ایصال ثواب کرسکتے ہیں؟ پالتھی مار کر کھانا کھانا کیسا؟ مسلمان ذبح کرے اور کافر کھال چھڑائے تو اس گوشت کا کھانا کیسا ہے؟ کیا ہندوؤں کے یہاں دعوت کھانا جائز ہے؟

مسئلہ-۸۷۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زندہ مسلمان کو قرآن بخشوانا جائز ہے یا نہیں؟ اور زندگی میں قرآن کا ثواب بخشوا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) ہمارے یہاں کچھ لوگ اپنا چہلم حیات میں کر لیتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ خدا آپ کو اجر و ثواب عطا فرمائے۔

(۳) کھانا اکڑو بیٹھ کر کھائے یا پالتھی مار کر؟ بعض جاننے والے حضرات کو بھی دیکھا گیا ہے اکڑو بیٹھ کر کھاتے ہیں بلکہ پالتھی مار کر بیٹھتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں، مسنون طریقہ کیا ہے؟

(۴) ہمارے یہاں بعض جگہ ہندو کے یہاں مسلمان بکرا ذبح کر کے چلا جاتا ہے اور ہندو (کھٹک) کھال نکالتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے کر کے ان کے حوالے کر دیتا ہے اس دعوت میں ہندو کے یہاں مسلمانوں کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ اور مسلمانوں کو ہندو کے یہاں دعوت قبول کرنا چاہیے یا نہیں؟

المستفتی: محمد عبدالحسن شیخ

الجواب

(۱) زندہ کیلئے بھی ایصال ثواب جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ جاہلانہ خیال ہے ایصال ثواب کر سکتا ہے۔

(۳) اکڑو بیٹھ کر یا داہنا پیر اٹھا کر اور بایاں بچھا کر مسنون ہے۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(۴) جبکہ گوشت وقت ذبح سے وقت طعام تک مسلم کی نظروں میں نہ رہا تو وہ مردار کے حکم میں ہے اس کا کھانا جائز نہیں اور ہندو کے یہاں کی دعوت قبول کرنا منع ہے جبکہ خوف فتنہ نہ ہو۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

مسئلہ-۸۷۹

قبرستان میں پڑی ہوئی چھوٹی موٹی لکڑیوں کو اٹھا کر لے جانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

قبرستان میں ادھر ادھر پڑی ہوئی چھوٹی موٹی خشک لکڑیاں جن میں اکثر پتلی چھوٹی لکڑیاں ہوتی ہیں جو بڑی لکڑیوں کو جلانے کیلئے رکھی جاتی ہیں جن کو یہاں کی بولی میں مجور کہا جاتا ہے۔ آیا ان کا قبرستان سے اٹھانا درست ہے کہ نہیں؟

المستفتی

محمد رمضان علی قادری ناگور راجستھان

الجواب

درست ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

۱۰ربیع الآخر۱۴۰۸ھ

مسئلہ-۸۸۰

نماز جنازہ میں ہاتھ کھول کر سلام پھیرنا چاہیے یا ہاتھ باندھ کر؟

میں نے بہار شریعت میں دیکھا ہے کہ نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ کھولکر سلام پھیرے اور ہمارے یہاں کا دستور ہے کہ ہاتھ باندھ کر سلام پھیرتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ برائے مہربانی اس کو تفصیل سے تحریر فرمائیں عین کرم ہوگا فقط والسلام۔

مستفتی:عبداللہ خان

الجواب

بہار شریعت میں جولکھا ہے وہ صحیح ہے اور وہ اس لیے کہ چوتھی تکبیر کے بعد کوئی ذکر مسنون نہیں اور ہاتھ باندھنا اس جگہ مسنون ہے جہاں ذکر مسنون ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر اختر رضا خاں قادری ازہری غفرلہ

مسئلہ-۸۸۱

حج کے بعد زیارت روضہ رسالت مآب پر کب جائے

علمائے کرام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ:

حج بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے آقائے نامدار حضور اکرم سیدنا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار مقدس میں حاضری کم سے کم کتنے یوم اور زیادہ سے زیادہ کتنے یوم کے بعد دینا چاہئے؟ اور مدینہ منورہ شریف میں کم از کم کتنی نماز پڑھنا چاہئے؟ اور کتنے یوم قیام کرنا چاہئے؟ اور اگر بعد فراغت حج بیت اللہ یا قبل حج بیت اللہ کوئی مدینہ منورہ شریف میں حاضری نہ دے تو کیا ایسے شخص کا یہ عمل بموجب احکام شرعی درست ہوسکتا ہے؟

الجواب

تحدید شرعی اس امر میں نہیں، جتنی جلد ہو سکے، حاضر ہو اور زیارت اقدس سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکد مندوبات سے اور قریب بواجب ہے۔ ہندیہ میں ہے:

"قال مشایخنا رحمهم الله تعالیٰ انها افضل المندوبات وفی مناسك الفارسی و شرح المختار انها قريبة من الوجوب لمن له سعة"

[فتاویٰ ھندیہ، ج۱، ص۳۲۹، کتاب المناسك، مطبع دار الفکر، بیروت]

لہٰذا جو بعد حج مدینہ شریف حاضر ہو کر قبر انور کی زیارت نہ کرے وہ عظیم نعمت سے محروم ہے۔ اور اگر وہابیت کی علت مانع ہو تو سخت بدمذہب گمراہ بے دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہٗ

۲ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

اہل علم سے گزارش

کتابت کی کوئی خطا نیز کوئی قابل گرفت عبارت نظر آئے تو بلاتأمل مندرجہ ذیل نمبرات پر رابطہ کر کے مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح ہو سکے۔

9458205719 9119016368 9935908712

9058879712 8535070326